

سبیل الرشاد

جلد چہارم

(حصہ اول)

انصار اللہ کے متعلق ارشادات و فرمودات

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(جون 2003ء تا دسمبر 2013ء)

سبیل الرشاد
(جلد چہارم - حصہ اول)

Sabeel-ur-Rashaad –Volume 4 Part 1

A compilation of addresses and directives of Hazrat
Khalifatul Masih V (may Allah strengthen his hands) about
Majlis Ansarullah, from June 2003 to December 2013.

First published in the UK in 2025

© Islam International Publications Limited

Published by:
Ansarullah Markaziyyah
Islamabad
2 Sheephatch Lane
Tilford, Surrey, GU10 2AQ
United Kingdom

Printed at:
Pelikan Basim, Turkey

For more information please visit
www.alislam.org

ISBN: 978-1-83596-051-6

پیش لفظ

مجلس انصار اللہ کے بانی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسل بعد نسل چلتا چلا جاوے..... اگر تم نے خلافت کو قائم رکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں تباہ نہیں کر سکے گی۔“

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزہ 1956ء)

مذکورہ بالا ارشاد اس جانب توجہ دلا رہا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے قیام کا حقیقی اور اولین مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اس کے لئے خلافت سے تعلق کو قائم کرنا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا:

”انصار اللہ کا ایک اور اہم کام خلافت سے وابستگی اور اُس کے استحکام کیلئے کوشش کرنا ہے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہیں۔ افراد جماعت اس کے اعضاء ہیں تو خلیفہ وقت دل و دماغ کے طور پر ہیں۔ کیا کبھی ایسا ممکن ہوا ہے کہ انسانی دماغ ہاتھ کو کوئی حکم دے اور ہاتھ اُسے رد کر کے اپنی مرضی کے مطابق حرکت کرے۔ اگر آپ اس تعلق کو سمجھ جائیں اور اگر یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کریں۔ پس آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفہ وقت کے تابع

ہونی چاہیے۔“

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام، بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ ریوہ اکتوبر 2010ء صفحہ 8-9)

یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ بحیثیت فردِ جماعت اور ممبر مجلس انصار اللہ ہمارا حقیقی لائحہ عمل حضرت خلیفۃ المسیح کی زبانِ مبارک سے جاری فرمودہ نصائح ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مواقع پر مجلس انصار اللہ کو ہر شعبہ سے متعلق نہایت عمیق اور اہم نصائح سے نوازا ہے۔

حضورِ اقدس کی مجلس انصار اللہ کو ارشاد فرمودہ ہدایات و نصائح پر مشتمل سبیل الرشاد کی جلد چہارم حصہ اول طبع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ زیرِ نظر جلد میں سال 2003ء تا 2013ء تک کے جملہ زبّیں ارشادات و ہدایات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس جلد کی تیاری میں شامل جملہ احباب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

ناشر

فہرست مضامین

2003ء

- 3 انصار اللہ کے عہد میں بیان شدہ ذمہ داریوں کو ہمیشہ نبھانا ہے
- 5 عہدیداران کے خلاف گھروں میں باتیں نہ کریں
- 7 ہر احمدی... اپنی امانتوں کی صحیح ادائیگی کرے
- 8 کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے... وہ اس کے پاس امانت ہے
- 8 مشورہ ایک امانت ہے
- 9 عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے
- 10 مجالس کی گفتگو امانت ہے
- 11 مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی روایت رکھتے ہیں
- 14 نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو
- 15 سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے
- 16 ہمارے جلسوں اور اجتماعات کا اصل مدعا اور مقصد یہ ہے کہ تمام افراد جماعت کے دل بکلی آخرت کی طرف جھک جائیں
- 18 ہر ایک کی عزت نفس ہے... اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے
- 19 انصار اللہ کی تنظیم کا قیام اور اس کے مقاصد
- 20 انصار اللہ کو پانچ باتوں کی طرف توجہ دینے کی ہدایت
- 21 بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی بھی تربیت ساتھ ساتھ ہوتی جائے گی
- 23 جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں

- خود بھی نماز اور ذکر الہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکر الہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں 24
- جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں..... 25
- تعلق باللہ کو بڑھائیں..... 25
- تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار..... 26
- انصار کا نام قبول کیا ہے تو صحابہ جیسی محبت بھی پیدا کریں..... 26
- انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی نگرانی کریں..... 27
- صف دوم کی وجہ سے نئی قوت اور ہمت پیدا ہو چکی ہے..... 28
- جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو... ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے 30
- ذرا اسی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہو گا..... 31
- قوم کے سردار قوم کے خادم ہوتے ہیں..... 32
- تمام عہدیدار... خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے علاقہ میں متعین ہیں..... 33
- تم میں سے ہر ایک نگران ہے..... 34
- جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہیے..... 34
- ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے..... 35
- تر بیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سارے شعبے خود ہی فعال ہو جاتے ہیں..... 36
- جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو..... 37
- اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے..... 38
- عہدیداران... کو تو انتہائی وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہیے..... 40

- 41..... عہدے کی خواہش کرنا مناسب نہیں
- 42..... خلاصہ ہدایات بابت عہدیداران

2004ء

- 47..... نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چٹے رہو، نظام کی پوری پابندی کرو
- 48..... انصار اللہ کے نمونہ سے ہی دوسروں نے سبق لینا ہے
- 49..... دستور اساسی کے مطابق کام کریں
- 50..... انصار اللہ کا اصل مقصد اشاعت اسلام، تربیت اولاد اور استحکام خلافت ہے
- 52..... انصار اپنے گھروں کی نگرانی کریں
- 53..... ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہیے، مصافحہ کرنا چاہیے
- 54..... دستور اساسی کا مطالعہ کریں
- 55..... آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا
- 56..... قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے
- 56..... قیادت تعلیم القرآن کے قیام کا مقصد
- 59..... ساری کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے
- 61..... قرآن کریم غور سے اور سمجھ کر پڑھو
- 63..... قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے
- 65..... اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور تحسن سلوک کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں
- 65..... اپنے گھروں کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے
- 66..... نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کے حوالہ سے انصار اللہ کی ذمہ داریاں
- 68..... دعا کرنی چاہیے... کہ ہمارا بھی ان رجال میں شمار ہو

- 70..... کیا نَحْنُ الْأَنْصَارُ اللہ کا نعرہ لگانے سے پہلے غور بھی کیا ہے کہ یہ کتنا گہرا اور وسیع نعرہ ہے
- 70..... اپنی عبادتوں کو زندہ کریں
- 71..... نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دیں
- 72..... تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے
- 74..... وہی قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے اپنے نمونے اعلیٰ ہوں
- 75..... ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں
- 77..... لڑکیوں کی شادی میں تاخیر نہ کریں
- 78..... نئے سال کیلئے باقاعدہ پلان بنائیں اور اس کے مطابق کام کریں
- 80..... عہدیداران کی ذمہ داریاں اور فرائض
- 81..... انتخاب میں عہدیدار کو ووٹ دینے کا طریق اور اس کے اسلوب
- 82..... اُن لوگوں کو منتخب کرو جو اس کے اہل ہوں
- 82..... جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے
- 83..... ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے
- 84..... افرادِ جماعت عہدیداروں سے کیسا رویہ رکھیں؟
- 85..... مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں
- 85..... لوگوں سے پیار اور محبت کا سلوک کیا کریں
- 86..... جو عہدہ بھی ملا ہے... اس کو ایک فضل الہی سمجھیں
- 88..... عہدیداران... خلیفہ وقت کے نمائندہ ہیں
- 89..... واقفینِ زندگی... کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی

- 90..... لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پُر پھیلائیں
- 91..... خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے
- 94..... تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں
- 95..... خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے
- 96..... جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں

2005ء

- 101..... خلیفہ وقت کے خطبات کو باقاعدہ سنیں
- 104..... تمام قائدین کو انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن (constitution) مہیا کریں
- 105..... کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ہر قائد کو اس کے فرائض کا علم ہونا چاہیے
- 106..... وصیت کا نظام اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے
- 110..... نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں
- 110..... عبادتوں کے ساتھ ساتھ محبتیں بانٹنے کی بھی ٹریننگ حاصل کریں
- 112..... عہدیداران کو اپنی عبادتوں میں بھی اور اعلیٰ اخلاق میں بھی ایک نمونہ ہونا چاہیے
- 114..... کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی و قاریا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں
- 115..... عہدیداران... خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں
- 116..... عہدیداران پر خلیفہ وقت نے اعتماد کیا ہے
- 117..... جب اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو پھر اس کی مدد کے لئے وہ تیار رہتا ہے
- 118..... خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں
- 122..... مطالعہ کتب اور امتحانات میں اراکین مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں
- 124..... عہدیداران ایک دوسرے کی عزت اور احترام کریں

- 125..... آسانیاں پیدا کرنا بھی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے
- 128..... اگر کوئی شخص کسی جماعتی تعزیر یافتہ سے تعلق رکھتا ہے تو میرے نزدیک اسے نظام جماعت کا کوئی احساس نہیں ہے
- 130..... جماعتی نظام کو ذیلی تنظیموں کی مدد کرنی چاہیے اور ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مدد کرنی چاہیے
- 133..... اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے تمہارے جتنے بھی عہد ہیں ان کی حفاظت کرو
- 135..... جب تربیت کر لیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے
- 137..... نو مبائعین کو شروع سے ہی جماعت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں
- 140..... ہمارے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی دعا ہی ہے
- 142..... عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی
- 145..... اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈالیں
- 146..... ذیلی تنظیموں کا نظام بیاہ شادیوں پر نظر رکھے
- 148..... وصیت کے نظام میں انصار کو شامل کرنے کیلئے خاص کوشش ہونی ہے
- 152..... ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں

2006ء

- 157..... اراکین مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت کو زریں ہدایات
- 162..... اطاعت کے بارے میں پُر معارف وزریں نصائح
- 162..... اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں
- 165..... خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے ...
- 166..... اگر اطاعت کے معیار بڑھانے ہیں تو خود بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کریں
- 168..... مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے
- 169..... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے
- 170..... اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو

- 170..... خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں
- 173..... نمائندگان شوریٰ کو زریں ہدایات
- 179..... نو مبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں
- 181..... اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ سنگاپور کو زریں ہدایات
- 183..... جماعتی نظام... اور ذیلی تنظیمیں بھی فعال، مستعد اور منظم ہوں تو پھر جماعت کئی گنا تیزی سے ترقی کرتی ہے
- 184..... نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ
- 185..... نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا کو زریں ہدایات
- 190..... اگر غلطیاں سرزد ہو جائیں تو صرف نظر سے کام لینا چاہیے
- 191..... اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے
- 192..... اپنی عملی حالتوں کو درست کرنا انتہائی ضروری ہے
- 196..... جہاں جماعت قائم نہیں وہاں مجلس انصار اللہ قائم ہو سکتی ہے
- 199..... مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو کام نہ کر سکیں
- 203..... نظام جماعت سے علیحدگی اور خلیفہ وقت کی ناراضگی موت سے کم نہیں ہوتی
- 205..... اپنے شعبہ کی سکیم بنائیں اور مجلس عاملہ میں رکھیں اور پھر اس پر عملدرآمد کریں
- 206..... انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے
- 209..... احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے
- 211..... چیریٹی واکس (charity walks) بہت مفید ہیں
- 215..... تبلیغ کا جامع پروگرام بنائیں
- 216..... جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہو گا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے
- 218..... ذیلی تنظیموں کو نوجوانوں کو سنبھالنا چاہیے اور ہنر سکھلا کر بیکاری کا خاتمہ کرنا چاہیے
- 220..... صحابہ کی فدائیت کے نمونے انصار اللہ نے دکھلانے ہیں
- 220..... انصار اللہ کا ایک بڑا کام خلافت کی حفاظت اور بیوی بچوں میں اس کی اطاعت کی روح پیدا کرنا ہے
- 220..... حضرت عیسیٰؑ کے تعلق میں انصار کا ذکر

- 222 چالیس سال سے اوپر ہر ناصر کے دل میں اللہ کا خوف پہلے سے زیادہ ہو
- 223 آنحضورؐ کے دور میں کُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ کی پکار اور صحابہ کا نمونہ
- 227 خلافت کی حفاظت انصار اللہ کی اہم ذمہ داری ہے
- 230 ذیلی تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ جماعتی سطح پر جو سستیاں یا کیاں ہیں ان کو وہ پورا کریں

2007ء

- 235 ہر سطح پر نظام جماعت کو اخراجات کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیے
- 236 عہدیداران... حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے... نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں
- 237 ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں
- 238 انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری پنجوقتہ نمازوں کا قیام ہے
- 242 اخلاق کے اعلیٰ معیار سب سے زیادہ ڈیوٹی دینے والوں سے
- 242 ظاہر ہونے چاہئیں
- 246 جماعتی نظام ایک مرکزی نظام ہے اور خدام، لجنہ اور انصار ذیلی تنظیمیں ہیں

2008ء

- 251 ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے ہر قسم کے معیار بلند ہوں
- 252 اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام فعال ہو جائیں تو ہماری ترقی کے قدم کئی گنا بڑھ جائیں
- 252 انصار اللہ کو توجہ دلاتا رہا ہوں کہ نمازوں کی ذمہ داری سنبھالیں
- 253 قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا، یہ انصار اللہ کی ذمہ داری ہے
- 254 سب مل کر ایک ہی روح سے کام کریں
- 254 احمدی عہدیدار کا معیاری فعل ہونا چاہیے
- 255 استغفار میں بڑی طاقت ہے بشرطیکہ اس کو سمجھ کے کیا جائے
- 257 ترجمہ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے

- 258..... خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے
- 259..... مالی قربانی سے ایمان پختہ ہوگا
- 260..... ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں
- 261..... خلافت علی منہاج النبوة تا قیامت قائم ہونی ہے
- 270..... خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے
- 271..... نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے
- 272..... اگر آپ نے اپنے عہد کو نہ بھایا... تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی
- 272..... انصار اللہ کے عہد کو معمولی نہ سمجھیں
- 273..... دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے
- 275..... عہدیدار... ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کریں
- 277..... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت دنیا میں قائم کریں
- 277..... تقویٰ میں ترقی کریں
- 278..... مدینہ کے انصار کی قربانیاں
- 279..... اپنے اخلاق کے معیار بلند کریں، اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں
- 280..... تبلیغ کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ مساجد کی تعمیر ہے
- 284..... اخلاص، وفا، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصار اللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے
- 285..... اگر ہم نے انصار اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو... ہر قربانی کیلئے تیار ہونا ہوگا
- 286..... صحابہ رسول حقیقی معنوں میں انصار اللہ تھے
- 288..... قرآنی تعلیم کو لاگو کرنے کے لئے انصار، صف اول کے مجاہدین ہوں
- 289..... انصار ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہیں

- 290 تمہاری اولادیں اور تمہارے مال تمہارے لئے ابتلاء نہ بن جائیں
- 291 انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہیے
- 295 دعوت الی اللہ کے ذمہ دار بن جاؤ
- 296 اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کریں
- 296 ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم فلاح کے راستے تلاش کرتے چلے جائیں
- 299 ہماری تمام ترقیات خلافت سے مضبوط تعلق پر منحصر ہیں

2009ء

- 303 ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں
- 304 عہدہ... خدمت ہے خدمت کا تصور پیدا ہو گا تو صحیح طور پر خدمت ہو سکے گی
- 307 جہاں ہماری مسجدوں کی آبادی بڑھ رہی ہوگی وہاں جماعت کی عمومی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوگی
- سب سے پہلا اور بڑا اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا عبادت کے معیار کو قائم کرنا ہے... خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے
- 308 سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے
- 309 اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے
- 312 تبلیغ کے میدان میں ایک خاص شوق، جذبے اور کوشش سے اپنے آپ کو پیش کریں
- 314 صفِ دوم کے... انصار... نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں
- 315 انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے
- 316 اپنے بچوں میں خلافت کی محبت پیدا کریں یہی اسلام کی روح ہے
- 320 جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے
- 321

2010ء

- 329..... بدعات اور بد رسومات سے بچنے کے لئے جماعتی روایات اور ہدایات کی مکمل پابندی کروائیں
- 330..... تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام کو روحانی خزانے سے فیض اٹھانے کے پروگرام بنانے چاہئیں
- 331..... ایک عام احمدی اور عہدیدار میں فرق
- 332..... تبلیغ کے نئے نئے راستے تلاش کریں
- 333..... ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار، فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے
- 334..... ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بد نظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے
- 336..... ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام بنانے کی ضرورت ہے
- 337..... انصار اللہ نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے بیوی بچوں کی بھی اصلاح کرنی ہے
- 340..... براہ راست باتیں سن کر ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں
- 342..... ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے مجڑے رہنے سے وابستہ ہے
- 344..... ابتلاء... جماعتوں کیلئے فتوحات کے دروازے کھولنے کے لئے ہیں
- 345..... انصار اللہ کی عمر میں آخرت کی فکر ہونی چاہیے
- 346..... عہد بیعت کا خلاصہ
- 347..... شرائط بیعت... پر ہر وقت غور ہونا چاہیے
- 347..... رسولؐ کی اتباع کیا ہے؟ اس سے کئے گئے عہد کو پورا کرنا
- 350..... بچوں کی بچپن سے تربیت و نگرانی کی ضرورت ہے
- 352..... ایسی نمازیں ادا ہوں جو ہر قسم کے اخلاق کو مزید صیقل کرنے والی ہوں
- 352..... فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد اور نوافل کی طرف بھی توجہ دو
- 353..... قرآن کریم کی تلاوت ہر صورت میں روزانہ کرنی ہے
- 354..... اگلی نسل کی تربیت میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے

- 357.....صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ کا دلچسپ اور دلنشین انداز میں تذکرہ
- 357.....حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؒ
- 358.....حضرت میاں میراں بخش صاحبؒ ٹیلر ماسٹر
- 359.....اس شخص کا چہرہ تو ایسا خوبصورت ہے کہ ہر وقت اس پر نور برتتا رہتا ہے
- 360.....آسمان پر تارے ٹوٹنا حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی علامت ہے
- 361.....میر مہر غلام حسین صاحبؒ
- 364.....سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور ایمان افروز واقعات
- 367.....حضرت چودھری عبداللہ خان صاحبؒ کی بیعت
- 368.....حضرت محمد شاہ صاحبؒ کی بیعت کا دلچسپ واقعہ
- 370.....حضرت مولانا غلام رسول صاحبؒ راجیکی
- 374.....آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفہ کے تابع ہونی چاہیے
- شہدائے لاہور نے حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحبؒ جیسی روح کا مظاہرہ کیا اور... استقامت کی لازوال تاریخ
- 376.....رقم فرمائی

2011ء

- 381.....ذیلی تنظیمیں میری باتوں کی جگالی کرواتی رہیں
- 382.....جماعتی عہدیدار ایک خادم ہوتا ہے
- 384.....اگر آپ کے عہدیدار ہی مطالعہ کر لیں تو 70 فیصد انصار تو ویسے ہی ہو جائیں گے جو مطالعہ مکمل کرنے والے ہوں گے
- 388.....اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ نہ چڑھنے دیں

2012ء

- 393.....ہر تنظیم کے عہدیدار مسجد میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو مسجدوں کی رونقیں بڑھ جائیں گی
- جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی کیلنگری بنائیں... جائزہ لیں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا اعتماد ختم ہوا... پھر ان کو

- 394..... قریب لائیں
- 396..... عہدیداروں کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیے
- 401..... عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں... تو مسجدوں کی... آبادی... دو تین گنا بڑھ سکتی ہے
- 403..... حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصار اللہ بنیں
- 404..... نو مبائعین کے ایمان افروز واقعات
- 421..... وقف عارضی کیا کریں
- 422..... مجلسِ عالمہ انصار اللہ جرمنی کو زریں ہدایات
- 428..... جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ وقف عارضی کریں اور اپنی جماعتوں کو قرآن کریم پڑھایا کریں
- 429..... مرکزی کتابیں خود بھی شائع کروایا کریں اور پھر تقسیم بھی کیا کریں
- 430..... انصار اللہ کو جماعتی نظام کے ساتھ مل کر رشتہ ناطہ کے مسائل حل کرنے چاہئیں
- 432..... جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے... آپ نے اس کو اپنی تجنید میں شامل کرنا ہے
- 432..... عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں

2013ء

- 437..... آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی محبت کی وجہ سے داڑھی رکھ لیں
- 440..... عہدیداران کی داڑھی ہونی چاہیے
- 441..... صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے
- 441..... تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو
- 443..... کثرت رائے کا عموماً احترام کرنا چاہیے
- 444..... جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی
- 445..... ہر عہدیدار... دوسروں سے بڑھ کر دن اور رات استغفار کرنے والا ہو
- 445..... دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہیے

- 446 عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے تمام عہد پورے کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا
- 449 جماعت کے ہر فرد کو... اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے
- 450 ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی
- 450 اگر جٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے
- 451 لغویات سے پرہیز کریں
- 451 عہدیدار... غصہ کو دبانے والے ہوں
- 452 اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیے
- 452 عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہیے
- 453 ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہیے
- 454 صرف چند نیکیاں بجالانا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے
- 455 لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے
- 457 جماعتی عہدیداران کو رضا کاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے
- 458 ہمیں ایسے کسی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا
- 459 ہمیں علم ہونا چاہیے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں
- 460 پہلی بات تو یہ ہے جو عقیدے سے تعلق رکھتی ہے
- 461 ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض کیا ہے
- 462 جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ چلتا ہے
- 463 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے؟

- 464 خلفاء ہی مجدد ہوں گے
- 466 ہر احمدی کو چاہیے کہ آپ کی کتب کو پڑھے
- 466 دوسری بات تربیت کی ہے اور وہ افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے
- 467 خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں
- 468 ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟
- 469 جب مالی قربانی ہو تو تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے
- 472 تینوں ذیلی تنظیمیں براہِ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں
- 477 چندوں کا بقایا دار... عہدیدار نہیں بن سکتا
- 478 ایم ٹی اے پر خطبات سننے کی طرف توجہ ہونی چاہیے
- 482 وقفِ عارضی کے دوران اور ویسے بھی بچوں اور نوجوانوں کی کلاسز لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں
- 485 انصار اللہ کی تنظیم لاہوری میں قرآن کریم رکھوائے

2003

انصار اللہ کے عہد میں بیان شدہ ذمہ داریوں کو ہمیشہ نبھانا ہے

”پیارے انصار اللہ جرمنی“

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کے انصار، اللہ کے فضل سے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کو بہت برکت بخشے اور اس میں شامل ہونے والوں کو اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرمائے۔

كُونُوا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ لِحَوَارِثِهِ مَنْ اَنْصَارِي
اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِثُ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (الصف: 15)

آپ سب لوگ وہ چنیدہ افراد ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں انصار اللہ کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہنمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے انصار ہیں۔

پس اے مومنو! تم اللہ کے دین کے لئے مددگار بن جاؤ اگرچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی بیعت کرنے والے سب کے سب آپ کے انصار ہیں لیکن حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے ان افراد کا نام ”انصار اللہ“ رکھا جن کی عمر چالیس سال سے زائد ہے تاکہ ہمیشہ ان کے مد نظر یہ رہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے ہمیشہ صفِ اوّل میں رہنے کا عہد کئے رکھنا ہے۔ پس اس پہلو سے آپ پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ ذمہ داریاں اجمالاً انصار کے عہد میں بیان کر دی گئی ہیں جسے آپ اپنے ہر اجلاس میں دہراتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا

ہے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔ یہ اتنا عظیم اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اُترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے۔

پس اس بابرکت اجتماع کے موقع پر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس اجتماع سے یہ عزم کر کے گھروں کو لوٹیں کہ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور خلافت احمدیہ کے خلاف ہر شرارت کا سرکچل کر رکھ دیں گے۔

جماعت جرمنی خدا کے فضل سے اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے بڑا اہم کام کر رہی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ سے خوش گئے ہیں۔ اس لئے اب آپ کا فرض ہے کہ آپ نے اسی جذبہ کو ہمیشہ زندہ اور قائم رکھنا ہے۔ اس کے لئے آپ کا قدم آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ آپ نے خلیفہ رابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں لی ہیں اور آپ ان کے دل کے قریب رہے ہیں۔ میری دعائیں بھی ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ کی مشکلات دور فرمائے۔ آپ کو ہر قسم کی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین“

(خصوصی پیغام بر موقع سالانہ اجتماع جرمنی 2003ء بحوالہ ماہنامہ الناصر جرمنی جون تا ستمبر 2003ء)

عہدیداران کے خلاف گھروں میں باتیں نہ کریں

”پھر یہ بات واضح کروں کہ کسی بھی قسم کی برائی دل میں تب راہ پاتی ہے جب اس کے اچھے یا برے ہونے کی تمیز اٹھ جائے۔ بعض دفعہ ظاہراً ہر قسم کی نیکی ایک شخص کر رہا ہوتا ہے۔ نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، مسجد جا رہا ہے، لوگوں سے اخلاق سے بھی پیش آرہا ہے لیکن نظام جماعت کے کسی فرد سے کسی وجہ سے ہلکا سا شکوہ بھی پیدا ہو جائے یا اپنی مرضی کا کوئی فیصلہ نہ ہو تو پہلے تو اس عہدیدار کے خلاف دل میں ایک رنجش پیدا ہوتی ہے۔ پھر نظام کے بارہ میں کہیں ہلکا سا کوئی فقرہ کہہ دیا، اس عہدیدار کی وجہ سے۔ پھر گھر میں بچوں کے سامنے بیوی سے یا کسی اور عزیز سے کوئی بات کر لی تو اس طرح اس ماحول میں بچوں کے ذہنوں سے بھی نظام کا احترام اٹھ جاتا ہے۔ اس احترام کو قائم کرنے کے لئے بہر حال بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں یہ نصیحت آپ تک پہنچاتا ہوں:

”بہت ضروری ہے کہ (واقفین نو کو) نظام کا احترام سکھایا جائے۔ پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو سمجھانا چاہیے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں، اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہیے..... ان کو سمجھائیں کہ اصل محبت تو خدا اور اس کے دین سے ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے خدائی جماعت کو نقصان پہنچتا ہو۔ آپ کو اگر

کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو حق ہے کہ اپنے ماحول، اپنے دوستوں، اپنے بچوں اور اپنی اولاد کے ایمانوں کو بھی آپ زخمی کرنا شروع کر دیں۔ اپنے زخم حوصلے کے ساتھ اپنے تک رکھیں اور اس کے اندمال کے جو ذرائع باقاعدہ خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں ان کو اختیار کریں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2003ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 149-150)

ہر احمدی... اپنی امانتوں کی صحیح ادائیگی کرے

”ہمارے نظام جماعت میں عہدیداروں کا نظام مختلف سطحوں پر ہے۔ اس زمانے میں ہر احمدی جہاں، جس ملک میں رہتا ہے اس ملک میں دنیاوی سطح پر امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا فرض ہے کہ اپنے اس فرض کی صحیح ادائیگی کرے اور حق دار لوگوں تک اس امانت کو پہنچائے وہاں نظام جماعت بھی ہر احمدی سے خواہ عہدیدار ہو یا عام احمدی اس سے یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی امانتوں کی صحیح ادائیگی کرے۔ اب سب سے پہلے تو افراد جماعت ہیں جو نظام جماعت چلانے کے لئے عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ ان کا کیا فرض ہے، انہوں نے کس طرح جماعت کی اس امانت کو جو ان کے سپرد کی گئی ہے صحیح حقداروں تک پہنچانا ہے۔ تو اس کے لئے جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں انتخابات سے پہلے قواعد بھی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، عموماً یہ جماعتی روایت ہے۔ دعا کر کے اپنے ووٹ کے صحیح استعمال کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر آپ کس کو ووٹ دیتے ہیں یا کم از کم یہی ایک متقی کی کوشش ہونی چاہیے کہ اس کو ووٹ دیا جائے جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا ہے۔ جس عہدے کے لئے منتخب ہو رہا ہے اس کا کچھ نہ کچھ علم بھی اس کو ہو۔ پھر جماعت کے کاموں کے لئے وقت بھی دے سکتا ہو۔ جس حد تک اس کی طاقت میں ہے وقت کی قربانی بھی دے سکتا ہو۔ پھر صرف اس لئے کسی کو عہدیدار نہ بنائیں کہ وہ آپ کا عزیز ہے یا دوست ہے اور اتنا مصروف ہے کہ جماعتی کاموں کے لئے وقت نکالنا مشکل ہے لیکن عزیز اور دوست ہونے کی وجہ سے اس کو عہدیدار بنانے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ ہے امانت کے حقدار کو امانت کو صحیح طرح نہ پہنچانا۔ اس نیت سے جب انتخابات ہوں گے کہ صحیح حقدار کو یہ امانت پہنچائی جائے تو اس میں برکت بھی پڑے گی، انشاء اللہ۔ اور اللہ سے مدد مانگنے والے، نہ کہ اپنے اوپر ناز کرنے والے، اپنے آپ کو کسی قابل سمجھنے والے عہدیدار اوپر آئیں گے اور جن کے ہر کام میں عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اور یہی لوگ آپ کے حقوق کا صحیح خیال رکھنے والے بھی ہوں گے اور نظام جماعت کو صحیح نہج پر چلانے والے بھی ہوں گے۔ بعض دفعہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں عہدیدار بناؤ۔ ان کے بارہ

میں یہ حدیث ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ نے حقائق الفرقان میں quote کی ہے کہ حضرت نبی کریمؐ کے روبرو دو شخص آئے کہ ہمیں کام سپرد کیجئے، ہم اس کے اہل ہیں۔ فرمایا: 'جن کو ہم حکم فرمادیں، خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ جو خود کام کو اپنے سر پر لے، اس کی مدد نہیں ہوتی۔ پس تم عہدے اپنے لئے خود نہ مانگو۔' (حقائق الفرقان جلد نمبر 2 صفحہ 30)

کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے... وہ اس کے پاس امانت ہے

پھر عہدیدار ان ہیں ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے بلکہ جماعت کا ہر کارکن یہ بات یاد رکھے کہ اگر کسی دفتر میں کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے یا کسی کارکن کے علم میں کوئی معاملہ آتا ہے چاہے وہ ان کی نظر میں انتہائی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہو۔ وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچے۔ ایک راز ہے، ایک امانت ہے، پھر کسی کی کمزوریوں کو اچھالنا تو ویسے بھی ناپسندیدہ فعل ہے اور منع ہے بڑی سختی سے منع ہے۔ اور بعض دفعہ تو یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کا وجود ہی نہیں ہوتا اور وہ بات بازار میں گردش کر رہی ہوتی ہے۔ اور جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں کارکن نے فلاں سے بالکل اور رنگ میں کوئی بات کی تو جو کم از کم نہیں تو سو سے ضرب کھا کر باہر گردش کر رہی ہوتی ہے۔ تو جس کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اس تک یہ بات پہنچتی ہے تو طبعی طور پر اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ اول تو بات اس طرح ہوتی نہیں اور اگر ہے بھی تو تمہیں کسی کی عزت اچھالنے کا کس نے اختیار دیا ہے۔

مشورہ ایک امانت ہے

مشورہ ایک امانت ہے پھر مشورے ہیں اگر کوئی کسی عہدیدار سے یا کسی بھی شخص سے مشورہ کرتا ہے تو یہ بالکل ذاتی چیز ہے، ایک امانت ہے۔ تمہارے پاس ایک شخص مشورہ کے لئے آیا، تم نے اپنی عقل کے مطابق اسے مشورہ دیا تو تم نے امانت لوٹانے کا حق ادا کر دیا۔ اب تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس مشورہ لینے والے کی بات آگے کسی اور سے کرو۔ اور اگر کرو گے تو یہ

خیانت کے زمرے میں آجائے گی۔ عہدیداران کو بھی، کارکنان کو بھی اس حدیث کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ سائل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری کتاب الرقاق باب رفع الامانة)

عہدہ بھی ایک عہدہ ہے، خدمت بھی ایک عہدہ ہے

... ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہدہ ہے، خدمت بھی ایک عہدہ ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عہدیدار، اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے۔ اگر ہر عہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے کہ نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کہ خدمت دین ایک فضل الہی ہے۔ میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائے تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے، ایک سوچنے کا مقام ہے کہ امانت ایمان کا حصہ ہے، اگر امانت کی صحیح ادائیگی نہیں کر رہے، اگر اپنے عہد پر صحیح طرح کاربند نہیں، جو حدود تمہارے لئے متعین کی گئی ہیں ان میں رہ کر خدمت انجام نہیں دے رہے تو اس حدیث کی رُو سے ایسے شخص میں دین ہی نہیں اور دین کو درست کرنے کے لئے اپنی زبان کو درست کرنا ہو گا۔ اور فرمایا کہ زبان اس وقت تک درست نہ ہوگی جب تک دل درست نہ ہو گا۔ اور پھر ایک کڑی سے دوسری کڑی ملتی چلی جائے گی۔ تو حسین معاشرے کو قائم رکھنے کے لئے ان تمام امور کی درستی ضروری ہے۔

ایک بات اور واضح ہو کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ میرا دل درست ہے، کافی نہیں۔ ہر وقت ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ بات رہنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ ہماری پاتال تک سے واقف ہے۔ وہ سمیع و بصیر ہے اس لئے اپنے تمام قبلہ درست

کرنے پڑیں گے۔ تو خدمت دین کرنے کے مواقع بھی ملتے رہیں گے۔ تو یہ تقویٰ کے معیار قائم رہیں گے تو نظام جماعت بھی مضبوط ہو گا اور ہوتا چلا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسے عہدیدار جو پورے تقویٰ کے ساتھ خدمت سرانجام دیتے ہیں اور دے رہے ہیں ان کے لئے ایک حدیث میں جو میں پڑھتا ہوں، ایک خوشخبری ہے۔ حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا اگر وہ امین اور دیانتدار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشارت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہو گا۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اجر الخازن الامین والمرأۃ)

محاسن کی گفتگو امانت ہے

... اس میں بعض اوقات اچھے بھلے سلجھے ہوئے کارکن بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں اور اس طرح غیر محسوس طور پر ایک کارکن دوسرے کارکن کے متعلق بات کر کے یا ایک عہدیدار دوسرے بالا عہدیدار کے متعلق بات کر کے یا اپنے سے کم عہدیدار کے متعلق بات کر کے، لوگوں کے لئے فتنے کا موجب بن رہا ہوتا ہے۔ کمزور طبیعت والے ایسی باتوں کا خواہ وہ چھوٹی باتیں ہی ہوں، بُرا اثر لیتے ہیں۔ اور ایسے کارکنوں کو بھی جو اپنے ساتھی عہدیداران کے متعلق باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے تو منافق بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان اور عہدیداران کو جو ایسی باتیں خواہ مذاق کے رنگ میں ہوں کرتے ہیں ان کو اپنے عہدوں اور اپنے مقام کی وجہ سے ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسی مجلسوں میں بیٹھنے والوں کے لئے یہاں اجازت ہے۔ اب ویسے تو مجلس کی باتیں امانت ہیں باہر نہیں نکلتی چاہئیں لیکن اگر نظام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو یہاں اجازت ہے کہ چاہے وہ اگر نظام کے متعلق ہے یا نظام کے کسی عہدیدار کے متعلق ہیں اور اس سے یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس میں کئی اعتراض کے پہلو ابھر سکتے

ہیں، نکل سکتے ہیں تو اس کو افسران بالا تک پہنچانا چاہیے اور ایک حدیث میں اس کی اس طرح اجازت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجالس کی گفتگو امانت ہے سوائے تین مجالس کے۔ ایسی مجالس جہاں ناحق خون بہانے والوں کے باہمی مشورہ کی مجلس ہو۔ پھر وہ مجلس جس میں بدکاری کا منصوبہ بنے۔ اور پھر وہ مجلس جس میں کسی کا مال ناحق دبانے کا منصوبہ بنایا جائے۔ تو جہاں ایسی سازشیں ہو رہی ہوں جس سے کسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، ایسی باتیں سن کر متعلقہ لوگوں تک یا افسران تک پہنچانا یہ امانت ہے۔ ان کو نہ پہنچانا خیانت ہو جائے گی۔ تو نظام کے متعلق جو باتیں ہیں وہ بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں کہ اگر کوئی نظام کے خلاف بات کر رہا ہو اور بالا افسران تک نہ پہنچائیں۔

پھر بعض دفعہ عہدیداران کے خلاف شکایات پیدا ہوتی ہیں تو بعض اوقات یہ صرف غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا بعض دفعہ کسی نے اپنے ذاتی بغض کی وجہ سے، جو کسی عہدیدار کے ساتھ ہے، اپنے ماحول میں بھی لوگ اس عہدیدار کے خلاف باتیں کر کے لوگوں کو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی آپ کو چاہیے کہ امانتیں ان کے صحیح حقداروں تک پہنچائیں۔ یعنی باتیں بالا افسران تک، عہدیدارن تک، نظام تک پہنچائیں لیکن تب بھی یہ کوئی حق نہیں پہنچتا بہر حال کہ ادھر ادھر بیٹھ کر باتیں کی جائیں بلکہ جس کے خلاف بات ہو رہی ہے مناسب تو یہی ہے کہ اگر آپ کی اس عہدیدار تک پہنچ ہے تو اس تک بات پہنچائی جائے کہ تمہارے خلاف یہ باتیں سننے میں آرہی ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو اصلاح کر لو اور اگر غلط ہے تو جو بھی صفائی کا طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہو کرو۔ پھر کسی کی پیٹھ پیچھے باتیں کرنے والوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ باتیں صحیح ہیں یا غلط یہ غیبت یا جھوٹ کے زمرے میں آتی ہیں اور غیبت کرنے والوں کو اس حدیث کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگلے جہان میں ان کے ناخن تانے کے ہو جائیں گے جس سے وہ اپنے چہرے اور سینے کا گوشت نوج رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی روایت رکھتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفاءِ عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک درباریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح سے لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں۔ اور اُس کی مرضی اس کی نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ اُن میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ خود رائی سے بے دخل ہو (یعنی اپنا وجود ہی نہ ہو) اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اُسی سے دیکھے اور اُسی سے سنے اور اُسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے۔ اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض مہیمنت خدا کی اس کا احاطہ کر لے۔ (یعنی انسان خدا تعالیٰ کے مکمل طور پر قبضہ میں ہو) اور اپنے وجود سے اس کو کھودے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے اور نفسانی جوش سب مفقود ہو جائیں... اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دی جائیں اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکے اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے۔ اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص کو یہ آیت صادق آئے گی وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْنَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن

... پس یاد رکھیں کہ امانت کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور جتنے زیادہ عہدیداران جماعت اور... میں جا کر امانت کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اتنے ہی زیادہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ نظام جماعت مضبوط ہوگا، نظام خلافت مضبوط ہوگا۔ آپ کی نظام سے وابستگی قائم رہے گی۔ خلافت کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے خلیفہ وقت کی تو ہمیشہ یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے منقیوں کا امام بنائے۔ تو پھر ان دعاؤں کے مورد، ان کے حامل تو وہی لوگ ہوں گے جو اپنی امانتوں کا پاس کرنے والے، اپنے عہدوں کا پاس کرنے والے، اپنے خدا سے وفا کرنے والے ہوتے ہیں اور تقویٰ پر قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 232-236)

نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو

”ہمیشہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ جو بھی صورت حال ہو ہمیشہ صبر کرنا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ صبر ہمیشہ حق تلفی کے احساس پر ہی انسان کو ہوتا ہے۔ اب یہاں احساس کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ اکثر جس کے خلاف فیصلہ ہو اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہوا ہے اور میرا حق بنتا تھا۔ تو یہ خیال دل سے نکال دیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک سارا نظام جو ہے غلط فیصلے کرتا چلا جائے اور یہ بد ظنی پھر خلیفہ وقت تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر ہر احمدی کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا** (النساء: 60) اس کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولو الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تو سوائے اس کے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جہاں واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کے لئے تمہیں کہا جائے، اللہ اور رسول کی اطاعت اسی میں ہے کہ نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو، ان کے حکموں کو، ان کے فیصلوں کو مانو۔ اگر یہ فیصلے غلط ہیں تو اللہ تمہیں صبر کا اجر دے گا۔ کیونکہ تم یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر معاملہ چھوڑو۔ تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔ تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے۔“

سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

”ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ خواہ وہ امر اس کو پسند ہو یا ناپسند۔ یہاں تک کہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے۔ اور اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔ (صحیح بخاری کتاب الأحکام باب السمع والطاعة لامام)

تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ شریعت کے واضح احکام کی خلاف ورزی ہو۔ ہر حال میں اطاعت ضروری ہے اور اس حدیث میں بھی یہی ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تم گھر بیٹھے فیصلہ نہ کر لو کہ یہ حکم شریعت کے خلاف ہے اور یہ حکم نہیں۔ ہو سکتا ہے تم جس بات کو جس طرح سمجھ رہے ہو وہ اس طرح نہ ہو۔ کیونکہ الفاظ یہ ہیں کہ معصیت کا حکم دے، گناہ کا حکم دے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ کوئی ایسا شخص عہدیدار بن ہی نہیں سکتا جو اس حد تک گرجائے اور ایسے احکام دے۔ تو بات صرف اس حکم کو سمجھنے، اس کی تشریح کی رہ گئی۔ تو پہلے تو خود اس عہدیدار کو توجہ دلاؤ۔ اگر نہیں مانتا تو اس سے بالا جو عہدیدار ہے، افسر ہے، امیر ہے، اس تک پہنچاؤ۔ اور پھر خلیفہ وقت کو پہنچاؤ۔ لیکن اگر یہ تمہارے نزدیک برائی ہے تو پھر تمہیں یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ باہر اس کا ذکر کرتے پھرو۔ کیونکہ برائی کو تو وہیں روک دینے کا حکم ہے۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ نظام بالاتک پہنچاؤ اور اس کے فیصلے کا انتظار کرو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اگست 2003ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 265)

ہمارے جلسوں اور اجتماعات کا اصل مدعا اور مقصد یہ ہے کہ تمام افرادِ جماعت کے دل بکلی آخرت کی طرف جھک جائیں

”میرے پیارے بھائیو! (مجلس انصار اللہ کیرالہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ کیرالہ اپنا 22 روزہ سالانہ اجتماع کروانے کی توفیق پارہی ہے۔ اللہ اس اجتماع کو بہت مبارک فرمائے اور تمام انصار بھائیوں کو جو اس اجتماع میں شرکت کے لئے سفر کر کے آرہے ہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور اس اجتماع کے روحانی اور تربیتی پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

ہمارے جلسوں اور اجتماعات کا اصل مدعا اور مقصد یہ ہے کہ تمام افرادِ جماعت کے دل بکلی آخرت کی طرف جھک جائیں۔ اور ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور انتہائی انکسار اور تواضع اور استبازی ان میں پیدا ہو۔ دنیا کفر و ضلالت اور مادہ پرستی میں گم ہو کر اپنے خالق حقیقی کو بھلا چکی ہے اور وہ لوگ جو بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں وہ درحقیقت اس وقت خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ امانت اور دیانت ناپید ہو چکی ہے اور دل تقویٰ سے عاری ہیں۔ جھوٹ، نخوت، تکبر اور خود پسندی نے انسانیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا قیام اس غرض سے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو اور وہ انسان جو خدا سے دور ہو رہا ہے اسے پیار اور محبت سے سمجھا کر خدا کے قریب لایا جائے۔ اس سلسلہ میں ہم پر یہ اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کریں اور اس کے حقیقی عبد بن جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی

زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضبِ الہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے... دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملوثی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں... پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملوثی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔“ (الوصیت صفحہ 9)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو... تم سچے دل سے اور پورے صدق اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے... تم سچے دل سے اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔“ (کشتی نوح صفحہ 12)

پس حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ان نصائح کو حرزِ جان بنائیں اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ اپنی اولاد کے دلوں میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ ان کے لئے دعائیں بھی کریں اور ان کے سامنے اپنا نیک نمونہ بھی پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیک مقاصد میں کامیاب و کامران فرمائے۔“

(خصوصی پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کیرالہ منعقدہ 6-7 ستمبر 2003ء بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان 16 دسمبر 2003ء)

ہر ایک کی عزتِ نفس ہے... اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے

”اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہیں کہ اللہ کی خاطر وہی دو جس کو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ یہ نہیں کہ جس طرح بعض لوگ اپنے کسی ضرورت مند بھائی کی مدد کرتے ہیں تو احسان جتا کے کر رہے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض تو ایسی عجیب فطرت کے ہیں کہ تحفے بھی اگر دیتے ہیں تو اپنی استعمال شدہ چیزوں میں سے دیتے ہیں یا پہنے ہوئے کپڑوں کے دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو اپنے بھائیوں، بہنوں کی عزت کا خیال رکھنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ اگر توفیق نہیں ہے تو تحفہ نہ دیں یا یہ بتا کر دیں کہ یہ میری استعمال شدہ چیز ہے اگر پسند کرو تو دوں۔ پھر بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے اچھے کپڑے دینا چاہتے ہیں جو ہم نے ایک آدھ دن پہنے ہوئے ہیں۔ اور پھر چھوٹے ہو گئے یا کسی وجہ سے استعمال نہیں کر سکے۔ تو اس کے بارہ میں واضح ہو کہ چاہے ایسی چیزیں ذیلی تنظیموں، لجنہ وغیرہ کے ذریعہ یا خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہی دی جا رہی ہوں یا انفرادی طور پر دی جا رہی ہوں تو ان ذیلی تنظیموں کو بھی یہی کہا جاتا ہے کہ اگر ایسے لوگ چیزیں دیں تو غریبوں کی عزت کا خیال رکھیں اور اس طرح، اس شکل میں دیں کہ اگر وہ چیز دینے کے قابل ہے تو دی جائے۔ یہ نہیں کہ ایسی اُترن جو بالکل ہی ناقابل استعمال ہو، وہ دی جائے۔ داغ لگے ہوں، پسینے کی بو آ رہی ہو کپڑوں میں سے۔ تو غریب کی بھی ایک عزت ہے اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ اور ایسے کپڑے اگر دئے جائیں تو صاف کروا کر، دھلا کر، ٹھیک کروا کر، پھر دیئے جائیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہماری ذیلی تنظیمیں بھی، لجنہ وغیرہ بھی دیتی ہیں کپڑے تو جن لوگوں کو یہ چیزیں دینی ہوں ان پر یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ یہ استعمال شدہ چیزیں ہیں تاکہ جو لے اپنی خوشی سے لے۔ ہر ایک کی عزتِ نفس ہے، میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا ہے اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور بہت خیال رکھنا چاہیے۔“

انصار اللہ کی تنظیم کا قیام اور اس کے مقاصد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت مصلح موعودؑ جن کو اپنے بچپن سے ہی اور جوانی میں ہی ہر وقت فکر دامن گیر رہتی تھی کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کیا جائے اور آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔ اور خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے ہی آپ اس بارہ میں بہت سوچا کرتے تھے اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ فروری 1911ء میں آپ کو کو عالم رویا میں دکھایا گیا کہ ایک بڑے محل کا ایک حصہ گرایا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی ایک میدان میں ہزاروں پتھیرے اینٹیں پات رہے ہیں۔ آپ کو بتایا گیا یہ محل جماعت احمدیہ ہے اور پتھیرے فرشتے ہیں اور محل کا ایک حصہ گرایا جا رہا ہے تاکہ بعض پرانی اینٹیں خارج کر کے بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں اور نئی اینٹوں سے محل کی توسیع کی جائے۔ نیز معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے اور فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ کام کر رہے ہیں۔ اس خواب کی بناء پر حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے خلافت سے پہلے ہی ایک انجمن بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے ذریعے سے احمدیوں کے دلوں میں ایمان کو پختہ کیا جائے اور فریضہ تبلیغ کو بااصل وجوہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؒ نے نہ صرف خود استخارہ کیا بلکہ کئی اور بزرگوں سے استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات ہوئیں تب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ کی اجازت سے (وہ دور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ کا دور تھا) ایک انجمن انصار اللہ کی بنیاد ڈالی اور اخبار بدر میں مفصل اعلان کروایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ نے، جو ان دنوں میں بیمار تھے، بیماری کے باوجود آخر تک اس مضمون کا مطالعہ کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحبؒ سے فرمایا کہ میں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوتا ہوں کیونکہ یہ پاک دل سے اُٹھی ہوئی ایک پاک تمنا تھی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ نے بھی اس کام کو سراہا اور ظاہر ہے اس لئے بھی اس کی قدر کی کیونکہ جیسا کہ بعض اور حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے آپ کے علم میں تھا کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور اس شخص کے ہاتھ

میں آئی ہے اور اس لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ کی توہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی اور کوشش ہوتی تھی کہ کون اسلام کی خدمت کے لئے آگے آئے اور میں اس کا ساتھ دوں، اپنے آپ کو اس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل فرمایا۔

اس زمانہ میں اس تنظیم نے جس کی ممبر شپ اتنی وسیع نہیں تھی جو کام کئے وہ تو کئے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؑ نے اپنے دورِ خلافت میں اس رویا کے تقریباً 30 سال بعد وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے 40 سال سے اوپر کی عمر کے ممبرانِ جماعت کے سامنے کچھ مقاصد پیش کئے جو کہ قومی ترقی کے لئے، نسلوں کی تربیت کے لئے، انتہائی ضروری تھے۔ ایک تنظیم کا قیام فرمایا اور اس کا نام انصار اللہ رکھا۔

انصار اللہ کو پانچ باتوں کی طرف توجہ دینے کی ہدایت

اس سے پہلے خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ اور جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں جن کاموں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی وہ پانچ کام ہیں جن کو ہر فرد جماعت کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور عمر کے لحاظ سے سب سے زیادہ انصار اللہ کو اس پر توجہ دینی چاہیے اور وہ کام یہ ہیں:

- 1- تبلیغ کرنا۔ 2- قرآن پڑھنا۔ 3- شرائع کی حکمتیں بیان کرنا۔ 4- اچھی تربیت کرنا۔ 5- قوم کی دنیاوی کمزوریوں کو دور کر کے اُسے ترقی کے میدان میں بڑھانا۔

آپؑ نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ اگر یہ پانچ باتیں آپؑ میں پیدا ہو گئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ آپؑ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرین کا بھی یہی کام ہے جو صحابہ نے کیا اور صحابہ کے یہی پانچ اہم کام تھے، اور یہی ہم نے کرنے ہیں۔ تبلیغ ہماری ذمہ داری ہے۔ پیغام حق پہنچانا ضروری ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کا پیغام ہم نے بہر حال ہر صورت میں دنیا تک پہنچانا ہے اور اس کے لئے ہر طرح کی کوشش کرنی ہے۔ انصار کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں تبلیغ میں بہت ساری سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اُس کی وجوہات ہیں۔ طبیعت میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، اس عمر میں جذبات پر کنٹرول بھی عموماً پیدا ہو جاتا ہے۔ خیالات بھی میچور (mature) ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر علم اور تجربہ بھی اس حد تک ہو جاتا ہے جس سے وہ خود بھی فائدہ

اُٹھا سکتا ہے۔ اور نوجوانوں کو بھی تبلیغ کے طریقے سکھا سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے سب سے زیادہ انصار اللہ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں سرگرم ہونا چاہیے۔ پھر قرآن پڑھنا ہے۔ اس میں بھی انصار کو خود بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی توجہ دلانی چاہیے کیونکہ جب تک ہم قرآن پڑھ کر، سمجھ کر اس کی تعلیم کو اپنے پر اور اپنی نسلوں پر لاگو نہیں کریں گے ہمارے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پھر شرائع کی حکمتیں بیان کرنا ہے جو احکامات ہیں اُن کو آگے بیان کرنا اس کے لئے بھی علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی بھی تربیت ساتھ ساتھ ہوتی جائے گی

پھر تربیت ہے۔ انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں آپ تربیت کر تو سکتے ہیں لیکن آپ کی تربیت کرنی مشکل ہے۔ تو اس کے لئے بڑا آسان اصول ہے کہ آپ کے ذمہ جو فرض لگایا گیا ہے تربیت کرنے کا، اس کو پورا کریں، بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی بھی تربیت ساتھ ساتھ ہوتی جائے گی۔ پھر قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔ اس طرف بھی اگر سب توجہ دیں گے تو اقتصادی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مضبوط بنائیں گے، جماعتی لحاظ سے بھی اور قومی لحاظ سے بھی۔

تو مرکزی سطح پر بھی اور مقامی سطح پر بھی، ہر ذیلی تنظیم کی (انصار اللہ کی بھی) شوریٰ ہوتی ہے، وہاں اس کے لئے تجاویز دیں۔ اپنے تجربہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں کیونکہ اقتصادی لحاظ سے مضبوط ہونا بھی آج کل کے زمانہ میں انتہائی ضروری ہے تاکہ پھر بے فکر ہو کر دین کی خدمت کر سکیں یا دین کی خدمت کرنے والوں کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن پر انصار اللہ کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جب آپ اس لحاظ سے سوچیں گے تو پھر ہی آپ اللہ کے دین کے انصار بن سکتے ہیں اور اس آیت کے مصداق ٹھہریں گے کہ ”اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا

کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں نے کہا تھا کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف راہنمائی کرنے میں میرے انصار ہوں۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے۔“ (الصّف: 15)

تو جب مسیح محمدی کو مان کر، اس پر ایمان لا کر ہم انصار اللہ میں شامل ہو چکے ہیں تو پھر اس تعلیم پر بھی عمل کرنا ہو گا۔ اور اُن باتوں کو بھی ماننا ہو گا جن کا تقاضا اور مطالبہ ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دشمنوں پر ہمیں جلد غلبہ عطا ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

”تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے، ہر گز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر گروہ کہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی مثل اعضاء یک دیگر ہے اور ممکن نہیں جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی ان کی کے بخوبی و خوش اسلوبی ہو سکے۔ بالخصوص جس قدر جلیل القدر کام ہیں اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے اور صرف ایک ہی شخص ان کا متحمل ہر گز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا۔ انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری مَن اَنْصَارِیَّ اِلٰی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے تَعَاوُنُوا عَلٰی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کا حکم فرمایا۔“ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 59-60)

تو اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ ہماری تمام کامیابیاں چاہے وہ دنیاوی ہوں یا دینی ہوں بغیر آپس کے تعاون کے حاصل نہیں

ہو سکتیں کیونکہ اکیلا انسان سارے کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے تمام وہ لوگ جو ایک مقصد کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں، ایک گروہ کی شکل میں ہیں، ایک جماعت ہیں ایک ہو کر آپس کے تعاون سے کام کریں گے تو تمام امور خوش اسلوبی سے طے پائیں گے اور کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی۔ کیونکہ جس قدر بڑا کام ہو، جتنا بڑا مقصد ہو اس کے نتائج تم بغیر اکٹھے ہوئے، بغیر ایک ٹیم ورک کے اور ایک دوسرے کی مدد کے حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ یہاں تک کہ انبیاء بھی جن میں برداشت بھی ہوتی اور انہوں نے مجاہدات بھی کئے ہوتے ہیں ان کا توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود ان کو اس کام کے لئے مامور کر رہا ہوتا، مقرر فرما رہا ہوتا ہے پھر بھی ان کو ظاہری اسباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس لئے ان کو کہنا پڑتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کی طرف دیئے گئے ان کاموں میں میرے مددگار ہوں گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قانون شریعت میں قانون قدرت کے مطابق ہی نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کا حکم فرمایا ہے۔

پھر آپ نصیحت فرماتے ہیں جسے خاص طور پر انصار کی عمر کے لوگوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کیونکہ زندگی کا ایک بڑا حصہ گزر چکا ہے اس لئے اب بہت زیادہ فکر کی ضرورت ہے، کوئی پتہ نہیں کس وقت بلاوا آجائے۔ آپ فرماتے ہیں ایک ذرہ بدی کا بھی قابلِ پاداش ہے۔ اگر چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی تم کرتے ہو تو اس کی بھی سزا اُس پر مل سکتی ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمل ناپیدا۔ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور کوئی پتہ نہیں عمر کتنی ہے اور کیا کام کرنے ہیں۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو یعنی سب کچھ ضائع نہ ہو جائے اور یہ جو تم پیش کر رہے ہو جو ہمارے اعمال ہیں یہ ایسے نہ ہوں کہ وہ اس قابل ہی نہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاسکیں۔

جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں

حضرت مصلح موعودؑ جنہوں نے یہ تنظیم قائم فرمائی، فرماتے ہیں کہ انصار اللہ پر بہت

بڑی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنی عمر کے آخری حصے میں سے گزر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہو تو اُسے اس وقت اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں اس دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندا ہو، اس کے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زادِ راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے۔ جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندہ اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایک ایسے حصہ میں اس کا جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہو سکتا۔

پھر انصار کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ تو مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ دین کا چرچا یہی ہے کہ تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

خود بھی نماز اور ذکرِ الہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکرِ الہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں

حضرت ابراہیمؑ کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ نماز وغیرہ کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ یہی اصل خدمت آپ لوگوں کی ہے۔ آپ خود بھی نماز اور ذکرِ الہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکرِ الہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے اور لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا تعلق قائم رہے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق کلامِ الہی ان پر نازل ہوتا رہے اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی آواز سُن کر اُسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے اور لوگ خدا تعالیٰ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں تو اس

وقت تو میں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور اپنی اولادوں کو بھی ذکرِ الہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔

جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں

پھر تہجد اور ذکرِ الہی اور مساجد کی آبادی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کے دماغ اور دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پس میں پہلے تو انصار کو یہ توجہ دلاتا ہوں ان میں سے وہ ہیں جو صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں (اور اس وقت یہاں کافی صحابہ کی اولاد میں سے بھی ہیں) یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں۔ اس لئے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ اُن کو تہجد، ذکرِ الہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیے کہ نوجوان اُن کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے جس میں تہجد، دعا اور ذکرِ الہی کی طاقت بھی ہوتی ہے اور مزہ بھی آتا ہے۔ لیکن عام جوانی کے زمانے میں موت اور عاقبت کا خیال کم ہوتا ہے اس وجہ سے نوجوان غافل ہو جاتے ہیں لیکن نوجوانی میں اگر کسی کو یہ توفیق مل جائے تو وہ بہت ہی مبارک وجود ہوتا ہے۔ پس ایک طرف تو میں انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے نمونے سے اپنے بچوں اپنے ہمسایوں کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں اور دوسری طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اتنا اعلیٰ نمونہ دکھائیں کہ نسل بعد نسل اسلام کی روح زندہ رہے۔ پس آپ نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے جو عہد باندھا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لائیں۔

تعلق باللہ کو بڑھائیں

جیسا کہ حضرت مصلح موعودؑ نے فرمایا کہ تعلق باللہ کو بڑھائیں۔ دعاؤں اور نمازوں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ تہجد میں بھی باقاعدگی اختیار کریں۔ اپنی راتوں کو زندہ کریں۔ اپنے بچوں اپنے احمدی ماحول کے بچوں کی تربیت کی فکر اپنے اندر پیدا کریں۔ بعض والدین بڑی پریشانی اور

فکر کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے بچے جوانی کو پہنچ کر ہمارے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں یا نکل گئے ہیں تو بہر حال جو وقت ہماری کمزوریوں کی وجہ سے ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا اور ہماری اولاد میں سے اگر کوئی بے دینی کی طرف چل پڑا ہے تو پیار سے محبت سے اُسے واپس لانے کی کوشش کریں۔ اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ گویا ایک آدھ مثال ہی ملتی ہے لیکن ہم اپنا ایک بھی بچہ کیوں ضائع ہونے دیں۔ بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے وابستہ رہیں۔ کیونکہ اب خلافت کی وابستگی کے ساتھ ہی آپکی زندگی اور بقا ہے ویسے بھی اپنی اولاد کے راعی ہیں آپ لوگ۔ اور ہر راعی سے پوچھا جائے گا اس کی رعایا کے بارہ میں۔

تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار

پھر حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کیلئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے اور اس کے دوزریے ہو سکتے ہیں ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے اور اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی۔

انصار کا نام قبول کیا ہے تو صحابہ جیسی محبت بھی پیدا کریں

فرمایا کہ آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو صحابہ جیسی محبت بھی پیدا کریں۔ آپ کے نام کی نسبت خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی چاہیے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھو۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو۔ کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی تو اس کو انصار کی بھی ضرورت ہوگی، خدام کی بھی ضرورت

ہوگی اور اطفال کی بھی ضرورت ہوگی۔ ورنہ اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اکیلا نبی بھی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حواری دیئے ہوئے تھے اور رسول کریمؐ کو بھی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی جماعت دی تھی۔ اسی طرح اگر خلافت قائم رہے گی تو ضروری ہے کہ اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ بھی قائم رہیں۔ اور جب یہ ساری تنظیمیں قائم رہیں گی تو خلافت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم رہے گی انشاء اللہ۔

انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی نگرانی کریں

پھر آپ نے فرمایا کہ انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی نگرانی کریں تاکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ان کا کام نمایاں ہو کر لوگوں کے سامنے آجائے اور محسوس کرنے لگ جائیں کہ یہ ایک زندہ اور کام کرنے والی جماعت ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں جب تک انصار اللہ اپنی ترقی کے لئے صحیح طریق اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں بڑی عمر کے لوگوں کو ضروریہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے کہ وہ شباب کی عمر میں سے گزر کر اب ایسے حصہ عمر میں گزر رہے ہیں جس میں دماغ تو سوچنے کے لئے موجود ہوتا ہے مگر زیادہ عمر گزرنے کے بعد ہاتھ پاؤں محنت، مشقت اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس کی وجہ سے اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کاموں کے سرانجام دینے کے لئے کچھ نوجوان سیکریٹری چالیس سال کے اوپر کے مگر زیادہ عمر کے نہ ہوں، مقرر کر لیں جن کے ہاتھ پاؤں میں طاقت ہو اور وہ دوڑنے، بھاگنے کا کام آسانی سے کر سکیں۔ تاکہ ان کاموں میں سُستی اور غفلت کے آثار پیدا نہ ہوں۔

آپ نے اس وقت فرمایا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر 40 سال سے 55 سال کی عمر تک کے لوگوں پر نظر دوڑاتے تو ضرور اس عمر کے لوگوں میں ایسے لوگ مل جاتے جن کے ہاتھ پاؤں بھی ویسے ہی چلتے ہیں جیسے اُن کے دماغ چلتے ہیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 40 سال سے 55 سال تک کے لئے بعد میں انصار اللہ کی صف دوم کا قیام فرمایا اور اس کے لئے ایک نائب صدر بھی علیحدہ ہوتا ہے تو جو بڑی عمر سے ہیں ان لوگوں کو چاہیے کہ جو 40 سال سے 55 سال کی

عمر تک کے ہیں کہ بڑوں سے تجربہ حاصل کریں۔ اور بڑوں کو چاہیے کہ اپنے تجربے سے اس عمر کے انصار کو تربیت دیں اور اُن کو راہنمائی کریں اور برداشت کرنے کا بھی مادہ پیدا کریں۔ یہ نہیں کہ ہم بڑے ہیں تو اس لئے ہمارے پاس ہی سارے عہدے ہونے چاہئیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ ایک الہی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے جب اس کے جسمانی قویٰ تو نشوونما پاتے ہیں مگر اس کے دماغی قویٰ ابھی پردہ میں ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہتا کہ ان میں انحطاط واقع ہو جاتا ہے اُن میں گراؤٹ آنی شروع ہو جاتی ہے اُن میں کمی شروع ہو جاتی ہے۔ انحطاط نہیں بلکہ قویٰ دماغیہ ایک پردے کے اندر رہتے ہیں اور یہ زمانہ وہ ہوتا ہے جو 25 سال سے 40 تک کی عمر کا ہے۔ لیکن پھر اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آتا ہے جو جسم میں نشوونما اور ارتقاء کی طاقت تو نہیں رہتی مگر جو اسے کمال حاصل ہو چکا ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ عام طور پر نبیوں کو اصلاح خلق کے لئے کھڑا کیا کرتا ہے گویا یہ زمانہ بَلَّغَ أَشْءَہٗ کا زمانہ ہوتا ہے، طاقتیں اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔ پس جب میں نے انصار اللہ میں شمولیت کے لئے چالیس سال سے اوپر کی شرط رکھی تو اس کے معنی یہ تھے کہ کام کرنے کا بہترین زمانہ انہیں حاصل تھا۔

صفِ دوم کی وجہ سے نئی قوت اور ہمت پیدا ہو چکی ہے

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے ہم انصار کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اس لئے اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ بشرطیکہ اس عمر والوں سے فائدہ اٹھایا جاتا مگر مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اس حکمت کو نہ سمجھا اور کام اُنہی لوگوں کے سپرد رکھا جو زیادہ عمر کے ہیں۔ حالانکہ اگر سارے کے سارے کام اُن لوگوں کے سپرد کر دئے جائیں جو 60 سال سے اوپر یا 70 سال کے قریب ہوں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگوں کے پاس دماغ تو ہو گا مگر کیونکہ کام کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں نہیں ہوں گے اس لئے وہ کام خراب ہو جائے گا۔ مفید نتائج کا حصول نہیں ہو گا۔ لیکن الحمد للہ جب سے صفِ دوم قائم ہوئی ہے، ہر طرح کے انصار اپنے کاموں میں شامل ہوتے ہیں تو عاملہ کے ممبران کے علاوہ بھی جو دوسرے انصار ہیں مجلس عاملہ کو اور انصار اللہ کی تنظیم کو کوشش کرنی چاہیے کہ

اُن کو بھی زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں شامل کریں اور ایسے لوگ جو ایک عمر کے بعد مایوس ہونا شروع ہو جاتے ہیں اُن کو مایوسی سے نکالیں۔ اُن کی مایوسی دور کریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا صفِ دوم کی وجہ سے نئی قوت اور ہمت پیدا ہو چکی ہے انصار اللہ میں۔ اب انصار اللہ کا وہ تصور نہیں ہے کہ چالیس سال سے اوپر نکلے اور جو بھی کام کرتے تھے پہلے، وہ اب ختم ہو جائیں اور آج کی کھیلوں میں آپ نے اندازہ لگالیا کہ نوجوانوں کے نوجوانوں نے، خدام الاحمدیہ کو بھی ہر ادیارسہ کشی میں۔ تو الحمد للہ جہاں یہ خوشی ہے انصار اللہ کے لئے وہاں خدام الاحمدیہ کے لئے فکر کا مقام بھی ہے کہ بوڑھے اُن سے آگے نکل گئے ہیں۔ ان کاموں میں تو کم از کم ان کو آگے نکلنا چاہیے۔

بس یہ چند گزارشات تھیں اس پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو ہمت سے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے تبلیغ کے کام کو بھی، تربیت کے کام کو بھی اور عبادت کو بھی حقیقی رنگ میں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 12 تا 14 ستمبر 2003ء ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ جنوری 2014ء)

جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو... ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو گراں قدر نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا:

”جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے اور وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ ایک بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو وہ ناصرات الاحمدیہ کی رکن بن جاتی ہے جہاں انہیں ایک ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر انہی میں سے ان کے سائق بنا کر اپنے عہدیدار کی اطاعت کا تصور پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر پندرہ سال کی عمر کو جب پہنچ جائیں تو بچے خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں اور بچیاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں شامل ہو جاتی ہیں اور ایک انتظامی ڈھانچے کے تحت بچپن سے تربیت حاصل کر کے اوپر آنے والے بچے اور بچیاں ہیں جب نوجوانی کی عمر میں قدم رکھتے ہیں تو ان نیک تنظیموں میں شامل ہونے سے جماعتی نظام اور طریقوں سے ان کو مزید واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور عمر کے ساتھ ساتھ کیونکہ اب یہ بچے اور بچیاں اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے پندرہ سال کی عمر کے بعد یہ خود بھی اپنے میں سے ہی اپنے عہدیدار منتخب کرتے ہیں اور ان کے تحت ان کی تربیت ہو رہی ہوتی ہے اور نظام چل رہا ہوتا ہے۔ تو پندرہ سال کی عمر کے بعد جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ یا خدام میں جا کر یہ لوگ اپنے عہدیدار اپنے میں سے منتخب کرتے ہیں اور پھر مرکزی ہدایات کی روشنی میں متفرق امور اور تربیتی امور خود سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تو بچپن سے ہی ایسی تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے، ایسے پروگراموں میں شمولیت کی وجہ سے ان کو ٹریننگ ہو جاتی ہے اور پھر یہی بچے جب بڑے ہوتے ہیں اور جماعتی نظام میں پوری طرح سموئے جاتے ہیں تو

جماعتی کاموں میں بھی زیادہ فائدہ مند اور مفید وجود ثابت ہوتے ہیں اور اس نظام کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ تو بہر حال انہی ذیلی نظاموں کا حصہ بنتے ہوئے ہر بچہ، جوان، عورت، مرد، جب جماعتی نظام کا حصہ بن جاتے ہیں تو گو جماعتی نظام پہلے ہے، مقدم ہے۔ لیکن اس میں ہر بچے اور نوجوان کی اس طرح مکمل involvement نہیں ہوتی جس طرح کہ شروع میں ذیلی تنظیموں میں ہو رہی ہوتی ہے اور ہو بھی نہیں سکتی۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؑ کی دور رس نظر نے ذیلی تنظیموں کا قیام کیا تھا اور یہ آپ کا ایک بہت بڑا احسان ہے جماعت پر، اور اسی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا، ابتداء سے ہی جماعت کے ہر بچہ کے ذہن میں جماعتی نظام کا ایک تقدس اور احترام پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی احترام اور تقدس کے تحت وہ پروان چڑھتا ہے اور چونکہ ابتداء سے ہی نظام کا تصورِ پیار و محبت اور بھائی چارے اور مل جل کر کام کرنے کی روح کے ساتھ وہ بچہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر خلیفہ وقت کے ساتھ ہر موقع پر ذاتی پیار و محبت کا تعلق اس ٹریننگ کی وجہ سے ہو رہا ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے اس لئے ہر فرد جماعت جب جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہو اور اپنے عہدیداران کی اطاعت بخوشی کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ بچپن سے نظام کے بارہ میں پڑنے والی آواز اور خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق اور پیار کی وجہ سے مجبور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفہ وقت کی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نئے شامل ہونے والے، نومبائعین بھی ان احمدیوں کے علاوہ بھی جو پیدائشی احمدی ہوں، بڑی جلدی نظام میں سموئے جاتے ہیں۔

ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا

لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے، نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ انہیں تسبیح اور استغفار کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کا جو حکم ہے اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہی چیز ان کو زیادہ احساس دلا رہی ہے، یا

کم از کم احساس دلانا چاہیے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ ابھارنے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہیے۔ تبھی سمجھا جاسکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

قوم کے سردار قوم کے خادم ہوتے ہیں

جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک رہنما اصول اس آیت میں بتا دیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کے لئے نرمی اور محبت کے جذبات تھے لوگ آپ کے ارد گرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر میں اور آپ، ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کے لئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ ہمیں تو اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی، انکساری، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہیے۔ کیونکہ خلیفہ وقت کے لئے تو ہر ملک میں، ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے۔ یہ نظام جماعت قائم ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔

تمام عہدیدار... خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے علاقہ میں متعین ہیں

وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، ان کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے، ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے، یا اگر خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے مکمل طریق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو، غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں بغیر مکمل تحقیق کے ایک رپورٹ چند احمدیوں کے بارہ میں مقامی جماعت کی طرف سے مرکز میں آئی کہ انہوں نے فلاں فلاں جماعتی روایات سے ہٹ کر کام کیا ہے اور جماعتی قواعد کے مطابق اس کی سزا اخراج از نظام جماعت تھی۔ جب مرکزی دفتر نے مجھے لکھا اور ان اشخاص کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہو گئی۔ تو جن کو سزا ہوئی تھی انہوں نے شور مچایا کہ ہمارا تو اس کام سے کوئی واسطہ ہی نہیں، ہم تو بالکل معصوم ہیں، اور کسی طرح بھی ہم ملوث نہیں ہیں۔ تو پھر مرکز نے نئے سرے سے کمیشن خود مقرر کیا اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ صدر جماعت نے بغیر مکمل تحقیق کے رپورٹ کر دی تھی اور اب صدر صاحب کہتے ہیں غلطی سے نام چلا گیا۔ یعنی یہ تو بچوں کا کھیل ہو گیا کہ ایک معصوم کو اتنی سخت سزا دلوا رہے ہیں اور پھر بھولے بن کر کہہ دیا کہ غلطی سے نام چلا گیا۔ تو ایسے غیر ذمہ دار صدر کو تو میں نے مرکز کو کہا ہے کہ فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ اور آئندہ بھی جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا اس کو پھر تازندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔ ایسے شخص نے ہمیں بھی گناہگار بنوایا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے

مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔ (مسلم کتاب الامارہ باب فضیلة الامام العادل)

تم میں سے ہر ایک نگران ہے

پھر ایک حدیث ہے۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر کا نگران ہے، عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے۔

تو تمام عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذیلی تنظیموں کا بھی ذکر کیا ہے تو بعض دفعہ بعض رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں، ان کی طرف سے آرہی ہوتی ہیں۔ تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہو گا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمادی ہے کہ اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے تو تم پوچھے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہونا اور پوچھے جانا بذات خود ایک خوف پیدا کرنے والی بات ہے لیکن یہاں جو فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم پوچھے جاؤ گے اور شاید نرمی کا سلوک ہو جائے اور جان بچ جائے بلکہ فرمایا کہ جنت ایسے لوگوں پر حرام کر دی جائے گی۔ پس بڑا شدید انداز ہے، خوف کا مقام ہے، روٹنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہیے

یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کی عاملہ ہو، لجنہ، انصار، خدام کی یا جماعت کی عاملہ، کسی شخص کے بارہ میں جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ چاہے اس شخص کے گزشتہ رویہ کے بارہ میں علم ہو کہ کوئی بعید نہیں کہ اس نے ایسی

حرکت کی ہو اس لئے اس کو سزا دے دو یا سزا کی سفارش کر دو۔ نہیں، بلکہ جو معاملہ عاملہ کے سامنے پیش کیا ہے اس کی مکمل تحقیق کریں۔ اگر شک کا فائدہ مل سکتا ہے تو اس کو ملنا چاہیے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ اگر وہ شخص مجرم ہے تو شاید اس کو یہ احساس ہو جائے کہ گو میں نے جرم تو کیا ہے لیکن شک کی وجہ سے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ تو آئندہ اس کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے یا کم از کم مجلس عاملہ یا ایسے عہدیدار اس حدیث پر تو عمل کرنے والے ہوں گے جو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی ابواب الحدود۔ باب ما جاء في درء الحدود)

ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے

..... بحیثیت عہدیدار تم پر بڑی ذمہ داری ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے صرف یہ نہ سمجھو کہ عہدیدار بن کر، صرف عاملہ میں بیٹھ کر جو معاملات لڑائی جھگڑے یا لین دین کے آتے ہیں ان کو ہی نمٹانا مقصود ہے۔ بلکہ ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے۔ ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اب سیکرٹری امور عامہ کا صرف یہ کام ہی نہیں ہے کہ آپس کے فیصلے کروائے جائیں یا غلط حرکات اگر کسی کی دیکھیں تو انہیں دیکھ کر مرکز میں رپورٹ کر دی جائے۔ اس کا یہ کام بھی ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بریکار افراد جن کو روزگار میسر نہیں، خدمت خلق کا بھی کام ہے اور روزگار مہیا کرنے کا بھی کام ہے، اس کے لئے روزگار کی تلاش میں مدد کرے۔ بعض لوگ طبعاً کاروباری ذہن کے بھی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کریں۔ اگر ایسے افراد میں صلاحیت دیکھیں تو تھوڑی بہت مالی مدد کر کے معمولی کاروبار بھی ان سے شروع کروایا جاسکتا ہے۔ اور اگر ان میں صلاحیت ہوگی تو وہ کاروبار چمک بھی جائے گا اور آہستہ آہستہ بہتر کاروبار بن سکتا ہے۔ میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو پاکستان میں بھی سائیکل پر پھیری لگا کر یا کسی دوکان کے تھڑے پر بیٹھ کے، ٹوکری رکھ کر یا چند

کپڑے کے تھان رکھ کر، اس وقت دوکانوں کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ تو یہ ہمت دلانا بھی، توجہ دلانا بھی، ایسے لوگوں کو پیچھے پڑ کر کہ کسی نہ کسی کام پر لگیں یہ بھی جماعتی نظام یا جماعتی نظام کے عہدیدار کا کام ہے جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے یعنی سیکرٹری امور عامہ۔

پھر سیکرٹری تعلیم ہے۔ عموماً سیکرٹریان تعلیم جماعتوں میں اتنے فعال نہیں جتنے ان سے توقع کی جاتی ہے یا کسی عہدیدار سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اور یہ میں یونہی اندازے کی بات نہیں کر رہا، ہر جماعت اپنا اپنا جائزہ لے لے تو پتہ چل جائے گا کہ بعض سیکرٹریان پورے سال میں کوئی کام نہیں کرتے۔ حالانکہ مثلاً سیکرٹری تعلیم کی مثال دے رہا ہوں، سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں، جو سکول جانے کی عمر کے ہیں اور سکول نہیں جا رہے۔ پھر وجہ معلوم کریں کہ کیا وجہ ہے وہ سکول نہیں جا رہے۔ مالی مشکلات ہیں یا صرف نکما پن ہی ہے۔ اور ایک احمدی بچے کو تو توجہ دلانی چاہیے کہ اس طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً پاکستان میں ہر بچے کے لئے خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی تھی کہ ضرور میٹرک پاس کرے۔ بلکہ اب تو معیار کچھ بلند ہو گئے ہیں اور میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچے کو ایف۔ اے ضرور کرنا چاہیے۔

تربیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سارے شعبے خود ہی فعال ہو جاتے ہیں

... پھر سیکرٹری تربیت یا اصلاح و ارشاد ہے ان کو بھی بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سیکرٹریان تربیت یا اصلاح و ارشاد بعض جگہوں پر کہلاتے ہیں، اپنے معین پروگرام بنا کر نچلے سے نچلے لیول سے لے کر مرکزی لیول تک کام کریں جس طرح کام کرنے کا حق ہے تو امور عامہ کے مسائل بھی اس تربیت سے حل ہو جائیں گے، تعلیم کے مسائل بھی کافی حد تک کم ہو جائیں گے، رشتہ ناطہ کے مسائل بھی بہت حد تک کم ہو جائیں گے۔ یہ شعبے آپس میں اتنے ملے ہوئے ہیں کہ تربیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سارے شعبے خود ہی فعال ہو جاتے ہیں اور جماعت کا عمومی روحانی معیار بھی بلند ہو گا۔ تو یہ جو حدیث ہے، لوگوں کی ضروریات پوری کرنے سے یہ مراد ہے کہ یہ عہدے تمہارے سپرد ہیں ان عہدوں کی ذمہ داری کو سمجھو اور ان کو ادا

کرو۔ جب اس طریق سے ہر عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کی ذمہ داریاں ادا کرے گا تو لوگوں کے دلوں میں آپ کے لئے مزید عزت و احترام پیدا ہو گا اور جیسا کہ میں نے کہا جماعت کا عمومی معیار بھی بلند ہو گا۔

جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو

اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؑ کا ایک اقتباس ہے وہ میں سناتا ہوں۔ فرمایا:

”دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو، اس لئے کرو۔ گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لئے جانا، یہ کامیابی کا ایک اہم گڑ ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورہ لقمان میں حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ **وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ** (لقمان: 20) کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور نہ جائیں۔ بے شک تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔

دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ ”ہم یوں کہتے ہیں۔“ (تو قرآن شریف کی تعلیم تو یہ ہے کہ محبت اور پیار سے حکم دو، نہ کہ آرڈر ہو۔) بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ **وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ** کے یہی معنی ہیں۔

گویا میانہ روی اور پُر حکمت کلام یہ دو چیزیں مل کر قوم میں ترقی کی روح پیدا کیا کرتی ہیں اور

پُر حکمت کلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں میں ایسی روح پیدا کر دی جائے کہ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو سننے والے کہیں کہ یہی ہماری اپنی خواہش تھی۔ یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کا قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔“ (مشعل راہ جلد اول صفحہ 15)

اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے

... اصل میں تو امراء، صدران، عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔ نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ جو نصائح میں عہدیداران کے لئے کرتا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ صرف عہدیداران کے لئے ہیں بلکہ تمام افراد جماعت مخاطب ہوتے ہیں اور ان کو بھی یہ نصائح ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کل کو ایک عہدیدار کے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانے کی وجہ سے، یا بیمار ہو جانے کی وجہ سے، یا بڑھاپے کی وجہ سے، یا فوت ہو جانے کی وجہ سے کوئی دوسرا شخص اس عہدے کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ پھر انتخابات بھی ہوتے ہیں، عہدے بدلتے بھی رہتے ہیں۔ تو ہر ایک کو اپنے ذہن میں یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ جب بھی وہ عہدیدار بنیں گے وہ ایک خادم کے طور پر خدمت کرنے کے لئے بنیں گے۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ عہدیدار بدلے بھی جاتے ہیں، خلیفہ وقت خود بھی اپنی مرضی سے بعض عہدوں کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ تو بہر حال نئے آنے والے شامل ہوتے ہیں اور نئے آنے والوں کی بھی یہی سوچ ہونی چاہیے اور اگر بنیادی ٹریننگ ہوگی تو اس سوچ کے ساتھ جو عہدہ ملے گا تو ان کو کام کرنے کی سہولت بھی رہے گی۔

تو جیسا کہ میں نے کہا ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے کہ اس نے نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اور دوسروں میں بھی یہ احترام پیدا کرنا ہے۔ تو خلیفہ وقت کی تسلی بھی ہوگی کہ ہر جگہ کام کرنے والے کارکنان، نظام کو سمجھنے والے کارکنان، کامل اطاعت کرنے والے

کارکنان میسر آسکتے ہیں تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اس کو صحیح خطوط پر چلانا ہے۔ تو اس کے لئے عہدیداران کو، کارکنان کو دو طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو جماعت کے عام ممبر ہیں۔ جتنے زیادہ یہ مضبوط ہوں گے، جتنا زیادہ ہر شخص کا نظام سے تعلق ہوگا، جتنی زیادہ ان میں اطاعت ہوگی، جتنی زیادہ قربانی کا ان میں مادہ ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت مضبوط ہوگا۔ اور یہ چیزیں ان میں کس طرح پیدا کی جائیں۔ اس سلسلہ میں عہدیداران کے فرائض کیا ہیں؟ اس کا میں اوپر تذکرہ کر چکا ہوں۔

اگر وہ پیار محبت کا سلوک رکھیں گے تو یہ باتیں لوگوں میں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ اور یہی آپ کا گروہ ہے جتنا زیادہ اس کا تعلق جماعت سے اور عہدیداران سے مضبوط ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت بھی آرام سے اور بغیر کسی رکاوٹ کے چلے گا۔ اتنا زیادہ ہی ہم دنیا کو اپنا نمونہ دکھانے کے قابل ہو سکیں گے۔ اتنی ہی زیادہ ہمیں نظام جماعت کی پختگی نظر آئے گی۔ جتنا جتنا تعلق افراد جماعت اور عہدیداران میں ہوگا۔ اور پھر خلیفہ وقت کی بھی تسلی ہوگی کہ جماعت ایسی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے جن سے بوقت ضرورت مجھے کارکنان اور عہدیداران میسر آسکتے ہیں۔ اگر کسی جگہ کچھ جماعتیں تو اعلیٰ معیار کی ہوں اور کچھ جماعتیں ابھی بہت پیچھے ہوں تو بہر حال یہ فکر کا مقام ہے۔ تو عہدیداران کو اپنے علاقہ میں، اپنے ضلع میں یا اپنے ملک میں اس نہج پر جائزے لینے ہوں گے کہ کہیں کوئی کمی تو نظر نہیں آرہی۔ اپنے کام کے طریق کا جائزہ لینا ہوگا۔ اپنی عاملہ کی مکمل involvement کا یا مکمل ان کاموں میں شمولیت کا جائزہ لینا ہوگا۔ کہیں آپ نے عہدے صرف اس لئے تو نہیں رکھے ہوئے کہ عہدہ مل گیا ہے اور معذرت کرنا مناسب نہیں اس لئے عہدہ رکھی رکھو اور اس سے جس طرح بھی کام چلتا ہے چلائے جاؤ۔ اس طرح تو جماعتی نظام کو نقصان پہنچ رہا ہوگا۔ اگر تو ایسی بات ہے تو یہ زیادہ معیوب بات ہے اور یہ زیادہ بڑا گناہ ہے بہ نسبت اس کے کہ عہدے سے معذرت کر دی جائے۔ اس لئے ایسے عہدیدار تو اس طرح جماعت کے نظام کو، جماعت کے وقار کو نقصان پہنچانے والے عہدیدار ہیں۔

عہدیداران... کو تو انتہائی وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہیے

دوسرے یہ ذمہ داری ہے عہدیداران کی عام لوگوں سے ہٹ کر، اپنے دوسرے برابر کے عہدیداروں یا ماتحت عہدیداران یا کارکنان کا احترام ہے۔ یہ کوئی دنیاوی عہدہ نہیں ہے جس طرح میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ جو آپ کو مل گیا ہے اور کوئی سمجھ بیٹھے کہ اب سب طاقتوں کا میں مالک بن گیا ہوں۔ یہاں بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے امیر اپنی عاملہ کا احترام کریں، ان کی رائے کو وقعت دیں، اس پر غور کریں۔ اسی طرح اگر کوئی ماتحت بھی رائے دیتا ہے تو اس کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں، کم نظر سے نہ دیکھیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ مشورہ کریں تو ہم، آپ تو بہت معمولی چیز ہیں۔ تو کسی کی رائے کو کبھی بھی تکبر کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ اپنا ایک وقار عہدیدار کا ہونا چاہیے اور یہ نہیں کہ غصے میں مغضوب الغضب ہو کر ایک تورائے کو رد کر دیا اور مسجد میں یا میننگ میں تو تکار بھی شروع ہو جائے۔ یا گفتگو ایسے لہجہ میں کی جائے جس سے کسی دوسرے عہدیدار کا یا کسی دوسرے شخص کے بارہ میں جس سے استخفاف کا پہلو نکلتا ہو، کم نظر سے دیکھنے کا پہلو نکلتا ہو۔ تو ہمارے عہدیداران اور کارکنان کو تو انتہائی وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ کھلے دل سے تنقید بھی سنی چاہیے، برداشت بھی کرنی چاہیے۔ اور پھر ادب کے دائرے میں رہ کر ہر شخص کی عزت نفس ہوتی ہے اس کا خیال رکھ کر دلیل سے جواب دینا چاہیے۔ یہ نہیں کہ میں نے یہ کہہ دیا ہے اس پر عمل نہیں ہو رہا تو تم یہ ہو، تم وہ ہو، یہ بڑا غلط طریق ہے۔ عہدیدار کا مقام جماعت میں عہدیدار کا ہے خواہ وہ چھوٹا عہدیدار ہے یا بڑا عہدیدار ہے۔ پھر قطع نظر اس کے کہ کسی کی خدمت کو لمبا عرصہ گزر گیا ہے یا کسی کی خدمت کو تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ اگر کم عمر والے سے یا عہدے میں اپنے سے کم درجہ والے سے بھی ایسے رنگ میں کوئی گفتگو کرتا ہے جس سے سبکی کا پہلو نکلتا ہو تو گو دوسرا شخص اپنے وسعت حوصلہ کی وجہ سے، یعنی جس سے تلخ کلامی کی گئی ہے وہ اپنے وسعت حوصلہ کی وجہ سے، اطاعت کے جذبہ سے برداشت بھی کر لے ایسی بات لیکن اگر ایسے عہدیدار کا معاملہ جو دوسرے عہدیداران یا کارکنان کا احترام نہیں کرتے میرے سامنے آیا تو قطع نظر اس کے کہ کتنا سینئر (senior) ہے اس کے

خلاف بہر حال کارروائی ہوگی، تحقیق ہوگی۔ اس لئے آپس میں ایک دوسرے کا احترام کرنا بھی سیکھیں اور مشورے لینا اور مشوروں میں ان کو اہمیت دینا۔ اگر اچھا مشورہ ہے تو ضروری نہیں کہ چونکہ میں بڑا ہوں اس لئے میرا مشورہ ہی اچھا ہو سکتا ہے اور چھوٹے کا مشورہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ اس کو بہر حال وقعت کی نظر سے دیکھنا چاہیے، اس کو کوئی وزن دینا چاہیے۔

عہدے کی خواہش کرنا مناسب نہیں

... اس کے علاوہ عہدیداران کے متعلق بعض عمومی باتیں بھی ہیں جن کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے جماعت میں عموماً عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا اور جب عہدہ مل جاتا ہے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ میں ادا بھی کر سکتا ہوں یا نہیں۔ لیکن بعض سر پھرے بھی ہوتے ہیں۔ خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں صحیح کام نہیں ہو رہا۔ لکھنے والا لکھتا ہے گو میں جانتا ہوں کہ عہدے کی خواہش کرنا مناسب نہیں لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے سپرد امارت یا فلاں عہدہ کر دیا جائے تو میں چھ مہینے یا سال میں اصلاح کر سکتا ہوں۔ تبدیلیاں پیدا کر دوں گا۔ تو بعض تو ایسے سر پھرے ہوتے ہیں جو کھل کر لکھ دیتے ہیں اور بعض بڑی ہوشیاری سے یہی مدعا بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان پر میں یہ واضح کر دوں کہ ہمارے نظام میں، جماعت احمدیہ کے نظام میں اگر کسی انتخاب کے وقت کسی کا نام پیش ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ اپنے آپ کو ووٹ دینا بھی اس بات کا اظہار ہے کہ میں اس عہدے کا حقدار ہوں۔ ایسے لوگوں کو یہ حدیث پیش نظر رکھنی چاہیے۔

... حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے عہدے لینے کے لئے مجالس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ لعنت ہوتے ہیں اپنی قوم کے لئے اور لعنت ہوتے ہیں اپنے نفس کے لئے۔ وہ وہی ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ - الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ - الَّذِينَ هُمْ يُرْءَاؤُونَ - (الماعون: 7-5) ریائی ریاء میں ہوتی ہے۔ کام کرنے کا شوق ان میں نہیں ہوتا..... (مشعل راہ جلد اول صفحہ 21-20)

پھر حضرت مصلح موعودؑ نے کارکنان کو ہدایات دیتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ:

”کارکنوں کو چاہیے کہ تندہی سے کام کریں۔ یہ خواہش کہ ہمارا نام و نمود ہو ایسا خیال ہے جو خراب کرتا ہے۔ اس خیال کے ماتحت بہت لوگ خراب ہو گئے ہیں، ہوتے ہیں ہوتے رہیں گے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اسی سے خوف کرو اور اس بات کو مد نظر رکھو کہ اس کا کام کر کے اس سے انعام کے طالب ہو... اور لوگوں سے مدح اور تعریف نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں للہیت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور مجھ پر بھی رحم کرے۔ آمین“ (خطبہ فرمودہ 22 دسمبر 1922ء از خطبات محمود جلد 7 صفحہ 433)

خلاصہ ہدایات بابت عہدیداران

... پھر آخر میں خلاصہ دوبارہ بیان کر دیتا ہوں کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں عہدیداران کے لئے اور یہ خلفائے سلسلہ کہتے چلے آئے ہیں پہلے بھی لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد بعض باتیں یاد نہیں رہتیں۔ جو نئے آنے والے عہدیداران ہوتے ہیں جو نہیں سمجھ رہے ہوتے صحیح طرح اس لئے بار بار یاد دہانی کروانی پڑتی ہے۔ تو خلاصہ یہ باتیں ہیں:

(1) عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں، افراد جماعت ہوں یا کارکنان، آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔

(2) یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔

(3) امراء اور عہدیداران یا مرکز کی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔

(4) کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں اور یہ بھی یاد رکھیں

کہ بعض لوگ بڑے ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ امراء کے، عہدیداران کے، یا نظام جماعت کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے ایسے لوگوں نے، لیکن پھر بھی ان کی بد تمیزیوں کو جس حد تک برداشت کر سکتے ہیں کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر کسی قسم کا شکوہ نہ کریں، بدلہ لینے کا خیال بھی کبھی دل میں نہ آئے۔ ان کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

(5) پھر یہ کہ نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہیے اور اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ پھر کبھی اپنے گرد ’جی حضوری‘ کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہو جاتا ہے پھر ایسے عہدیداران سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ایسے عہدیدار پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی بُرے مشیر میرے ارد گرد اکٹھے نہ کرے۔

(6) پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے جیسا کہ میں بیان بھی کر چکا ہوں کہ جہاں نظام جماعت کے تقدس پر حرف نہ آتا ہو، عفو اور احسان کا سلوک کریں۔ ان کے لئے مغفرت مانگیں جو ان کی اصلاح کا موجب بنے۔ یہ تو عہدیداران کے لئے ہے لیکن آخر میں میں پھر احباب جماعت کے لئے ایک فقرہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ پر بھی، جو عہدیدار نہیں ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 5 دسمبر 2003ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 531-532)

2004

نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو، نظام کی پوری پابندی کرو

”پہلی بات جو اس میں بیان کی گئی ہے، اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہو اس میں ہمیشہ خلوص نیت ہونا چاہیے۔ جماعتی عہدے جو تمہیں دئے جاتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ بجالاؤ۔ صرف عہدے رکھنے کی خواہش نہ رکھو بلکہ اس خدمت کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ ایک تو خود اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دو۔ دوسرے اس عہدے کا صحیح استعمال بھی کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور اصول ہوں، ان سے نرمی کا سلوک ہو اور غیروں سے مختلف سلوک ہو، ان پر تمام قواعد لاگو ہو رہے ہوں۔ ایسا کرنا بھی خیانت ہے۔

پھر اس عہدے کی وجہ سے تم یا تمہارے عزیز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔ مثلاً یہ بھی ہوتا ہے کہ چندوں کی رقوم اکٹھی کرتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ ساتھ کے ساتھ جماعت کے اکاؤنٹ میں بھجوائی جاتی رہیں۔ یہ نہیں کہ ایک لمبا عرصہ رقوم اپنے اکاؤنٹ میں رکھ کر فائدہ اٹھاتے رہے۔ اگر امیر نے یا مرکز نے نہیں پوچھا تو اس وقت تک فائدہ اٹھاتے رہے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ اور اگر کبھی مرکز پوچھ لے تو کہہ دیا کہ ہم نے یہ رقم ادا کرنی تھی مگر بہانے بازی کی کہ یہ ہو گیا اس لئے ادا نہیں کر سکے۔ تو غلط بیانی اور خیانت دونوں کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ شیطان چونکہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے ایسے مواقع پیدا ہی نہ ہونے چاہئیں اور ان سے بچنا چاہیے۔

پھر یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے کام آؤ، ان کے حقوق ادا کرو۔ پھر یہ بھی یاد رکھو کہ نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو، نظام کی پوری پابندی کرو۔ کسی بات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ اعتراض انسان کو بہت دور تک لے جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ عہدے داروں سے بڑھ کر نظام تک اور پھر نظام سے بڑھ کر خلافت تک یہ اعتراض چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ کرو گے تو یہ بھی خیانت ہے۔“

انصار اللہ کے نمونہ سے ہی دوسروں نے سبق لینا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”انصار اللہ کے نمونہ سے ہی دوسروں نے سبق لینا ہے اس لئے آپ کو اعلیٰ نمونہ قائم کرنا چاہیے۔ فرمایا کہ شروع سے ہی اپنے نظام کو مضبوط کریں۔ اگر آپ نے شروع میں توجہ نہ دی تو پھر بہت پیچھے رہ جائیں گے۔“

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بورکینا فاسو 4 اپریل 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 23 اپریل 2004ء)

دستور اساسی کے مطابق کام کریں

”دستور اساسی کے مطابق عہدے بنا کر کام کریں اور ہر ماہ اپنی رپورٹس مجھے بھجوائیں۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بین 10 اپریل 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 مئی 2004ء)

انصار اللہ کا اصل مقصد اشاعتِ اسلام، تربیتِ اولاد اور استحکامِ خلافت ہے

”انصار اللہ کا اصل مقصد اشاعتِ اسلام، تربیتِ اولاد اور استحکامِ خلافت ہے۔ انابت الی اللہ یہ ہے کہ عاجزی دکھاتے ہوئے توبہ، استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق عبادت بجالانا۔ انصار اب عمر کے اُس حصہ میں ہیں جس میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا بہت ضروری ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ دنیا داروں کے دل میں بھی نرمی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن ایک احمدی تو زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کا زیادہ پابند ہے۔ نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اَقِمْ الصَّلَاةَ کا حکم دیا ہے۔ نمازیں اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ انابت الی اللہ کے لئے نمازوں اور دعاؤں اور نوافل کی ضرورت ہے۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد کا بھی اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَقِمْ الصَّلَاةَ لِذِكْرِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنِ الْفَجْرِ (بنی اسرائیل: 79) اس آیت کی روشنی میں اپنی عبادات بجالائیں آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے پیش فرمایا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ باوجود دل نہ چاہنے کے نماز کے لئے آنا اور اچھی طرح وضو کرنا۔ بعض لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن کاروبار میں لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ آپ کی نمازیں ایسی ہوں جو آپ کی حفاظت کریں۔

انصار اللہ کی بہت بڑی ذمہ داری اپنی اولاد کی تربیت کرنا ہے اور تربیتِ اولاد کے لئے اپنا نیک نمونہ پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ تربیت کا آغاز بچپن سے ہی کر دینا چاہیے بچوں کو سات سال کی عمر سے نمازوں کا عادی بنائیں گھر میں بھی سنتیں اور نوافل ادا کریں بچے اپنے والدین کو دیکھتے ہیں۔ نوجوان نسل کو بھی پیارے انداز میں نماز پڑھنے کی تلقین کریں۔ بعض والدین باقاعدگی

سے نماز نہیں پڑھتے ایسی صورت ہو تو بچے کب نماز پڑھیں گے۔ اگر اس عمر میں نماز نہیں پڑھیں گے تو کب پڑھیں گے؟ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید کے سات سو احکام میں سے ایک پر بھی عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا گہرائی سے مطالعہ کرتے رہیں اور قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔ مجلس انصار اللہ ایک خاص پروگرام کے تحت کتب حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھنے کا اہتمام کرے۔ اپنی اولاد کے لئے پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اپنی بیگم کے ساتھ نرم رویہ اور بچوں کے ساتھ پیار کا سلوک کریں اور آپ کا یہ نعرہ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ بھی سچ بن جائے۔ اسلام نے انشاء اللہ ترقی کرنی ہے۔ جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے کئے ہیں وہ ہر حال میں پورے ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب متقی بن جائیں تاہم ابھی اس ترقی میں حصہ ہو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اس راہ میں فدا ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 31 مئی 2004ء بحوالہ ماہنامہ الناصر جرمنی اگست 2004ء)

انصار اپنے گھروں کی نگرانی کریں

”انصار اپنے گھروں کی نگرانی کریں اور بچوں کی تربیت کریں۔ گھروں میں بیویوں سے حسن سلوک کریں۔“

(میٹنگ مجلس انصار اللہ ہالینڈ مورخہ 5 جون 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 25 جون تا یکم جولائی 2004ء)

ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہیے، مصافحہ کرنا چاہیے

”جماعت کے عہدیداران کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں، ان کو بھی سبق لینا چاہیے کہ ملنے کے لئے آنے والے کو اچھی طرح خوش آمدید کہنا چاہیے۔ خوش آمدید کہیں، ان سے ملیں، مصافحہ کریں، ہر آنے والے کی بات کو غور سے سنیں۔

بعض لکھنے والے مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے بعض معاملات ہیں کہ آپ سے ملنا تو شاید آسان ہو لیکن ہمارے فلاں عہدیدار سے ملنا بڑا مشکل ہے۔ تو ایسے عہدیداران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کو یاد رکھنا چاہیے، ملنے والے سے اتنے آرام سے ملیں کہ اس کی تسلی ہو اور وہ خود تسلی پا کر آپ سے الگ ہو۔

پھر دفاتروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہیے، مصافحہ کرنا چاہیے۔ اس سے آپ کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے اور یہی عاجزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے۔ دیکھیں آپ بیٹھتے وقت بھی کتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 637-638)

دستورِ اساسی کا مطالعہ کریں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ مجلس انصار اللہ کے کام کی رپورٹ باقاعدگی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ انصار اللہ کے کانسیٹی ٹیوشن، دستورِ اساسی کا مطالعہ کریں اور ہر قائد اپنے شعبہ کے بارہ میں لائحہ عمل اور ہدایات پڑھے اور پھر اس کے مطابق اپنے شعبہ کو آرگنائز کریں اور پروگرام بنائیں اور کام کریں۔

★ قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے مطالعہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو چھوٹی کتب ہیں وہ مقرر کریں اور باقاعدہ امتحان لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”سال میں کم از کم دو امتحان تو ہو سکتے ہیں۔“

★ انصار کی آمد اور چندوں کا بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ ”چندہ بڑھانے میں بہت گنجائش ہے۔ چندے مزید بڑھائے جاسکتے ہیں... موصیان کی تعداد بڑھائیں۔“

★ قائد ایثار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ”یہاں جو اولڈ پیپلز ہوم (old people's homes) ہیں جہاں بوڑھے لوگوں کو رکھا جاتا ہے وہاں ہمارے انصار جائیں۔ ان لوگوں سے ملیں۔ باتیں کریں ان کا حال دریافت کریں۔ پھول پھل وغیرہ لے کر جائیں۔ اس طرح ان سے ملنے اور باتیں کرنے سے آپ کو مقامی زبان بھی آئے گی اور آپ کچھ نہ کچھ زبان سیکھ لیں گے۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی 5 ستمبر 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل یکم تا 7 اکتوبر 2004ء)

آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا

”ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہیے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہو گا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دور کو ع تلاوت ہی کر سکیں۔“

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہیے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہیے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے

قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ **إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ** (الحجر: 10) یعنی بے شک ہم نے اس ذکر (یعنی قرآن شریف) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“ (الحکم 17 نومبر 1905ء)

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں بھی جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے اور برکت اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہی ہے۔

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف بنی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 409)

قیادت تعلیم القرآن کے قیام کا مقصد

پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہیے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہیے، خاص طور پر انصار اللہ کو کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ اسی لئے ان کے ہاں ایک قیادت بھی اس کے لئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو عمدہ ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اس خوشبو دار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے مگر مزا کڑوا ہے۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب اثم من رأى بقرأة القرآن أو تأكل به، أو فخر به)

اس حدیث سے قرآن کریم کی مزید وضاحت یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف تلاوت ضروری ہے بلکہ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ جو قرآن کریم پڑھتے بھی ہیں اور اس پر غور بھی کرتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہ ایسے خوشبو دار پھل کی طرح ہیں جس کا مزا بھی اچھا ہے اور جس کی خوشبو بھی اچھی ہے۔ کیسی خوبصورت مثال ہے۔ کہ ایسا پھل جس کا مزا بھی اچھا ہے جب انسان کوئی مزیدار چیز کھاتا ہے تو پھر دوبارہ کھانے کی بھی خواہش ہوتی ہے۔ تو قرآن کریم کو جو اس طرح پڑھے گا کہ اس کو سمجھ آرہی ہوگی اس کو سمجھنے سے ایک قسم کا مزا بھی آرہا ہوگا اور جب اس پر عمل کر رہا ہوگا تو اس کی خوشبو بھی ہر طرف پھیلا رہا ہوگا۔ اس کے احکام کی خوبصورتی ہر ایک کو ایسے شخص میں نظر آرہی ہوگی۔

پس ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے اور راہ ہدایت پانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے گھر کے ماحول بھی جنت نظیر ہوتے ہیں۔ ان کے باہر کے ماحول بھی پرسکون ہوتے ہیں۔ وہ بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ صلہ رحمی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہمسایوں کے بھی حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دنیاوی کاموں کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور وہ جماعتی خدمات کو بھی ایک انعام سمجھ کر اس کی ادائیگی میں اپنے اوقات صرف کر رہے ہوتے

ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، رحمان کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کے بچے بھی ایسے باپوں کو ماڈل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور ان کی بیویاں بھی ان سے خوش ہوتی ہیں اور پھر ایسی بیویاں ایسے خاوندوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں، اپنے عملوں کو بھی ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں اور اس طرح ایسے لوگ بغیر کچھ کہے بھی خاموشی سے ہی ایک اچھے راعی، ایک اچھے نگران کا نمونہ بھی قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا ہمسایہ بھی ان کی تعریف کے گیت گارہا ہوتا ہے اور ان کا ماحول اور معاشرہ بھی ایسے لوگوں کی خوبیاں گنوارہا ہوتا ہے۔ ان کا افسر بھی ایسے شخص کی فرض شناسی کے قصے سنارہا ہوتا ہے اور اس کا ماتحت بھی ایسے اعلیٰ اخلاق کے افسر کے گن گارہا ہوتا ہے اور اس کے لئے قربانی دینے کے لئے بھی تیار ہوتا ہے۔ اور اس کے دوست اور ساتھی بھی اس کی دوستی میں فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ خوبیاں ہیں جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل کر کے ایک مومن حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ اور بھی بہت ساری خوبیاں ہیں۔ یہاں تو میں ساری گنوا نہیں سکتا۔ تو جس کو یہ سب کچھ مل جائے وہ کس طرح سوچ سکتا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ کر اس پر عمل نہ کرے جب عمل کرنے کے بعد یہ سب کچھ حاصل ہو رہا ہے۔ اور پھر جو دوسری مثال اس میں دی کہ جو اتنی نیکی رکھتا ہے گو وہ باقاعدہ گھر میں تلاوت تو نہیں کر رہا ہوتا، ترجمہ پڑھنے والا تو نہیں ہے، اس پر غور کرنے والا تو نہیں ہے لیکن جب بھی جمعہ پر آتا ہے، درسوں پر آتا ہے، نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، وہاں قرآن کریم کی کوئی ہدایت کی بات سن لیتا ہے تو پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ اس کا مزا تو نہیں لیتا جو قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور غور کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے بھی وہ کچھ نہ کچھ حصہ لے رہا ہوتا ہے۔

اس مثال میں جس طرح بیان کیا گیا ایسے لوگ ہیں جو دنیا کے دکھاوے کے لئے قرآن کریم پڑھتے ہیں تو قرآن کریم کی خوشبو اس کو پڑھنے کی وجہ سے ماحول میں قائم ہوگی۔ کوئی نیک فطرت اس سے فائدہ اٹھالے گا۔ لیکن وہ شخص جو دکھاوے کی خاطر یہ سب کچھ کر رہا ہے اس شخص کو اس کا پڑھنا کوئی مٹھاس، کوئی خوشبو میسر نہیں کر سکتی۔ کوئی فائدہ اس کو نہیں پہنچے گا اور

پھر وہ شخص جو نہ قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے، اس میں تو فرمایا کہ ایسی منافقت بھر گئی ہے کہ جس میں نہ خوشبو ہے اور نہ مزا ہے۔ نہ وہ خود فیض پاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا اس سے فیض پاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا بننے سے محفوظ رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر آپ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! خدا کے اہل کون ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 128 مطبوعہ بیروت)

اہل اللہ بننے کے لئے جیسا کہ پہلی حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنے والے بھی بنیں اور اس پر عمل کرنے والے بھی بنیں۔

ساری کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔“ (الحکم 31 اکتوبر 1901ء)

پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمانا چاہیے۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیاوی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ آج دیکھ لیں مسلمانوں میں جو لڑائی جھگڑے اور دنیا کے سامنے ذلت کی حالت ہے وہ اسی لئے ہے کہ نہ قرآن پڑھتے ہیں اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جو پڑھتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے، سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو ظاہر ہے پھر قرآن کو چھوڑنے کا یہی نتیجہ نکلتا تھا جو نکل رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں

اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصطفیٰ اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بد قسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہیے تھا کہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیے، مگر نہیں۔ اس کی پروا بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذاب اور دجال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔“

فرمایا کہ: ”مسلمانوں کو چاہیے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140-141، الحکم 24 ستمبر 1904ء)

جب یہ دوسروں کے لئے نصیحت ہے تو یہ ہمارے لئے تو اور بھی زیادہ بڑھ کر ہے۔ ایسے

لوگوں کے لئے جو عمل نہیں کرتے، قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان: 13)۔ اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہیے کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے۔ دنیا داری بھی غالب آ جاتی ہے۔ کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

قرآن کریم غور سے اور سمجھ کر پڑھو

... قرآن کریم کے پڑھنے کے بھی کچھ آداب ہیں اس کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا اس نے قرآن کریم کا کچھ نہیں سمجھا۔ (ترمذی ابواب القراءة) بعض لوگوں کو بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے اتنے دن میں، ایک دن میں یا دو دن میں سارا قرآن کریم ختم کر لیا۔ یا ہم نے اتنے منٹ میں سیپارے ختم کر دیئے یا اتنا سیپارہ ختم کر دیا۔ بلکہ رمضان کے دنوں میں تو پاکستان میں (اور جگہوں پہ بھی ہو گا) غیروں کی مسجدوں میں مقابلہ ہوتا ہے کہ کون جلدی تراویح پڑھاتا ہے... حکم یہ ہے کہ قرآن کریم غور سے اور سمجھ کر

پڑھو، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءة) تو یہ مزید کھل گیا کہ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔

اور کس طرح پڑھنا چاہیے؟ اس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”انسان کو چاہیے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بد اعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد و وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے، اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر ایک اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہیے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہو گا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یاسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 519 جدید ایڈیشن) یہ باتیں ہوتی ہیں کہ اس طرح سورۃ یاسین پڑھی جائے تو برکت ہوگی اور اگر اس طرح ہوگی تو نہیں ہوگی۔

پس ہر ایک کو اس نصیحت پر عمل کرنا چاہیے، دلوں کو پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس طرح غور اور تدبر سے پڑھنا چاہیے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا۔ پھر ہر ایک جائزہ لے کہ کتنے حکم ہیں جن پر میں عمل کرتا ہوں۔ تو اگر روزانہ تلاوت کی عادت ہو اور پھر اس طرح روزانہ جائزہ ہو تو کیا دل کے اندر کوئی برائی رہ سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔ تو یہ بھی ایک پاک کرنے کا ذریعہ ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔“ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 308-309)

قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے

اللہ کرے کہ ہم خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانے والے ہوں اور اپنے دلوں کو منور کرنے والے ہوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصار اللہ میں بھی سو فیصد قرآن کی تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورتحال سامنے آئے گی۔ اور پھر یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں آج انصار اللہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے یہ بھی ان کے پروگرام میں ہونا چاہیے کہ اپنے گھروں میں خود بھی پڑھیں اور اپنے بیوی بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 345)

پھر آپؐ فرماتے ہیں: ”قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو، لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہر گز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102، الحکم 17 جنوری 1907)

پھر آپؐ فرماتے ہیں: ”قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 191۔ الحکم 17 جون 1902)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن کریم کے مقام کو پہچانیں اور اپنی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمیں نصائح فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 686-699)

اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور حُسنِ سلوک کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”الحمد للہ کہ آج آپ کو اپنا بائیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام تک پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ حاضری بھی پچھلے سال کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور دوسرے پروگرام بھی، تربیتی پروگرام بھی شامل کئے گئے۔ ذکرِ حبیب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر بھی ہونیں۔ بہر حال وہ آپ لوگوں کے علم میں اضافے اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہر کوئی ان باتوں کو جو سنی گئی ہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرے۔

اپنے گھروں کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے

اس مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے، جہاں ہر قسم کی آزادی ہے، انصار اللہ کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ جہاں آپ کو اپنے بچوں کی طرف، اپنے گھروں کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے، بیوی کی طرف بھی توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ بیوی سے اگر حسن سلوک ہو گا تو وہ یکسوئی سے آپ کے بچوں کی صحیح تربیت کی طرف توجہ کرے گی۔ ورنہ تو وہ بچوں کی تربیت کی بجائے گھر میں ہر وقت ان بچوں کے سامنے ایسے خاوند، ایسے باپ جو صحیح طرح اپنے بیوی بچوں کی طرف توجہ نہیں دیتے، ان کے رویوں کا ذکر ہی ہوتا رہے گا، ان کی شکایتیں ہی ہوتی رہیں گی۔ بچے اور ماں ایک دوسرے سے اپنے باپوں کے بارے میں رونے ہی روتے رہیں گے۔ اور پھر ایسی صورت کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کے بچے آپ سے پیچھے ہٹتے چلے جائیں گے۔ چالیس سال کی عمر کے انصار جو ہیں ان کے بچے ابھی چھوٹی عمر کے ہوتے ہیں، اس سے بڑی عمر کے انصار ہیں ان کے بچوں کی نوجوانی میں شادیاں ہو گئیں، ان کے آگے بچے ہیں، تو ہر عمر کے

انصار کے گھر کا جو ماحول ہے، اس میں اگر اس کا رویہ اپنے گھر والوں سے ٹھیک نہیں تو وہ بعض دفعہ ٹھوکر کا باعث بن سکتا ہے۔ اور پھر آپ سے جب پرے ہٹیں گے تو پھر دین سے بھی پرے ہٹتے چلے جائیں گے۔

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کے حوالہ سے انصار اللہ کی ذمہ داریاں

اگر بچوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ ہمارا باپ یا ہمارا دادا یا ہمارا نانا دین کے بڑے خدمت گاروں میں شمار ہوتا ہے لیکن گھر کے اندر وہ اعلیٰ اخلاق جو ایک دیندار کے اندر ہونے چاہیں ان کا اظہار نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے جو نظارے ان بزرگوں میں نظر آنے چاہئیں وہ نظر نہیں آتے، تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ جس طرح ہونی چاہیے وہ توجہ نہیں ہوتی۔ پھر بچے یہ بھی سوچتے ہیں کہ ہماری ماں کے ساتھ جو حسن سلوک اس گھر میں ہونا چاہیے وہ نہیں ہوتا تو باہر جا کر جس دین کی خدمت کا ایسا شخص نعرہ لگاتا ہے بچے کے ذہن میں یہی رہے گا کہ وہ سب ڈھکوسلا ہے۔ تو پھر جیسا کہ میں نے کہا ایسے بچے دین سے بھی دور ہو جاتے ہیں۔ اور معاشرے میں اس ماحول میں شیطان تو پہلے ہی اس تاک میں بیٹھا ہوا ہے کہ کب کوئی ایسی ذہنی کیفیت والا نظر آئے اور کب میں اس کو اپنے جال میں پھنساؤں۔ پھر ایسے بگڑتے ہوئے بچے جب شیطان اپنے جالوں میں ان کو پھنسا لیتا ہے تو بعض اوقات خدا کی ذات کے بھی انکاری ہو جاتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پہ بھی یقین نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے خدا کے نام پر اپنے باپوں کو اپنے بزرگوں کو دو ہر معیار قائم کرتے دیکھا ہوتا ہے، دو عملی کرتے ہوئے دیکھا ہوتا ہے۔ جب ان کے بچوں کے ذہن میں شیطان یہ بات ڈال دے کہ اگر خدا ہو تا تو تمہارا باپ جو یہ دو عملیاں کر رہا ہے اس کو پکڑ نہ لیتا۔ تو دیکھیں اس کے بڑے بھیانک نتائج سامنے آسکتے ہیں اگر انسان سوچے تو خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر احمدی کو اور خاص طور پر انصار اللہ کو جو عمر کے اس حصے میں ہیں جہاں اب صحت مزید کمزور ہونی ہے، قویٰ جو ہیں مزید کمزور ہونے میں اور کچھ ایسی عمر کے بھی ہیں، پتہ تو نہ جو ان کا ہے نہ بچے کا، لیکن کسی وقت بھی خدا کی طرف سے بلاوا آسکتا ہے۔ تو اگر ہم نے اب

بھی اپنے رویوں کو بدلنے کی کوشش نہ کی، اگر اب بھی ہم نے اپنے گھر کے راعی بننے کا حق ادا نہ کیا، اگر اب بھی ہم نے ان کی نگرانی اور حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی تو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جب حاضر ہوں گے تو خدا تعالیٰ پوچھے گا نہیں کہ تم نے دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ، ہم اللہ کے انصار ہیں۔ کیا اللہ کے انصار ایسے ہوتے ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ کے کاموں میں مددگار بننے کی بجائے اپنی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ سے دور ہٹانے والے بن رہے ہو۔ جب تمہارے اپنے گھروں میں تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں بلکہ تمہارے نمونہ کی وجہ سے تمہاری اولادوں میں نمازوں کی عادت نہیں پڑی، تمہاری اولادوں میں قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہیں پڑی، تمہاری اولادوں میں دین کی غیرت نہیں ابھری، ایسی غیرت کہ وہ نوجوانی میں بھی اپنی ذاتی اناؤں اور ذاتی خواہشات کو قربان کرنے والے ہوں۔ اگر تمہاری بیوی، تمہاری بہو، تمہارے حسن سلوک اور عبادت گزاری کی گواہی نہیں دیتیں تو صرف مختلف مواقع پر یہ اعلان کر دینا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ، اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اللہ کی مدد کیا ہے۔ آج کل یہ کیا طریقہ ہے جس سے ہم اللہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد گولے چلانا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد کیلئے توپوں اور بندوقوں سے جنگ کرنا ہے؟ نہیں، بلکہ آج انصار اللہ، اللہ کے مددگاروں کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور حسن سلوک کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں۔ ان کے گھروں سے ان کے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں، ان کے ماحول سے ان کے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں تبھی وہ پورے معاشرے میں اللہ کی مدد سے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں پھیلا سکتے ہیں۔ اللہ کو تو کسی بندے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایک اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندوں کو دے رہا ہے کہ تم میری تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اگر اس دنیا میں زندگی گزارو گے اور تم میری تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ گے تو اس طرح تم میرے دین کی مدد کر رہے ہو گے۔

اگر خاموشی سے بھی، زبان سے کچھ کہے بغیر بھی تمہارے عملی نمونہ سے کسی کی اصلاح ہوتی ہے

اور اس وجہ سے دوسرے کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت بڑھ رہی ہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جو خاموشی سے بھی، کچھ کہے بغیر بھی انصار اللہ ہونے کا حق ادا کر رہے ہوں گے۔ اللہ تو تمہیں محض اور محض اپنے فضل سے اپنے مددگاروں میں شمار کر رہا ہو گا کہ تم اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہو اور اس وجہ سے بعض سعید روحیں راہِ راست پر آرہی ہیں، تمہارے نمونہ کو دیکھ کر سیدھے راستے پر آرہی ہیں، ورنہ اللہ کو ہماری مدد کی کیا پرواہ ہے اور کیا ضرورت ہے۔ اس کو تو کوڑی کی بھی ضرورت نہیں ہماری ان مددوں کی۔

دعا کرنی چاہیے... کہ ہمارا بھی ان رجال میں شمار ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں اس زمانے میں بھی ہمارے پاس بے شمار مثالیں ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے براہِ راست خوابوں کے ذریعے سے لوگوں کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ بعض ایسی ٹھوکریں انکی اصلاح کا باعث بن گئیں جن کی وجہ سے وہ جماعت میں شامل ہو گئے۔ پھر اگر جماعت کی ضروریات کا دیکھا جائے تو ایسے ایسے رنگ میں مالی ضروریات بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائیں جب بھی ضرورت ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اور خلفاء کے زمانے میں بھی۔ اور ایسے لوگ جو اس طرح احمدی ہوئے وہ اپنے ایمانوں میں اکثر اوقات ان سے زیادہ مضبوط ہیں جتنا کہ پیدائشی احمدی ہیں۔ یہ واقعات اکثر و بیشتر اللہ تعالیٰ اس لئے دکھاتا ہے تاکہ ہمیں بتا سکے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ جس مشن کو میں اپنے پیاروں کے ذریعے جاری کرتا ہوں اس کو پھیلانے کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ یہ تو میں اپنے بندوں پر خود بھی ظاہر کر سکتا ہوں۔ ان کو راہِ راست پر لانے کے طریقے اور بھی ہیں۔ اور اسی لئے وقتاً فوقتاً نمونے دکھاتا بھی رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تاکہ تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ بندوں پر انحصار ہے اللہ تعالیٰ کے کاموں کا۔ تمہیں تو ثواب کا مستحق بنانے کے لئے، ان نیکیوں پر قائم رکھنے کے لئے، تمہیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے یہ موقع دیا ہے کہ اگر تم زمانے کے امام پر ایمان لائے ہو تو اس کے شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ

بنتے ہوئے اس کام میں میرے پیاروں کا ہاتھ بٹاؤ۔ جو تعلیم اس نے دی ہے اس پر عمل کرو اور اپنے نیک نمونے قائم کرو تاکہ تمہیں دنیا اور آخرت کے انعاموں کا وارث بنایا جائے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے جو وعدے اپنے پیاروں سے کیے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ان کو اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ اگر فلاں شخص نے میری مدد نہ کی تو غلبہ کس طرح ہو گا۔ یا اگر فلاں حکومت نے مخالفت کی تو میرے کام کیسے آگے بڑھیں گے، میری جماعت کس طرح پھیلے گی۔ اگر چند لوگ وعدہ کر کے بھول بھی جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی مدد کے لئے اور لوگ لے آتا ہے اور جماعت پیدا کر دیتا ہے۔ ظالم حکومتوں سے بھی خود نپٹ لیتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدے کئے ہوئے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی اس قدرت کا اظہار بھی کرتا رہتا ہے اور تقریباً ہر احمدی جس کا جماعت کے نظام سے پختہ تعلق ہے اس کو اس کا تجربہ ہے۔ بہت سارے مواقع پر یہ اظہار ہوتے رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ یَنْصُرَكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات پر کامل یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ وہ ضرور بضرور اپنے وعدوں کے مطابق مددگار بھیجتا رہے گا، دین کے خادم بھیجتا رہے گا، دین کی نصرت کرنے والے بھیجتا رہے گا۔ اور آج سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اس وعدہ کو پورا فرما رہا ہے اور آئندہ بھی فرمائے گا اور فرماتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے اور اپنے عملوں کو درست کرتے ہوئے خدا سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ ہمارا بھی ان رجال میں شمار ہو جن کو خدا تعالیٰ قبول کرتے ہوئے مسیح موعودؑ کے مددگاروں میں شامل کرے گا۔ ورنہ اگر ہمارے عمل اس قابل نہیں، ہماری عبادتیں سوز و گداز سے بھری ہوئی نہیں، ہم اللہ کی نظر میں مقبول نہیں تو لاکھ ہم نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہتے رہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور دوسرے لوگ آکر یہ مقام لے جائیں

گے۔ اللہ تعالیٰ تو اس طرح قبول نہیں کرتا وہ تو یہی کہے گا کہ پہلے اپنی حالت درست کرو، اپنے اعمال درست کرو، انسانی حقوق ادا کرو، پھر میرے دین کے مددگار کہلا سکتے ہو۔

کیا تَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے سے پہلے غور بھی کیا ہے کہ یہ کتنا گہرا اور وسیع نعرہ ہے
پس ہر ایک کو ہم میں سے اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا تَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے سے پہلے غور بھی کیا ہے کہ یہ کتنا گہرا اور وسیع نعرہ ہے۔ کیا کیا قربانیاں دینی پڑیں گی اس کے لئے اور قربانیاں ہیں کیا، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کوئی جنگ، توپ، گولہ نہیں ہے، کسی گولے کے آگے کھڑا ہونا نہیں ہے، کسی توپ کے منہ کے سامنے کھڑے ہونا نہیں ہے، تیروں کی بوچھاڑ کے آگے کھڑے ہونا نہیں ہے۔ صحابہ کرام، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے ان کی طرح گردنیں کٹوانا نہیں ہے۔ ہاں یہ قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کبھی کبھار اکاد کا لے لیتا ہے۔ نمونے قائم رکھنے کے لئے اس طرح کرتا ہے۔ لیکن قربانی جو اس زمانے میں کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ اپنے معاشرہ کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ اپنے مالوں کی قربانیاں دینی ہیں۔

اپنی عبادتوں کو زندہ کریں

پس انصار اللہ کا فرض بنتا ہے اور میں بار بار کہتا ہوں کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں، اپنے لئے، اپنی اولادوں کیلئے، اپنے معاشرہ کیلئے، دکھی انسانیت کیلئے، غلبہ اسلام کیلئے ایک تڑپ سے دعا مانگیں۔ آخرت کی فکر اپنے دلوں میں پیدا کریں جب آخرت کی فکر زیادہ ہوگی تو معاشرہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوگی۔ قرآن کریم کے پڑھنے، پڑھانے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس بارہ میں انصار اللہ نے پروگرام بھی بنالیا ہے اور میرا خطبہ بھی سن لیا ہے۔ قربانی کرتے ہوئے ہر ایک کا حق ادا کریں، اس کا حق اس کو دینے کی کوشش کریں۔ دوسروں کی برائیوں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنی برائیوں کو دیکھیں تو پھر اصلاح بھی ہوگی اور اصلاح کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ پھر مالی قربانیوں کی طرف توجہ کریں، اپنے عہدوں کو پورا کریں۔ آپ نے

عہد کیا ہے کہ احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کیلئے قربانی کرتا رہوں گا۔ یہ جو ابھی عہد دہرایا ہے، پس اس بارہ میں سوچیں، غور کریں کہ کہاں تک اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہاں تک اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کیا ہے۔

نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دیں

میں نے جلسہ کی تقریر کے دوران آخری دنوں میں انصار اللہ کے ذمہ بھی یہ لگایا تھا کہ وہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دیں، اس بارے میں بھی کوشش کریں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو صف دوم کے انصار پر مشتمل ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ کی تلقین بھی تبھی کامیاب ہوگی، تبھی کارآمد ہوگی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نظام میں بھی شامل ہوں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں شامل ہونے والوں کے لئے بہت دعائیں کی ہوئی ہیں۔ اور جس کو یہ دعائیں لگ جائیں اس کی دنیا بھی سنور جائے گی اور اس کی آخرت بھی سنور جائے گی۔ پس اس طرف بھی توجہ کریں اور سب سے پہلے میں یہاں کہوں گا کہ تمام عہدیداران جو ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونا چاہیے، نیشنل عاملہ سے لے کر نچلی سے نچلی سطح تک جو بھی عاملہ ہے اس کے لیول تک۔ ہر عاملہ کا ممبر اس نظام میں شامل ہو، تبھی وہ تلقین کرنے کے قابل بھی ہوگا۔

پس یہ طریق ہیں نصرت کے وعدے کو پورا کرنے کے، یہ طریق ہیں اپنے وعدے کو سچا کرنے کے اور یہ طریق ہیں اللہ تعالیٰ کی برکات اس کے نتیجے میں حاصل کرنے کے۔ اللہ تعالیٰ کے دین نے تو انشاء اللہ تعالیٰ غالب آنا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام فرمایا تھا اور اتفاق یہ ہے کہ آج سے سو سال پہلے کا یہ الہام ہے۔ دو، تین اکتوبر کا کہ قَدْ جَاءَ الْوَيْدِيُّ مِنَ النَّصْرَةِ ثُمَّ سَيَعُوذُ مِنَ النَّصْرَةِ (تذکرہ، صفحہ 520، مطبوعہ 1969ء، ربوہ) کہ دین پہلے بھی نصرت ہی سے غالب آیا تھا اب بھی دوبارہ وہ نصرت ہی کے ذریعہ سے غالب آئے گا۔ پس جہاں یہ الہام ہمیں یہ تسلی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں احمدیت کو

بھی غلبہ عطا کروں گا اسی طرح جیسے پہلے اسلام کو غلبہ عطا ہوا تھا۔ کہیں کوئی کم عقل یہ نہ سمجھ لے کہ شاید میری کسی کوشش کی وجہ سے یا میرے کسی کام کی وجہ سے یا میرے کسی کارنامے کی وجہ سے، میری کسی قربانی کی وجہ سے غلبہ عطا ہو رہا ہے یا جماعت میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں اور بھی بہت سارے الہامات ہیں نصرت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے انصار بنا کر برکتیں سمیٹنے کا موقع دیا ہے۔ پس ان برکتوں کو اگر جاری رکھنا ہے، اپنی نسلوں کی اصلاح کی خواہش اگر آپ کو ہے اور تمنا ہے، تو عملی نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ گھروں میں بھی، ماحول میں بھی، معاشرہ میں بھی۔ عبادتوں کے بھی عملی نمونے، اعلیٰ اخلاق کے بھی عملی نمونے اور قربانی کے معیار کے بھی نمونے قائم کرنے ہوں گے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے، جیسا کہ میں نے کہا، کہ ہمیں انصار اللہ بنا کر اس ثواب کا مستحق بنا رہا ہے۔ ہمیں ان ترقیات میں ہماری حقیر سی کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے شامل فرما رہا ہے جو جماعت کے لئے اس نے مقدر کی ہوئی ہیں۔ جس کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو حقیقی معنوں میں انصار اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خدا کرے کہ یہ غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ ہمارے اعمال کی کمزوریاں کہیں ہمیں ان نظاروں کے دیکھنے سے، جس کے خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح سے وعدے کئے ہیں، محروم نہ کر دیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”دنیا جائے گزشتنی و گزاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔“

تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

”یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوششوں سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا

تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمتِ مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں، ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔“

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

”تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمتِ الہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے (یعنی دل میں اگر لاؤ گے) ہلاک ہو جاؤ گے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 613-614)

اللہ کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں انصار اللہ بھی ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر پورا اترنے والے ہوں اور ان تمام دعاؤں کے وارث ہوں جو آپ نے اپنی جماعت کے نیک لوگوں کیلئے کی ہیں۔ اللہ توفیق دے۔“

(اختتامی خطاب 26 ستمبر 2004ء سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ، الفضل انٹرنیشنل 31 دسمبر 2004ء)

وہی قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے اپنے نمونے اعلیٰ ہوں

”اگر (عہدیدار) اپنے گھر سے ہی نیکیوں کو پھیلانے اور نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر تو کامیابی ہوگی۔ اگر نہیں کریں گے تو اس کا باہر بھی کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کوئی دعوت الی اللہ بھی کارگر نہیں ہوگی۔ اگر ہر عہدیدار خواہ وہ جماعتی عہدیدار ہو یا ذیلی تنظیموں انصار، خدام یا لجنہ کے عہدیدار ہوں، ان نیکیوں اور عبادتوں کو اپنے گھروں میں رائج نہیں کریں گے تو باہر بھی کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ انقلاب لانے والے پہلے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ وہی قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے اپنے نمونے اعلیٰ ہوں، جن کے عہدیدار خود مثالیں قائم کرنے والے بنیں۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جماعت کے ہر فرد پر، ہر بچے پر، ہر بڑے پر، ہر عہدیدار پر کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرتے ہوئے پاک نمونے دکھائیں، عبادتوں کے معیار قائم رکھیں تاکہ سب سے بڑی نعمت جو خلافت کی نعمت ہے وہ آپ میں ہمیشہ قائم رہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 707-708)

ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ”پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں۔“ یہاں یہ بھی بتادوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعات ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، میں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے۔ نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنا اثر ڈالتے رہیں گے اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفہ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ

مجھے متقیوں کا امام بنا اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہو گا اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اکتوبر 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 764-765)

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر نہ کریں

”بعض لوگ ایسے ہیں جو بیٹیوں کی کمائی کھانے کے لئے اس طرح کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض بیٹیوں کی کمائی کھانے کے لئے اس طرح کر رہے ہوتے ہیں اور جو بیٹیوں کی کمائی کھانے والے ہیں وہ صرف اس لئے کہ گھر کے جو لڑکے ہیں وہ نکمے ہیں، کوئی کام نہیں کر رہے پڑھے لکھے نہیں اس لئے گھر بیٹیوں کی کمائی پر چل رہا ہے اور اگر شادی کر بھی دی تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ داماد، گھر داماد بن کر رہے، گھر میں ہی موجود رہے جو اکثر ناممکن ہوتا ہے۔ جس سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے شادی کرنے کے بعد اگر میاں بیوی علیحدہ رہنا چاہتے ہیں اور ان کو توفیق ہے اور والدین عمر کے اس آخری حصے میں نہیں پہنچے ہوتے جہاں ان کو کسی کی مدد کی ضرورت ہو اور کوئی بچہ ان کے پاس نہ ہو، پھر تو ایک اور بات ہے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ وہ بھی لڑکوں کا کام ہے۔ اگر کسی کے لڑکانہ ہو تو پھر لڑکی کی مجبوری ہے۔ لیکن عموماً لڑکی بیاہ کر جب دوسرے گھر میں بھیج دی تو اس کو اپنا گھر بسانے دینا چاہیے۔ اور اس طرف جماعتی نظام کے ساتھ ہماری تینوں ذیلی تنظیموں لجنہ، خدام، انصار، ان کو بھی توجہ دینی چاہیے۔ ان کو بھی اپنے طور پر تربیت کے تحت سمجھاتے رہنا چاہیے۔ انصار والدین کو سمجھائیں، لجنہ والدین کو، لڑکیوں کو اور خدام لڑکوں کو سمجھائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 933-934)

نئے سال کیلئے باقاعدہ پلان بنائیں اور اس کے مطابق کام کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام قائدین سے اُن کے عہدوں کا تعارف حاصل کیا اور اُن کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل کا جائزہ لیا اور ہر قائد کو اُس کے شعبے کے بارہ میں ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کی مساعی کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو آنی چاہیے۔

★ قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ انصار اللہ کیلئے باقاعدہ نصاب مقرر کر کے امتحان لیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کر لیں۔ اور پھر اس کا امتحان ہو۔ مجلس عاملہ کے تمام ممبران بھی امتحان میں شامل ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو صرف فریج زبان جانتے ہیں اُن کے لئے فریج زبان میں علیحدہ لیں اور اردو زبان والوں سے علیحدہ امتحان لیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ انصار ترجمہ قرآن کریم سیکھیں۔

★ قائد ایثار کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کئی بوڑھے انصار فارغ ہوں گے انہیں چاہیے کہ وہ یہاں کے اولڈ پیپلز ہوم (old people's home) میں جائیں۔ وہاں بوڑھوں سے دوستی کریں۔ باتیں کریں ان کا حال پوچھیں اور تعلق بنائیں۔ جاتے ہوئے پھل وغیرہ ساتھ لے لیا۔ اس طرح تعارف بڑھے گا اور رابطے وسیع ہوں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قائد تعلیم القرآن کو قرآن کریم سکھانے اور ترجمہ سکھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہیے، خود بھی توجہ دیں، بچوں کو بھی توجہ دلائیں۔ قرآن کریم سب کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا آنا چاہیے۔

★ انصار اللہ کے چندہ کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو انصار اللہ بالکل چندہ ادا نہیں کرتے کہ ان کی آمد نہیں ہے۔ ان سے بھی کچھ نہ کچھ لے لیا کریں

آخر وہ کھاتے پیتے تو ہیں۔

★ صف دوم کے انصار کیلئے نائب صدر کا تقرر نہیں تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدر کا تقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ انصار اللہ کے دستور سے اپنی ذمہ داریاں اور کام پڑھ لیں۔ انصار کو سیر و غیرہ کرنی چاہیے۔ سائیکلنگ کرنی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام قائدین اپنی مجالس کو active کریں۔ نئے راستے کام کے نکالیں۔ اپنے شعبوں میں کام میں بہتری کیلئے سوچیں اور کام کے، ملک کے حالات کے مطابق نئے طریقے سوچیں اور جوانوں سے زیادہ کام لیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ کو ہدایت فرمائی کہ جنوری سے انصار اللہ کا نیا سال شروع ہو جائے گا۔ اس لئے نئے سال کیلئے باقاعدہ پلان بنائیں اور اس کے مطابق کام کریں، اپنے سامنے ٹارگٹ رکھیں اور اس کو حاصل کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ فرانس 29 دسمبر 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 11 فروری 2005ء)

عہدیداران کی ذمہ داریاں اور فرائض

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز میں تشہد و تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ النساء کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۚ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ
النَّاسِ ط أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا
بَصِيرًا (النساء: 59)

اور فرمایا:

”یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام خلافت جماعت میں جاری فرمایا اور اس نظام خلافت کے گرد جماعت کا محلہ کی سطح یا کسی چھوٹی سے چھوٹی اکائی سے لے کر شہری اور ملکی سطح تک کا نظام گھومتا ہے۔ یعنی کسی چھوٹی سے چھوٹی جماعت کے صدر سے لے کر ملکی امیر تک کا بلا واسطہ یا بالواسطہ خلیفہ وقت سے رابطہ ہوتا ہے۔ پھر ہر شخص انفرادی طور پر بھی رابطہ کر سکتا ہے۔ ہر فرد جماعت خلیفہ وقت سے رابطہ رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی جماعتی عہدیدار سے کوئی شکوہ ہو یا شکایت ہو اور خلیفہ وقت تک پہنچانی ہو تو ہر ایک کے انفرادی رابطے کے باوجود اس کو یہ شکایت امیر کے ذریعے ہی پہنچانی چاہیے اور امیر ملک کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ اسے آگے پہنچائے اور اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہے تو وضاحت کر دے تاکہ مزید خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن شکایت کرنے والے کا بھی کام ہے کہ اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے اسے جماعتی رنگ نہ دے۔ تقویٰ سے کام لینا چاہیے۔ بعض دفعہ بعض کم علم یا جن میں دنیا کی مادیت نے اپنا اثر ڈالا ہوتا ہے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جماعت کے وقار اور روایات کے خلاف ہوتی ہیں اس لئے ایسے کمزوروں یا کم علم رکھنے والوں کو سمجھانے کے لئے میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

عہدیداروں کا چناؤ آپ انتخاب کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ عموماً اسی طرح ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ بعض خاص حالات میں بعض جگہ نامزدگی کر دی جائے اور یہ جو نامزدگی ہے یہ بھی مرکز یا خلیفہ وقت کی منظوری سے ہوتی ہے۔ تو بہر حال جب یہ انتخاب اکثریت کی خواہش کے مطابق ہو جاتا ہے تو پھر جس نے منتخب عہدیدار کو ووٹ نہیں بھی دیا اس کا بھی کام ہے کہ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ عہدیدار کے ساتھ رہے۔ پھر تمام جماعت اگر اس طرح رہے گی تو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بن کے رہے گی، بنیان موصوف کی طرح بن کے رہے گی۔ یہ تمام باتیں میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ خدا نخواستہ کہیں سے کوئی بغاوت کی بو آ رہی ہے یا کہیں کوئی مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔ یہ اس لئے بتا رہا ہوں کہ بعض دنیا دار جیسا کہ میں نے کہا اپنی کم علمی یا بے وقوفی یا دنیا داری کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے ایسی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ یہ نومبائعین کی اپنی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کو نظام جماعت کے بارے میں، عہدیداروں کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا جائے۔ کیونکہ نئے آنے والوں کے ذہنوں میں سوال اٹھتے رہتے ہیں۔ بہر حال الہی وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں یہ نظام، نظام خلافت کے ساتھ قائم رہنا ہے اور اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ کوئی مخالف یا کوئی دشمن اب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں اپنے ذہنوں میں بعض باتیں تازہ رکھنے کے لئے وقفہ وقتاً ان باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ جو پُرانے احمدی ہیں ان کے ذہنوں میں بھی یہ باتیں تازہ رہیں اور اس کے ساتھ ہی نومبائعین بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور کبھی کسی کے ذہن میں کسی قسم کی بے چینی پیدا نہ ہو۔

انتخاب میں عہدیدار کو ووٹ دینے کا طریق اور اس کے اسلوب

سب سے پہلے تو ہم قرآن کریم سے رہنمائی لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا فرمایا ہے یا کیا فرماتا ہے کہ اپنے عہدیداروں کا چناؤ کس طرح کرو۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کیا کرو

اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اُن لوگوں کو منتخب کرو جو اس کے اہل ہوں

پہلی بات تو یہ کہ عہدیدار چننے والوں کو فرمایا کہ عہدے اُن کو دو، اُن لوگوں کو منتخب کرو جو اس کے اہل ہوں، اس قابل ہوں کہ جس کام کے لئے انہیں منتخب کر رہے ہو وہ اس کو کر سکیں، وقت دے سکیں۔ یہ نہیں کہ چونکہ تمہارے تعلقات ہیں، اس لئے ضرور اس عہدے کے لئے اسی کو منتخب کرنا ہے یا ضرور اسی کو اس عہدے کے لئے ووٹ دینا ہے۔ اس میں ایک بہت بڑی ذمہ داری چناؤ کرنے والوں پر، منتخب کرنے والوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے جو ووٹ دینے کے جماعتی قواعد کے تحت حقدار ہیں، ہر ممبر تو ووٹ نہیں دیتا۔ جو بھی ووٹ دینے کا حقدار ہے ان کو ہمیشہ دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہیے کہ جو بہتر ہو اس کو ووٹ دے سکے۔

یہاں ضمنیہ بھی بتا دوں کہ بعض دفعہ بعض افراد پر کسی وجہ سے پابندی لگی ہوتی ہے کہ وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اس لئے اس بارے میں ضد نہیں کرنی چاہیے کہ کیونکہ ہمارے نزدیک فلاں شخص ہی اس کام کے لئے موزوں تھا یا موزوں ہے اس لئے اسی کو ہم نے ووٹ دینا تھا اور اس کی اجازت دی جائے ورنہ ہم انتخاب میں شامل نہیں ہوتے۔ یہ غلط طریق ہے۔ اطاعت کا تقاضا یہ ہے اور نظام جماعت کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی فیصلہ ہو گیا ہے کہ کسی شخص کو حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے تو پھر اس بارے میں اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے

... اور یہ بھی ذہن میں رہے، منتخب کرنے والوں کے اور جو منتخب ہو رہے ہیں ان کے بھی، بعض دفعہ لمبا عرصہ کر کے بعض ذہنوں میں باتیں آ جاتی ہیں، کہ کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے، کوئی مستقل حق نہیں ہے۔ اس لئے جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل ہو تو اللہ تعالیٰ خود ہی خدمت کا موقع دے دیتا ہے۔ خود کبھی خواہش نہیں کرنی۔ اس لئے اشارۃً بھی کبھی کسی قسم کا یہ اظہار نہیں ہونا چاہیے کہ مجھے عہدیدار بناؤ۔ نہ کسی کے

دوست یا عزیز کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی شخص کے حق میں ہلکا سا بھی اشارۃً یا کنایۃً اظہار کرے کہ اس کو ووٹ دیا جائے۔ اگر نظام جماعت کو پتہ چل جاتا ہے تو پھر جس کے حق میں پہلے پراپیگنڈہ کیا گیا ہے اس کو بھی اور جو پراپیگنڈہ کرنے والا ہے یا جس نے کوئی بات کسی کے لئے کہی ہو انتخابات سے پہلے، اس کو بھی انتخابات میں شامل ہونے سے روکا جاسکتا ہے۔ اس حق سے محروم کیا جاسکتا ہے اور کر بھی دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ جو جماعت کے انتخاب ہیں ان کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے خدمت گزاروں کی ٹیم چننے والا تصور کر کے انتخاب کرنا چاہیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منتخب عہدیداران کی ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ تمہیں جب منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کے لئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرو۔ اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے چاہئیں۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا۔ یا فلاں کا نام میرے مقابلے کے لئے پیش ہوا تھا اس لئے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تو اس کو بھی تنگ کروں گا۔ یہ مومنانہ شان نہیں ہے بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے۔

ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے نصیحت کی ہے یہ ایسی نصیحت ہے کہ تم دونوں، ووٹ دے کر منتخب کرنے والوں اور عہدیداروں، دونوں کے لئے بڑی اعلیٰ نصیحت ہے کہ ووٹ دینے والا سوچ سمجھ کر ووٹ دے اور جو شخص منتخب ہو جائے وہ بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو، چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا افراد جماعت کو بھی اور عہدیداران کو بھی یہ توجہ دلائی ہے کہ اس کے بعد بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں۔ اور کبھی کوئی مشکل نہ آئے، کبھی کوئی ابتلاء نہ آئے جو عہدیدار اور افراد جماعت کے لئے کسی بھی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ یہ عہدیدار جو انہوں نے منتخب کیا ہے وہ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایسے انتظامات فرمائے کہ اسے بدل دے تاکہ کبھی نظام جماعت پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح دونوں مل کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت سے کی گئی دعاؤں کو سنے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کے لئے اور دین کی خدمت کرنے والوں پر بڑی گہری نظر ہوتی ہے۔ وہ بڑی گہری نظر رکھتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے، وہ دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ اس درد کی وجہ سے جو تمہارے دل میں ہے ہمیشہ بہتری کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور ہمیشہ تمہیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کی ٹھوکر سے بچائے۔

افراد جماعت عہدیداروں سے کیسا رویہ رکھیں؟

اب میں ذرا وضاحت سے عہدیداران کا احباب جماعت سے کس قسم کا رویہ یا سلوک ہونا چاہیے اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔ اور پھر احباب جماعت، افراد جماعت عہدیداروں سے کیسا رویہ رکھیں۔ عہدیداروں کو تو ایک اصولی ہدایت قرآن نے دے دی ہے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے ہیں۔ اگر کوئی غور کرے اور سوچے کہ انصاف کے کیا کیا تقاضے ہیں تو اس کے بعد کچھ بات رہ نہیں جاتی۔ لیکن ہر کوئی اس طرح گہری نظر سے سوچتا نہیں۔ اس طرح سوچا جائے جس طرح ایک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا سوچتا ہے تو پھر تو اس کی یہ سوچ کر ہی روح فنا ہو جاتی ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ لیکن نصیحت کیونکہ فائدہ دیتی ہے

جیسا کہ میں نے کہا باتوں سے اور جگالی کرتے رہنے سے یاد دہانی ہوتی رہتی ہے۔ بعض باتوں کی وضاحت ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ مزید ذرا وضاحت کھول کر کر دی جائے۔

مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں

پہلی بات تو یہ ہے کہ عہدیدار اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو یہ حکم فرمایا ہے کہ **وَالْكَافِرِينَ الْغَائِقِينَ عَنِ النَّاسِ** (آل عمران: 135) یعنی غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں۔ تو اس کے سب سے زیادہ مخاطب عہدیداروں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ ان کی جماعت میں جو پوزیشن ہے جو ان کا نمونہ جماعت کے سامنے ہونا چاہیے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کبھی غصے کا اظہار کرنے کی ضرورت پیش بھی آجائے تو علیحدگی میں جس کی اصلاح کرنی مقصود ہو، جس کا سمجھنا مقصود ہو اس کو سمجھا دینا چاہیے۔ تمام لوگوں کے سامنے کسی کی عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہیے اور ہر وقت چڑچڑے پن کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے۔ یا کسی بھی قسم کے تکبر کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے۔ اصلاح کبھی چڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ مستقل مزاجی سے درد رکھتے ہوئے اور دعا کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جانے سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ اور ایک آدھ دفعہ کی جو غلطی ہے، اگر کوئی عادی نہیں ہے تو اصلاح کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ عفو سے کام لیا جائے۔ معاف کر دیا جائے، درگزر کر دیا جائے۔

لوگوں سے پیار اور محبت کا سلوک کیا کریں

اس لئے یہاں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، جماعتی عہدیدار بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنے رویوں میں ایک تبدیلی پیدا کریں۔ لوگوں سے پیار اور محبت کا سلوک کیا کریں۔ خاص طور پر بعض جگہ لجمہ کی طرف سے شکایات زیادہ ہوتی ہیں اور ان میں بھی خاص طور پر بچیوں یا نوجوان بچیوں اور نئے آنے والیوں جنہوں نے نظام کو پوری

طرح سمجھا نہیں ہوتا، ان کے لئے تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے ان کے لئے بہت خیال رکھنا چاہیے۔ کیونکہ تربیت کرنے کی جیسی آپ چھاپ لگا دیں گے بچوں پر بھی اور نئے آنے والوں پر بھی، آئندہ نمونے بھی ویسے ہی نکلیں گے، آئندہ عہدیدار بھی ویسے ہی بنیں گے۔ تو خلاصہ یہ کہ غصے کو دبانا ہے اور عفو سے کام لینا ہے درگزر سے کام لینا ہے۔ لیکن یہ نرمی بھی اس حد تک نہ ہو کہ جماعت میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں بہر حال اصلاح کی کوشش بھی کرنی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جو عادی نہیں ہیں ان کو تو معاف کر کے بھی اصلاح ہو سکتی ہے لیکن اگر جماعت میں فتنے کا خطرہ ہو تو پھر معافی کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ اور پھر یہ ہے کہ اگر ایسی بات ہو تو نہ صرف مقامی طور پر اس کی اصلاح کرنی ہے بلکہ اس کی مرکز کو بھی اصلاح کرنی چاہیے۔ لیکن سختی ایسی نہ ہو، جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جن کی اصلاح نرمی سے ہو سکتی ہے کہ وہ نوجوان اور نئے آنے والے دین سے ہی متنفر ہو جائیں۔

جو عہدہ بھی ملا ہے... اس کو ایک فضل الہی سمجھیں

پھر عہدیداروں میں جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر اپنے خلاف ہی شکایت ہو تو سننے کا حوصلہ ہونا چاہیے۔ ہمیشہ سچی بات کہنے سننے کرنے کی عادت ڈالیں۔ چاہے جتنا بھی کوئی عزیز یا قریبی دوست ہو اگر اس کی صحیح شکایت پہنچتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ اگر یہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ معذرت کر دیں کہ فلاں وجہ سے میں اس کام سے معذرت چاہتا ہوں۔ کیونکہ کسی ایک شخص کا کسی خدمت سے محروم ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ پوری جماعت میں یا جماعت کے ایک حصے میں بے چینی پیدا کی جائے۔ یاد رکھیں جو عہدہ بھی ملا ہے چاہے وہ جماعتی عہدہ ہو یا ذیلی تنظیموں کا عہدہ ہو اس کو ایک فضل الہی سمجھیں۔ پہلے بھی بتا آیا ہوں اس کو اپنا حق نہ سمجھیں۔ یہ خدمت کا موقع ملا ہے تو حکم یہی ہے کہ جو لیڈر بنایا گیا ہے وہ قوم کا خادم بن کر خدمت کرے۔ صرف منہ سے کہنے کی حد تک نہیں۔ چار آدمی کھڑے ہوں تو کہہ دیا جی میں تو خادم ہوں بلکہ عملاً ہر بات سے ہر فعل سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ واقعی خدمت کرنے والے ہیں

اور اگر اس نظریے سے بات نہیں کہہ رہے تو یقیناً پوچھے جائیں گے۔ جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کو پوری طرح ادا نہ کرنے کی وجہ سے یقیناً جواب طلبی ہوگی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔ اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔ (مسلم کتاب الایمان۔ باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

اب دیکھیں اس انذار کے بعد کون ہے جو بڑھ بڑھ کر اختیارات کو حاصل کرنے کی خواہش کرے یا عہدے کو حاصل کرنے کی خواہش کرے۔ یہ تو ایسا خوف کا مقام ہے کہ اگر صحیح فہم اور ادراک ہو تو انسان ایک کونے میں لگ کے بیٹھ جائے۔ پس عہدیدار اس فضل الہی کی قدر کریں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ کا غضب لینے کی بجائے اس کی محبت حاصل کرنے والے بنیں۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہو گا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہو گا۔ (ترمذی ابواب الاحکام باب فی الامام العادل)

پس سب کو چاہیے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محبوب بنیں اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے وہ طریقے اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے بتائے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے ابو الحسنؓ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں، غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات

وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔ (ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ)

عہدیداران... خلیفہ وقت کے نمائندہ ہیں

پس لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کریں، اپنے بھائیوں سے، بہنوں سے اس لئے پیار اور محبت کا سلوک کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اس کا محبوب بننا ہے۔ اور یاد رکھیں امراء بھی، صدران بھی اور عہدیداران بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران بھی کہ وہ خلیفہ وقت کے مقرر کردہ انتظامی نظام کا ایک حصہ ہیں اور اس لحاظ سے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ اس لئے ان کی سوچ اپنے کاموں کو اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے اسی طرح چلنی چاہیے جس طرح خلیفہ وقت کی۔ اور انہیں ہدایات پر عمل ہونا چاہیے جو مرکزی طور پر دی جاتی ہیں۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو پھر اپنے عہدے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ جو اس کے انصاف کے تقاضے ہیں وہ پورے نہیں کر رہے۔

پھر عہدے کی خواہش کرنا ہے پہلے بھی میں نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو جماعت میں بڑی معیوب سمجھی جاتی ہے اور ہر اس شخص کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے جو اس بارے میں کوشش کرتا ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عبدالرحمن! تو امارت اور حکومت نہ مانگ۔ اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارے میں تیری مدد کی جائے گی۔ (یعنی خواہش نہ ہو اور پھر عہدہ مل جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے اور اپنے بندے کی مدد کرتا ہے۔) اور اگر تیرے مانگنے پر تجھے یہ عہدہ دیا گیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہو گا۔ (ذرا سی بھی غلطی ہو گی تو پکڑ بہت زیادہ ہو گی۔) اور جب تو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے متعلق قسم کھائے اور پھر اس قسم سے برعکس تجھے بہتر بات نظر

آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کر دے۔ (بخاری کتاب الاحکام) یہی ہے کہ عہدیداران بھی بعض دفعہ قسم تو نہیں کھاتے لیکن بعض ضدیں ہوتی ہیں کہ یہ کام اس طرح نہیں ہونا چاہیے تو اگر جماعت کے مفاد میں ہو تو پھر تمہاری ضدیں یا تمہاری قسمیں زیادہ اہم نہیں ہیں۔ ان کو ختم کرو۔ یہ جماعت کے مفاد میں حائل نہیں ہونی چاہئیں بلکہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اس طرح کام ہونا چاہیے جس طرح جماعت کے حق میں بہترین ہو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو۔ اور اچھی خبر ہی دیا کرو اور لوگوں کو بد کا یا نہ کرو۔ (صحیح البخاری کتاب

العلم۔ باب ما کان النبی یتخولہم بالموعظۃ والعلم کی لا ینفروا)

تو اصولی قواعد بھی اس لئے ہیں کہ صحیح سمت میں چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چلتے ہوئے لوگوں کے لئے بہتری اور آسانی پیدا کی جائے۔ تمہاری ضدیں، تمہاری قسمیں، تمہاری انانیں کبھی بھی کسی بات میں حائل نہ ہوں جس سے لوگ تنگ ہوں۔ اگر کوئی قاعدہ بن بھی گیا ہے یا کوئی فیصلہ ہو بھی گیا ہے اگر اس سے لوگ تنگ ہو رہے ہیں تو بدلا جاسکتا ہے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ لوگ ہمیشہ تمہارے پاس خوشی کی خبروں اور محبت اور پیار کے پیغاموں کے لئے اکٹھے ہوا کریں نہ کہ تنگ ہونے کے لئے دور بھاگتے چلے جائیں۔

واقفینِ زندگی... کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی

پھر دنیا میں ہر جگہ جماعتی عہدیداروں کی ایک یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مبلغین یا جتنے واقفینِ زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، حسبِ گنجائش اور توفیق ان کے لئے سہولتیں مہیا کرنا، یہ جماعت کا اور عہدیداران کا کام ہے تاکہ ان کے کام میں یکسوئی رہے۔ وہ اپنے کام کو بہتر طریقے سے کر سکیں۔ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے فرائض کی ادائیگی کر سکیں۔ اگر

مر بیان کو عزت کا مقام نہیں دیں گے تو آئندہ نسلوں میں پھر آپ کو واقفین زندگی اور مر بیان تلاش کرنے بھی مشکل ہو جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ واقفین نو کی تحریک کے تحت بہت سے واقفین نو بچے وقف کے میدان میں آرہے ہیں۔ لیکن جتنا جائزہ میں نے لیا ہے میرے خیال میں جتنے مبلغین کی ضرورت ہے اتنے اس میدان میں نہیں آرہے دوسری فیلڈز (fields) میں جارہے ہیں۔ بہر حال جب مربی کو مقام دیا جائے گا، گھروں میں ان کا نام عزت و احترام سے لیا جائے گا، ان کی خدمات کو سراہا جائے گا تو یقیناً ان ذکروں سے گھر میں بچوں میں بھی شوق پیدا ہو گا کہ ہم وقف کر کے مربی بنیں۔ تو اس لحاظ سے بھی عہدیداران کو خیال کرنا چاہیے۔ چھوٹے موٹے اختلافات کو ایشو (issue) نہیں بنالینا چاہیے جس سے دونوں طرف بے چینی پھیلنے کا اندیشہ ہو...

لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پُر پھیلائیں

... اب عہدیداروں کو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پُر پھیلائیں۔ خلیفہ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے۔ اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔ ان کا خیال رکھیں۔ ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہو کہ ہم محفوظ پروں کے نیچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ بعض عہدیدار میں نے دیکھا ہے بڑی سخت شکل بنا کر دفتر میں بیٹھے ہوتے ہیں یا ملتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ پر عمل کرنا چاہیے جس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاقات سے منع نہیں فرمایا اور جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الأدب باب التبسم والضحک) تو کوئی پابندی نہیں تھی جب بھی ملتے مسکرا کر ملتے۔

بعض عہدیداروں کے متعلق شکوہ ہے کہ لوگ کسی کام کے لئے عہدیداروں کے پاس اپنے کام کا حرج کر کے جاتے ہیں تو بعض عہدیدار، امراء بعض دفعہ مہینہ مہینہ نہیں ملتے۔ ہو سکتا

ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو کیونکہ شکایت کرنے والے بعض دفعہ مبالغہ بھی کر جاتے ہیں لیکن دنوں بھی کسی سے کیوں چکر لگوائے جائیں۔ اس لئے امراء کو چاہیے کہ وقت مقرر کریں کہ اس وقت دفتر ضرور حاضر ہوں گے اور پھر اس وقت میں لوگوں کی ضروریات پوری کریں۔ بعض امراء یہ کرتے ہیں کہ اپنے نمائندے بٹھا دیتے ہیں اور ان نمائندوں کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ فلاں فیصلہ بھی کرنا ہے۔ اب اگر اس فیصلے کے لئے جانا پڑے تو پھر ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ امراء خود جائیں یا پھر اپنے نمائندے کو پورے اختیار دیں کہ جو تم نے کرنا ہے کرو۔ سیاہ و سفید کے مالک ہو۔ پھر امیر بننے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر تو اسی کو امیر بنا دینا چاہیے۔ پھر مسکراتے ہوئے اور خوش دلی سے ملیں۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص کا معیار بڑا اونچا ہے۔ ہر احمدی، اگر امیر مسکرا کر ملتا ہے تو اس کی مسکراہٹ پر ہی خوش ہو جاتا ہے، چاہے کام ہو یا نہ ہو۔

اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی نیکی ہو۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب طلاق الوجه عند اللقاء) تو مسکرا کر ملنا اور بھائی کے جذبات کا خیال رکھنا بھی نیکی ہے۔ تو نیکیوں کا پلڑا تو جتنا بھی بھاری کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اس لئے عہدیداران کو، امراء کو خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔

خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے

اب میں افراد جماعت کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا نظام جماعت میں کیا کردار ہونا چاہیے۔ پہلی بات یاد رکھیں کہ جتنے زیادہ افراد جماعت کے معیار اعلیٰ ہوں گے اتنے زیادہ عہدیداران کے معیار بھی اعلیٰ ہوں گے۔ پس ہر کوئی اپنے آپ کو دیکھے اور ان معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کرے اور اپنے فرائض یعنی ایک فرد جماعت کے عہدیدار کے لئے کہ اطاعت کرنی ہے اس کے بھی اعلیٰ نمونے دکھائیں۔ یہ نمونے جب آپ دکھا رہے ہوں گے تو اپنی نسلوں

کو بھی بچا رہے ہوں گے۔ انہی نمونوں کو دیکھتے ہوئے آپ کی اگلی نسل نے بھی چلنا ہے اور انہیں نمونوں پر جو نسلیں قائم ہوں گی وہ آئندہ جب عہدیدار بنیں گی تو وہ وہی نمونے دکھا رہی ہوں گی جو اعلیٰ اخلاق کے نمونے ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ۔ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیۃ و تحریبھا فی المعصیۃ)

امیر کی اور نظام جماعت کی اطاعت کے بارے میں یہ حکم ہے۔ لوگ تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم خلیفہ کی اطاعت سے باہر نہیں ہیں، مکمل طور پر اطاعت میں ہیں، ہر حکم ماننے کو تیار ہیں۔ لیکن فلاں عہدیدار یا فلاں امیر میں فلاں فلاں نقص ہے اس کی اطاعت ہم نہیں کر سکتے۔ تو خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے۔ اور تب ہی اللہ کے رسول کی اور اللہ کی اطاعت ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) فرمایا کہ جو حالات بھی ہوں تمہاری حق تلفی بھی ہو رہی ہو، تمہارے سے زیادتی بھی ہو رہی ہو تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہ بھی ہو اور دوسرے کے ساتھ بہتر سلوک ہو رہا ہو، تب بھی تم نے کہنا ماننا ہے۔ سامنے لڑائی جھگڑے کے لئے کھڑے نہیں ہو جانا۔ کسی بات سے انکار نہیں کر دینا۔ بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ اطاعت کرو۔ یہ بہر حال نظام جماعت میں بھی حق ہے کہ اگر کوئی غلط بات دیکھیں تو خلیفہ وقت کو اطلاع کر دیں اور پھر خاموش ہو جائیں، پیچھے نہیں پڑ جانا کہ کیا ہوا، کیا نہیں ہوا۔ اطلاع کر دی، بس ٹھیک ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی، ہر حال میں آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم ان لوگوں سے جو کام کے اہل اور صاحب اقتدار ہیں، مقابلہ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ ہم کھلا کھلا کفر دیکھیں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برہان آجائے کہ حکام غلطی پر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور حق بات کہیں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعة الامراء)

تو مطلب یہی ہے کہ اطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے یہ حق بات کہنی ہے۔ سوائے شریعت کے واضح حکم کی کوئی خلاف ورزی کر رہا ہو تو پھر اطاعت نہ کریں جس طرح حکومت پاکستان نے احمدیوں پر پابندی لگا دی ہے کہ نمازیں نہیں پڑھنی۔ تو یہ تو ہمارا ایک حق ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرنا۔ اور شریعت کے قانون پہ تو کوئی قانون بالا نہیں ہے اس لئے احمدی نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ملکی قانون کی ہر طرح پابندی کی جاتی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ یہ جو دو الفاظ ہیں ان کو اپنا شعار بناؤ، یہی تمہارا طریق ہونا چاہیے۔ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے۔ کسی کو حقیر اور کمزور سمجھتے ہو اگر وہ بھی تمہارا امام ہے تو اطاعت کرو۔ (صحیح بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیۃ)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی اپنے امیر میں کوئی بظاہر ناگوار یا کوئی بری بات دیکھے تو وہ صبر کرے اور کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور تعلق توڑ لیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن وتحذیر الدعاء الى الکفر)

تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں تو صبر سے مراد یہ ہے کہ امیر کی بری بات دیکھ کے یہ نہیں کہ پورے نظام کے خلاف ہو جاؤ۔ نظام سے وابستہ رہو اور وہ بات آگے پہنچا دو اور اس کے بعد صبر کرو۔ جماعت سے تعلق نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ اگر تمہارا جماعت سے تعلق ٹوٹتا ہے تو یہ جہالت کی موت ہے۔ تو جن لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ہم ایک طرف ہو گئے نمازوں اور جمعوں پہ بھی بعض نے آنا چھوڑ دیا تو فرمایا کہ یہ ایسی حرکتیں ہیں، یہ جہالت کی حرکتیں ہیں۔ اکاد کا کوئی واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے عموماً ایسا جماعت میں نہیں ہوتا۔ یہ جہالت کی حرکتیں جو ہیں ان سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ صبر کرو اور دعا کرو۔ جیسا کہ میں نے شروع میں بھی کہا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری یہ نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں کو قبول میں کروں گا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں۔ تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسے سرداروں کو ان سے جنگ کر کے ہٹا کیوں نہ دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں اس وقت تک کوئی ایسی بات نہیں کرنی۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یشاء فیما خلاف الشرع) یعنی دینی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ تو آنحضرتؐ نے یہ حکم واضح طور پر دے دیا کہ اگر کوئی اس قسم کے بھی لوگ ہوں جو اتنا تنگ کر دیں کہ ایک دوسرے پر لعنت بھیجنے لگ جاؤ تب بھی ان سے بغاوت نہیں کرنی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی جماعت کی یہ صورتحال ہو۔ لیکن یہ ایک انتہائی مثال ہے ایسی صورتحال ہو بھی جائے جیسا کہ بتایا گیا ہے تب بھی تم نے فرمانبرداری دکھانی ہے۔ دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے جماعت اور نظام جماعت کو ہمیشہ اپنی

حفاظت میں رکھے۔ اگر افراد جماعت بھی اور عہدیدار بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، جماعتی وقار کی خاطر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنے خاص فضلوں کی بارش برساتا رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

پس آج یہ ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا کی عظمت اور جلال کو قائم کرے اور اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے پیار و محبت شفقت اور فرمانبرداری کے نمونے دکھائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں جگہ پائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے

جماعت کی جب ترقی ہوتی ہے تو حاسدوں کے حسد بھی بڑھ جاتے ہیں۔ وہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ مختلف حیلوں، بہانوں سے جماعت میں بے چینی پیدا ہو، ہمدرد بن کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ مخالفین کے آلہ کار بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ کسی عہدیدار کے متعلق کوئی بات کر کے بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بعض دفعہ فرد جماعت کے دل میں کسی عہدیدار کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض دفعہ مرکزی عہدیداران کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مجھے ایسے خط لکھ دیں گے اور عموماً ایسے خط بغیر نام اور پتے کے ہوتے ہیں کہ گویا جماعت میں اخلاص و وفا کے نمونے نہیں رہے، نعوذ باللہ تمام عہدیدار بھی اور اکثریت جماعت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دور ہٹ گئی ہے۔ یہ سب ان کے دلوں کی خواہش ہوتی ہے۔ ایک صاحب نے مجھے لکھا اور ایسا بھیانک نقشہ کھینچا کہ گویا اب جماعت نام کی رہ گئی ہے، عمل ختم ہو گئے

ہیں، کوئی چیز باقی نہیں رہی، اخلاص ختم ہو گیا ہے۔ اور پھر لکھتے ہیں اور آپ ہی اس کا جواب بھی دے دیا کہ مجھے پتہ ہے آپ یہی جواب دیں گے جو حضرت علیؓ نے دیا تھا کہ پہلے خلفاء کے ماننے والے میرے جیسے لوگ تھے اور مجھے ماننے والے تم جیسے لوگ ہو۔ لیکن سن لیں میرا جواب یہ نہیں ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ میرا جواب یہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں لاکھوں، کروڑوں ایسے ہیں جو حضرت علیؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنا جانتے ہیں۔ نظام جماعت اور نظام خلافت کے لئے قربانیاں کرنا جانتے ہیں۔ یہ خوف دلانا ہے تو کسی دنیا دار کو دلاؤ۔ میں تو روزانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتا ہوں۔ لوگوں کے اخلاص و وفا کے نظارے دیکھتا ہوں۔ مجھے تو یہ باتیں ڈرانے والی نہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے ہیں وہ انہیں پورا ہوتا ہمیں دکھا بھی رہا ہے اور ہمیشہ دکھاتا بھی رہے گا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری نسلوں کو بھی دکھاتا رہے۔

جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں

جماعت کو میں یہ کہتا ہوں کہ دعاؤں کے ساتھ ہر سطح پر اخلاص و وفا کے نمونے دکھاتے ہوئے اس اسلامی تعلیم پر عمل کرتے چلے جائیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائی ہے۔ عاجزی اور وفا دکھاتے ہوئے اگر آپ چلتے رہیں گے تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق جماعت سے چمٹے رہیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اُن لوگوں کو خطرہ ہے جو ٹھوکر کھا کر شیطان کے بہکاوے میں آکر جماعت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یا جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں۔ اُن کی دنیا و آخرت دونوں سنوری ہوئی ہیں اور انشاء اللہ سنوری رہیں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ اپنی جماعت سے کیا امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے مطابق سب کو چلنے کی توفیق دے۔

فرمایا کہ: ”میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہو گا کہ..... تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔“

پھر فرمایا کہ: ”اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔“ پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بد نفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیز گاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بد بختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پیچوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 2 صفحہ 221)

تو یہ جو مجھے نصیحتیں کرنے والے ہیں ان کو سوچنا چاہیے کہ وہ جماعت میں نہیں رہ سکتے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیشہ جماعت کے ساتھ چمٹا رہ کر نظام جماعت کی اطاعت کر کے دوسروں کے حقوق کا خیال رکھ کر ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ اللہ سب کو توفیق دے۔ آمین“

2005

خلیفہ وقت کے خطبات کو باقاعدہ سنیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل ہدایات اراکین کو دیں:

★ صدر مجلس انصار اللہ کے انتخاب کے طریق کار کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھایا اور تفصیل کے ساتھ ان کو بتایا کہ کس طرح صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنی رپورٹس میں جماعتوں کی بجائے مجالس کا لفظ استعمال کیا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس سے رابطہ رکھنا، یاد دہانیاں کروانا اور ان سے ماہانہ رپورٹس کا حصول اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہے اس لئے آپ نے مجلس عاملہ انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے خلیفۃ المسیح کو بھجوانی ہے۔ فرمایا: رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ بھجوائیں۔ یہ نہیں کہ چند ماہ کی اکٹھی بھجوادے یا سال کے بعد بھجوادے یہ طریق درست نہیں ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے شعبوں میں فعال اور مستعد ہوں اور اپنی مجالس سے باقاعدہ اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں رپورٹس حاصل کریں، ان کو یاد دہانی کروائیں۔ فرمایا مبلغین / معلمین سے بھی مدد لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گراس روٹ (grassroots) سے کام شروع کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہر ایک ناصر کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ جو غریب ہیں وہ بھی نظام میں شامل ہوں خواہ وہ آپ کے مقررہ ریٹ کے مطابق نہ بھی دیں۔ جو بھی دے سکیں ان سے لیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے مجلس کا بجٹ اور تمام ضروریات خود پوری کرنی ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی جو 360 مجالس ہیں ان سب میں تبلیغی پلان بنائیں۔ یاد دہانی کے خطوط بھیجیں اور یاد دہانی کرواتے رہیں جب تک کہ اپنا

مقصد حاصل نہ کر لیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنے سالانہ اجتماع پر اچھی مجالس کو سندت خوشنودی اور جو مجلس اول آئے اس کو علم انعامی دیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ جو بالکل اُن پڑھ ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں۔ صرف نیروبی ریجن میں آپ نے کوشش نہیں کرنی بلکہ سارے ملک میں یہ انتظام کرنا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تحریک جدید کو ہدایت فرمائی کہ انصار کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کریں۔ غرباء کو بھی شامل کریں خواہ وہ ایک شلنگ (Shilling) چندہ دیں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد وقف جدید کو بھی ہدایت فرمائی کہ اپنے چندہ کے نظام کو منظم کریں اور باقاعدہ فہرستیں بنائیں اور اپنے ممبران کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تجنید کو فرمایا کہ آپ تمام مجالس سے اپنی تجنید مکمل کریں۔ ممبران کی فہرستیں تیار ہوں جس میں ان کا نام، والد کا نام، پروفیشن، تعلیم وغیرہ کا ذکر ہو۔ فرمایا اپنی تجنید مکمل کر کے رپورٹ بھیجوائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد ایثار کو فرمایا کہ آپ غریب، ضرورتمند لوگوں کی مدد خدمت خلق فنڈ کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ ہسپتالوں کی مدد سے rural area میں میڈیکل کیمپ لگا سکتے ہیں جہاں علاج کی سہولت نہیں ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غرباء اور ضرورتمند لوگوں کی امداد اور میڈیکل کیمپ لگانے کا پروگرام، یہ دو مقاصد آپ حاصل کر لیں تو یہ آپ کے لئے بہت ہے۔ ان دونوں پر توجہ دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو میو پیٹھی کیمپ بھی لگائے جاسکتے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز باجماعت ادا کرے، نماز جمعہ میں باقاعدہ شامل ہو۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ جو ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں وہ تلاوت قرآن کریم روزانہ باقاعدہ کریں۔ کم از کم دور کوع کی تلاوت کریں۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا

نہیں جانتے ان کے لئے سپیشل درس کا پروگرام ہو۔ ان کے لئے جو اچھی آواز میں پڑھنے والا ہے دور کو ع کی تلاوت کر دے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نائب صدر اوّل کو سپیشل ڈیوٹی ”ایڈیشنل قائمہ تربیت نومبائعین“ کی دیں۔ یہ سب نومبائعین کی لسٹ بنائیں، کلاسز لگائیں، ان کو ٹرینڈ (trained) کریں، نظام میں شامل کریں، اپنے اجتماعات میں شامل کریں۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اب مستعد ہو کر کام کریں اور اپنی خامیاں دور کریں۔“

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیا مشرقی افریقہ 3 مئی 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20 مئی 2005ء)

تمام قائدین کو انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن (constitution) مہیا کریں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ تمام قائدین کو انصار اللہ کا constitution مہیا کریں۔ ان کو علم ہونا چاہیے کہ ان کے شعبہ کا کیا کام ہے۔ ان کی کیا ذمہ داری ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ہر ٹاؤن اور گاؤں میں جہاں انصار اللہ ممبران موجود ہیں وہ اپنی مجلس قائم کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آمد اور اخراجات کا بجٹ بنانے کے بارہ میں بھی تفصیل کے ساتھ ان کو سمجھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اب وقت ہے کہ تمام ذیلی تنظیمیں فعال ہوں اور مستعد ہوں تو ترقی کی رفتار کئی گنا ہوگی۔“

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ تزانہ مورخہ 13 مئی 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2005ء)

کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ہر قائد کو اس کے فرائض کا علم ہونا چاہیے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنی عاملہ کا تقرر کر کے باقاعدہ منظوری حاصل کریں اور اپنی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیں۔“

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ انصار اللہ کا سارا نظام سمجھایا اور ہدایت دی کہ کانسٹی ٹیوشن (constitution) کے مطابق اپنی عاملہ بنائیں اور کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ہر قائد کو اس کے فرائض کا علم ہونا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہر گاؤں، قصبہ میں جہاں بھی انصار موجود ہیں وہاں انصار کی مجلس قائم کریں اور اس طرح گراس روٹ لیول سے اپنے کام کو منظم کریں۔“

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یوگنڈا مورخہ 22 مئی 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 1 جولائی 2005ء)

وصیت کا نظام اصلاحِ نفس کا زبردست ذریعہ ہے

پیارے صدر صاحب مجلس انصار اللہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ماہنامہ ”انصار اللہ“ وصیت کے حوالہ سے خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وصیت کے نظام کو قائم ہوئے خدا کے فضل سے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل اس نظام کو جاری فرمایا۔ یہ آپؑ کی آخری وصیت تھی جو آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو فرمائی اور یہ خوشخبری دی کہ یہ نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے اور اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے خاص انعام ملے تو اس نظام میں شامل ہو جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں:

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اسکی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ وہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 308-309 مطبوعہ لندن)

پس وصیت کا نظام اصلاحِ نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔ اس نظام کے قیام سے جنت قریب کر دی گئی ہے۔ اگر کوئی ایک وقت میں جنتی نہیں بھی تو وہ اس نظام میں شامل ہونے کی وجہ سے جنتی بنا دیا جائے گا۔

میں نے جلسہ سالانہ یو کے 2004ء کے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں اور ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ اس سال کے آخر تک اس نظام میں کم از کم پچاس ہزار موصی بن جائیں اور نظام کے قیام پر سو سال ہو جانے پر کم از کم پچاس فیصد چندہ دہند موصی بن جائیں اور ایسے مومن نکلیں کہ کہا جائے کہ

انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ الحمد للہ کہ میری آواز پر مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت نے لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کثرت سے احمدی نظام و صیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان مالی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے قرب سے نوازے۔

اس موقع پر میں اپنے انصار بھائیوں اور خاص طور پر صفِ دوم کے انصار کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص توجہ دیں۔ وہ انصار جو اپنے دلوں میں ایمان اور اخلاص تو رکھتے ہیں مگر وصیت کے بارہ میں سستی دکھا رہے ہیں میری ان کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اشاعتِ اسلام کی خاطر اور اپنے نفوس میں نیک اور پاک تبدیلیوں کے لئے وصیت کی طرف جلدی بڑھیں کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ جنت کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔

زندگی بہت مختصر ہے اور نہیں معلوم کہ کس وقت خدا تعالیٰ کی طرف بلاوا آجائے۔ بعض بڑے مخلصین بغیر وصیت کے نظام میں شامل ہوئے وفات پا جاتے ہیں اور پھر حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ مقبرہ موصیان میں دفن کئے جاتے۔

ہماری جماعت میں سینکڑوں ایسے قربانی کرنے والے ہیں کہ وہ اپنے اموال کے دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں مگر وصیت کرنے میں سستی کرتے ہیں ایسے دوستوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ وہ سستیاں ترک کریں اور اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصیت کی شرائط کو اگر غور سے پڑھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ صرف ایک مالی قربانی کی ہی تحریک نہیں ہے بلکہ اپنے نفوس کو پاک اور صاف کرنے کا ایک مسلسل جہاد ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ”تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔“

پس اس لحاظ سے انصار کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے تیار کریں۔ اپنے بچوں کی بچپن سے ہی دینی

ماحول میں تربیت کریں، نمازوں کی عادت ڈالیں۔ مالی قربانی کا جذبہ ان کے دلوں میں پیدا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور نظام خلافت سے محبت اور اطاعت کا جذبہ ان میں اُجاگر کریں۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے۔ اپنی نسلوں کو دنیا کے عذاب سے بچانے والے ہوں گے۔ قُواْ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم: 7) پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”چاہیے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔

دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔“ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

پس خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی راہیں تلاش کریں۔ اس کی ایک راہ اس زمانہ میں نظام وصیت میں شامل ہونا ہے اس کے لئے جلد قدم بڑھائیں۔ پھر اس نظام کا نظام خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے رسالہ ”الوصیت“ میں جن دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؑ کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہو گا یعنی نظام خلافت کا اجراء ہو گا جس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب تک اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے تو جماعت کے تقویٰ کا معیار بھی بڑھتا رہے گا اور پھر ان قربانی والے متقیوں کے ذریعہ انشاء اللہ خلافت حقہ اسلامیہ بھی ہمیشہ قائم رہے گی کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا وعدہ ہے۔

پس اس نعمت کی قدر کریں اور اس کے ساتھ کامل وفا اور پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور یاد رکھیں کہ آپ کی ساری ترقیات خلافت سے ہی وابستہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ میں سے ہر ایک خلافت احمدیہ کا فرمانبردار رہے اور نظام وصیت میں شامل ہو کر آپ خود بھی اور آپ کی نسلیں بھی خدا کے فضلوں کی وارث بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت میں داخل ہوں۔ کَانَ اللّٰهُ مَعَكُمْ۔“

(خصوصی پیغام برائے ماہنامہ ”انصار اللہ ربوہ“ وصیت نمبر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جون 2005ء صفحہ 9 تا 11)

نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں

”جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ”نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں“ تو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تبھی قائم ہو سکتا ہے جب پیار، محبت اور عاجزی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کی روح پیدا ہو۔ کیونکہ جس میں اپنے بھائی کے لئے محبت نہیں اس میں تقویٰ بھی نہیں۔ جس میں انکسار نہیں وہ بھی تقویٰ سے خالی ہے۔ جس دل میں اپنے بیوی بچوں کے لئے نرمی نہیں وہ بھی تقویٰ سے عاری ہے۔ جو بیوی یا خاوند ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کرتے وہ بھی تقویٰ سے خالی ہیں۔ جو عہدیدار اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں وہ بھی تقویٰ سے خالی ہیں۔ غرض کہ جو دل بھی اپنی آنا اور تکبر یا کسی بھی قسم کی بڑائی دل میں لئے ہوئے ہے وہ تقویٰ سے عاری ہے۔ جو بھی اپنے علم کے زعم میں دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے وہ تقویٰ سے خالی ہے۔ لیکن جو لوگ اپنی عبادتوں کے ساتھ ساتھ عاجزی اور انکساری دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی عزت کرتے ہیں، ان سے محبت کرتے ہیں، ان کے حقوق ادا کرتے ہیں، ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے، صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت نے اس کی مخلوق سے محبت پر بھی ان کو مجبور کیا ہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بے انتہا انعام پانے والے ہیں۔“

عبادتوں کے ساتھ محبتیں بانٹنے کی بھی ٹریننگ حاصل کریں

... یہ وہ روح ہے جو ہر احمدی کے دل میں پیدا ہونی چاہیے۔ کیونکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد آپ ہی وہ قوم ہیں جن پر دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی خواہش ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہتے ہیں تو پھر اللہ کی مخلوق سے محبت بھی اس کی

محبت حاصل کرنے کے لئے اور اپنے انجام بخیر کے لئے اور اس کے سایہ رحمت میں جگہ پانے کے لئے کرنی ہوگی۔ اور جلسے کے یہ دن اس بات کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے ٹریننگ کے طور پر ہیں۔ اس کی ابتدا آج سے ہی ہو جانی چاہیے۔ آج سے ہی ہر دل میں یہ ارادہ ہونا چاہیے کہ ہم نے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں، اپنے معیار اونچے کرنے ہیں۔ جو ناراض ہیں وہ ایک دوسرے کو گلے لگائیں، جو روٹھے ہوئے ہیں وہ ایک دوسرے کو منائیں۔ جنہوں نے گلے شکوے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں وہ ان گلوں شکووں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں۔ اور ان دنوں میں عبادتوں کے ساتھ ساتھ محبتیں بانٹنے کی بھی ٹریننگ حاصل کریں۔ یہ عہد کریں کہ پرانی رنجشوں کو مٹا دیں گے۔ ایک دوسرے کے گلے اس نیت سے لگیں کہ پرانی رنجشوں کا ذکر نہیں کرنا۔ ایک دوسرے سے کی گئی زیادتیوں کو بھول جانا ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرنی بلکہ حقیقی مومن بن کر رہنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی گئی عبادتیں بھی قبولیت کا درجہ پائیں۔ اور اللہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے کی گئی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگیاں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پائیں۔ اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق مومن بن جائیں۔ تبھی ہم مومن بن سکتے ہیں جب یہ باتیں اپنے اندر پیدا کریں گے جن کے بارے میں ایک روایت میں اس طرح ذکر آتا ہے۔

حضرت عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مومنوں کو ان کے آپس کے رہن، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلة والادب باب تراحم المومنین وتعاطفهم)

..... پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور

بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہو ا کرتی ہے۔ چاہیے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بد گوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شامت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 99، البدور صفحہ 3 تا 8 موزعہ 8 ستمبر 1904ء)

عہدیداران کو اپنی عبادتوں میں بھی اور اعلیٰ اخلاق میں بھی ایک نمونہ ہونا چاہیے

پس ہم میں سے ہر ایک اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں سے کہلا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد اعلیٰ اخلاق بھی اپنائے جائیں۔ دراصل تو اعلیٰ اخلاق بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کا ہی ایک حصہ ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ اخلاق بھی تقویٰ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر اپنی محبت اور اس کے نتیجے میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جن برائیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے ان سے مکمل بچنے والے ہوں۔ اپنے دلوں کو کینوں اور بعضوں سے پاک کرنے والے ہوں۔ اپنی ذاتی رنجشوں کو جماعتی رنگ دینے والے نہ ہوں۔ کسی عہدیدار سے ذاتی عناد یا رنجش کی وجہ سے اس عہدیدار

کی حکم عدولی کرنے والے نہ ہوں۔ اور اسی طرح عہدیداران بھی اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کے خلاف ایسی کارروائی نہ کریں جس سے ان کے عہدے کا ناجائز استعمال ظاہر ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو موقع دیا ہے کہ وہ جماعتی عہدیدار بنایا گیا ہے اس پر خدا کا شکر کریں، نہ کہ اس وجہ سے گردنیں اکڑ جائیں اور تکبر اور رعونت پیدا ہو جائے۔ جماعتی عہدیداران کو اپنی عبادتوں میں بھی اور اعلیٰ اخلاق میں بھی ایک نمونہ ہونا چاہیے۔ عاجزی اور انکساری کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔ عدل اور انصاف کے بھی تمام تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ پس جہاں ایک عام احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے، صبر سے کام لے، ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ڈالے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق جماعت کا فرد بنے تاکہ دشمن کے ہنسی ٹھٹھا سے بھی بچے۔ کیونکہ جب احمدی اتنے دعووں کے بعد ایسی غلطیاں کرتا ہے تو دشمن کے لئے جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا باعث بنتا ہے، مخالفین کے لئے جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا باعث بنتا ہے اور کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی غیرت رکھتا ہے ایسی حرکتوں کی وجہ سے وہ احمدی جس نے دشمن کو ہنسی کا موقع دیا اللہ تعالیٰ کے قرب سے گر جاتا ہے۔ تو جب ایک عام احمدی کی ایسی حرکتوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا تو جو عہدیدار ہیں وہ تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں زیادہ ہیں۔ اس لئے ان کو اور زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کا اہل بنائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر سکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جون 2005ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 375-384)

کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں

”یاد رکھیں جہاں محبت کرنے والے دل ہوتے ہیں وہاں فتنہ پیدا کرنے والے شیطان بھی ہوتے ہیں جو اس تعلق کو توڑنے یا اس تعلق میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بھی آپ کو ہوشیار رہنا چاہیے۔ اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ کہیں سے بھی کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں، امیر صاحب کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ کیونکہ بعض دفعہ بظاہر بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن اندر ہی اندر پکٹی رہتی ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ عہدیداران بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کریں کہ جب ایسی باتیں سنیں تو سن کر سرسری طور پر دیکھنے کی بجائے اس کی تحقیق کر لیا کریں، یا کم از کم نظر رکھا کریں۔ ایک دفعہ اگر سنی ہے تو ذہن میں رکھیں اور اگر دوبارہ سنیں تو بہر حال اس پر توجہ دینی چاہیے۔ امیر صاحب کو بتائیں پھر مجھے بھی بتائیں اسی واسطے سے، بعض دفعہ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ چھوٹی سی بات لگ رہی ہوتی ہے اس لئے کہ ہر ایک کو اس کے پس منظر کا، بیک گراؤنڈ کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس کی جڑیں کسی اور جگہ ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی فتنے کو کبھی چھوٹا نہ سمجھیں، اگر کوئی ایسی بات ہے جو وقتی ہے، آپ کے نزدیک سطحی سی بات ہے، اور غصے میں کسی نے کہہ دی ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور ان وقتی شکایتوں اور شکوکوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اور عہدیداروں کی طرف سے بھی کی جانی چاہیے۔

عہدیداروں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے اور ایسی باتیں سننی چاہئیں تاکہ توجہ نہ دینا فرد جماعت اور عہدیداروں میں دوری پیدا کرنے کا باعث نہ بن جائے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا جب بھی کسی بات کا مجلسوں میں ذکر ہو رہا ہے اور پھر شرارت پھیلانے کی غرض سے ذکر ہو رہا ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بہر حال ہر صورت میں جب بھی آپ کوئی ایسی بات سنیں جس

میں ذرا سی بھی نظام کے خلاف کسی بھی قسم کی بو آتی ہو تو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ اس لئے یہاں سمیت تمام دنیا کے عہدیداران بھی اور امراء بھی جہاں جہاں بھی ہیں، ان سے میں کہوں گا کہ اپنے آپ کو ایک حصار میں، ایک شیل (shell) میں بند کر کے یا محصور کر کے نہ رکھیں، جہاں صرف ایسے لوگ آپ کے ارد گرد ہوں جو ”سب ٹھیک ہے“ کی رپورٹ دینے والے ہوں بلکہ ہر ایک احمدی کی ہر متعلقہ امیر اور عہدیدار تک پہنچ ہونی چاہیے تاکہ ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں سے آپ کا براہ راست تعلق ہو۔ بعض دفعہ، بعض نوجوان بھی ایسی معلومات دیتے ہیں اور ایسی عقل کی بات کہہ دیتے ہیں جو بڑی عمر کے لوگ یا تجربہ کار لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی۔ اس لئے کبھی بھی، کسی بھی نوجوان کی یا کم پڑھے لکھے کی بات کو تخفیف یا کم نظر سے نہ دیکھیں۔ وقعت نہ دیتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ ہر بات کو توجہ دینی چاہیے۔ پھر بعض دفعہ نوجوانوں کے ذہنوں میں بعض سوال اٹھتے ہیں اور اس معاشرے میں اور آج کل کے نوجوانوں کے ذہن میں بھی باتیں اٹھتی رہتی ہیں کہ ایسا کیوں ہے اور ایسا کیوں نہیں ہے؟ اس لئے خدام الاحمدیہ کو بھی، لجنہ اماء اللہ کو بھی اور جماعتی عہدیداران کو بھی ایسے نوجوانوں کی تسلی کرانی چاہیے، ان کو تسلی بخش جواب دینے چاہئیں تاکہ کسی فتنہ پرداز کو ان کو استعمال کرنے کا موقع نہ ملے۔

عہدیداران... خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں

پھر عہدیداران جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظام خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں۔ ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہ وقت کی طرف سے، نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے، ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہیے۔ اور ان عہدیداروں میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہیے جن سے لوگ محبت رکھتے ہوں۔ جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم

سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ (مسلم)

کتاب الامارۃ۔ باب خیارات الائمة وشرارهم)

تو اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے تمام عہدیدار اپنے فرائض نبھائیں اور جب فیصلے کرنے ہوں تو خالی الذہن ہو کر کیا کریں، کسی طرف جھکاؤ کے بغیر کیا کریں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تقویٰ یہی ہے کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے عزیز کے خلاف بھی گواہی دینی ہو تو دے دیں۔ لیکن انصاف کے تقاضے پورے کریں تو پھر ایسے عہدیدار اللہ کے محبوب بن رہے ہوں گے جیسا کہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور ان سے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہو گا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہو گا۔ (ترمذی ابواب الاحکام باب ماجاء فی الامام العادل)

یہاں حاکم تو نہیں ہیں لیکن عہدے بہر حال آپ کے سپرد کئے گئے ہیں، ایک ذمہ داری آپ کے سپرد کئی گئی ہے۔ ایک دائرے میں آپ نگران بنائے گئے ہیں۔ پس یہ جو خدمت کے مواقع دیئے گئے ہیں یہ حکم چلانے کے لئے نہیں دیئے گئے بلکہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے ہیں۔

خلیفہ وقت کے فرائض کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ فرمادیا ہے کہ فَاخُكُمُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (ص 27) یعنی پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کر اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔

عہدیداران پر خلیفہ وقت نے اعتماد کیا ہے

پس جب عہدیداران پر خلیفہ وقت نے اعتماد کیا ہے اور اُن سے انصاف کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی امید رکھی ہے۔ کیونکہ ہر جگہ تو خلیفہ وقت کا ہر فیصلہ کے لئے پہنچنا مشکل

ہے، ممکن ہی نہیں ہے۔ تو اگر عہدیداران، جن میں قاضی صاحبان بھی ہیں، دوسرے عہدیداران بھی ہیں اپنے فرائض انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا نہیں کرتے تو پھر اللہ کی گرفت کے نیچے آتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ دوہرے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایک اپنے فرائض صحیح طرح انجام نہ دے کر، دوسرے خلیفہ وقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر، خلیفہ وقت کے علم میں صحیح صورت حال نہ لا کر۔ نمائندے کی حیثیت سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، عہدیداران کا یہ فرض بنتا ہے کہ خلیفہ وقت کو ایک ایک بات پہنچائیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو پھر اس کی مدد کے لئے وہ تیار رہتا ہے بعض دفعہ یہ قوفی میں بعض لوگ یہ کہہ جاتے ہیں، ان میں عہدیدار بھی شامل ہیں، کہ ہر بات خلیفہ وقت تک پہنچا کر اسے تکلیف میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ عام لوگ بھی جس طرح میں نے کہا کہہ دیتے ہیں کہ اپنی تکلیفیں زیادہ نہ لکھو جو مسائل ہیں وہ نہ لکھو۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ پہلے تھوڑے معاملات ہیں؟ پہلے تھوڑی پریشانیاں ہیں؟ جماعتی مسائل ہیں جو ان کو اور پریشان کیا جائے۔ تو یاد رکھیں، میرے نزدیک یہ سب شیطانی خیال ہیں، غلط خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست حکم خلیفہ کے لئے ہے اور کیونکہ کام کے پھیل جانے کی وجہ سے کام بہت وسیع ہو گئے ہیں، پھیل گئے ہیں، خلیفہ وقت نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں تاکہ کام میں سہولت رہے۔ لیکن بنیادی طور پر ذمہ داری بہر حال خلیفہ وقت کی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو پھر اس کی مدد کے لئے وہ تیار رہتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ بنایا بھی اُس نے ہے تو یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ بنائے بھی خود، ذمہ داری بھی اس پر ڈالے اور پھر اپنی مدد اور نصرت کا ہاتھ بھی اس پر نہ رکھے۔ اس لئے یہ تصور ہی غلط ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف نہ دو۔ خلیفہ کی جو برداشت ہے اور تکلیف دہ باتیں سننے کا جس قدر حوصلہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہوتا ہے یا خلافت کے انعام کے بعد جس طرح اس کو بڑھاتا جاتا ہے کسی اور کو نہیں دیتا۔ اس لئے یہ ساری ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سے ادا کروانی ہوتی ہے۔ بہر حال وہ حوصلہ بڑھا دیتا

ہے۔ اس لئے یہ تصور غلط ہے کہ تکلیف نہ دو۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور تکلیف پہنچانا اس حد تک جائز ہے بلکہ ہر ایک کا فرض ہے۔

پس اس تصور کو عہدیداران جن کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف کیا دینی ہے، وہ ذہن سے یہ بات نکال دیں اور مجھے بھی گناہگار ہونے سے بچائیں اور خود بھی گناہگار ہونے سے بچیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کسی بڑے آدمی کے خلاف بھی کارروائی کرنی پڑے تو کریں اور اس بات کی قطعاً کوئی پروا نہ کریں کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ اگر فیصلے تقویٰ پر مبنی اور نیک نیتی سے کئے گئے ہیں تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گی۔ ورنہ یاد رکھیں اگر جماعت احمدیہ الہی جماعت ہے اور یقیناً الہی جماعت ہے تو پھر اس کی رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے، فرماتا رہے گا۔ ایک حد تک تو بعض عہدیداران سے صرف نظر ہوگی لیکن پھر یا تو خلیفہ وقت کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈال دے گا یا کسی اور ذریعہ سے اس عہدیدار سے خدمت کا موقع چھین لے گا، اس کو خدمت سے محروم کر دے گا۔ پس تمام عہدیداران تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ اپنے فرائض منصبی ادا کریں۔ اور آپ کا کبھی کوئی فیصلہ، کبھی کوئی کام نفسانی خواہشات کے زیر اثر نہ ہو۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں

دوسری بات میں احباب جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں، جیسے کہ پہلے بھی میں کہہ آیا ہوں کہ ایک بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں یہ ریزولوشنز (resolutions)، یہ خط، یہ وفاؤں کے دعوے تب سچے سمجھے جائیں گے، تب سچے ثابت ہوں گے جب آپ ان دعوؤں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ نہ کہ وقتی جوش کے تحت نعرہ لگا لیا اور جب مستقل قربانیوں کا وقت آئے، جب وقت کی قربانی دینی پڑے، جب نفس کی قربانی دینی پڑے تو سامنے سو سو مسائل کے پہاڑ کھڑے ہو جائیں۔ پس اگر یہ

دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں۔ خلیفہ وقت کی طرف سے تقویٰ پر قائم رہنے کی جو تلقین کی جاتی ہے اور یقیناً یہ خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہی ہے، اس پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی جس آیت میں خلافت کا انعام دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے اس سے پہلی آیتوں میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ سے ڈرو، اس کا تقویٰ اختیار کرو تو پھر تمہاری کامیابیاں ہیں۔ ورنہ پھر کھوکھلے دعوے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے اور ہم وہ کر دیں گے۔ ہم آگے بھی لڑیں گے، ہم پیچھے بھی لڑیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ط وَاقْسُمُوا بِاللَّهِ جَهَنَّمَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ط قُلْ لَا تَقْسِمُوا طَاعَةً مَّعْرُوفَةً ط إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (النور: 53-54)

یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پس اگر حقیقت میں یہ سچا دعویٰ ہے تو پھر تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں، اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں، جلسے کے دنوں میں جو نصائح کی گئی تھیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے اس عہد پر عمل کر کے دکھائیں کہ ہر معروف فیصلے پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ یہ عہد یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ تم اپنی باتوں سے تو زبانی جمع خرچ میں یہ کہہ سکتے ہو کہ ہاں ہم یوں کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ان دعوؤں کی کُنہ تک سے واقف ہے۔ اس کو گہرائی تک علم ہے۔ دلوں کا حال جانتا ہے۔ باتوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے۔ اس لئے اس کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ پس اللہ کا یہ خوف دل میں رکھتے ہوئے ہر احمدی کو اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی

چاہیے اور اگر اس طرح زندگی گزارو گے تو تمہارا خلافت کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہو گا اور کیونکہ یہ تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو گا اس لئے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرماتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو نیک اعمال بھی بجالانے والے ہوں۔ پس خلافت سے تعلق مشروط ہے نیک اعمال کے ساتھ۔ خلافت احمدیہ نے تو انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہو گا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے۔ اگر جائزہ لیں تو آپ کو نظر آجائے گا کہ جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگی نہیں ہے، ان کا نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں ان کا خلافت اور نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔ اور جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگیاں ہیں، جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے میں وہ شدت نہیں ہے احمدی ہونے کے باوجود نظام جماعت کا احترام نہیں ہے، لوگوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے وہی لوگ ہیں جن کے گھروں میں بیٹھ کر خلیفہ وقت کے بارہ میں بعض منفی تبصرے بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران سے بالا بھی وہاں سمجھا جا رہا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ تبصرے شروع کرتے ہیں عہدیداروں سے اور بات پہنچتی ہے خلیفہ وقت تک۔ جب نظام جماعت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس پر بجائے استغفار کرنے کے اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ نظام جماعت میں تو خلافت کی وجہ سے یہ سہولت میسر ہے کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ کوئی فیصلہ کسی فریق کی طرفداری میں کیا گیا ہے تو خلیفہ وقت کے پاس معاملہ لایا جاسکتا ہے۔ اگر پھر بھی بعض شواہد یا کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے فیصلہ کسی کے خلاف ہوتا ہے تو اس کو تسلیم کر لینا چاہیے اور بلا وجہ نظام پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اعتراض تو بڑھتے بڑھتے بہت اوپر تک چلے جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اس حدیث کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے، پیش نظر رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے فیصلہ اپنے حق میں کروالیتا ہے حالانکہ وہ حق پہ نہیں ہوتا تو وہ آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈال

رہا ہوتا ہے۔ یعنی اس وجہ سے وہ اپنے پر جہنم واجب کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس فعل کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اذیت میں مبتلا رکھے۔ اس کو کئی قسم کے صدمات پہنچ رہے ہوں مختلف طریقوں سے۔ مختلف وجوہات سے وہ مشکلات میں گرفتار ہو جائے۔ تو بہر حال جیسا کہ میں پہلے عہدیداران سے بھی کہہ آیا ہوں کہ انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے چاہئیں۔ لیکن فریقین سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ آپ بھی حسن ظنی رکھیں اور اگر فیصلے خلاف ہو جاتے ہیں تو معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے دوسرے فریق کو آگ کا گولہ پیٹ میں بھرنے دیں۔ اور لڑائیوں کو طول دینے اور نظام جماعت سے متعلق جگہ جگہ باتیں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سب میں یہ حوصلہ پیدا فرمائے اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جولائی 2005ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 389-396)

مطالعہ کتب اور امتحانات میں اراکین مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدر صف دوم کو ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ ان کی سائیکل ریس وغیرہ کروالیا کریں۔ آؤٹنگ (outing) وغیرہ کے پروگرام ہونے چاہئیں۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بجٹ، چندہ دینے والے انصار کی تعداد، کمانے والے انصار کی تعداد اور اس تعلق میں دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ معاون صدر سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد صحت جسمانی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مختلف ٹورنامنٹس اور کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔ قائد ایثار نے خدمت خلق کے کام کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد ایثار کو فرمایا کہ انصار اللہ کالائج عمل پڑھیں، اس کے مطابق سکیم بنا کر کام کریں۔

★ قائد وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ انصار سے ذاتی رابطے پیدا کریں تاکہ آپ کا ٹارگٹ پورا ہو۔

★ قائد تربیت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا کہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا فالو اپ (follow up) ہونا چاہیے۔ اصل چیز یہ نہیں ہے کہ سکیم بنائی یا پروگرام بنایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ کیا حاصل ہوا ہے اور کیا نتیجہ نکلا ہے؟۔

★ قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ مطالعہ کتب میں اور امتحانات میں مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں کہ کتنے صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے خزانے میں سے حصہ لیتے رہیں۔

★ ایڈیشنل قائد مال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ چندہ کے سلسلہ میں ہر ایک سے رابطہ رکھیں اور سبھی کو اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

★ انصار اللہ کے اراکین خصوصی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے لئے اور باقیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دیتا ہے۔

★ قائد اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ رسالہ انصار اللہ جو آپ کو پاکستان سے آتا ہے اس کی تعداد بڑھائیں۔ آپ کے جو ایکٹو (active) انصار ہیں وہ یہ رسالہ لگوا سکتے ہیں۔

★ قائد تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ہر سال آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہیے۔ خدام انصار میں آرہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر سال تجنید مکمل کیا کریں۔ فرمایا قائد تجنید بہت مستعد ہونا چاہیے۔

★ قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جن مجالس سے آپ کو رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو بار بار یاد دہانی کروائیں اور ان کے پیچھے پڑیں اور کوشش کریں کہ آپ کو سو فیصد مجالس سے رپورٹس ملیں۔

(مینٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا مورخہ 5 جولائی 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 اگست 2005ء)

عہدیدار ایک دوسرے کی عزت اور احترام کریں

”یہاں اس ملک میں آکر آپ میں سے بہتوں کے جو معاشی حالات بہتر ہوئے ہیں اس بات سے آپ کے دلوں میں ایک دوسرے کی خاطر مزید نرمی آنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے سر مزید جھکنا چاہیے کہ اس نے احسان فرمایا اور اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رسی کو مزید مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور یوں اللہ کا پیار بھی حاصل کیا جائے۔ اور جہاں ہم اس طرح اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر رہے ہوں گے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی وجہ سے آپس میں مضبوط بندھن میں بندھ رہے ہوں گے۔ اور جب ہم اس طرح بندھے ہوں گے اور اللہ کی رسی کو تھامے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کر رہے ہوں گے تو ہمارا ایک رعب قائم ہو گا جو مخالفین کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا جماعتی وقار بھی جاتا رہے گا اور تمہارے اندر بزدلی بھی پیدا ہو جائے گی جیسا کہ فرمایا: اَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ط إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: 47) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اگر ایسے مواقع آ بھی جائیں جس میں کسی کی طرف سے زیادتی ہوئی ہو تو صبر اور حوصلے سے اس کو برداشت کرنا چاہیے۔ آپس کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں پڑ کر اپنی اناؤں کے سوال پیدا کر کے اپنی طاقتوں کو کم نہ کریں۔ ہر بھائی دوسرے بھائی کی عزت کا خیال رکھے۔ ہر بہن دوسری بہن کی عزت کا خیال رکھے۔ اپنے بچوں کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے احترام پیدا کریں۔ عہدیدار افراد جماعت کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور افراد جماعت عہدیداروں کی عزت کریں، ان کے وقار کا خیال

رکھیں۔ پھر آپس میں عہدیدار ایک دوسرے کی عزت اور احترام کریں۔ ذیلی تنظیموں کے عہدیدار دوسری ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا احترام اپنے اندر اور اپنی تنظیم کے اندر پیدا کریں۔ پھر تمام ذیلی تنظیموں کے عہدیدار جماعتی عہدیداروں کا احترام اپنے دل میں پیدا کریں۔ آپس میں تمام عہدیدار ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھیں۔ عہدیداروں سے میں کہتا ہوں کہ جب یہ چیز عہدیداروں کی سطح پر اعلیٰ معیار کے مطابق پیدا ہو جائے گی۔ تو جماعت کے اندر ایک روحانی تبدیلی خود بخود پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ جس طرح آپ تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کر رہے ہوں گے۔ اسی طرح افراد جماعت ایک دوسرے کا احترام کر رہے ہوں گے اور خیال رکھ رہے ہوں گے۔ ضرورتیں پوری کر رہے ہوں گے۔ قربانی دینے کا شوق پیدا ہو رہا ہو گا۔ پس اس بات کو چھوٹی نہ سمجھیں۔ یہی باتیں آپ کو اعلیٰ اخلاق کی طرف لے جانے والی ہیں اور انہی باتوں کے اپنانے سے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے سے، اپنے اوپر لاگو کرنے سے، ہم جماعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہوں گے۔

آسانیاں پیدا کرنا بھی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے

ان باتوں کے اختیار کرنے کی طرف توجہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھایا ہے کہ آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا کس طرح پیدا کرنی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کے لیے آسانی مہیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی

مدد کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ (ترمذی کتاب البر والصلة باب فی السترة علی المسلم)

پس یہ آسانیاں پیدا کرنا بھی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ خاص طور پر ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی طرف بہت توجہ دیں۔ لیکن یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ غلاظت کو معاشرے میں پلنے اور بڑھنے دیا جائے اور جو غلط حرکات ہو رہی ہوں ان سے اس طرح پردہ پوشی کی جائے کہ جو معاشرے پر برا اثر ڈال رہی ہو۔ اس کی اطلاع عہدیداران کو دینی ضروری ہے۔ مجھے بتائیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرنا یا کسی کے متعلق باتیں سن کے آگے پھیلا نا یہ غلط طریق کار ہے۔ اس معاملے میں پردہ پوشی ہونی چاہیے۔ لیکن اصلاح کی خاطر بتانا بھی ضروری ہے۔ لیکن ہر جگہ بات کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ برائیاں اگر کوئی کسی میں دیکھتا ہے تو ایک احمدی کو بے چین ہو جانا چاہیے، اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ بے چینی سے اس کی غلطیوں کو لوگوں پہ ظاہر نہیں کرنا۔ بے چینی اصلاح کے لئے ہونی چاہیے اور وہیں بات کرنی چاہیے جہاں سے اصلاح کا امکان ہو۔ اگر خود اصلاح نہیں کر سکتے تو جس طرح میں نے کہا ہے پھر عہدیداروں کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ اور پھر یہ عہدیدار رحم اور محبت کے جذبات کے ساتھ اس شخص کی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مومنوں کو ان کے آپس کے رحم، محبت و شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے۔ اس کا سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔ (بخاری کتاب الأدب باب رحمة الناس والبھائم)

پس معاشرے کو تکلیف سے بچانے کے لئے، اپنے آپ کو اس بیماری سے بچانے کے لئے، پاک دل ہو کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، دعا کرنی چاہیے۔ یہ رویے اگر ہوں گے تو یقیناً یہ ایسے رویے ہیں جو معاشرے کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔

پھر آپس کے تفرقہ کو دور کرنے کے لیے، آپس میں محبت کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوبصورت اصل ہمیں بتا دیا۔

روایت میں آتا ہے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے اور یہ کہ وہ راستے میں ایک دوسرے سے ملیں تو منہ پھیر لیں۔ ان دونوں میں سے بہترین وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (الادب المفرد للبخاری، باب من بدء بالسلام)

پس آپس کی رنجشوں کو لمبا نہیں کرنا چاہیے، اس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے جماعتی وقار کو نقصان پہنچاتا ہے۔ غیر اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 اگست 2005ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 520-523)

اگر کوئی شخص کسی جماعتی تعزیر یافتہ سے تعلق رکھتا ہے تو میرے نزدیک اسے نظام جماعت کا کوئی احساس نہیں ہے

”بعض معمولی باتیں ہوتی ہیں جو دلوں کو ٹیڑھا کرنے کا باعث بن جاتی ہیں اور عموماً یہی چیزیں ہوتی ہیں مثلاً دو باتیں ہیں ایک شدید محبت اور ایک شدید غصہ جس میں انتہا پائی جاتی ہو۔ تو اصل میں جو شدید محبت ہے وہی شدید غصے کی وجہ بنتی ہے۔ جب غصہ آتا ہے تو وہ یا تو نفس کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے آتا ہے یا اپنے کسی قریبی عزیز کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ بعض دفعہ میاں بیوی کی جو گھریلو لڑائیاں یا خاندانی لڑائیاں یا کاروباری لڑائیاں ہوتی ہیں ان میں انسان مغلوب الغضب ہو کر ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ تو جب یہ مغلوب الغضب ہوتا ہے تو اس وقت اپنے نفس سے ہی پیار کر رہا ہوتا ہے۔ اس کو اپنے نفس کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آرہی ہوتی اور اس کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ بالکل ہوش و حواس غائب ہوتے ہیں۔

قضاء میں بعض معاملات آتے ہیں اگر فیصلہ مرضی کے مطابق نہ ہو، ایک فریق کے حق میں نہ ہو تو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ہوش و حواس میں نہیں رہتے۔ صاف جواب ہوتا ہے کہ جو کرنا ہے کر لو۔ اور پھر جب تعزیر ہو جاتی ہے، سزا مل جاتی ہے تو پھر معاشرے کے دباؤ کی وجہ سے معافی مانگتے ہیں کہ غلطی ہو گئی، ہمیں معاف کر دیں اور پھر فیصلہ پر بھی عملدرآمد کر دیں گے۔ تو یہ تو وہی حساب ہو جاتا ہے ان کا کہ سوجو تیاں بھی کھالیں اور سوپیاز بھی کھالئے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کے کانوں پر جوں نہیں ریگنتی، جھوٹی آناؤں نے انہیں اپنے قبضے میں لیا ہوتا ہے۔ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اطاعت کرنی ہے۔ ویسے اگر اپنے اوپر کوئی بات نہ ہو، اپنا مسئلہ نہ ہو تو دعوے یہ ہوتے ہیں کہ نظام جماعت پر، خلیفہ وقت پر ہماری توجان بھی قربان ہے۔ لیکن اپنے خلاف فیصلہ ہو جائے تو پھر وہ نہیں مانتے۔ اور پھر نہ صرف مانتے نہیں بلکہ جماعت کے خلاف اعتراض بھی کرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے جو لوگ ہیں وہ اس زمرے میں شمار ہوتے ہیں جن کے دل آہستہ آہستہ مستقل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ جھوٹی آناؤں کی خاطر، چند ایکڑ زمین کی

خاطر وہ اپنا دین بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے عزیز جو مجلس لگاتے ہیں یا ان کو اپنی مجلسوں میں بلاتے ہیں یا بعض دفعہ پاس بٹھا کر کھانا کھلا لیتے ہیں کہ جی مجبوری ہو گئی تھی۔ بعض دفعہ یہ بہانے بن رہے ہوتے ہیں کہ فلاں عزیز کی وفات پر وہ آیا تھا اس لئے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیا۔ تو ایسے لوگ بھی اس مجرم کی طرح بن رہے ہوتے ہیں۔ نظام جماعت کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ خلیفہ وقت کے فیصلوں کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ جماعت کی تعزیر جو ایک معاشرتی دباؤ کے لئے دی جاتی ہے، اس کو اہمیت نہ دیتے ہوئے چاہے ایک دفعہ ہی سہی اگر کسی ایسے سز یافتہ شخص کے ساتھ بیٹھتے ہیں جس کی تعزیر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زبانِ حال سے یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ سزا تو ہے لیکن کوئی حرج نہیں، ہمارے تمہارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے تعلقات قائم ہیں۔ سوائے بیوی بچوں یا ماں باپ کے۔ ان کے تعلقات بھی اس لئے ہوں کہ سز یافتہ کو سمجھانا ہے۔ اور قریبی ہونے کی وجہ سے ان میں دردِ زیادہ ہوتا ہے اس لئے ایک درد سے سمجھانا ہے۔ ان کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص کسی جماعتی تعزیر یافتہ سے تعلق رکھتا ہے تو میرے نزدیک اسے نظام جماعت کا کوئی احساس نہیں ہے۔ اور خاص طور پر عہدیداران کو یہ خاص احتیاط کرنی چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 ستمبر 2005ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 538-539)

جماعتی نظام کو ذیلی تنظیموں کی مدد کرنی چاہیے اور ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مدد کرنی چاہیے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے بعد تمام قائدین سے باری باری ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

★ قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ خود مستعد ہوں اور اپنی تجنید مکمل کریں۔ قائد عمومی نے بتایا کہ جماعت نے تجنید تیار کی ہے وہاں سے ہم لے رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ انصار اللہ کی اپنی تجنید مکمل کریں۔ جماعتی نظام کو ذیلی تنظیموں کی مدد کرنی چاہیے اور ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مدد کرنی چاہیے۔

★ نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ انصار جو آپ کے ذریعہ احمدی نہیں ہوئے وہ آپ کے تحت آنے چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنی مجالس کے زعماء کو کہیں کہ ان نومبائعین کے گھروں میں جائیں۔ ان سے رابطہ کریں۔ ان کو نماز سکھائیں۔ جو مسلمان نہیں ہیں۔ فرمایا جب کوئی نومبائع جگہ تبدیل کرے تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ وہ کس علاقہ میں منتقل ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ دس سالوں میں انصار اللہ کی جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کو تلاش کریں۔ اس کام کیلئے کافی توجہ کی ضرورت ہے۔

★ قائد تعلیم نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ انصار کو پورے سال کا لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔ رسالہ ”الوصیت“ پڑھنے کیلئے دیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی معین رپورٹ آپ کو آنی چاہیے کہ کتنوں نے پڑھ لیا ہے۔ عاملہ ممبران کا بھی جائزہ لیں کہ کتنوں نے یہ کتاب پڑھی ہے۔ مرکزی طور پر سارے ملک کے انصار سے امتحان لیں۔ فرمایا کسی کتاب کے چند صفحے دے دیں۔ بے شک کتاب دیکھ کر حل کر دیں یہ کام کر لیں۔ بہت بڑا کام ہے۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے بجٹ اور ماہانہ چندوں کا جائزہ لیا

اور ہدایت دی کہ تجنید کے مطابق تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

★ قائد اشاعت نے بتایا کہ الفضل انٹرنیشنل میں انصار اللہ جرمنی کا رسالہ ”الناصر“ شائع ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا الفضل انٹرنیشنل کتنے انصار پڑھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتنے انصار کے گھروں میں الفضل آتا ہے۔ آپ کی مجلس عاملہ، ریجنل عاملہ اور مقامی مجالس عاملہ کو بھی آنا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پندرہ سو (1500) کی تعداد میں اس کی خریداری بڑھائیں، پچاس فی صد انصار ایسے ہونے چاہئیں جن کے ہاں الفضل آتا ہو۔

★ قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔ فرمایا چھوٹی مجالس میں اپنے زُعماء کو active کریں۔ جن کے گھر نماز سنٹر سے دور ہیں وہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالا کریں۔

★ قائد خدمت خلق (ایثار) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ انصار ہسپتالوں میں جا کر مریضوں، بوڑھوں کا حال پوچھیں اور پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ دوسرے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہوئے ہیں ان کے جا کر حالات دیکھیں اور ان سے تعلقات بنائیں۔

★ قائد تحریک جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا تحریک جدید کا چندہ جماعت کی وصولی کا 1/4 ہونا چاہیے۔

★ قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی جن مجالس سے ماہانہ رپورٹس نہیں آتیں وہاں سے باقاعدگی سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ باقی مجالس کو بھی active کریں اور تمام مجالس رپورٹس بھیجیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ جو انصار لازمی چندہ نہیں دے رہے وہ لازمی چندہ دیں گے تو ان سے مجلس انصار اللہ کا قبول ہو گا۔ جو مجلس

انصار اللہ کا چندہ دیتا ہے اور لازمی نہیں دیتا تو وہ اس کا انصار اللہ کا چندہ لازمی چندہ میں شمار کیا جائے اور جماعت کے کھاتہ میں چلا جائے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ میری آمد اتنی ہے، میں اس پر اتنا دوں گا تو آپ لکھ لیں اور اس سے لے لیا کریں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ تربیت ہونی چاہیے۔ نفس کی اصلاح ہو، دین کی طرف رجحان ہو، خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو، اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو موصی ہے اس کو سمجھانا چاہیے کہ وصیت کرنے کے بعد تم نے اعلیٰ معیار کی قربانی کا وعدہ کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے۔ اپنے اس عہد اور اعلیٰ معیار کی قربانی سے پھر رہے ہو۔ فرمایا جو موصی نہیں ہیں ان کو بھی سمجھاتے رہنا چاہیے کہ یہ چندہ بھی جماعت کی طرف سے مقرر شدہ ہے۔ ذیلی تنظیموں کا بھی مقرر شدہ ہے۔ اس کو بھی باقاعدہ ادا کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کو فرمایا کہ آپ کو چاہیے کہ 2008ء تک پانچ مساجد بنا کر دیں۔ چندوں کا مسئلہ نہیں ہے، جرأت پیدا کریں، حوصلہ پیدا کریں، خدا تعالیٰ خود حالات پیدا کر دے گا۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمی مورخہ 3 ستمبر 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 اکتوبر 2005ء)

اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے تمہارے جتنے بھی عہد ہیں ان کی حفاظت کرو

”یہ ایمان کی نرم ٹہنیاں بھی اس وقت مضبوط ہوں گی جب اپنے نفس پر کسی برائی کو غالب نہیں آنے دو گے۔ اور جب یہ چیز حاصل کر لو گے تو ایمان میں مزید مضبوطی پیدا ہوگی اور پھر اگلا قدم یہ ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے تمہارے جتنے بھی عہد ہیں ان کی حفاظت کرو۔ جتنی امانتیں ہیں ان کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی کا بہت بڑا عہد اس زمانے کے امام کے ساتھ ہے، ان کو مان کر ہے۔ جو عہد بیعت آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہوا ہے، ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ ان دس شرائط بیعت کی پابندی کر رہا ہے؟ ہر احمدی خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا ہے کہ اے خدا! میں تیری تعلیم کو بھلا بیٹھا تھا لیکن اب مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر عہد کرتا ہوں کہ میرے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما آئندہ انشاء اللہ میں اس عہد پر قائم رہوں گا۔

پھر عہدیداروں کے عہد ہیں۔ ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ وہ جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جائزہ لیں کہ اپنے کام، اپنے فرائض کا حق ادا نہ کر کے وہ کہیں گناہگار تو نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی بجائے، ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری کی بجائے اس کو سکھا تو نہیں رہے۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر پہلو پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جائزہ لیں کہ کوئی پہلو ایسا تو نہیں رہ گیا جس سے میرا ایمان وہیں رک گیا ہو۔ مجھے تو حکم ہے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ جہاں نیکیوں میں ترقی رکی وہاں ایمان کی ترقی بھی رک جائے گی۔ غرض یہ عہد اور امانتیں اس قدر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ ایک عہد سے دوسرا عہد سامنے آتا چلا جاتا ہے۔ اور ایک امانت کی ادائیگی کے بعد دوسری امانت کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ چاہے وہ ایک عام احمدی کی طرف سے ہو، عہدیداروں کی طرف سے ہو یا کسی ذمہ دار کی طرف سے ہو۔ اور یہیں پر

بس نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد جو تم نے ایمان کے درخت کو مضبوط کیا ہے اس پر بھی ابھی پھل نہیں لگے گا جس سے تم بھی فیض پاسکو اور دوسرے بھی فیض اٹھائیں۔ اس کے لئے اور طاقتیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ غرض یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کو تازہ نگاری جاری رکھنا ہو گا۔ اور جب ان نیکیوں میں اور ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش میں باقاعدگی آجائے گی پھر ایمان ایسی حالت میں پہنچ جائے گا کہ جب ہر فعل خود بخود خدا کی رضا حاصل کرنے والا فعل ہو گا۔ پس ہر احمدی کو اپنے ہر فعل سے خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب یہ صورت ہو جائے گی تو اپنے ماحول پر بھی آپ پہلے سے بہت بڑھ کر اثر انداز ہو رہے ہوں گے۔ اور احمدیت اور حقیقی اسلام کے پیغام کو لوگوں کی ہمدردی اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے پھیلا رہے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ آپ اس طرف توجہ کریں۔ اپنی ایمانی حالت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی احمدیت کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنے والے ہوں۔ اور آپ کی زندگی بھی پھل لانے والی زندگی بن جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2005ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 552-553)

جب تربیت کر لیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ انصار کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کریں یا کتاب کا کوئی حصہ مقرر کریں اور پھر انصار سے اس کا امتحان لیں اور انہیں کہیں کہ بے شک کتاب سے دیکھ کر پرچہ حل کر لیں لیکن سب امتحان دیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلاتے رہیں کہ گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ ان کو نماز پڑھائیں، قرآن کریم کی تلاوت کی عادت ڈالیں اور نگرانی بھی کریں۔

★ قائد عمومی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس ہیں جو آپ کو ریگولر رپورٹس بھجواتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تمام مجالس سے ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ تیار کر کے مجھے بھجوا کر لیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ قائد عمومی کا یہ بڑا کام ہے کہ اپنے تمام حلقہ جات کو active کریں، خود بھی دورہ کریں، وفود بھجوائیں۔

★ نائب صدر صف دوم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے خاص پروگرام بنائیں۔ ان کی جوانی کی روح قائم رہنی چاہیے۔

★ قائد وقف جدید اور قائد تحریک جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی جو انصار نو مبالغہ ہیں ان کو سنبھالیں اور انصار کی تنظیم کا بھی حصہ بنائیں۔

★ قائد تبلیغ و قائد ایثار سے بھی ان کے پروگراموں کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں اور وہاں تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور رابطے کریں۔ فرمایا۔ ڈنمارک کے جو چار جزیرے ہیں ان سب میں پیغام پہنچانے کے لئے پروگرام بنائیں اور دورے کریں۔ مختلف قوموں کے جو لوگ آباد ہیں ان میں بھی تبلیغ کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ ایشار کو ہدایت فرمائی کہ اولڈ پیپلز ہوم (old people's home) میں جائیں۔ خود بھی جائیں اور دوسرے انصار کو بھی بھجوائیں۔ ساتھ پھل، پھول وغیرہ لے جائیں۔ اس طرح ان کا حال پوچھیں۔ ان سے باتیں کریں اور تعلق بڑھائیں۔

★ قائد تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔
 ★ قائد مال سے حضور انور نے بجٹ اور انصار کے ماہانہ چندہ کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔ فرمایا ممبر شپ چندہ کا حساب علیحدہ رکھیں اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ رکھیں۔ فرمایا جو انصار مجلس کے چندہ کو اہمیت نہیں دیتے ان کو آہستہ آہستہ سمجھاتے رہیں۔ آپ کا کام سمجھانا اور سمجھاتے چلے جانا ہے۔ ان میں قربانی کا احساس پیدا کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قائد تربیت جب تربیت کر لیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص لازمی چندہ ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیم کا چندہ نہیں لینا۔ سوائے اس کے کہ اس کو بتایا جائے کہ تم جو ذیلی تنظیم کا چندہ دے رہے ہو اس کو لازمی چندہ میں ڈال رہے ہیں۔

★ ایک سوال کے جواب پر کہ جو شخص چندہ اجتماع یا مجلس کا ماہانہ چندہ نہیں دیتا لیکن صدقہ دینا چاہتا ہے تو کیا اس سے صدقہ لے لیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو صدقہ دینا چاہتا ہے اس سے صدقہ لے لیا جائے لیکن اس کو مجلس کا چندہ اور اجتماع کا چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں اور سمجھاتے رہیں۔

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک 10 ستمبر 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2005ء)

نومبائےین کو شروع سے ہی جماعت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدر انصار اللہ صف دوم کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم اس لئے بنایا گیا تھا کہ خدام سے انصار اللہ میں جانے والے سست نہ ہو جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سائیکل چلائیں، سیر کریں۔ فرمایا ان کو active رکھنا آپ کا کام ہے۔ فرمایا ان کو خدمت خلق کے پروگراموں میں شامل کریں۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کے بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ فرمایا انصار اللہ کے چندہ مجلس اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا کریں۔

★ قائد ایثار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو بڑی عمر کے انصار ہیں یہ ہسپتالوں میں جائیں، اولڈ پیپلز ہوم (old people's home) میں جائیں، بیماروں کی عیادت کریں۔ ان کا حال دریافت کریں۔ اپنے ساتھ پھول، پھل وغیرہ لے جائیں۔ اس طرح تعلق بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بھی جائزہ لیں کہ افریقہ، قادیان وغیرہ میں انصار اللہ سویڈن خدمت خلق کے تحت کیا خدمت کر سکتی ہے۔

★ شعبہ نومبائےین کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین سال بعد نومبائع نہیں رہتا۔ تین سال کے بعد اس کو باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو نومبائےین انصار کی عمر کے ہیں ان کو اپنے اجتماع پر لے کر آئیں۔ ان کو شروع سے ہی جماعت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا جب ان کو اپنے پروگراموں میں شامل کریں گے تو ان کو نمازوں اور چندوں کی عادت پڑے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویسے تو یہاں ایسے انصار بھی ہیں جن کو سویڈش زبان آتی ہے۔ فرمایا ان نومبائےین سے ملیں۔ ان کو اپنے ساتھ شامل کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خطبہ جمعہ سویڈش زبان میں ہونا چاہیے، اردو زبان میں اس کا خلاصہ بتا دیا جائے۔ فرمایا ایم ٹی اے پر جب خطبہ آتا ہے تو سن کر کم از کم 15-20 منٹ کا خلاصہ بنایا کریں۔ میرا خطبہ سن کر نوٹ لے لیا کریں اور اس کا سویڈش میں ترجمہ کر لیا کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کو نظام کا حصہ بنانے کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو پہلے سے بتا دیا کریں کہ جماعت کسی فرد کی نہیں ہے۔ آپ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ جس کے ذریعہ بیعت ہوئی ہے اس کو ساتھ لے جا کر بتا دیا جائے کہ اب یہ نومبائع جماعت کے سپرد ہے۔ بیعت کروانے والا خود بتا دے کہ اب تم نظام کا حصہ ہو۔ جماعت تم سے رابطہ رکھے گی۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب شعبہ تربیت کا رابطہ active ہو گا تو بیعت کرانے والے کا خود بخود پیچھے چلا جائے گا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر شہر اور ہر علاقے میں اپنی ٹیم بنائیں جو ان نو مبائعین کے قریب ہوں اور رابطہ کر سکیں۔ آپ خود تو ہر جگہ نہیں جاسکتے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کا کم از کم ہر ہفتہ نومبائع سے رابطہ ہونا چاہیے تاکہ جب وہ کہیں دوسری جگہ منتقل ہو تو آپ کو اطلاع دے کر جائے کہ فلاں جگہ جا رہا ہوں، وہاں میں کس سے رابطہ کروں؟

★ قائد تحریک جدید اور قائد وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ ٹارگٹ بنا کر کام کریں۔

★ قائد تبلیغ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ نے نیا چارج سنبھالا ہے تو گزشتہ تمام ریکارڈ دیکھیں، فائلوں کا مطالعہ کریں اور پھر آگے چلیں۔ فرمایا کہ کتب کا سٹال لگانا تو ایک چھوٹا سا ذریعہ تبلیغ ہے۔ یہ آپ کی تبلیغ کا کل ذریعہ نہیں ہے۔ آپ وسیع پیمانہ پر اپنے تبلیغی پروگرام بنائیں۔ مختلف پاکٹ (pocket) تلاش کریں۔ دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین، عرب، البانین، یوگوسلاوین، ہنگری، پولش وغیرہ مختلف جگہوں پر آباد ہیں۔ مختلف ممالک کے لوگ آتے رہتے ہیں ان سے رابطہ کریں اور ان کے پاس جائیں اور پیغام

پہنچائیں۔ فرمایا اپنی تبلیغ کی ٹیمیں بنائیں۔ مالمو (Malmo) میں بھی بنائیں اور سٹاک ہوم (Stockholm) میں بھی بنائیں اور ان میں صفِ اوّل، صفِ دوم کے انصار کو شامل کریں۔ فرمایا سٹاک ہولم لگا لینا کافی نہیں یہ تو پرانا طریق ہے۔ اب نئے نئے راستے تلاش کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مختلف قوموں سے جو لوگ احمدی ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ آپ کی قوم میں نفوذ کا کیا ذریعہ ہے۔ کیا طریق ہے رابطوں کا، ان نو مبائعین کو کہیں کہ آپ پروگرام بنائیں، مجلس لگائیں ہم تبلیغ کے لئے آئیں گے۔

★ قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے مطالعہ کے لئے کوئی کتاب مقرر کریں ان کا امتحان لیں۔ ساری مجلس عاملہ کا بھی امتحان لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار کو کہیں کہ بے شک دیکھ کر پرچہ حل کریں لیکن سب انصار آپ کے امتحان میں شامل ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو خطبے سنتے ہیں ان کے بارہ میں آپ کو معین طور پر علم ہونا چاہیے۔ فرمایا والدین کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کو گھروں میں نمازیں پڑھائیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کروائیں اور اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔

★ قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ماہانہ رپورٹ فارم میں ہر شعبے کا علیحدہ علیحدہ سوانامہ تیار کریں۔ اس طرح مجالس سے ہر شعبہ کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ آئے گی۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ انصار جو رسالہ شائع کرتے ہیں وہ آدھا اردو میں اور آدھا سویڈش زبان میں شائع کیا کریں۔ فرمایا صفِ دوم کے انصار کی ٹیم بنائیں وہ ترجمہ کر دیا کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تجنید کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ قائد تجنید علیحدہ بنائیں۔ وہ اپنی تجنید مکمل کرے اور جو لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں ان کو بھی رابطہ کر کے اپنی تجنید میں شامل کرے۔

(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ سویڈن 14 ستمبر 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2005ء)

ہمارے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی دعا ہی ہے

”پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ کرے کہ آپ سب اس اجتماع سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں اور علم و عرفان اور روحانیت سے معمور ہو کر یہاں سے بخیریت اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ آمین

مجھے یہ کہا گیا ہے کہ اس موقع پر آپ کو کوئی پیغام بھجواؤں۔ میرا پیغام تو یہی ہے جس پر میں شروع دن سے زور دیتا چلا آیا ہوں کہ ہمارے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی دعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔ دعا ہی ہمارا ہتھیار ہے اس کے سوا اور کوئی ہتھیار ہمارے پاس نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو مکہ کی گلیوں میں خدائے تعالیٰ کے آگے رورود کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تلواں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔“

پھر آپ فرماتے ہیں:

”یہ میری نصیحت جس کو ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔“

ابھی کچھ دنوں تک رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔ اس مہینہ کا بھی دعاؤں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ پھر آپ تمام انصار پُرانے بھی اور نو مبائعین بھی دعاؤں پہ زور دیں۔ دعاؤں سے اپنے مولیٰ کو راضی کریں اور اسی سے مدد کے طالب ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔“ اللہ تعالیٰ آپ سب کو دعا کا حقیقی عرفان عطا فرمائے۔ آمین“

(پیغام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 16 تا 18 ستمبر 2005ء ہفت روزہ بدر قادیان 27 ستمبر 2005ء)

عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام قائدین سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر ایک کو ہدایات سے نوازا۔

★ نائب صدر صف دوم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے آپ کے پروگرام علیحدہ ہونے چاہئیں۔ صف دوم کے انصار کے لئے آپ نے کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن (constitution) پڑھیں اور کام کریں۔

★ صدر مجلس انصار اللہ ناروے نیشنل مجلس عاملہ ناروے میں سیکرٹری تعلیم بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بہت سے قائدین عاملہ مجلس انصار اللہ کے پاس جماعت کی نیشنل مجلس عاملہ میں بھی عہدے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو مجلس عاملہ انصار اللہ کے عہدیدار ہیں ان کے پاس کوئی دوسرا عہدہ نہیں ہو گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر ناروے کو فرمایا کہ آپ پہلے یہ جائزہ لیں کہ کس کو جماعت کے عہدہ سے ہٹانا ہے اور کس کو انصار اللہ کے عہدے سے ہٹانا ہے۔ فرمایا پہلے جائزہ لے کر مجھ سے منظوری حاصل کریں پھر ان کو ہٹا کر ان کی جگہ نیا انتخاب کروائیں۔

★ قائد تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کب تبلیغی دورے کرتے ہیں۔ سال میں کتنے دورے کئے ہیں۔ جس جگہ ایک دفعہ گئے ہیں کیا دوبارہ بھی وہاں کا دورہ کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انصار اللہ میں سے ٹیمیں نکالیں۔ مختلف علاقوں کے لئے ٹیمیں بنائیں جو وہاں جائیں اور تبلیغ کریں اور پھر مسلسل رابطے رکھیں۔ ٹیموں کو activate کریں۔ یہ دورے کریں اور بار بار جائیں۔ ایک دفعہ جانے سے تو پتہ نہیں چلتا۔ نہ تو آپ کو قیافہ

شناسی ہے کہ ایک دفعہ وہاں جا کر ہی سب کچھ پتہ چل جائے اور نہ ہی اگلا شخص پہلی مرتبہ کھل کر اظہار کرتا ہے۔ فرمایا بار بار رابطہ کریں۔ فرمایا یہاں ترک، بوزنیں، سر بین ہوں گے۔ جائزہ لیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں آباد ہیں۔ کہاں ان کی پاکٹس (pockets) ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور رابطے اور تعلق بڑھائیں۔

★ قائد تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں سے شفٹ ہوئے ہیں لیکن ان کی کمائی ناروے میں ہے تو چندہ ناروے میں ہی دینا ہے۔

★ قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ سال میں اجتماع کے علاوہ بھی امتحان لیں۔ کم از کم سال میں ایک دفعہ تولیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کر لیں اور پھر اس کا امتحان لیں۔ فرمایا آپ نے رسالہ وصیت انصار کو پڑھنے کے لئے دیا ہے تو چیک کریں کہ کتنوں نے پڑھا ہے۔

★ قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ گھروں میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں اور بچے نمازیں پڑھ رہے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ انصار اللہ کو اس طرف مسلسل توجہ دلاتے رہنا آپ کا کام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد صحت جسمانی و ذہانت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

★ قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنی مجالس سے ہر ماہ رپورٹس لیا کریں اور مجھے باقاعدگی سے ہر ماہ آپ کی طرف سے رپورٹ آنی چاہیے۔ جس ماہ کوئی کام نہیں ہوا، اس ماہ کی رپورٹ میں یہ لکھیں کہ کوئی کام نہیں ہوا لیکن رپورٹ ہر ماہ ضرور بھجوانی ہے۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کے سالانہ بجٹ، کمانے والے انصار، چندہ مجلس دینے والے انصار اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ قائد مال لمبا عرصہ ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے پوری طرح معلومات پیش نہ کر سکے جس پر حضور انور نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اگر آپ ملک سے باہر رہتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ جماعت سے، نظام سے اور اپنے عہدے

سے انصاف کرتے ہوئے اپنا اسسٹنٹ بنا کر رکھنا تھا۔ چندہ کے معیار کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔ احساس دلانا مقصد ہے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

★ قائد ایثار کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بوڑھوں کے پاس چلے جایا کریں۔ اسی طرح ہسپتالوں میں جایا کریں۔ مریضوں کی عیادت کریں، پھل پھول وغیرہ ساتھ لے گئے۔ اس طرح رابطے اور تعلقات بڑھیں گے اور خدمت بھی ہوگی۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہ کمال نہیں ہے کہ آپ نے کیا کام کیا۔ کمال یہ ہے کہ آپ نے دوسروں سے کیا کام کروایا۔ فرمایا آپ سب اپنے عہدوں کا حق ادا کریں اور وقت دیا کریں۔ فرمایا ”یہاں انصار کی بڑی تعداد نہیں ہے آپ ہر ایک کو active کر سکتے ہیں۔ آپ کو تو دنیا کے لئے نمونہ ہونا چاہیے۔“

(میننگ نیشنل مجلس انصار اللہ ناروے مؤرخہ 23 ستمبر 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2005ء)

اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈالیں

”اس زمانے میں جس میں مادیت کا دور دورہ ہے احمدی ہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے اس کے گھر بھی تعمیر کرتا ہے اور اس کی عبادت سے اپنے آپ کو سجانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اپنی نسلوں میں بھی ان کی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ یہ روح پھونکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مہمساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی۔ وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندہ دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔ یہ مداب بھی شاید ہو۔

حالات کی وجہ سے پاکستان میں تو میں اس پر زور نہیں دیتا لیکن باہر پتہ نہیں، ہے کہ نہیں اور اسے اب بیرون کہنے کی تو ضرورت بھی نہیں۔ عموماً مساجد کی ایک مد ہونی چاہیے اس میں جب بچے پاس ہو جائیں تو اس وقت یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں بے شمار احمدی بچے امتحانوں میں پاس ہوتے ہیں۔ اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ ان والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سی فکروں سے آزاد فرمادے گا۔“

ذیلی تنظیموں کا نظام بیاہ شادیوں پر نظر رکھے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگادیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بے ہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات اور فضول حرکتوں سے محفوظ ہے لیکن جس تیزی سے دوسروں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی ہندوستانی معاشرہ میں یہ چیزیں راہ پار ہی ہیں۔ دوسرے مذہب والوں کی دیکھا دیکھی جنہوں نے تمام اقدار کو بھلا دیا ہے اور ان کے ہاں تو مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ شرابیں پی کر خوشی کے موقع پر ناچ گانے ہوتے ہیں، شور شرابے ہوتے ہیں، طوفان بد تمیزی ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اس معاشرے کے زیر اثر احمدیوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے بلکہ بعض اکاڈکاشکایات مجھے آتی بھی ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔ بعض ایسے بیہودہ گانے گائے جاتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا یہ ہندو اپنے شادی بیاہوں پر تو اس لئے گاتے ہیں کہ وہ دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ مختلف مقاصد کے لئے، مختلف قسم کی مورتیاں انہوں نے بنائی ہوتی ہیں جن کے انہوں نے نام رکھے ہوئے ہیں ان سے مدد طلب کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے لوگ بغیر سوچے سمجھے یہ گانے گا رہے ہوتے ہیں یا سن رہے ہوتے ہیں۔ اس خوشی کے موقع پر بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو طلب کرنے کے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، آئندہ نسلیں اسلام کی خادم پیدا ہوں، اللہ تعالیٰ کی سچی عباد بننے والی نسلیں ہوں، غیر محسوس طور پر گانے گا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس جو شکایات آتی ہیں ایسے گھروں کی ان کو میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں

شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بعض گھر جو دنیا داری میں بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں ان کی ایسی رپورٹس آتی ہیں اور کہنے والے پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ فلاں امیر آدمی تھا اس لئے اس پر کارروائی نہیں ہوئی۔ یا فلاں عہدیدار کا رشتہ دار عزیز تھا اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی، اس سے صرف نظر کیا گیا۔ غریب آدمی اگر یہ حرکتیں کرے تو اسے سزا ملتی ہے۔ بہر حال یہ تو بعض دفعہ لوگوں کی بدظنیاں بھی ہیں لیکن جب اس طرح صرف نظر ہو جائے، چاہے غلطی سے ہو جائے اور پتہ نہ لگے تو یہ بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بارے میں واضح کردوں کہ ایسی حرکتیں جو جماعتی و قاری کی اور اسلامی تعلیم اور اقدار کی دھجیاں اڑاتی ہوں اگر مجھے پتہ لگ جائے تو ان پر میں بلا استثنا، بغیر کسی لحاظ سے کارروائی کروں گا اور کی بھی جاتی ہے اس لئے یہ بدظنیاں دور ہونی چاہئیں۔ بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے۔ گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں اس لئے آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم و رواج تیزی سے راہ پارہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں، ان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کر لیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں، دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہیے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے؟ آج کل پاکستان میں کیونکہ شادیوں کا سیزن ہے تو جیسا کہ میں نے کہا اکاڈکائیہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے چند مہینے خاص طور پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ویسے تو جب بھی اور جہاں بھی اس قسم کی حرکتیں ہو رہی ہوں فوری نوٹس لینا چاہیے۔“

وصیت کے نظام میں انصار کو شامل کرنے کیلئے خاص کوشش ہونی ہے

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائدِ عمومی سے مجالس کی تعداد دریافت فرمائی اور مجلس اور جماعت کا فرق سمجھایا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جائزہ لیا کہ کتنی مجالس باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں اور کتنی ہیں جو بے قاعدہ ہیں یا نہیں بھجواتیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو مجالس باقاعدہ ہر ماہ اپنی رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو صرف میٹنگ میں توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ خطوط لکھیں اور بار بار یاد دہانی کروائیں۔

★ پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا جائزہ لیا کہ جب آپ کو (قائدِ عمومی کو) رپورٹس موصول ہوتی ہیں تو کیا کرتے ہیں۔ صدر صاحب کیا کرتے ہیں اور قائدین اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں کیا کرتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائدِ عمومی کو ہدایت فرمائی کہ آپ رپورٹس صدر صاحب کو دیا کریں۔ وہ اپنے ریمارکس دیں جو اُن مجالس کو بھجوا دیا کریں۔ قائدین کو کہیں کہ وہ آفس آئیں اور اپنے شعبوں کی رپورٹس دیکھیں اور اپنے شعبہ پر ریمارکس دیں جو مجالس کے متعلقہ سیکرٹریان کو بھجوائے جائیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائدِ عمومی کو توجہ دلائی کہ آپ نے ہر مجلس کو اُس کی رپورٹ کی رسیدگی سے مطلع کرنا ہے کہ فلاں مہینہ کی رپورٹ مل گئی ہے۔ اس طرح مجالس زیادہ مستعد اور فعال ہوں گی۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صدر مجلس کو حق ہے کہ جو زعم صحیح طرح کام نہیں کر رہا اس کو تبدیل کر دیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ مجھے ہر ماہ باقاعدگی سے آپ کی رپورٹ آنی چاہیے۔

★ نائب صدر صفِ دوم سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے صفِ دوم کے انصار کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے؟ پھر فرمایا: ان کے لئے علیحدہ پروگرام بنائیں۔

نیز فرمایا مجالس جو ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں اس میں صف دوم کا سیشل کالم ہوتا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ مجالس میں صف دوم کے تحت کیا کام ہوا ہے اور کیا پروگرام جاری ہیں۔

★ قائد اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا کریول (Creole) زبان میں ترجمہ شائع کرتے اور احباب میں تقسیم کرتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی مجلس انصار اللہ کانیز لیٹر ہونا چاہیے جس میں مہینہ کے چاروں خطبات کا ذکر ہو اور کریول (Creole) زبان میں ترجمہ شائع ہو۔

★ قائد تجنید کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر وقت اپڈیٹ (update) رکھیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ آپ کو دو معاون صدر رکھنے کی اجازت ہے۔ آپ ان کے سپرد کوئی بھی خاص کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً وصیت کے نظام میں انصار کو شامل کرنے کیلئے خاص کوشش ہونی ہے۔ یہ کام معاون صدر کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صف دوم کے اندر کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ انصار وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔

★ قائد تعلیم سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا سیشل پروگرام بنایا ہے؟ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے شعبہ کا تعلق انصار اللہ کی دینی تعلیم کے بارہ میں ہے۔ آپ کے پاس یہ سارا ریکارڈ ہونا چاہیے کہ کتنے انصار سادہ نماز جانتے ہیں، کتنے باترجمہ جانتے ہیں، قرآن کریم ناظرہ کتنے جانتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو باترجمہ جانتے ہیں۔ کتنے انصار روزانہ تلاوت کرتے ہیں اور کتنے باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی کتاب مطالعہ کیلئے مقرر کریں۔ سوال نامہ بنائیں اور پھر امتحان لیں۔ فرمایا اپنے ممبرز کو activate کریں۔

★ قائد ایثار نے بتایا کہ بوڑھے لوگوں، بیمار لوگوں کا وزٹ کرتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میڈیکل کیمپ لگائیں، غربا کی مدد کریں، ہسپتالوں میں آپ کی ٹیمیں جائیں۔ بعض مریض ہوتے ہیں جو غریب ہوتے ہیں انہیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا بھی

جائزہ لیں اور ایسے لوگوں کی مدد کے پروگرام ہوں۔ فرمایا: اپنی ٹیمیں ہفتہ وار بھجوائیں۔ اس سے جہاں غربا کی مدد ہوگی وہاں غرباء سے آپ کا مستقل رابطہ ہو جائے گا اور ان کو احمدیت سے متعارف کروا سکیں گے۔

★ قائد وقف جدید کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ اس وقت جو انصار چندہ وقف جدید ادا کر رہے ہیں، وہ انصار کی کل تعداد کا نصف سے بھی کم ہے۔ آپ کو آگے بڑھنا چاہیے۔

★ قائد تربیت نو مبائعین سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال کے کتنے نو مبائعین ہیں جو آپ کے ریکارڈ میں ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین سال بعد نو مبائع جماعت کے نظام کا باقاعدہ حصہ بن جاتا ہے، نو مبائع نہیں رہتا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نو مبائع انصار کی لسٹ بنائیں، ان سے رابطہ کریں، ان کی تربیت کریں، ان کو ٹرینڈ کریں۔ آپ کی ہر مجلس میں جو نو مبائع انصار ہیں ان سے رابطہ کے لئے اپنے شعبہ کے تحت لوگوں کو مقرر کریں جو ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر نو مبائع سے رابطہ ہونا چاہیے۔ فرمایا 2008ء تک ہر نو مبائع کو نظام کا مکمل حصہ بننا چاہیے۔

★ قائد تبلیغ اصلاح و ارشاد کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مستعد ہوں اور تبلیغ کے لئے پلاننگ کریں۔

★ قائد تربیت کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئیں کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کتنے کر رہے ہیں، کتنے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار کو نمازوں میں باقاعدہ ہونا چاہیے۔ ہر ناصر کو پانچ نمازیں باقاعدہ ادا کرنی چاہئیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ شعبہ تعلیم اور تربیت بعض کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

★ قائد ذہانت و صحت جسمانی کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صف دوم کی

کھیلوں کے پروگرام میں ان کی مدد کریں۔

★ قائد مال کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ”آپ نے اپنے ریزرو فنڈ سے جو بھی خرچ کرنا ہے میری اجازت سے کرنا ہے۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ مارشس 5 دسمبر 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30 دسمبر 2006ء)

ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں

”یہاں کی تاریخ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ گویا وہ ایک جان تھے اور اس کا اثر تھا کہ ان چند لوگوں نے آج سے ستر (70) سال بلکہ اس سے بھی پہلے چھ سات سو افراد کی جماعت بنا لی۔ اب ان میں سے ایک ایک کے آگے کئی کئی بچے ہیں۔ ان میں تو نسل بڑھ رہی ہے لیکن تبلیغ کے میدان میں پیچھے ہیں۔ اس کی ایک وجہ دنیا داری کی طرف زیادہ توجہ بھی ہو سکتی ہے۔ آپس کی، ان لوگوں کی طرح پیار و محبت میں کمی کی وجہ سے، بھی ہو سکتی ہے۔ پس اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے جہاں اپنی کمزوریوں کو دور کریں، وہاں جیسا کہ میں نے کہا، تبلیغ میں بھی آگے بڑھیں، لوگوں کی رہنمائی کریں۔ لیکن اس کے لئے اپنے بھی اعلیٰ عمل اور عملی نمونے دکھانے ہوں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ کمزوری یہاں کافی ہے کہ تبلیغ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہیے۔ اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔ ارد گرد کے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں جہاں بھی آبادی ہے وہاں وفد بھیجیں اور ان جزیروں کو احمدیت کی آغوش میں لائیں۔ یہاں اس جزیرے میں بھی تبلیغ کریں۔ مسلمان یہاں اگر خلاف ہیں تو اپنے مولویوں کے احمدیت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے خلاف ہیں۔ ان کے علم میں ہی نہیں ہے کہ احمدیت کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور ہمارا کیا ایمان ہے اور کیا مانتے ہیں۔ کئی مسلمان شرفاء باوجود ان فساد یوں کے جلوس نکالنے اور تقریریں کرنے کے، جو کہ ہمارے جلسے کے دوران آخری دن انہوں نے کیں، یہ شرفاء ہمارے جلسے میں شامل ہوئے اور مجھے ملے اور اسلام کی صحیح تصویر دکھانے اور احمدیت کے حقیقی پیغام کے پہنچانے کا شکریہ ادا کر کے گئے۔ تو یہ مستقل تبلیغی رابطے اگر ہوں گے تو انہیں احمدیت کی حقیقی تعلیم سے آگاہی ہوگی۔ پس آپ لوگ ایک ہو کر اس تبلیغی مہم میں جُت جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

یاد رکھیں یہی ایک ذریعہ ہے جس سے آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے اور اپنی اولادوں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔ اپنے نوجوان بچوں اور بچیوں کو دنیا کے گند سے بچا کر رکھ سکیں گے۔ اپنے بچوں میں بھی اس بات کو راسخ کریں کہ تمہارے باپ دادا نے، تمہارے بزرگوں نے احمدیت کو صحیح سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بے انتہا فضلوں سے نوازا۔ تم لوگ بھی بجائے یہ دیکھنے کے کہ دنیا آج کل کس طرف جارہی ہے یہ دیکھو کہ خدا تعالیٰ تمہیں کس طرف بلارہا ہے۔ پس اس طرف آؤ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ پس اس کے لئے آپ کو اپنے بچوں کے لئے اپنے عملی نمونے بھی پیش کرنے ہوں گے، اپنے اندر سے بھی چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ختم کرنا ہو گا۔ آپ لوگوں کو خود بھی نیکیوں کو اپنانا ہو گا۔ آج کل معاشرے میں بہت سی ایسی برائیاں ہیں جن کا اثر ہمارے معاشرے میں پڑ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے خود بھی ان سے بچیں اور اپنی اولادوں کو بھی ان سے بچائیں۔ کیونکہ اسی میں اب آپ کی بہتری ہے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور نوجوان بھی اور بوڑھے بھی اور مرد بھی اور عورتیں بھی نیکیوں کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھنے والے ہوں تاکہ اپنی نسلوں اور نئے آنے والوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احمدیت کے پیغام کو اپنے عمل سے بھی اپنے ہم قوموں کو پہنچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں اب تک جو سستی ہوئی ہے اس کی کمی کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آپ کو ہر لحاظ سے اپنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا جماعت اور خلافت سے جذبہ اخلاص و وفا ہمیشہ قائم رہے اور اس میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتا رہے۔ آمین“

2006

اراکین مجلسِ عالمہ مجلس انصار اللہ بھارت کو زریں ہدایات

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائدین سے ان کے شعبوں کا تعارف، ان کے کام، آئندہ کے لائحہ عمل اور منصوبہ بندی کا جائزہ لینے کے بعد قائدین کو ہدایات سے نوازا اور راہنمائی فرمائی۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد عمومی سے مجلس انصار اللہ کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا نیز دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں اور کتنی رپورٹس بھجوانے میں بے قاعدہ ہیں۔ اور جو رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کے بارہ میں کیا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ مرکز کا کام ہے کہ ہر مجلس سے براہ راست رابطہ رکھے اور براہ راست یاد دہانی کروائیں، خط لکھیں یا فون وغیرہ کریں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو عہدیدار اتنے سُست ہیں ان کو بھی active کیا جائے اور بار بار یاد دہانی کروائی جائے۔ فرمایا: ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ میں تمام شعبوں کی ماہانہ رپورٹ کا ذکر ہونا چاہیے۔

★ نائب صدر صف دوم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ نومبا تعین کی دو صد مجالس قائم کی ہیں۔ زیادہ تر صف دوم کے انصار ہیں۔ جس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کو نمازوں کے قیام اور قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں اور وصیت کے نظام کو متعارف کروائیں۔ فرمایا: صف دوم کے انصار کے اس احساس کو ختم کرنے کے لئے کہ اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں ان کے اپنے پروگرام ہونے چاہئیں۔ مثلاً سائیکلنگ ہو، صبح کی سیر ہو، کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض لوگوں کو ایک دو میل جانا ہوتا ہے لیکن بس کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں۔ ایک دو میل پیدل چل کر نہیں جاتے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیروبی (کینیا) میں دیکھا ہے کہ وہاں لوگ پانچ چھ میل پیدل چل کر اپنے کام پر جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہ عادت ڈالنی چاہیے۔

★ معاون صدر نے اپنے کام کے بارہ میں بتایا کہ صدر مجلس جو کام سپرد کرتے ہیں وہ کیا جاتا ہے نومبائین کی رپورٹس کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ان سے خط و کتابت ہوتی ہے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تین سال سے زائد کو نومبائع کہنا چھوڑ دیں۔ پھر انہیں یہ احساس ہو گا کہ ہماری کوئی علیحدہ حیثیت نہیں ہے۔ تین سال کا عرصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان کی تربیت ہو جائے اور نظام کا پتہ چل جائے۔ فرمایا: جو تین سال سے قبل کے ہیں اب ان کو باقاعدہ نظام کا حصہ بن جانا چاہیے۔ یہ ہرگز مقصد نہیں تھا کہ وہ بالکل علیحدہ چیز بنا دیئے جائیں۔ ان کا تشخص علیحدہ قائم کیا جائے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب آپ کی ساری جماعتیں پُرانی ہیں۔ نومبائع صرف وہ ہے جو گزشتہ تین سال میں شامل ہوا ہے۔ فرمایا کہ اب یہ جائزہ لیں کہ کتنے ہیں جو نظام میں سموئے گئے اگر نہیں سموئے گئے تو ان کی ٹریننگ اور تربیت کا علیحدہ پروگرام بنائیں۔ نئی مجالس کے زعماء، ان کے منتظمین ان کی ٹریننگ کریں۔ ریفریشر کورسز کا انعقاد ہو۔ تربیتی پروگرام ہوں۔ اتنا عرصہ ہو گیا ہے یہ لوگ فعال ممبر نہیں بن رہے۔ اب ان سب کو فعال ہونا چاہیے۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ کو یہاں مرکز میں بلائیں ان کا دس پندرہ روز کا ریفریشر کورس ہو۔ پھر قائدین کو ان کے علاقوں میں بھی بھجوائیں۔ وہاں جا کر ٹریننگ دیں۔ اسی طرح ہر صوبے کے سنٹر میں، مرکز میں ریفریشر کورس ہوں۔ دس پندرہ دن کے لئے لوگ اکٹھے ہوں، ان کے تربیتی کورسز میں اس علاقہ کے مربی صاحب سے مدد لی جاسکتی ہے۔

★ قائد ایثار نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ میڈیکل کیمپ لگائے گئے ہیں۔ فرمایا: نئی جماعتوں میں بھی میڈیکل کیمپ لگائیں تاکہ ان کا ایک اچھا اثر قائم ہو۔ ڈاکٹرز جائیں گے ان کو احساس ہو گا کہ ہمارے پیچھے کوئی ہے ہم کو پوچھا جا رہا ہے۔ چھوڑ نہیں دیا گیا۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسے علاقوں میں میڈیکل کیمپس لگائیں جو ریموٹ (remote) علاقے ہیں، جہاں طبی سہولتیں نہیں ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد ایثار کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ ہسپتالوں میں بھی جائیں۔ وہاں بہت سے غریب مریض ہوتے

ہیں۔ ان کا حال پوچھیں، ان کی مدد کریں، آپ لوگوں کا ایک تشخص قائم ہو گا کہ یہ لوگ ہیں جو خدمت انسانیت کرنے والے ہیں۔

★ قائد وقفِ جدید کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ نئے آنے والوں کو بھی چندہ وقفِ جدید کے نظام میں شامل کریں۔

★ قائد تعلیم سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ انصار سے کتنے امتحان لیتے ہیں۔ کیا طریق کار ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ پرچے تیار کریں۔ مجالس میں بھجوائیں اور سب انصار امتحان میں شریک ہوں۔ فرمایا امتحانات کو آرگنائز کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی کتب نصاب میں رکھی جاسکتی ہیں، مطالعہ کے لئے رکھیں اور پھر امتحان ہو۔

★ قائد تجنید کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا کہ آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہیے۔

★ قائد تربیتِ نومبائعین کو ہدایت دیتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ کئی سالوں سے آپ کے جو نومبائعین چلے آرہے ہیں اس کے لئے آپ کو ایک سال کا عرصہ دیتا ہوں۔ اس کے بعد یہ نومبائعین نہیں رہیں گے اور باقاعدہ نظامِ جماعت کا حصہ بن جائیں گے۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انصار کا کام ہے کہ گھروں میں تربیت کریں۔ بچوں کو توجہ دلائیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دلائیں، قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔

★ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ نئی مجالس میں کتنے ایسے انصار ہیں جو آپ کی کوششوں کے بعد فعال ہوئے ہیں اور آپ کی کوششوں کا کیا نتیجہ نکلا ہے فرمایا: ایک سال میں ان کا علیحدہ اجتماع کریں اور انہیں بتائیں کہ اب آپ کو اتنے سال ہو گئے ہیں اب آپ باقاعدہ جماعت کا حصہ بن جائیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ نئے آنے والوں کو سنبھالیں اور ایک سال کے اندر اندر ان کو نظام کا حصہ بنائیں۔ فرمایا کہ جوئے احمدی ہیں ان کے

اندر اگر تبدیلیاں پیدا ہوئیں تو نظر آنی چاہئیں۔ ان تبدیلیوں کو دیکھ کر ان کے عزیز و اقارب واپس آئیں۔ ان کو قریب لائیں۔ فرمایا: جو نئے رابطے قائم ہوئے ہیں ان کا کیا response ہے۔ فرمایا: ان لوگوں سے رابطہ رکھیں اور ان کو احساس ہو کہ ہم سے رابطہ رکھا جا رہا ہے۔ ہم سے تعلق ہے۔ ہم کو پوچھا جا رہا ہے۔

★ قائد تبلیغ کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تبلیغی پروگراموں کو فعال بنانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ انصار کو عادت ڈالیں کہ وہ اپنے ذاتی رابطے قائم کریں۔ اور تبلیغ کریں اور جو ٹارگٹ آپ نے مجالس کو دیا ہے اس کا فالو اپ (follow up) کریں۔

★ قائد تعلیم القرآن سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کتنے فیصد انصار ہیں جو قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بارہ میں کیا پروگرام بنایا ہے۔ فرمایا پروگرام بنا کر مجالس کو بھجوائیں اور اس پر عمل کروائیں اور مجالس سے پوچھیں کہ کتنے انصار نے کتنی تعداد میں پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

★ قائد تربیت نے بتایا کہ نئے آنے والوں میں سے جو تعداد اب تربیتی پروگراموں میں شامل نہیں ہے ان میں سے دس فیصد کو ٹارگٹ بنایا جاتا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ پہلے تخنید کا جائزہ لیں اور سابقہ تخنید پر بنیاد نہ رکھیں۔ بلکہ مجالس کا خود جائزہ لیں اور پھر معین رپورٹ بنا کر بھجوائیں۔

★ آڈیٹر سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: کیا آپ باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں رسیدیں، بل وغیرہ چیک کرتے ہیں۔ دستخط دیکھتے ہیں کہ صدر کی منظوری سے خرچ ہوتا ہے، اخراجات بجٹ کے اندر ہوتے ہیں۔ ایک مد سے دوسری مد میں تبدیلی قواعد کے مطابق ہے؟

★ قائد اشاعت سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا اشاعت کمیٹی بنائی ہے، سہ ماہی رسالہ کی سرکولیشن کے بارہ میں بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔

★ قائد ذہانت و صحت جسمانی سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ انصار کی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔ کتنے انصار سیر کرتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

گھر سے مسجد وغیرہ آتے ہیں تو اس کو سیر نہیں کہتے۔ چار پانچ میل کی سیر، سیر ہوتی ہے۔ فرمایا: جماعتوں کو جو سرکلر (circular) کرتے ہیں تو پھر رپورٹ بھی منگوایا کریں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نیشنل عاملہ کی سیر کا جائزہ بھی لیا کریں۔

★ قائدِ مال سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے چندہ مجلس، ان کے بجٹ اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی جو نئی مجالس قائم ہوئی ہیں ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں اور باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔ خواہ ٹوکن کے طور پر چندہ لیں۔ ایک روپیہ یا آٹھ آنے دیں لیکن ہر ایک دے۔

★ آخر پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صدر انصار اللہ کو دور کے صوبوں پر نظر رکھنی چاہیے اور دورہ پر جانا چاہیے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صوبوں کے ریجن کی سطح پر بھی اجتماع منعقد کریں جو صوبے دور ہیں جہاں انصار کی تعداد ایک صد پچاس سے زائد ہو وہاں اجتماع کیا کریں۔ ان لوگوں کو آرگنائز کریں اور ان کو ہی آرگنائز بنائیں۔

★ تربیت کے لحاظ سے نمازوں کی پابندی ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ پیدا ہو۔ مالی قربانی کی اہمیت انہیں بتائیں۔ اخراجات محتاط طریقے سے کرنے ہیں۔ ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ ایک ایک پیسے کی حفاظت کرنی ہے اور ممکنہ حد تک بچت کرنی ہے۔ یہ احساس ان میں پیدا ہونا چاہیے۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 7 جنوری 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 3 مارچ 2006ء)

اطاعت کے بارے میں پُر معارف وزرّیں نصائح

”جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لئے یک رنگی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس زمانے کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ عیٰی مِنْہَا جِ النَّبُوَّةُ ہونی ہے اور وہ دائمی خلافت ہے اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ: ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملوثی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس دائمی قدرت کے ساتھ وابستہ رہنے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے، اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو۔ بہت سارے مقام آسکتے ہیں جب نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہو سکتی ہیں، کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا

ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کر دو۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو خلیفہ وقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔ پھر خلیفہ وقت جانے اور اس کا کام جانے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ذمہ دار اور نگران بنایا ہے اور جب خلیفہ، خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر اس منصب پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج پیدا فرمادے گا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرو اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔ اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفہ وقت کے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کئے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کے سامنے رُسا ہونے سے بچانے کے لئے برکت ڈال دے گا۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمادے گا اور اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچالیتا ہے اور یہی ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے اور دیکھتے آئے ہیں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: 60)
اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو۔ اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریق

ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ یعنی تمہارا کام اطاعت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پوری پیروی کرو۔ پہلے اپنے آپ کو دیکھو کہ تم اللہ کے حکموں کی پیروی کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شریعت کے جو احکامات اتارے ہیں، پہلے تو ان کا فہم و ادراک حاصل کرو، کیا وہ تمہیں حاصل ہو گیا ہے۔ اور جب مکمل طور پر حاصل ہو گیا ہے تو پھر ان احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ اور جب ایک شخص خود اس پر عمل کرنے لگ جائے گا اور اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کر رہا ہو گا تو پھر وہ شاید اپنے خیال میں یہ کہنے کے قابل ہو سکتا ہے کہ ہاں اب میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، یہ آیت ہمیں کچھ اور بھی کہتی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم علمی اور عملی لحاظ سے احکام شریعت کے بہت پابند ہیں اور علم رکھنے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو غیب کا علم بھی رکھتا ہے اور حاضر کا علم بھی رکھتا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے اس کو پتہ تھا کہ اگر صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کہہ دیا تو کئی نام نہاد علماء اور بزرگ خولیش سنت رسول پر چلنے والے پیدا ہوں گے اور جو جماعت کی برکت ہے وہ نہیں رہے گی اور ہر ایک نے اپنی ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہو گی اور اپنے محدود علم کو ہی انتہا سمجھیں گے اور آج ہم مسلمانوں میں دیکھتے ہیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ لیکن یہ جو زعم ہے کہ ہم اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کر رہے ہیں، اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلو کر ختم کر دیا کہ مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد اس کو ماننا ضروری ہے اور پھر اس کے بعد جو خِلَافَت عَلٰی مِنْہَا جِ النَّبُوَّةِ قائم ہونی ہے اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کر لی۔ اور پھر اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت میں یک رنگی پیدا کرنے کے لئے اور اس نظام کی حفاظت کے لئے یہ بھی فرمادیا کہ اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔ صرف مسیح موعودؑ کو جو مان لیا اس کے بعد جو نظام مسیح موعودؑ کی جماعت میں، نظام خلافت کے قائم ہونے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

خليفة وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے

لیکن آج میں خطبے میں اس بات کا ذکر اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ یہ سب کو بتادوں کہ جو فتنے کے لئے یہ باتیں کرتے ہیں ان کے علم میں آجائے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی میچور (mature) ہو چکی ہے۔ اپنی بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور ایسے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا موقع دے دیا ہے وہ بھی اپنی نظر اور سوچ کو اپنی ذات کے محور سے نکالیں۔ پھر بعض لوگ اپنی رائے اور عقل کو سب سے بالا سمجھتے ہیں وہ بھی اس خول سے نکلیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں عقل رکھنے والے بھی بہت ہیں۔ علم رکھنے والے بھی بہت ہیں، تقویٰ پر چلنے والے بھی بہت ہیں، تعلق باللہ والے بھی ہیں، اس لئے ہر خدمت گزار جس کو کسی بھی سطح پر خدمت کا موقع ملتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اس خدمت کی برکات سے فیض اٹھائیں ورنہ اگر کوئی بھی عہدیدار کسی بھی سطح پر کھلے دل سے اور بغیر کوئی خیال دل میں لائے خلیفہ وقت کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کے عہدے کی حدود میں اس سے نیچے کام کرنے والے بھی اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اور کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ایک وقت تک ایسے لوگوں کو موقع دیتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا خدمت کو اللہ کا فضل سمجھیں، ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی وہاں تک پردہ پوشی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے جب تک کہ ان کی خدمت جماعت کے مفاد میں رہے۔

یہاں میں خطبہ دے رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ صرف یہاں نہیں بلکہ بعض دوسرے ملکوں میں بھی بعض عہدیدار اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں اور وہ بھی اپنے تکبر اور انانیت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی اپنے خول سے باہر آنا چاہیے۔ کیونکہ یہی عادت بن چکی ہے کہ جہاں خطبہ دیا جا رہا ہو، لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی مخاطب ہیں۔ بلکہ جہاں جہاں بھی یہ

بیماریاں یا برائیاں ہیں اور ہر جگہ کے وہ لوگ، لوگوں کے خطوط کے ذریعہ سے میرے علم میں آتے رہتے ہیں، ہر اس جگہ پر جہاں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے ذہنوں میں خنثاس سما یا ہوا ہے ان کو اس سے باہر نکلنا چاہیے اور استغفار کرنی چاہیے۔

دوسرے نیشنل امراء سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی بھی قسم کی تحقیق کے لئے کمیشن بناتے ہیں تو تلاش کر کے تقویٰ شعار لوگوں کے سپرد یہ کام کیا کریں۔ یا اگر میرے پاس کسی کمیشن کے بنانے کی تجویز دی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے نام آیا کریں جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ کسی بھی فریق سے ان کا کسی بھی قسم کا تعلق نہ ہو۔ اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں کہ ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے کیونکہ ایک احمدی کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور اس یقین پر قائم ہے کہ اب یہ سلسلہ خلافت چلنا ہے انشاء اللہ اور جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ دائمی اور ہمیشہ رہنے والا سلسلہ ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان میں ترقی کرنے والے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں گے، تو احمدی کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد سب سے زیادہ اطاعت اولوالامر کے طور پر خلیفہ وقت کی اطاعت ہے۔ پھر مرتبے کے لحاظ سے ہر سطح پر جماعتی نظام کا ہر عہدیدار قابل اطاعت ہے۔

اگر اطاعت کے معیار بڑھانے ہیں تو خود بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کریں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نظام اور اولوالامر کی اطاعت یہ معیار بنے گی تمہارے ایمان کی حالت کی اور اس بات کی کہ حقیقت میں تم یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ اس یقین پر قائم ہو کہ مرنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں یہ سوال بھی ہونا ہے کہ تم نے اپنی بیعت کے بعد اپنی اطاعت کے معیار کو کس حد تک بڑھایا ہے۔ وہاں غلط بیانی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ

جسم کے ہر عضو نے گواہی دینی ہے اور اس دن کسی کا کوئی عضو بھی اس کے اپنے کنٹرول میں نہیں ہو گا اس کی اپنی بات نہیں مانے گا بلکہ وہی کہے گا جو حق ہے، حقیقت ہے اور سچ ہے۔ پس اگر آخرت پر یقین ہے اور بہتر انجام چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولوالامر کے ہر حکم کو بھی مانو۔ اس کی کسی بات کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیسے ہی حالات ہوں اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑو۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس سے دنیاوی حاکم بھی مراد ہیں۔ ان کی اطاعت کرنا بھی فرض ہے اور سوائے اس کے کہ وہ کوئی غیر شرعی حکم دیں تم نے اطاعت کرنی ہے۔ تو یہ عمومی حکم ہر ایک کے لئے ہے۔ عہدیداروں کے لئے بھی ہے اور عام احمدی کے لئے بھی ہے۔ بلکہ اللہ اور رسول کی طرف لوٹنے کا حکم اس لئے ہے کہ اگر کوئی دنیاوی حاکم کوئی ایسا حکم دے جو غیر شرعی ہو تو اللہ اور رسول سے رہنمائی لو، قرآن اور سنت سے رہنمائی لو۔ جماعتی نظام میں تو تمہیں یہ حکم نہیں ملنا جو خلاف شریعت ہو۔ نہ خلیفہ وقت کی طرف سے شریعت کے خلاف کوئی حکم دیا جائے گا۔ دنیاوی حاکموں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو، بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بد عملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔“ (الحکم جلد 5 نمبر 19 مؤرخہ 24 مئی 1901ء صفحہ 9)

تو ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہیے کہ حکم عمومی طور پر ہر ایک کے لئے ہے۔ اس نے تو بہر حال اپنے نظام اور جو بھی عہدیدار ہے اس کی اطاعت کرنی ہے کیونکہ وہ خلیفہ وقت کا قائم کردہ نظام ہے۔ لیکن عہدیداروں کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اگر اطاعت کے معیار بڑھانے ہیں تو خود بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کریں۔

مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔“

اپنی جو نفسانی خواہشات، انائیں، جھوٹی عزتیں ہیں ان کو اطاعت کے لئے ذبح کرنا پڑتا ہے۔ ہر سطح پر ہر احمدی کو ایک عام احمدی سے لے کر (عام تو نہیں بلکہ ہر احمدی خاص ہے کیونکہ اس نے زمانے کے امام کو مانا ہے، عام سے میری مراد یہ ہے کہ ایک احمدی جو عہدیدار نہیں ہے، اس سے لے کر) بڑی سے بڑی سطح کے عہدیدار تک، ہر ایک کو اپنی نفس کی خواہشات کو کچلنا ہو گا۔ اور وہ اسی وقت پتہ لگتا ہے جب اپنے خلاف کوئی بات ہو۔ جہاں تک دوسروں کے معاملات آتے ہیں، ہر ایک بڑھ بڑھ کر اپنی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہیاں دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں اپنا معاملہ آجائے یا اپنے بچوں کا معاملہ آجائے وہاں جھوٹ کو بنیاد بنالیا جاتا ہے۔

فرمایا کہ: ”اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔“ اگر یہ نفس کو ذبح نہیں کرتے تو اس کے بغیر اطاعت ہی نہیں کرتے۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔“ بڑے بڑے جو دعویٰ کرنے والے ہیں کہ ہم عبادت کرنے والے ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں اور اللہ کو ایک جاننے والے ہیں اور اس کا تقویٰ ہمارے دل میں ہے، خوف ہے۔ جب اپنے معاملے آتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تو پھر یہ سب چیزیں نکل جاتی ہیں۔ پھر نفس بت بن کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس دیکھیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ اپنے نفس کی انا کو دبانا بہت مشکل ہے۔

پس اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو صرف زبانی نعروں سے یہ رضا حاصل نہیں ہوگی

کہ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور اس کی عبادت کرنے والے ہیں بلکہ امام الزمان، اس کے خلیفہ اور اس کے نظام کے آگے یوں سر ڈالنا ہو گا کہ انانیت کی ذرا سی بھی ملونی نظر نہ آئے، کچھ بھی رمت باقی نہ رہے۔ ورنہ تو یہ انانیت کے بُت اس نظام کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے بلکہ پھر یہ خلیفہ وقت کے مقابلے پہ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہاں سے بھی اطاعت سے باہر نکل جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی شخص جو یہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ میں سب سے بڑا موجد ہوں، خدا کی عبادت کرنے والا ہوں، شرک کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے والا ہو۔ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے نفس کی خواہشات اور اناؤں کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور وہ نمونے قائم کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو ستر ہے

آپؐ فرماتے ہیں: ”یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔“

فرمایا کہ اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اب اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد اولوالامر کی اطاعت ہے اور اولوالامر میں نظام جماعت کا ہر شخص شامل ہے۔ ایک احمدی بھی جو عہدیدار نہیں ہے اور وہ بھی جو عہدیدار ہے۔ ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔

فرمایا کہ: ”اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو ستر ہے۔“

یہی ایک راز ہے، یہی اصل بات ہے اور یہی جڑ ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔“ (الحکم جلد 5 نمبر 5 موزعہ 10 فروری 1901ء)

پس یہ اطاعت کے معیار ہیں جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اسی سے توحید کا قیام ہونا ہے۔ پس اس کے لئے ہر احمدی کو، ہر مرد کو، ہر عہدیدار کو، ہر ممبر جماعت کو، ہر مربی اور مبلغ کو کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کا جو کام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا ہے اس کو ہم آگے سے آگے لے جا سکیں۔ انشاء اللہ۔

اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو

پس جیسا کہ میں نے کہا سب سے پہلے اس کے لئے عہدیدار یا کوئی بھی شخص، جس کے سپرد کوئی بھی خدمت کی گئی ہے اپنا جائزہ لے اور اطاعت کے نمونے قائم کرے کیونکہ جب تک کام کرنے والوں میں اطاعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی روح پیدا نہیں ہوگی، افراد جماعت میں وہ روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو۔ اور جب یہ مقام حاصل ہو گا تو پھر دل اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گا اور روح کو حقیقی خوشی اور لذت حاصل ہوگی ایسا مومن جو کام بھی کرے گا وہ یہ سوچ کر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہیے۔

خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں

پس جہاں جماعتی عہدیداران یہ روح اپنے قول و فعل سے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کریں وہاں مربیان اور مبلغین کا بھی کام ہے کہ اپنے قول و فعل کے اعلیٰ نمونے قائم

کرتے ہوئے جماعت کی اس نہج پر تربیت کریں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی مجالس میں اس طریق پر اپنی متعلقہ تنظیموں کے ممبران کی تربیت کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے۔ اور جب اطفال اور ناصرات کے لیول سے یہ تربیتی اٹھان ہو رہی ہوگی تو بہت سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل جو اس معاشرے میں پیدا ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو رہے ہوں گے۔ ہمارے بچے معاشرے کے غلط اثرات سے بچ رہے ہوں گے۔ اس وجہ سے گھروں کا امن اور سکون پہلے سے بڑھ کر قائم ہو رہا ہوگا۔ پس اس اطاعت کے معیار کو بڑھانے کے لئے ہر سطح پر کوشش کریں، ہر سطح پر، ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں...

جیسا کہ میں نے جو آیت تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اطاعت کرنے والوں کا ہی انجام اچھا ہے۔ بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ انجام بخیر ہو، تو انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بہت اہم راستہ ہمیں دکھا دیا ہے کہ اللہ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو اور اپنے اوپر یہ لازم کر لو تو اللہ تم پر رحم فرماتے ہوئے پھر تمہارا انجام بخیر کرے گا۔

اس بارہ میں کہ کس حد تک ہمیں اطاعت کرنی چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے امیر کی اطاعت، میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ تو اس حد تک اطاعت کا حکم ہے۔ اس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کیونکہ یہی ہماری بنیاد ہے، یہی ہماری اساس ہے اور اس کے بغیر جماعت کا تصور ہی نہیں ہے۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اَطِيعُوا اللَّهَ وَارْتَسُوا لِرَسُولٍ لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ (آل عمران: 133)

کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ رحم حاصل کرنے کے لئے اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہوگی۔ وہ اطاعت جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا

ہے حدیث میں آتا ہے کہ امیر کی اطاعت کرو گے تو میری اطاعت کرو گے اور میری اطاعت کرو گے تو خدا کی اطاعت کرو گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ رحم حاصل کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے۔ اطاعت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آسان کام نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت کے دائرے میں ہی ایک احمدی نے رہنا ہے۔ بہت سی باتیں عہدیداران یا امراء کی طرف سے ایسی ہوتی ہیں جو طبیعت پر گراں گزرتی ہیں۔ لیکن جماعت کے وقار اور اپنی عاقبت کے لئے ان کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس صبر کا ثواب بھی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (بخاری کتاب الأحکام باب السمع والطاعة الامام ما لم تکن معصية) پس اس جاہلیت کی موت سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو جہالت سے بچاتے ہوئے ہدایت پر قائم رکھے۔ اللہ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ جماعت کے وقار اور تقدس کی خاطر اپنی اناؤں کو ختم کرتے ہوئے اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو، نہ کہ اپنے آپ کو جماعت سے کاٹ کر جاہلیت کی موت مرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہر ایک پہ اپنا فضل فرمائے۔ آمین“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 277-287)

نمائندگان شوریٰ کوزرئیں ہدایات

”اب میں نمائندگان سے بھی چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی جب شوریٰ کا نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے تو اس کی نمائندگی اگلی شوریٰ تک چلتی ہے جب تک نیا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ صرف تین دن یا دو دن کے اجلاس کے لئے نہیں ہوتی۔ شوریٰ کے نمائندگان کے بعض کام مستقل نوعیت کے اور عہدیداران جماعت کے معاون کی حیثیت سے کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے مستقلاً اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا جماعت کو اپنے نمائندے ایسے لوگوں کو چننا چاہیے جو ان کے نزدیک ایک تو سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔ ہر میدان میں ہر ایک ماہر نہیں ہوتا، کوئی کسی معاملے میں زیادہ صائب رائے رکھنے والا ہوتا ہے یا مشورہ دے سکتا ہے، کوئی کسی معاملے میں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ عبادت گزار ہونا چاہیے اور حقیقی عبادت گزار ہمیشہ تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرے۔ اور جہاں قرآن اور سنت کے مطابق واضح ہدایات نہ ملتی ہوں وہاں وہ اپنی سمجھ اور علم کو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب نمائندگان کو افراد جماعت اس حسن ظنی کے ساتھ منتخب کرتے ہیں تو جو نمائندگان شوریٰ ہیں ان پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کے افراد نے آپ پر حسن ظن رکھتے ہوئے قرآن کریم کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہوئے آپ کو منتخب کیا ہے کہ تَوَدُّوْاۤ اِلَآءِ مَلٰٓئِکَتِہٖۤ اِلٰی اَہْلِہَا (النساء: 59) کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ خدا کرے کہ اکثریت نمائندگان جو وہاں شوریٰ میں آئے ہوئے ہیں ان کا انتخاب اسی سوچ کے ساتھ ہوا ہو اور کسی خویش پروری یا ذاتی پسند کی وجہ سے نہ ہوا ہو۔

لیکن اگر بالفرض بعض ایسے نمائندگان بھی آگئے ہیں جو ذاتی تعلق کی وجہ سے منتخب ہوئے ہیں تو میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمائندگان کو سمجھ بوجھ کے

ساتھ تقویٰ پر چلتے ہوئے مشورے دینے والا بنائے اور کبھی مجھے ایسے مشیر نہ ملیں جو دنیا کی ملوثی اپنے اندر رکھتے ہوئے مشورے دینے والے ہوں۔ تو میں کہہ یہ رہا تھا کہ اگر بعض نمائندگان اس معیار کو مد نظر رکھے بغیر بھی چنے گئے ہیں وہ بھی اب میری یہ بات سن کر استغفار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ پر چلاتے ہوئے اس امانت کی ادائیگی کا اہل بنانے کی کوشش کریں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اس پر چلتے ہوئے اگر آپ عمل کریں گے تو اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے۔

بس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ایک امانت ہے جس کی ادائیگی کا آپ کو حق ادا کرنا ہے۔ اس نمائندگی کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں کہ تین دن کے لئے ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں کچھ باتیں سن لیں کچھ دوستوں سے مل لئے اور بس، صرف اتنا کام نہیں ہے، ان کا بڑا وسیع کام ہے۔ پھر نمائندگان یہ بھی یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفہ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عمل درآمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں اور اس پر نظر رکھیں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا اور اس طریق کے مطابق ہو رہا ہے جو طریق وضع کر کے خلیفہ وقت سے اس کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔ یا بعض جماعتوں میں جا کر بعض فیصلے عہدیداران کی سستیوں یا مصلحتوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر تو ایسی صورت ہے تو ہر نمائندہ شوریٰ اپنے علاقے میں ذمہ دار ہے کہ اس پر عمل درآمد کروانے کی کوشش کرے اپنے عہدیداران کو توجہ دلائے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ان کے معاون کی حیثیت سے کام کرے۔ ایک کافی بڑی تعداد عہدیداران کی نمائندہ شوریٰ بھی ہوتی ہے۔ وہ اگر کسی فیصلے پر عمل ہوتا نہیں دیکھتے تو اپنی عاملہ میں اس معاملے کو پیش کر کے اس پر توجہ دلائیں۔ نمائندگان شوریٰ چاہے وہ انتظامی عہدیدار ہیں یا عہدیدار نہیں ہیں اگر اس سوچ کے ساتھ کئے گئے فیصلوں کی نگرانی نہیں کرتے اور وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ میں نتائج کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کا جائزہ نہیں لیتے تو ایسے نمائندگان اپنا حق امانت ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ اور اگر یہاں اس دنیا میں یا نظام جماعت کے سامنے، خلیفہ وقت

کے سامنے اگر بہانے بنا کر بچ بھی جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ ضرور پوچھے جائیں گے جو اپنی امانتوں کا حق ادا نہیں کرتے۔

پس اس اعزاز کو کسی تفاخر کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی مجلس عاملہ یا عہدیداران توجہ نہیں دیتے اور اپنے دوسرے پروگراموں کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور شوریٰ کے فیصلوں کو درازوں میں بند کیا ہوا ہے، فائلوں میں رکھا ہوا ہے تو پھر نمائندگان شوریٰ کا یہ کام ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ اگر مجھے اطلاع نہیں دیتے تو پھر بھی امانت کا حق ادا کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ اس وجہ سے مجرم بھی ہیں۔ جب بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے، کسی رنجش کی بنا پر کوئی فرد جماعت اگر کوئی خط لکھتا ہے تو پھر جب بات سامنے آتی ہے اور جب بعض کاموں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، یا تحقیق کی جاتی ہے تو پھر یہی عہدیداران اور نمائندگان لمبی لمبی کہانیوں کا ایک دفتر کھول دیتے ہیں۔ امانت کی ادائیگی کا تقاضا تو یہ تھا کہ جب کوئی غلط بات یا سستی دیکھی تو فوراً اطلاع کی جاتی۔ اور اگر مقامی سطح پر یہ باتیں حل نہیں ہو رہی تھیں تو اُس وقت آپ باتیں پہنچاتے۔

جماعت کی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ بعض لوگ اس خوف سے کہ ہم پر ذمہ داری نہ آپڑے ذمہ داری سے بچنے کے لئے خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں۔ تو اگر اپنا جائزہ لینے کی، اپنا محاسبہ کرنے کی ہر عہدیدار کو ہر نمائندہ شوریٰ کو عادت ہوگی اور یہ خیال ہوگا کہ مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے چنا گیا ہے اور پھر تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے مشورہ دینے کے بعد میری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ میں یہ جائزہ لیتا ہوں کہ کس حد تک ان فیصلوں پر عمل ہوا ہے یا ہو رہا ہے تو مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے کاموں میں ایک واضح تبدیلی پیدا ہوگی۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک مسلسل عمل ہے کام کرنے کا اور جائزے لیتے رہنے کا۔ تبھی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اور جماعتوں میں ایک واضح بیداری پیدا ہوگی اور نظر آرہی ہوگی۔

اب اس دفعہ بھی پاکستان کی شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے جماعتوں نے بعض تجویزیں رکھیں اور یہ دوسرے ملکوں میں بھی ہوتا ہے لیکن ان تجویزوں کو انجمن یا ملکی مجلس عاملہ شوریٰ میں پیش کرنے کی سفارش نہیں کرتی کہ یہ تجویز گزشتہ سال یا دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے اور حسب قواعد تجویز تین سال سے پہلے شوریٰ میں پیش نہیں ہو سکتی۔ تو اس تجویز کے آنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کم از کم اس جماعت میں جس کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے وہاں اُس فیصلے پر جو ایک سال یا دو سال پہلے ہوا تھا، شوریٰ نے کیا تھا اور پھر منظوری لی تھی، اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اور یہ بات واضح طور پر اس جماعت کے عہدیداران اور نمائندگان شوریٰ کی سستی اور نااہلی ثابت کرتی ہے۔ اور یہ واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ خود ہی کسی کام کو کرنے کے بارے میں ایک رائے قائم کر کے اور پھر اس پر آخری فیصلہ خلیفہ وقت سے لینے کے بعد اس فیصلے کو جماعت نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ یہ سستی صرف اس لئے ہے کہ جس طرح ان معاملات کا پیچھا کرنا چاہیے، مرکز نے بھی پیچھا نہیں کیا، نظارتوں نے بھی پیچھا نہیں کیا یا ملکی سطح پر ملکی عاملہ پیچھا نہیں کرتی۔ ترجیحات اور اور رہیں۔ اس طرح مرکزی عہدیداران بھی جب یہ توجہ نہیں دے رہے ہوتے تو وہ بھی اپنی امانت کا حق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ اس کے لئے مرکزی عہدیداران کو بھی اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور مقامی جماعت کے عہدیداران اور نمائندگان شوریٰ کو بھی اپنا محاسبہ کرنا ہو گا اور جائزہ لینا ہو گا اور وجوہات تلاش کرنی ہوں گی کہ کیوں سال دو سال پہلے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ملکی انتظامیہ کی طرف سے یا انجمنوں کی طرف سے اس بنا پر کہ تھوڑا عرصہ پہلے کوئی تجویز پیش ہو چکی ہے، پیش نہ کئے جانے کی سفارش آتی ہے۔ ٹھیک ہے شوریٰ میں پیش تو نہ ہو لیکن اپنے جائزے اور محاسبہ کے لئے کچھ وقت ان تجاویز کی جگالی کے لئے ضروری ہے۔

یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا وجہ ہے کہ عملدرآمد نہیں ہوا۔ اگر تو 70-80 فیصد جماعتوں میں عمل ہو رہا ہے اور 20-30 فیصد جماعتوں میں نہیں ہو رہا تو پھر تو جائزے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر 70-80 فیصد جماعتوں میں گزشتہ فیصلوں پر عمل نہیں ہو رہا ہے تو لمحہ فکریہ

ہے۔ اس طرح تو اعلیٰ مقاصد حاصل نہیں کئے جاتے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ شوریٰ میں اس کے لئے بھی مخصوص وقت ہونا چاہیے تاکہ دیکھا جائے اپنا جائزہ لیا جائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کج بحثی ناپسندیدہ فعل ہے لیکن بحث سے بچنے کے لئے، اپنے جائزے لینے کے لئے، آنکھیں بند کر لینا بھی اس سے زیادہ ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس جائزہ میں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ جن جماعتوں نے خاص کوشش کی ہے زیادہ اچھا کام کیا ہے ان کا طریقہ کار کیا تھا۔ انہوں نے کس طرح اس پر عملدرآمد کروایا۔ اس طرح پھر جب discussion ہوگی تو پھر دوسری جماعتوں کو بھی اپنی کارکردگی بہتر کرنے کا موقع مل جائے گا۔ لیکن اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اس کارروائی یا بحث میں بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذات پر تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ کسی کی ذات پر تبصرہ نہیں کرنا بلکہ صرف شعبے کا جائزہ ہو۔ اس فیصلے پر جس پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا، اس کا جائزہ لیا جائے کہ کہاں کمیاں ہیں اور کیوں کمیاں ہیں۔ بہر حال ہمیں کوئی ایسا طریق وضع کرنا ہو گا جس سے قدم آگے بڑھنے والے ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ ایک فیصلہ کیا اور تین سال اس پر عمل نہ کیا یا اتنا کم عمل کیا کہ نہ ہونے کے برابر ہو، اکثر جماعتوں نے سستی دکھائی اور پھر تین سال کے بعد وہی معاملہ دوبارہ اس میں پیش کر دیا کہ شوریٰ اس کے لئے لائحہ عمل تجویز کرے۔ تو یہ تو ایک قدم آگے بڑھانے اور تین قدم پیچھے چلنے والی بات ہوگی۔

پھر شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کو چاہے وہ مقامی جماعتوں کے ہوں یا مرکزی انجمنوں کے ہوں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جماعت کی نظر میں آپ جماعت کا ایک بہترین حصہ ہیں جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام کیا گیا ہے۔ اور آپ لوگوں سے یہ امید اور توقع کی جاتی ہے کہ آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہو گا اور ہونا چاہیے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو، عبادت کرنے کی طرف توجہ دینے کے بارے میں ہو، یا بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو یا خلیفہ وقت سے تعلق اور اطاعت کے بارے میں ہو۔

اس لئے نمائندگان اور عہدیداران کو اس لحاظ سے بھی اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ وہ کس حد تک اپنی عبادتوں کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں بتا آیا ہوں کہ عبادت ایک

بنیادی چیز ہے جس کو نمائندگی دیتے ہوئے مد نظر رکھنا چاہیے اور ایک عام مسلمان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عبادت گزار ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین ہی نہیں ہے۔ (التروغیب و الترهیب جلد نمبر اول حدیث نمبر 820 التروغیب من ترک الصلوۃ تعدا و اخر اجہا۔ طبع اول 1994 دار الحدیث قاہرہ)

تو ایک عام احمدی کے لئے جب نمازوں کی ادائیگی فرض ہے تو عہدیدار جو ہر لحاظ سے افراد جماعت کے لئے نمونہ ہونا چاہئیں ان کے لئے تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کی کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو سوائے کسی اشد مجبوری کے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو دو تین دن شوریٰ کے لئے آتے ہیں اور آئے ہیں، ان میں صرف یہی نہیں کہ ان دنوں میں ہی یہیں نمازیں پڑھنی ہیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ ہر نمائندے کو، ہر عہدیدار کو، باقاعدہ نماز باجماعت کا عادی ہونا چاہیے۔ خود اپنے جائزے لیں، اپنا محاسبہ کریں، دین کی سر بلندی کی خاطر آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ اگر ان میں دین کے بنیادی ستون کی طرف ہی توجہ نہیں ہے تو خدمت کیا کریں گے اور مشورے کیا دیں گے۔ جو دل عبادتوں سے خالی ہیں ان کے مشورے بھی تقویٰ کی بنیاد پر نہیں ہو سکتے۔

پھر بندوں کے حقوق ہیں۔ نمائندگان اور عہدیداران کو اپنے دلوں کو ہر قسم کی برائیوں اور رنجشوں سے پاک کرنا ہوگا، لیکن دین کے معاملے میں بھی ان کے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں بھی ان کے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمسائے سے حسن سلوک کا خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ صحابہ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ہمارے ورثہ میں حصہ دار بننے والے ہیں۔“

نومبائے تعین کو مالی نظام میں شامل کریں

”جو چندے کے معاملے میں سستیاں دکھانے والے ہیں وہ اپنے جائزے لیں اور جو جماعتی عہدیدار نئے شامل ہونے والوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ نہیں کرتے وہ بھی ذمہ دار ہیں۔ پس جہاں دین کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے وہاں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان ذمہ داریوں کو بھی ہمیں نبھانا ہو گا۔ اور ہم ہلاکت سے اس صورت میں بچ سکتے ہیں جب اَحْسِنُوْا پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض عہدگی سے ادا کرنے والے ہوں اور اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

.... پس یہ نمونے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے ہمیں دکھاتے ہیں، وہاں اُن سست لوگوں کو بھی توجہ کرنی چاہیے، ان کو بھی توجہ دلانے والے بننے چاہئیں جو حیلوں بہانوں سے چندوں میں کمی کی درخواستیں کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ مالدار ہونے کی طمع رکھتے ہیں ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح پیسہ اکٹھا ہو جائے۔ یہ چند لوگ اُن برکتوں میں نہ شامل ہو کر جو اس قربانی کی وجہ سے ملنی ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو عقل دے اور اس بخل سے محفوظ رکھے۔

.... چندوں کے بارے میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہو گئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ توقع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک

موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہیے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے۔ غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کر دوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہے یا غیر موصی ہے اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف میں عرصہ سے توجہ دلا رہا ہوں کہ نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔ یہ جماعتوں کے عہدیداروں کا کام ہے۔ جب نومبائعین مالی نظام میں شامل ہو جائیں گے تو جماعتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو جائیں گے کہ نومبائعین سے ہمارے رابطے نہیں رہے۔ یہ رابطے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے رابطے بن جائیں گے اور یہ چیز ان کے تربیت اور ان کے تقویٰ کے معیار بھی اونچے کرنے والی ہو گی۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ قرآن کریم میں مالی قربانیوں کے بارے میں بے شمار ہدایات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جو بھی فضل فرماتا ہے ان کو اس میں بھی شامل کرنا چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 172-175)

اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ سنگاپور کو زریں ہدایات

”★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پچپن سال کی عمر تک کے انصار صف اول میں چلے جاتے ہیں۔ نائب صدر صف دوم کو فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے پروگرام بنائیں۔ پیدل سیر کرنی چاہیے۔ سائیکلنگ بھی ہو۔ ان کے لئے کھیلوں کے پروگرام بھی ہوں۔

★ قائد صحت جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے کھیلوں کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ انصار کے لئے کھیلوں کے پروگرام ہونے چاہئیں۔

★ قائد تبلیغ (اصلاح و ارشاد) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ نیشنل مجلس علاقہ سنگاپور کی میٹنگ میں سیکرٹری تبلیغ کو یہاں کے خاص حالات و قوانین کے مد نظر تبلیغ کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں ان کے مطابق آپ بھی کام کریں اور اپنی تبلیغی منصوبہ بندی کریں۔

★ قائد تعلیم و تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ انصار اللہ کی اپنی تربیت کے لئے اور ان کے بچوں کی تربیت کے بارہ میں کیا پروگرام بنایا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ ان کے بچے نمازیں پڑھنے والے ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کریں اور وقت ضائع نہ کریں۔

★ شعبہ تعلیم کے لحاظ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان لیتے ہیں؟ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے کوئی حصہ مقرر کر لیں اور پھر اس کا باقاعدہ تمام انصار سے امتحان لیں۔

★ قائد عمومی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے شعبہ کے تعلق میں کام کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوا کر لیں۔

★ قائد اشاعت سے حضور نورایہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ”کیا انصار اللہ کا کوئی رسالہ یا بلیٹن وغیرہ ہے؟“

حضور نورایہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی کہ ”اپنے کام کو آرگنائز کریں۔“

(میٹنگ عاملہ مجلس انصار اللہ سنگاپور مورخہ 7 اپریل 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 28 اپریل 2006ء)

جماعتی نظام... اور ذیلی تنظیمیں بھی فعال، مستعد اور منظم ہوں تو پھر جماعت کئی گنا تیزی سے ترقی کرتی ہے

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر جماعت کا نظام کمزور ہو اور ذیلی تنظیمیں یا کوئی بھی ایک ذیلی تنظیم فعال ہو تو جماعت ترقی کرتی رہتی ہے۔ اگر ذیلی تنظیمیں مستعد اور فعال نہ ہوں لیکن جماعتی نظام active ہو تو تب بھی جماعت آہستہ آہستہ آگے بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن اگر جماعتی نظام بھی فعال ہو اور ذیلی تنظیمیں بھی فعال، مستعد اور منظم ہوں تو پھر جماعت کئی گنا تیزی سے ترقی کرتی ہے اور جماعت کا قدم غیر معمولی طور پر آگے بڑھتا ہے۔

★ سیکرٹری صاحب مال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ نیشنل سیکرٹری مال ہیں آپ صرف اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان مال کے ذریعہ چندہ اکٹھا کروا سکتے ہیں۔ قائد مال یا خدام و لجنہ کے سیکرٹریان مال کے ذریعہ چندہ اکٹھا نہیں کروا سکتے۔ وہ صرف اپنی تنظیموں کا چندہ اکٹھا کریں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں اور ان کی رپورٹس براہ راست مجھے آتی ہیں۔ میں ان کی رپورٹس دیکھتا ہوں اور ان پر اپنے ریمارکس دیتا ہوں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ بھی تربیت کا پروگرام بنائیں۔ اگر انصار اللہ مساجد میں پچاس فیصد حاضر ہو رہے ہیں تو مزید کوشش سے یہ تعداد پچھتر (75) فیصد تک بڑھ سکتی ہے۔ اگر زیادہ انصار آئیں گے تو جوانوں کے لئے مثال بنیں گے۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ جماعت انڈونیشیا مورخہ 8 اپریل 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 5 مئی 2006ء)

نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ

”سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ سو فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اپریل 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 195)

نیشنل عالمہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا کو زریں ہدایات

”★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کی آٹھ مجالس ہیں جبکہ لجنہ کی بارہ مجالس ہیں۔ آپ بھی اپنے حالات دیکھ لیں۔ زیادہ حلقے بنانے ہوں تو بنائے جاسکتے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کتنی مجالس آپ کو رپورٹ بھجواتی ہیں اور کتنی نہیں بھجواتیں؟

فرمایا جو نہیں بھجواتیں ان کو یاد دہانی کرواتے رہا کریں اور کوشش کریں کہ تمام مجالس آپ کو اپنی ماہانہ رپورٹس بھجوائیں اور آپ اپنی ماہانہ رپورٹس باقاعدگی سے مجھے بھجوائیں۔

★ نائب صدر صف دوم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صف دوم کے انصار کی تعداد اور ان کے لئے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لئے کھیلوں کے پروگرام کے علاوہ سیر کا پروگرام بھی ہونا چاہیے۔ سائیکلنگ ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلی جگہ دی ہے۔ یہاں آپ اپنے پروگرام بنا سکتے ہیں۔ باقی مجالس اپنے ہاں پروگرامز آرگنائز کر سکتی ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدمت خلق کے پروگرام بھی بنائیں۔ نائب صدر صف دوم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہم Red Cross کے ساتھ مل کر پروگرام بناتے ہیں۔ Red Cross کے ادارہ کی طرف سے ہم اپنے اس علاقہ کے نگران ہیں اور خدام کے ساتھ مل کر رفاہ عامہ کے کام کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہیومنٹی فرسٹ (Humanity First) یہاں رجسٹرڈ ہے اس کے تحت بھی خدمت کا کام ہو سکتا ہے۔

★ قائد صحت جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھیلوں کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ میرا تھن واک (marathon walk) کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کیلئے ایسے علاقہ کا انتخاب کریں جہاں لوگ جماعت کو جانتے نہیں۔ مختلف علاقوں سے انصار اس جگہ پہنچ جائیں۔ اس سے اس علاقہ میں جماعت کا تعارف ہو گا

اور نئے رابطے قائم ہوں گے۔ تبلیغ کے لئے راستے کھلیں گے۔ آپ کی خدمت کے کاموں سے لوگ آپ کو جان جائیں گے۔ ایسے پروگراموں کی طرف توجہ دیں۔ فرمایا کہ اس میرا تھن واک کے ذریعہ جو charity، فنڈز اکٹھے ہوں وہ اس علاقہ کے لوکل اداروں اور آرگنائزیشن کو بھی دیں۔ charity کے طور پر کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے۔ کچھ ہیومنٹی فرسٹ (Humanity First) کو دے دیں۔ فرمایا باقاعدہ ایک تقریب کا انتظام کر کے جس میں اخباری نمائندے وغیرہ بھی شامل ہوں یہ فنڈز مختلف charity اداروں کو دینے چاہئیں۔

★ قائد تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ انصار کی جو تجنید ہے کیا آپ کو اس پر تسلی ہے کہ یہ تجنید ہر لحاظ سے مکمل ہے؟
فرمایا آپ کی تجنید ہر لحاظ سے مکمل ہونی چاہیے۔

★ آڈیٹر کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو مجلس انصار اللہ کے جملہ اخراجات کا آڈٹ کرنا چاہیے۔ اجتماع کے اخراجات جو علیحدہ ہوتے ہیں اس کا بھی آڈٹ ہونا چاہیے۔

★ قائد تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ اپنی مجالس کو کہیں کہ صرف شہروں میں بک سٹال لگانے سے اور سنڈے (Sunday) مارکیٹوں میں جا کر لٹرچر تقسیم کرنے سے کام نہیں ہو گا بلکہ ٹیمیں بنا کر شہروں سے باہر کے علاقوں میں جائیں۔ چھوٹی جگہوں میں جائیں اور وہاں پیغام پہنچائیں اور ذاتی رابطے قائم کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑی آبادیوں کے ساتھ چھوٹی آبادیاں بھی ہوتی ہیں ان سے رابطے کریں۔ اس طرح کچھ نہ کچھ احمدیت کے بارہ میں discussion ہو جاتی ہے۔ زبان بھی بہتر ہوتی ہے اور رابطے اور تعلق قائم ہوتے ہیں۔ بڑے شہروں میں دنیا دار زیادہ ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے بتا دیا کہ دینی جماعتوں کو غریب لوگ زیادہ قبول کرتے ہیں تو آپ غریب علاقوں میں تبلیغ شروع کریں۔ بڑے

شہروں میں تعارف ہونا ضروری ہے وہ ہوتا رہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر مختلف قوموں سے لوگ آکر آباد ہیں، مختلف طبقات ہیں، عرب بھی ہیں، انڈونیشین (Indonesian) بھی ہیں ان میں نفوذ کریں۔ ہر جگہ جا کر رابطے نکالنے ہوں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ جو بک سٹال لگاتے ہیں تو ایک طبقہ نہ تو بک سٹال پر آتا ہے اور نہ نمائشوں میں آتا ہے اور نہ مارکیٹوں میں آتا ہے اس لئے اگر آپ ٹیمیں بنا کر مختلف علاقوں میں جا کر کام نہیں کریں گے تو پھر break through نہیں ہوگا۔ اپنے روایتی کام بے شک جاری رکھیں لیکن ہر جماعت میں ٹیمیں بنا کر کام کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عربوں کو عربی کیسٹس کے پروگرام دیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ تعارف کروائیں۔ پھر یہاں کیبل نیٹ ورک کا جائزہ لیں اور وہاں ایم ٹی اے متعارف کروائیں۔

★ قائد وقف جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ وقف جدید میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ جو انصار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی شامل کریں۔ سب انصار کو شامل ہونا چاہیے خواہ حسب توفیق تھوڑا سا چندہ بطور ٹوکن دیں لیکن سب انصار کو شامل ہونا چاہیے۔

★ قائد ایثار کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اولڈ پیپلز ہاؤس (old people's house) تلاش کریں۔ وہاں جائیں اور آپس میں بیٹھیں، باتیں کریں۔ اس آخری عمر میں مرنے سے قبل بھی کوئی احمدی ہو جائے تو عاقبت سنور جاتی ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہسپتالوں میں بھی جائیں۔ مریضوں کے لئے پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ اس طرح جہاں خدمت کے کام ہوں گے وہاں تبلیغ بھی ہو جاتی ہے۔

★ قائد تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس سال کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر قائد تربیت نے بتایا کہ ”ترتیل القرآن“ کلاس جاری ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قائد تربیت کا کام نہیں۔ قائد تعلیم القرآن کا کام ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو یہ جائزہ لینا چاہیے کہ کتنے انصار پانچویں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں۔ انصار آگے اپنے بچوں کی تربیت کس طرح کر رہے ہیں۔ بچوں کی نمازیں اور ان کی قرآن کریم کی تلاوت پر نظر رکھنا انصار کا کام ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر قائد کا کام ہے کہ اپنے اپنے شعبہ کا پروگرام بنائیں، عاملہ میں discuss کریں اور پھر اس پر عمل کروائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انصار کو کہیں کہ بچوں سے حُسن سلوک کریں، بیویوں سے بھی حُسن سلوک کریں۔ بچیوں کے پردہ کا خیال رکھیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد عمومی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مجالس سے آنے والی جو رپورٹس ہیں ہر قائد کو اس کے شعبہ کی رپورٹ جانی چاہیے تاکہ وہ اس پر اپنا تبصرہ کر کے بھجوائیں اور مجالس میں اپنے شعبہ کو active کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ کام ہونے والے ہیں جو نہیں ہوئے۔

★ قائد تعلیم القرآن نے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ وار قرآن کریم کی کلاسز جاری ہیں۔ اس وقت ترتیل پر زور ہے تاکہ انصار درست اور صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھ سکیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کو بالکل پڑھنا نہیں آتا تو ان کو ناظرہ پڑھادیں۔

★ قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا کورس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مقرر کی ہے جس کا سال کے آخر پر امتحان لینا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی کتاب مقرر کریں اور سال کے آخر پر امتحان لیں۔ بے شک کتاب کو دیکھ کر ہی امتحان دیں۔ اس طرح انصار کو عادت ڈالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا باقی

سلیبس (syllabus) جو آپ نے بنایا ہے وہ نئے آنے والوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے جو دنیا داری میں پڑے ہوئے ہیں۔

★ قائد تحریک جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ میں شامل انصار کا جائزہ لینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ جو انصار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی شامل کریں۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے بجٹ اور چندہ دینے والے انصار کی تعداد اور ان کے فی کس چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ بعض انصار بہت اچھا کمانے والے ہیں اور بعض کی آمد بہت کم ہے۔ یہ آمد میں جو فرق ہے اس حساب سے ان سے اپنا چندہ لیں۔ آپ نے دونوں کو ایک ہی سیٹج پر رکھا ہوا ہے حالانکہ دونوں کی آمد میں غیر معمولی فرق ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی جو طریق چل رہا ہے اس کے مطابق کریں پھر مجلس شوریٰ میں discuss کر کے اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

★ قائد اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ”مجلس انصار اللہ کا اپنا ماہانہ بلیٹن (bulletin) ہونا چاہیے خواہ دو چار ورق کا ہی نکال لیں۔ اس میں انصار اللہ کی مساعی درج ہو۔ انصار کے مختلف تربیتی، تعلیمی پروگرام ہیں ان کا ذکر ہو۔ کوئی کتاب مقرر ہے تو اس کا ذکر ہو کہ اس کا امتحان ہو گا۔ مختلف پروگراموں کی اطلاع ہو۔ انصار کے لئے اعلانات وغیرہ ہوں انصار کے لئے نصح اور ہدایات ہوں۔ اس طرح انصار کی دلچسپی کے لئے سامان پیدا کر دیا کریں۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا 17 اپریل 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26 مئی 2006ء)

اگر غلطیاں سرزد ہو جائیں تو صرفِ نظر سے کام لینا چاہیے

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی کو برا بھلا کہہ دیا تو جس کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے وہ اس قدر غصے میں آ جاتا ہے کہ مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح اس نے ساری زندگی برائی کی نہ ہو۔ فرمایا کہ اگر ہر کوئی اپنی برائیوں پر نظر رکھے تو کسی کے کچھ کہنے پر کبھی غصے میں نہ آئے اور صبر اور برداشت سے کام لے۔ اور جب ہر کوئی صبر اور برداشت سے کام لے گا تو بہت سے چھوٹے چھوٹے مسائل اور گلے شکوے پیدا ہی نہیں ہوں گے یا پیدا ہوتے ہی ختم ہو جائیں گے۔

ایک بزرگ کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ وہ بازار میں جا رہے تھے تو ایک شخص نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور کوئی دنیا کا عیب یا برائی نہیں تھی جو اس نے نہ نکالی ہو یا ان کو نہ کہی ہو۔ وہ چپ کر کے یہ ساری باتیں سنتے رہے تو برا بھلا کہنے والا شخص جب خاموش ہو گیا تو ان بزرگ نے کہا کہ اگر تو یہ تمام برائیاں جو تم نے مجھ میں گنوائی ہیں واقعی میرے اندر موجود ہیں تو میں بھی اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں تم بھی میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ وہ گالیاں نکالنے والا شخص بے قرار ہو کر اس بزرگ سے چمٹ گیا اور کہا کہ میں غلط ہوں۔ یہ برائیاں آپ میں نہیں ہیں۔ تو ان بزرگ نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ تم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔

تو یہ طریق ہیں بات کو ختم کرنے اور نیکیوں کو پھیلانے کے ورنہ ایسے لوگ جو جھگڑے کر کے جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں کالے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے واضح طور پر فرمایا ہے۔ پس اگر غلطیاں سرزد ہو جائیں تو صرفِ نظر سے کام لینا چاہیے۔ اور اگر کوئی حد سے تجاوز کر گیا ہے برداشت سے باہر ہو چکا ہے اور اس میں جماعت کی بدنامی کا بھی امکان ہے تو پھر متعلقہ بڑے نظام کو، نظام جماعت کو یا خلیفہ وقت کو اطلاع دے کر پھر خاموش ہو جانا چاہیے۔ دوسروں کو غیروں کو یا کسی بھی تیسرے شخص کو یہ احساس کبھی پیدا نہ ہو کہ فلاں شخص یا فلاں فلاں عہدیدار ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد رکھتے ہیں۔ غلطیاں ہر ایک سے ہوتی ہیں۔ آج زید سے غلطی ہوئی ہے تو کل بکر سے بھی ہو سکتی ہے اس لئے کینے دلوں میں رکھتے

ہوئے کبھی کسی بات کے پیچھے نہیں پڑ جانا چاہیے۔ ہر ایک میں کئی خوبیاں اور اچھائیاں بھی ہوتی ہیں وہ تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ یہی چیز ہے جس سے محبت اور پیار کی فضا پیدا ہوگی۔ پس ہر ایک کو اپنے نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے چاہے وہ عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے، مرد ہے یا عورت ہے۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں۔ جب غیر معمولی مثالی نمونے ہر جگہ قائم ہوں گے تو جماعت کی تبلیغی لحاظ سے بھی ترقی ہوگی اور تربیتی لحاظ سے بھی ترقی کرے گی۔ آئندہ نسلیں بھی احمدیت کی تعلیم پر حقیقی معنوں میں قائم ہونے والی پیدا ہوں گی بلکہ یہ نسلیں جماعت کا ایک قیمتی اثاثہ بنیں گی۔ زبان ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے محبتیں بھی پنپتی ہیں اور قتل و غارت بھی ہوتی ہے۔ اس کا صحیح استعمال بھی انتہائی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے سوال پر اسلام کی یہ خوبی بیان فرمائی کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔ بلا مقصد کی بے تکی باتوں کو چھوڑ دے ایسی باتوں کو چھوڑ دے، جن سے دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنیں۔

اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ اخلاق کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے، منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دے دیا ہے۔“ فرمایا کہ: ”اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے“ اپنے آپ کو نہ دیکھتا رہے، ”یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بد اخلاقیات دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 262 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اور یہی گڑ ہے جس کو اگر ہر فرد اپنالے تو جماعت کی ایک امتیازی شان قائم ہو سکتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے؟“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 590 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اپنی عملی حالتوں کو درست کرنا انتہائی ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت اعلیٰ مقصد کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ آپ کی شرائط بیعت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

پس ہر احمدی جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کرتا ہے اس پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ عہد آپ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کر رہے ہیں۔ جس عہد کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ عہد بیعت میں ہم نے کیا ہے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے دوسروں کو بھی کہنے کا ہمیں کیا حق ہے۔ پس جیسے کہ میں نے پہلے کہا تھا تبلیغی میدان میں ترقی کرنے کے لئے بھی اپنی عملی حالتوں کو درست کرنا انتہائی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہی فرمایا ہے کہ اگر تم خود اپنی اخلاقی حالتوں کو درست نہیں کر رہے تو دوسروں کو تم کیا کہو گے۔

پس اس حوالے سے دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلائی چاہتا ہوں، اپنی عملی حالتوں کو درست کرتے ہوئے خدائے رحمن کا بندہ بننے ہوئے اس کے اس خوبصورت اور حسین پیغام کو جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا اور جس کے پھیلانے کا کام اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے سپرد کیا ہے اس کو ملک میں پھیلائیں یہ اپنے جائزے لیں، دیکھیں، کہاں کہاں کمیاں ہیں، کہاں کمزوریاں ہیں ان کو پورا کرتے ہوئے اس کام کو بھی سنجیدگی سے سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ اس میں ابھی بھی بہت

بڑا خلا باقی ہے۔ جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیموں کا نظام بھی اس بارے میں پلاننگ کریں۔ صرف روایتی بک سٹال یا صرف عشرہ تبلیغ منانے سے مقصد حاصل نہیں ہو سکتے۔ صرف اتنا کام ہی کامیابی نہیں دلائے گا اس کے لئے مزید پلاننگ بھی کرنی ہوگی۔ انفرادی رابطے ہیں اور دوسری چیزیں ہیں۔ مختلف قوموں کے بارے میں جو یہاں آباد ہیں معلومات جمع کر کے پھر ان میں تبلیغ کے نئے ذرائع تلاش کریں، ہر طبقے کے پاس پہنچنے کی کوشش کریں اور پھر قائم شدہ رابطوں کو ہمیشہ قائم رکھیں، ان کے ساتھ مسلسل تعلق اور رابطہ رکھیں۔

اس ضمن میں یہ بھی بات کہنی چاہتا ہوں کہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے بلکہ چند ایک جو احمدی ہوئے ہیں ان کی شکایت بھی ہے کہ یہاں اکثریت کیونکہ پاکستانیوں کی ہے یہ ہمیں اپنے اندر جذب نہیں کرتے۔ اجلاس وغیرہ میں بھی ایسی زبان ہونی چاہیے کہ جو یہاں کی زبان ہے یعنی انگریزی میں کارروائی ہو، تاکہ جو یہاں جزار سے آئے ہوئے احمدی ہیں وہ بھی سمجھ سکیں۔ گو اکثر کو اردو بھی آتی ہے لیکن انگریزی میں زیادہ آسانی ہے۔ یہاں کے رہنے والے بھی ہیں جو بچے یہاں پلے بڑھے ہیں ان کو بھی انگریزی زبان زیادہ سمجھ آ جاتی ہے۔ سوائے چند ایک بڑی بوڑھیوں کے یا بوڑھوں کے یا آن پڑھوں کے، جن کو سمجھ نہیں آتی ان کیلئے ترجمے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ یا مختصر اُردو میں کوئی پروگرام ہو سکتا ہے۔ تو بہر حال غیر پاکستانی احمدیوں کے یہ شکوے دور ہونے چاہئیں کہ ہم یہاں آکریوں محسوس کرتے ہیں جس طرح ہم جماعت کا حصہ نہیں ہیں یہ بہت خطرناک صورت ہو سکتی ہے۔ ان نئے آنے والوں سے کام بھی لیں، ان کے شکوے دور کریں۔ میں نے جائزہ لیا ہے، ان نئے آنے والوں کیلئے بعض سے میں نے یہ پوچھا ہے یہ کس حد تک صحیح ہے، بہر حال مجھے ان سے جو معلومات ملی ہیں یہی ہیں کہ یہاں ان کو باقاعدہ کوئی سکھانے کا انتظام نہیں ہے۔ عورتوں کیلئے دینی تربیت کا، تعلیم کا انتظام لجبہ کرے۔ مردوں کے لئے ذیلی تنظیمیں انتظام کریں، مجموعی طور پر جماعت جائزہ لے۔ اگر اس سلسلے میں ذیلی تنظیمیں پوری طرح فعال نہیں تو جماعتی نظام کے تحت انتظام ہو اور نگرانی ہو۔ اور جو ذیلی تنظیمیں سست ہیں ان کے بارے میں مجھے اطلاع بھی دیں۔ تو جب اس طرح کام کریں گے تبھی ہر احمدی کو جماعت کا فعال

حصہ بنائیں گے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں بعض Fijian احمدیوں کو بھی شکوہ ہے کہ بعض دفعہ یہاں آکر وہ اپنے آپ کو اوپر محسوس کرتے ہیں۔ تو ان سے میں کہتا ہوں اس کا ایک یہ بھی علاج ہے۔ وہ احمدی ہوئے ہیں انہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے اور سمجھا ہے وہ اپنے آپ کو اتنا زیادہ جماعتی کاموں میں لگائیں کہ انتظامیہ ان سے کام لینے پر مجبور ہو۔ تبلیغ کا بہت بڑا میدان خالی پڑا ہے۔ ہر احمدی کے لئے کھلا ہے۔ اس میں آگے بڑھیں ذاتی رابطے کر کے اور طریقے اپنا کر تبلیغ کا کام کریں۔ اس کام کو زیادہ سے زیادہ وسعت دیں۔ مردوں میں تو میں نے دیکھا ہے اللہ کے فضل سے نوجوانوں میں دوسری قوموں کے بھی کافی لڑکے کام کرنے والے ہیں۔ بعض عورتوں اور بڑی عمر کے لوگوں کو اور عورتوں کو خاص طور پر چاہیے اپنی استعدادوں کے مطابق اور اپنے دائرے کے مطابق تبلیغ کے میدان میں آگے آئیں۔ بہر حال انصار اللہ کی تنظیم اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم ان سب کو جائزے لینے چاہئیں کہ کیوں یہ شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ چاہے وہ دوچار کی طرف سے ہی ہوں۔ لیکن شکوے رکھنے والے بے چینی پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ انصار اللہ کے صدر بھی شاید فحی کے رہنے والے ہیں۔ وہ آسانی سے اپنے لوگوں کی نفسیات دیکھ کر پروگرام بنا سکتے ہیں۔ لجنہ کو بھی جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ غیر پاکستانی احمدیوں کی یا ایسے نوجوان پاکستانیوں کی جو لمبے عرصہ سے ملک سے باہر ہیں اور ان کا معاشرہ بالکل بدل چکا ہے ان کی فہرست بنائیں اور پھر دیکھیں کہ ان کو کس طرح جماعت کا فعال حصہ بنایا جاسکتا ہے۔ اپنی کوشش کریں تاکہ ان کے شکوے دور ہو جائیں۔

بہر حال اس کیلئے جس طرح میں پہلے کہہ چکا ہوں دونوں طرف سے دلوں کو کھولنے اور بلند حوصلے دکھانے کی ضرورت ہے۔ ہر طبقے کو اپنے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیے کہ جماعت کا ایک نظام ہے اور یہ خلیفہ وقت کے ماتحت ہے اس لئے نظام کی اطاعت بھی فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو تقویٰ پر چلتے ہوئے جہاں رحمن خدا سے تعلق جوڑنے کی توفیق دے

وہاں اللہ تعالیٰ اخلاق کے نمونے دکھانے اور اطاعت نظام کا پابند بننے کی بھی توفیق دے اور آج سے آپ لوگوں میں وہ روح پیدا کر دے جس کا اثر ہر دیکھنے والے کو آپ میں نظر آئے۔ اور آپ لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو جلد از جلد اس ملک کی اکثریت میں پھیلانے والے ثابت ہوں۔ آمین۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اپریل 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 204-208)

جہاں جماعت قائم نہیں وہاں مجلس انصار اللہ قائم ہو سکتی ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام قائدین سے ان کے کام کی رپورٹ طلب فرمائی اور جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

★ قائد عمومی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور جماعت اور مجلس کا فرق سمجھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی جن دو نئی جگہوں پر انصار موجود ہیں وہاں بھی اپنی مجلس قائم کریں۔ فرمایا انصار اللہ کی ذیلی تنظیم کو کسی جگہ اپنی مجلس قائم کرنے کے لئے وہاں جماعت کا قائم ہونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کسی علاقہ میں جماعت قائم نہیں اور آپ اپنی مجلس قائم کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی علاقہ میں ایک جماعت ہے تو آپ اپنی سہولت کے لئے اس ایک جماعت میں دو تین یا زائد مجالس حسب ضرورت قائم کر سکتے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو مجالس آپ کو رپورٹ بھجوانے میں active نہیں ہیں۔ ان کو بار بار یاد دہانی کروائیں اور active کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر مجلس انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ جب صدر مجلس انصار اللہ کو اپنی منظوری حاصل ہوتی ہے تو اسے جلد مجلس عاملہ نامزد کر کے منظوری حاصل کرنی چاہیے اور مجالس میں زعماء کا انتخاب کر کے اس کی منظوری صدر مجلس کو خود دینی چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بھی مجلس کا زعیم، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کا ممبر نہیں ہوتا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک نئے زعیم اور اس کی عاملہ چارج نہ لے لے تو پہلے زعیم اور اس کی عاملہ کام کرتی رہتی ہے۔ اس طرح کہیں بھی کام میں روک نہیں آتی اور خلاء پیدا نہیں ہوتا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد عمومی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کی

ڈیوٹی ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ تیار کریں اور صدر مجلس کے دستخط کروا کر مجھے بھجوائیں۔ اگر کوئی کام نہیں ہوا تو رپورٹ میں یہ ذکر ہونا چاہیے کہ کوئی کام نہیں ہوا۔ رپورٹ بہر حال آنی چاہیے۔

★ نائب صدر صف دوم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کام کرنے کا ارادہ ہو تو انسان خود رستے نکالتا ہے۔ تمام مصروفیات اور کام ہونے کے باوجود یہ ارادہ ہوتا ہے کہ میں نے جماعت کے لئے کام کرنا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو active رکھنے کے لئے ان کے پروگرام بنائیں۔ سیر کے پروگرام ہوں، سائیکل چلائیں اور کھیلوں کے پروگرام ہوں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ کے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ سارے قائدین اپنی اپنی سکیم بنائیں۔ پھر یہ سکیم مجلس عاملہ سے منظور ہو۔ اس کے بعد ہر قائد اپنی سکیم پر عملدرآمد کروائے۔ یہ اس کی ذمہ داری ہے۔

★ قائد ذہانت و صحت جسمانی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنی سکیم بنا کر مجلس عاملہ میں discuss کریں اور کام کریں۔

★ قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جن انصار کو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ان کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھائیں۔ نماز سکھائیں، نماز کا ترجمہ سکھائیں۔ دعائیں سکھائیں، احادیث سکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دیں اور سال کے آخر پر اس کا امتحان لیں۔ انصار بے شک کتاب دیکھ کر امتحان دیں۔ فرمایا انصار کو جماعت کی بنیادی تعلیم کا پتہ ہونا چاہیے۔ کئی لوگوں کو جماعت کی بنیادی تعلیم کا علم ہی نہیں ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجالس سے صدر مجلس، قائد عمومی اور ہر قائد کا رابطہ رہنا چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قائد تعلیم کا یہ کام ہے کہ وہ جائزہ لے کہ انصار کو نماز آتی ہے یا نہیں۔ کتنوں نے نماز یا اس کا ترجمہ یاد کر لیا ہے۔ کتنے روزانہ قرآن کریم کی

تلاوت کرتے ہیں۔ کتنے انصار ایسے ہیں جو اپنے گھروں سے بچوں کو نماز کے لئے لاتے ہیں اور ان کے بچے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ باقاعدہ اس معاملہ میں اپنے بچوں کی نگرانی کرتے ہیں اور اپنے بچوں کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ باہر پھر کر اپنا وقت ضائع تو نہیں کر رہے۔ اپنے سکول کی پڑھائی کر رہے ہیں اور دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ بچوں کی نگرانی کرنا بھی باپ کا کام ہے۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور انصار کی آمد اور فی کس چندہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے چندہ میں جو مرکز کا حصہ ہے وہ باقاعدہ مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہیے۔

★ قائد دعوت الی اللہ کے پروگراموں کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کوئی اسسٹنٹ لگائیں۔ دعوت الی اللہ نہیں ہو رہی۔ آپ کو تو سارا آئی لینڈ احمدی کر لینا چاہیے۔ دعوت الی اللہ کے لئے رابطے کریں، ذاتی تعلقات بڑھائیں۔ ہر مذہب کو اس کے مطابق لٹرچر دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نئے احمدی بہت کم ہوئے ہیں۔ پُرانے احمدیوں کے بچے آگے بڑھے ہیں۔ آپ نئے احمدی بھی بنائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے جو لٹرچر تیار کیا ہے وہ لوگوں تک بھی پہنچنا چاہیے۔ پھر اس کا follow up ہونا چاہیے۔ چھوڑنا نہیں چاہیے۔ اگر follow up نہیں کریں گے، contact نہیں کریں گے تو آپ کو کیا پتہ کس کے دل میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ایک ٹیم بنائیں جو کام کرنے والی ہو۔ فرمایا آپ نے جو سکیم بنائی ہے وہ اچھی ہے۔ اب مسلسل رابطہ اور تعلق قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا جس کام کا follow up نہ ہو، feedback نہ ہو اس کا نتیجہ نہیں نکلتا۔

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ فی مورخہ 30 اپریل 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16 جون 2006ء)

مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو کام نہ کر سکیں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار اللہ میں کوئی جنرل سیکرٹری نہیں ہوتا بلکہ قائد عمومی کہلاتا ہے۔ اسی طرح عاملہ کے تمام عہدیداران قائدین کہلاتے ہیں، سیکرٹریان نہیں کہلاتے۔ اسی طرح جماعتی نظام میں جو جماعتیں یا برانچز ہیں وہ ذیلی تنظیموں کے نظام میں مجالس کہلاتی ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری صرف ایک مجلس آکلینڈ (Auckland) ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آکلینڈ تو بہت بڑا شہر ہے۔ کام اور رابطوں کو آسان کرنے کے لئے اس بڑے شہر کو انصار کی تعداد اور رہائش کے لحاظ سے دو یا تین حصوں میں تقسیم کر کے مجالس بنائی جاسکتی ہیں اور پھر ہر مجلس کا زعمیم ہو۔ فرمایا اپنی مجلس عاملہ میں رکھ کر اس کا جائزہ لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ مجلس عاملہ انصار اللہ کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مجھے براہ راست آنی چاہیے اور باقاعدگی سے بھجوا کر لیں۔

★ قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کے بجٹ اور فی کس چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور فرمایا جو انصار job کرتے ہیں ان سے باقاعدہ percentage پر چندہ لیں اور جو انصار فارغ ہیں کوئی کام نہیں کرتے وہ جو بھی دیں ان سے لے لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ اجتماع کا بھی جائزہ لیا اور اخراجات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

★ قائد تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے کیا پلان بنایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ سکیم بنا کر مجلس عاملہ میں discuss کرنی چاہیے تھی۔ سکیم بنائیں، عاملہ میں رکھیں اور پھر اس پر عمل کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے جو کام نہ کر سکیں۔ تربیت نہ کرنے کی وجہ سے سُنستیاں پیدا ہوئی ہیں اور اسی وجہ سے کمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اگر تربیت کی ہوتی اور فیملیوں کو سنبھالا ہوتا تو فیملیاں نہ

بگڑتیں۔ کوئی سنی سے بیاہی ہوئی ہے تو کسی کا رشتہ لاہوریوں میں ہوا ہے، کسی نے ہندو سے شادی کر لی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو کیوں ضائع کر رہے ہیں۔ احمدیت تو انشاء اللہ پھیلے گی۔ نئے آئیں گے اور مضبوط ہو جائیں گے۔ آپ لوگ اپنی نسلوں کی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ضائع ہو جائیں گے اس لئے ہوش کریں۔ اب باتیں چھوڑیں اور کام کرنے کی سکیم بنائیں اور active ہو کر کام کریں۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے کہ ہم پیغام پہنچائیں کوشش کرنا ہمارا کام ہے باقی نتیجہ پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔ آپ کی کوشش میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تربیت سے دریافت فرمایا آپ کی سکیم اور پروگرام کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہیے کہ کتنے انصار نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ کتنے روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ گھروں میں دین کی باتیں ہوں، مسیح موعودؑ کی باتیں ہوں۔ آپ کی کتب پڑھی جائیں۔ گھروں میں دینی ماحول ہو۔ بچے نمازیں پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ انصار کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر آپ نے نئی نسل کو بچانا ہے تو آپ کو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سکیم بنانی پڑے گی۔

★ قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیوی تعلیم کا انصار اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ دینی تعلیم کے بارہ میں بتائیں کہ کیا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر قائد تعلیم نے بتایا کہ اِمسال انصار کے نصاب میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب ’توضیح مرام‘ رکھی ہے۔ گزشتہ سال تک چار کتب ہو چکی ہیں جن کے امتحان لئے جا چکے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر ماہ ایک دو ورقہ انصار اللہ کے لئے بلیٹن (bulletin) کے طور پر نکالیں، جس میں قرآن کریم کی ایک آیت، اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح ہو۔ اسی طرح ایک حدیث ہو اور حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس ہو۔ انصار اللہ کے

پروگراموں کا ذکر ہو۔ اعلانات ہوں، تربیتی امور ہوں، اردو زبان سکھانے کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بوڑھوں کو مزید کیا اردو سکھانی ہے ان کو کافی اردو آتی ہے۔ بچوں کو سکھائیں اور بچوں کی طرف توجہ دیں۔ بڑوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ انہوں نے خود بھی کچھ نہ کچھ سیکھنا ہے اور بچوں کی تربیت کرنی ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار اللہ کو مطالعہ کے لئے پہلے چھوٹی چھوٹی چیزیں دیں، مضامین دیں، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات دیں۔ بڑی کتابیں پڑھنے کی ان کو بعد میں عادت پڑے گی۔

★ قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ اجتماع کے موقع پر کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے۔ قائد ایثار کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غریبوں کی مدد کریں۔ عرب ملکوں سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض غریب ہیں ان کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ ان ملکوں میں بوڑھے ہیں، بیمار ہیں اولڈ پیپلز ہوم (old people's home) میں جا کر ان سے ملیں اور ان سے باتیں کریں۔ پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ ہسپتالوں میں جا کر بیماروں سے ملیں ان کا حال دریافت کریں۔ جس کو مدد کی ضرورت ہے اس کی مدد کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کام کے لئے اگر راستے نکالنے ہیں تو نکل آتے ہیں۔

★ قائد تحریک جدید اور وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب انصار کو اس میں شامل کریں اور انصار سے وعدے لیں۔ اس بارہ میں آپ کو کوشش کرنی چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انصار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے سو جاؤ۔ اپنے دماغ استعمال کر کے کام کریں اور جو آئندہ جرنیشن (generation) آرہی ہے اس سے بھی کام کروائیں۔

★ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے ملکوں کے لوگ یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ مختلف pockets بنی ہوئی ہیں وہاں جا کر کام کریں۔ ان لوگوں کو عربی، چائینز، کورین، جاپانی اور انگریزی زبان کا لٹریچر دیں، رابطے کریں اور یہ رابطے مستقل نوعیت کے ہوں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تبلیغ مسلسل ایک عمل ہے۔ تھکنا نہیں۔ بارش کے چھینٹے پھینکتے جانا ہے کہیں نہ کہیں یہ پانی اثر کرے گا۔ ہزار میں سے ایک پر بھی اثر ہو جائے تو یہ آپ کی کامیابی ہے۔ فرمایا اگر آپ ایک جگہ دورے پر جاتے ہیں اور پھر چھ ماہ تک ان کو پوچھتے نہیں تو یہ ہرگز درست نہیں۔ جہاں ایک دفعہ جائیں وہاں بار بار رابطہ کریں۔ ایک ٹیم کو ہر دفعہ اسی جگہ پر بھیجیں اور مستقل جاتے رہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو آدمیوں کی ٹیمیں بنائیں اور مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے ان کے سپرد کر دیں جہاں یہ بار بار جاتے رہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”یہاں کے لوکل باشندے Mori ہیں۔ ان میں بھی تبلیغ کریں۔ ان کو پہلے خدا کی طرف بلائیں۔ فرمایا مختلف طرح کے لوگ ہیں۔ کسی کو بتانا ہے کہ خدا ہے، کسی کو بتانا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے، کسی کو بتانا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا دعویٰ سچا ہے، کسی کو بتانا ہے کہ احمدیت سچی ہے، کسی کو بتانا ہے کہ خلافت احمدیہ سچی ہے۔ مختلف طبقے ہیں، مختلف لوگ ہیں، ہر ایک کو ان کے حالات کے مطابق پیغام پہنچانا ہے۔“

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ نیوزی لینڈ مورخہ 7 مئی 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30 جون 2006ء)

نظام جماعت سے علیحدگی اور خلیفہ وقت کی ناراضگی موت سے کم نہیں ہوتی

”پس اپنے پیغام کو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خوبصورت پیغام کو اگر حقیقی طور پر اس ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں تو آپس میں محبت اور بھائی چارے اور ہمدردی کی فضا پیدا کریں۔ اگر نہیں تو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دیکھ کر اگر کوئی احمدیت میں شامل ہو بھی جاتا ہے تو کل اپنے ساتھ مختلف سلوک دیکھ کر دین سے متنفر بھی ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص مرد یا عورت آپ عہدیداروں، چاہے وہ امیر ہو یا کوئی بھی اور ہو، یا ایک عام احمدی بھی ہو آپ لوگوں کے عمل اور رویے دیکھ کر اور اپنے ذاتی مفادات کی ترجیحات کو دیکھتے ہوئے دین سے متنفر ہوتا ہے تو اس کا گناہ ان دوڑانے والوں کے سر پر ہے۔“

پس میں عہدیداروں کو چاہے وہ امیر ہوں یا کوئی دوسرے عہدیدار ہوں پہلے کہتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا جو یہ موقع دیا ہے اس میں چاہے صدر جماعت ہے یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ان ہیں، امیر جماعت ہے آپ لوگوں کو ان لغو حرکات کو چھوڑنا ہو گا۔ اور اگر نہیں چھوڑیں گے تو جماعتی طور پر جو ایکشن ہو گا وہ تو ہو گا ہی، اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی یہ سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ آپ لوگ، عہدیدار ان کس طرح کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری ان تمام حرکات سے آگاہ ہوں۔ پس اگر اللہ کا خوف ہے تو اپنے دلوں کو بدلیں۔ اپنے عملوں کو ٹھیک کریں۔ اللہ نے جو خدمت کا موقع دیا ہے اس کو فضل الہی جانیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے اوپر احسان سمجھیں، نہ کہ گروپ بندیاں کر کے سیاست کی دکان چکانے کی کوشش کی جائے۔ خلیفہ وقت یا نظام جماعت کسی سے صرف نظر یا پردہ پوشی ایک حد تک کرتا ہے۔ اگر حدوں سے تجاوز کرنے کی کوشش کی جائے، یا یہ نظر آرہا ہو کہ جماعت کا وقار مجروح ہو رہا ہے تو پھر یقیناً سزا بھی ملتی ہے۔ پس عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عمومی طور پر اپنے رویے بدلے۔ اپنے اندر اپنے بھائیوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا کریں۔

اگر کسی بھائی سے معمولی غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو معاف کرنے کی کوشش کریں۔ کسی

کی غلطی پر مرکز کو بھی پوری طرح واضح نہ کر کے، لاعلم رکھ کر اتنی سزا نہ دلوائیں کہ وہ سزا اس جرم سے بھی زیادہ بڑھ جائے اور بے چارے کو مار کر ہی دم لیں۔ ایک احمدی کے لیے چاہے وہ جیسا بھی ہو نظامِ جماعت سے علیحدگی اور خلیفہ وقت کی ناراضگی موت سے کم نہیں ہوتی۔ پس عہدیداروں کو اپنے رویے بدلنے چاہئیں۔ امیر جماعت کو اپنے رویے بدلنے چاہئیں۔ اس بارہ میں پہلے بھی میں خطبات میں کہہ چکا ہوں۔ یا تو یہ عہدیدار خطبات سنتے نہیں ہیں یا وہ باتیں اپنے لیے نہیں سمجھتے یا مغلوب الغضب ہو کر ان باتوں کو بھول جاتے ہیں اور اپنی آناؤں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر کسی کے خلاف سچی شکایت ہو تو میں اس کے بارہ میں بات کر رہا ہوں کہ اس کو اتنی ہی سزا ہونی چاہیے۔ اگر جھوٹی شکایت ہو اور صرف اپنی آنانیت کی خاطر کسی کو سزا دلوائی جاتی ہے تو یہ اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے اپنے حق میں میرے سے فیصلہ کروالیتا ہے اور دوسرے کا حق مارتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں آگ کا گولہ ڈالتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الشهادات باب من اقام البینۃ بعد الیومین حدیث 2680)

اگر آپ لوگ بھی خلیفہ وقت سے کسی کے خلاف ایسے فیصلے کروالیتے ہیں تو آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمیشہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلے کروانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہمدردی کے جذبات سے پُر ہو کر سزا بھی دلوائی ہو تو اصلاح کی خاطر سزا دلوانی چاہیے نہ کہ اپنے کینوں اور بغضوں کی تسکین کے لیے۔

پس یہ ہمدردی اور رحم کے جو جذبات ہیں عہدیدار بھی اپنے اندر پیدا کریں اور عام احمدی بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ ہر احمدی کے آپس کے تعلقات بھی ایسے ہوں جو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے والے ہوں۔ کسی کو نیچا دکھانے کے لیے نہیں۔ کسی کو ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ نہ بنائیں۔ یہ باتیں ہمدردی سے دور لے جانے والی ہیں۔ اس سے معاشرے میں فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔“

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جاپان مؤرخہ 13 مئی 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 21 دسمبر 2012ء)

اپنے شعبہ کی سکیم بنائیں اور مجلس عاملہ میں رکھیں اور پھر اس پر عملدرآمد کریں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ سب اپنے اپنے شعبہ کی سکیم بنائیں اور مجلس عاملہ میں رکھیں اور پھر اس پر عملدرآمد کریں۔ فرمایا ہر ماہ مجھے رپورٹ آنی چاہیے کہ کیا کام کیا ہے۔ اگر نہیں بھی کیا تب بھی رپورٹ آنی چاہیے اور لکھیں کہ اس ماہ کام نہیں ہوا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تبلیغ کی بھی سکیم بنائیں۔ جاپان میں بدھسٹ ہیں یہ بہت سخت ہوں گے۔ ان پر بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ یہاں لامذہب اور عیسائیوں کی طرف توجہ دیں۔ غیر قوموں کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں اور آباد ہیں ان کی پاکٹس تلاش کریں اور وہاں تبلیغ کے پروگرام بنائیں۔ ان سے رابطے کریں اور پھر مستقل رابطہ رکھیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اسی طرح تعلیم اور تربیت کی سکیم بنائیں اور کام شروع کریں۔ نومبائین کی تربیت کر کے ان کو جماعت کے نظام کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اُن کو آپ نے نماز سکھانی ہے۔ قرآن کریم پڑھنا سکھانا ہے۔ آپ نے صرف انصار نومبائین میں کام کرنا ہے۔ خدام نے اپنا کام کرنا ہے اور لجنہ نے اپنا کام کرنا ہے اور جماعتی نظام نے اپنا کام کرنا ہے۔ سب نے اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جاپان مورخہ 13 مئی 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30 جون 2006ء)

انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے

”پیارے انصار اللہ جرمنی“

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہے ہیں اور ایک بار پھر نیک مقاصد کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے کہ اس دوران آپ سب اپنے مولیٰ کو راضی کرنے والی نیکیوں کی توفیق پائیں۔ یاد رکھیں کہ انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے۔ اگر انصار اپنے بچوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ ایک اہم مقصد کو حاصل کرنے والے ٹھہریں گے۔ اس کیلئے آپ کو نیک نمونہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ کا اپنا نمونہ ٹھیک نہ ہو گا آپ اپنی اولاد کی تربیت کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ خدا کی محبت اپنے دلوں میں بٹھائیں۔ ہر وہ کام کریں جو آپ کو خدا سے ملانے والا ہو اور ہر اس کام سے باز رہیں جو خدا سے دور لے جانے والا ہے۔ اگر آپ نے اپنے دلوں میں خدا کی خالص محبت پیدا کر لی اور خدا کو اپنے دلوں میں بٹھالیا تو آپ کے بچوں کے دل بھی اس کی محبت سے بھر جائیں گے۔ پس اپنے نیک نمونے کے ساتھ اپنے بچوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ ہمارا عملی نمونہ ہی ہے جو ہمارے بچوں کے دلوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا بہت ضروری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھلائیں تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ اُن کا وعظ اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ اُن باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے

ہیں۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 369-370)

پس سب سے اوّل آپ کی عملی حالت کی درستی ہے۔ آپ کے نیک نمونہ کو دیکھ کر آپ کے بچے بھی نیکیوں میں آگے بڑھیں گے۔

تربیت کے لئے ایک اور اہم ذریعہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہے جس کی طرف بچپن سے ہی توجہ دلانی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز کی تلقین کی جائے اور دس سال کی عمر میں انہیں سختی سے نماز کا پابند بنایا جائے لیکن یہ اس وقت ہو نہیں سکتا جب تک آپ خود پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے پابند نہیں ہو جاتے۔ اس لئے پانچوں وقت کی نماز مسجد جاکر باجماعت ادا کرنے کی کوشش کیا کریں اور اگر بامر مجبوری مسجد نہ جا سکتے ہوں تو گھر میں اس کا اہتمام کیا کریں۔ اگر آپ خود نمازوں کے پابند ہوں گے تو آپ کے بچے بھی نمازوں کے عادی ہو جائیں گے اور آہستہ آہستہ ان کو نمازوں میں لذت بھی آنے لگے گی اور وہ معاشرے کی برائیوں سے بھی محفوظ رہیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْفِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: 46)

نماز برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے کا موجب ہے پس اگر آپ اپنی اولادوں کی تربیت کرنا چاہتے ہیں اور انہیں مغربی معاشرہ کی برائیوں سے بچانا چاہتے ہیں تو نمازوں پر مداومت اختیار کریں۔ اولاد کی تربیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کو قرآن کریم سکھایا جائے اور قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے بعد اس کا ترجمہ بھی سکھانے کا انتظام کیا جائے تاکہ ان کو اسلامی تعلیمات کا علم ہو۔ پھر ان کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہونی چاہیے اس سے آپ کے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔ بس آپ خود بھی قرآن کریم سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ یہ وہ امور ہیں جن کی طرف میں پہلے بھی بار بار توجہ دلا چکا ہوں لیکن ”ذِکْرُ“ کے تحت دوبارہ آپ کی اُن کی طرف توجہ مبذول کروا رہا ہوں کیونکہ یہی وہ امور ہیں جو آپ کی اور آپ کی اولادوں کی روحانی حفاظت کی ضمانت ہیں۔ یہ وہ قلعے ہیں جن کے اندر رہ کر شیطان کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ پھر ایک اہم چیز جو اپنے بچوں میں بچپن سے پیدا کرنے کی ضرورت ہے وہ سچائی

ہے۔ اس کے لئے بھی آپ کو اہم کردار ادا کرنا ہو گا۔ مذاق میں بھی اپنے بچوں کے ساتھ یاروز مرہ کی زندگی میں جھوٹ نہ بولیں کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کے بچے بھی جھوٹ کے عادی ہو جائیں گے۔ یہ مغربی معاشرہ تو ہے ہی جھوٹ اور دجل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیا ہے اور جھوٹ نیکوں کو کھاجاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھاجاتی ہے اس لئے خود بھی ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ڈالیں اور اپنی اولادوں میں بھی یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ سب سے اہم اور آخری بات دُعا ہے کیونکہ تربیت خدا کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتی اور خدا کا فضل دُعا کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ پس سب سے ضروری یہ ہے کہ راتوں کو اٹھیں اور خدا کے حضور جھکیں اور اپنے مولیٰ کریم سے یہ التجا کریں کہ وہ آپ کو اور آپ کی اولادوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنادے۔ حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کُلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے جب تک تدبیر کے ساتھ دُعا نہ ہو کچھ نہیں۔“ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 339)

پھر فرماتے ہیں: ”تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل اُن مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے۔ اُن سے نجات پانے کیلئے دُعا کام آتی ہے کہ خدا تعالیٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 339)

اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی منعقدہ 26 تا 28 مئی 2006ء ماہنامہ الناصر جرمنی جولائی 2006ء)

احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے

”بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں سے کسی ناراضگی یا کسی غلط فہمی یا بدظنی کی وجہ سے اس حد تک اپنے دلوں میں کینے پالنے لگ جاتے ہیں کہ دوسرے شخص کا مقام اوروں کی نظر میں گرانے کے لئے، معاشرے میں انہیں ذلیل کرنے کے لئے، رسوا کرنے کے لئے، ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کر کے پھر اس کی تشہیر شروع کر دیتے ہیں اور اس بات سے بھی دریغ نہیں کرتے کہ یہ من گھڑت اور جھوٹی باتیں مجھے پہنچائیں تاکہ اگر کوئی کارکن یا اچھا کام کرنے والا ہے تو اس کو میری نظروں میں گرا سکیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ بڑے اعتماد سے بعض لوگوں کے نام گواہوں کے طور پر بھی پیش کر دیتے ہیں اور جب ان گواہوں سے پوچھو، گواہی لو، تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ گواہ بیچارے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا بھی ہے یا نہیں جس کی گواہی ڈلوانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ مجھے مجبور کیا جاتا ہے کہ میں ان جھوٹی باتوں پر یقین کر کے جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے ضرور اسے سزا بھی دوں۔ گویا یہ شکایت نہیں ہوتی ایک طرح کا حکم ہوتا ہے۔ بہت سی شکایات درست بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اکثر جو ذاتی نوعیت کی شکایات ہوتی ہیں وہ اس بات پر زور دیتے ہوئے آتی ہیں کہ فلاں فلاں شخص مجرم ہے اور اس کو فوری پکڑیں۔ ان باتوں پر میں خود بھی کھٹکتا ہوں کہ یہ شکایت کرنے والے خود ہی کہیں غلطی کرنے والے تو نہیں، اس کے پیچھے دوسرے شخص کے خلاف کہیں حسد تو کام نہیں کر رہا۔ اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ حسد کی وجہ سے یہ کوشش کی جا رہی ہوتی ہے کہ دوسرے کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ حسد بھی اکثر احساس کمتری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اس خیال کے دل میں نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ خدا جھوٹے اور حاسد کی مدد نہیں کرتا۔ اور حسد کی وجہ سے یا بدظنی کی وجہ سے دوسرے پر الزام لگانے میں بعض لوگ اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اپنی عزت کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ آج کل کے معاشرے میں یہ چیزیں

عام ہیں اور خاص طور پر ہمارے برصغیر پاک و ہند کے معاشرے میں تو یہ اور بھی زیادہ عام چیز ہے۔ اور اس بات پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی بعض دفعہ ایسی گھٹیا سوچ رکھ رہے ہوتے ہیں اور دنیا میں یہ لوگ کہیں بھی چلے جائیں اپنے اس گندے character کی کبھی اصلاح نہیں کر سکتے یا کرنا نہیں چاہتے اور آج کل کے اس معاشرے میں جبکہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے، غیروں سے گھلنے ملنے کی وجہ سے ان برائیوں میں جن کو ہمارے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ترک کیا تھا بعضوں کی اولادیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ہمارے احمدی معاشرہ میں ہر سطح پر یہ کوشش ہونی چاہیے کہ احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے۔ اس لئے ہر سطح پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیے کہ خاص طور پر یہ برائیاں، حسد ہے، بدگمانی ہے، بدظنی ہے، دوسرے پر عیب لگانا ہے اور جھوٹ ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے، ایک مہم چلائی جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مئی 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 255-256)

چیریٹی واکس (charity walks) بہت مفید ہیں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجنید، تحریک جدید اور صحت جسمانی کے شعبوں کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ انصار کے مناسب حال کھیلیں ہونی چاہئیں مثلاً رسہ کشی، سیر، کلائی پکڑنا وغیرہ۔

★ شعبہ تعلیم کے جائزہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد صاحب تعلیم سے فرمایا کہ آپ کون کون سی کتابیں پڑھا رہے ہیں اور کیا ان کا امتحان بھی لیتے ہیں؟ انہوں نے امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد بتائی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو تجنید کا 1/3 بنتا ہے جو بہت کم ہے۔ فرمایا کہ ایک سال میں کم از کم ایک کتاب تو ضرور ختم ہونی چاہیے۔ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کی چھوٹی کتابیں شروع کر لیں اور ایک ایک کر کے پڑھا دیں۔

★ قائد صاحب ایثار سے فرمایا کہ ایثار کا مطلب ہی خدمت خلق ہے۔ آپ لوگوں کو بوڑھوں کے ہوٹلوں میں جانا چاہیے۔ اپنی عمر کے لوگوں سے تعلقات بڑھائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آڈیٹر صاحب سے فرمایا کہ آپ کیسے آڈٹ کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ پہلی سہ ماہی کا تو ہو چکا ہے مزید بیرون ملک سفر کی وجہ سے نہیں ہو سکا۔ فرمایا کہ ہر ماہ ہونا چاہیے۔ قائد صاحب مال سے شعبہ مال کے کل بجٹ، اب تک کی وصولی، فی کس چندوں کی شرح کی بابت دریافت فرمایا۔ چندہ اجتماع کے متعلق فرمایا کہ اس کے لیے آمدنی کی percentage پر چندہ نہیں ہے بلکہ اس کے لیے فی کس رقم مقرر کرنی چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا کہ پہلے 40 مارک لیے جاتے تھے اب یورو کا جب سے نظام چلا ہے اس وقت سے 14 یورونی کس وصول کیا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 14 یورو تو 40 مارک کے مقابل پر کم بنتے ہیں۔ یہ تو کم از کم 25 یورو کے برابر بنتے ہیں۔ اتنا تو کم از کم چندہ رکھنا چاہیے تھا۔ آپ تو ترقی معکوس کر رہے ہیں جو آپ کو نہیں کرنی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ تربیت اور تعلیم القرآن کے جائزہ کے دوران دریافت فرمایا کہ پہلے مساجد اور نماز سنٹرز کی تعداد معلوم کریں۔ پھر یہ دیکھیں کہ کتنی مجالس میں

نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اور ہر جگہ کم از کم دو نمازیں تو باجماعت ہونی چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مارچ میں ہم نے ہفتہ تربیت منایا تھا اور اپریل کی رپورٹس سے پتہ چلا ہے کہ نمازیں ادا کرنے والوں اور تلاوت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ فرمایا کہ اب پھر رپورٹ منگوائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ تبدیلی صرف ہفتہ تربیت کے دوران تھی یا بعد میں بھی جاری ہے۔ انصار کو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کی بڑی تعداد کے بچے چھوٹے ہیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کریں تاکہ وہ اچھے کردار والے بن سکیں۔ مکرم امیر صاحب کی درخواست پر ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلی نسل کو نظام جماعت سے منسلک کرنے کے لیے انصار کو نصیحت فرمائی کہ بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دیں۔

★ تعلیم القرآن کے جائزہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا کہ اساتذہ تیار کرنے کی کلاس ہوئی تھی اور بارہ اساتذہ تیار ہوئے ہیں۔ فرمایا کیا وہ سب پڑھا رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اب ان سے کام لیں۔ کوئی نتیجہ سامنے آنا چاہیے۔

★ نومبائین کے شعبہ کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہیں ذیلی تنظیموں سے منسلک کرنے کے ساتھ ساتھ main stream میں بھی شامل کریں اور جماعت کے نظام میں absorb کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ تبلیغ کو بھی اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ فرمایا شہروں میں بھی تبلیغ جاری رکھیں لیکن شہروں کی بجائے دیہاتوں کا رخ کریں۔ دیہات کہیں کے بھی ہوں وہاں کا ماحول سادہ ہوتا ہے۔ جن سے ایک دفعہ رابطہ ہو، ان رابطوں کو ہفتے دو ہفتے بعد دہرایا کریں۔ مسلسل اور جاری رابطہ ہونا چاہیے۔ فرمایا: دیہات کا ماحول چھوٹا ہوتا ہے۔ آپ کسی کو ملنے جائیں تو اور لوگوں کو بھی attraction پیدا ہوگی۔ اس سے مزید رابطے پیدا ہوں گے۔ فرمایا: اس کے علاوہ یہاں مختلف قومیتیں ہیں عربوں، ترکوں اور دیگر قوموں میں سے ان لوگوں کی تلاش کریں جن کو مذہب سے دلچسپی ہے۔ پہلے لوگوں کو خدا کا تصور دینا ہوگا۔ پھر مزید تبلیغ ہو سکے

گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو بھی تعلیم دیتے رہیں تاکہ اسلام کے لیے ان کے ذہن کھل جائیں اور ان معاشروں سے ان کے ذہنوں میں اسلام کے متعلق جو غلط نظریات پیدا ہو سکتے ہیں انہیں ان کے ذہنوں سے دور کریں۔ پھر ہر جگہ کے لئے ان کے مناسب حال انہی کی زبانوں میں لٹریچر تیار کریں۔ مختلف قومیتوں کے مزاج مختلف ہیں عربوں میں بھی سارے ایک جیسے نہیں۔ مختلف ممالک کے لوگ مختلف مزاج رکھنے والے ہیں۔ ان سب سے علیحدہ علیحدہ اپروچ ہونی چاہیے۔ فرمایا سب کو ایک دفعہ تو ہمیں تعارف کروادینا چاہیے تاکہ اتمام حجت تو ہو۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد صاحب وصایا سے مجلس عاملہ کے ممبران کی وصایا کی بابت دریافت فرمایا تو بتایا گیا کہ سوائے ایک کے باقی میں سے سات تو پہلے موصی تھے مزید آٹھ اب شامل ہوئے ہیں۔ ایک باقی ہیں ان کا فارم بھی جلد مل جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب سے پہلے عہدیداروں کو، ناظمین، زعماء سب کو تحریک کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ عمومی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جو رپورٹ نہیں بھیجتے انہیں پوچھا کریں۔ پھر یہ بھی دیکھا کریں کہ یہ نہ ہو رپورٹ میں figures کو تدریجی بڑھایا جا رہا ہو اور نئے سال کی پہلی رپورٹ سے پھر ان figures کو پیچھے لا کر پہلے کی طرح انہیں زیادہ کیا جا رہا ہو۔ نئے سال میں داخل ہو کر پچھلے سال کے figures بڑھنے چاہئیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سوال کے جواب میں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو فرمایا کہ جو قائدین باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی رپورٹ نہ بھیجوائیں اس کا مطلب ہے کہ وہ کام نہیں کرنا چاہتے۔ فرمایا جن کی مسلسل تین ماہ کی رپورٹ نہ آئی ہو انہیں فارغ کر کے ان کی جگہ نئے آدمی nominate کریں۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب جرمنی نے عرض کی کہ کیا انہیں پہلے وارننگ نہیں دینی چاہیے؟ فرمایا انہیں پہلے سے خبر دار کرنا چاہیے کہ اپنی سستی دور کریں ورنہ پھر آپ اس خدمت سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہمارا ایک چیریٹی واک

(charity walk) کا پروگرام بھی ہے۔ فرمایا:

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو جائے، کہیں ایسا نہ ہو جائے

★ فرمایا: پہلے بھی کئی پروگرام بن چکے ہیں اب عملی جامہ پہنائیں۔

★ فرمایا: چیریٹی واکس بہت مفید ہیں۔ ان walks سے اسلام کے متعلق لوگوں کا ذہن

صاف ہو گا۔ فرمایا کہ جہاں مخالفت ہو، چیریٹی واک کریں۔ برلن (Berlin) میں مسجد بنی ہے

وہاں چیریٹی واک کریں۔ اس کے ذریعہ جمع ہونے والے فنڈ کا زیادہ حصہ وہاں کی لوکل کونسل کو

دیں۔ فرمایا چیریٹی واک منظم ہوتی ہے۔ پولیس اور انتظامیہ سب کو اس کا پتہ ہوتا ہے۔ مقامی

لوگ بھی بڑی کثرت سے اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی 14 جون 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 14 جولائی 2006ء)

تبلیغ کا جامع پروگرام بنائیں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کا چندہ جماعت کے کل چندے کا 1/3 ہونا

چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد تربیت نومبائعین سے فرمایا کہ نومبائعین سے متواتر

رابطہ رہنا چاہیے۔ ان کو جلسے پہ لانا چاہیے تھا۔ فرمایا: بیعتیں کر اگر انہیں چھوڑ نہیں دینا چاہیے ورنہ تو پھر ایسے ہی ہے جیسے پرندے پکڑے اور پھر چھوڑ دیئے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے شعبہ کو بھی فعال ہونے کی نصیحت فرمائی اور

فرمایا کہ آپ تبلیغ کا جامع پروگرام بنائیں۔ جتنا زیادہ اسلام کے خلاف شور ہو رہا ہے اتنا ہی آپ لوگوں کی طرف سے دفاعی کارروائی بھی ہونی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ مال کو اپنا بجٹ بڑھانے کی بھی ہدایت فرمائی۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ ہالینڈ مورخہ 18 جون 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 14 جولائی 2006ء)

جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہو گا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے

”پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم صدر صاحب انصار اللہ بھارت نے سالانہ اجتماع کے موقع پر پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آپ سب کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے اور آپ کی روحانی تربیت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر میں آپ کو خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج دنیا سخت بد امنی کا شکار ہے۔ مسلمان مسلمان سے لڑ رہا ہے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو کر وہ ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کا شکار ہیں۔ ایک ہی کلمہ پڑھنے والے، ایک ہی نبی کی طرف منسوب ہونے والے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آراء ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کے خزانے موجود ہونے کے باوجود آج مسلمان اس قیادت کی پہچان سے محروم ہیں جو خدا نے انہیں ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے مامور فرمائی ہے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے جو خدا کے فضل سے دائمی ہے۔ جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہو گا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے، آپ کے آپس کے تعلقات میں بہتری آئے گی، معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی۔ اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہو گا، غلبہ اسلام اور امن عالم کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی، اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہو گا اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفہ وقت کے لئے سلطان نصیر بننا ہو گا۔ اطاعت کا مضمون بہت اہم ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس کی اہمیت اور افادیت بیان فرمائی ہے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ: ”جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مضمون پر خوب روشنی ڈالی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہوتا ہے۔“

پھر فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جائے۔“

پس اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کریں۔ ہر سطح پر اپنی اطاعت کو سمجھیں۔ عہدیداران اپنے سے بالا عہدیداران کی اطاعت کریں۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ یاد رکھیں کہ آج خلافت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ غلبہ اسلام ہو گا۔ اسی سے حقیقی توحید کا درس ملے گا اور اسی کے ذریعہ سے عالمی وحدت کا قیام عمل میں آئے گا۔ اللہ آپ سب کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو خلافت کی لڑی میں پروئے رکھے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔“

(پیغام سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت منعقدہ 8 تا 10 ستمبر 2006ء ہفت روزہ بدر قادیان 14 دسمبر 2006ء)

ذیلی تنظیموں کو نوجوانوں کو سنبھالنا چاہیے اور ہنر سکھلا کر بیکاری کا خاتمہ کرنا چاہیے

”ایک مطالبہ نوجوانوں کا بیکاری کی عادت ختم کرنے کا تھا۔ یہ بھی بڑی خطرناک بیماری ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بعض بے کار نوجوان اس لئے بے کار ہیں کہ یا تو ان کے جو رشتہ دار، والدین، بھائی وغیرہ باہر ہیں وہ باہر سے رقم بھیج دیتے ہیں اس لئے ذمہ داری کا احساس نہیں۔ یا اس امید پر بیٹھے ہیں کہ باہر جانا ہے۔ اب باہر جانا بھی اتنا آسان نہیں رہا، ان لوگوں کو بھی غلط امیدوں پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اور جو آتے ہیں ان کے بھی یہاں اتنی آسانی سے کیس پاس نہیں ہوتے۔ اس لئے بلاوجہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارے میں معین پروگرام بنانا چاہیے اور نوجوانوں کو سنبھالنا چاہیے۔ یہ لوگ جو فارغ بیٹھے ہیں، فارغ بیٹھے یہ مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کسی طرح باہر جانے کا انتظام ہو جائے، بعض لڑکوں کے ماں باپ لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے حالات خراب ہیں باہر بلوالیں۔ باہر بلوانا کون سا آسان ہے۔ یا ہماری شادی باہر کروادیں یا جو بھی ذریعہ ہو۔ اور ایسے لوگوں میں سے جب کسی کی شادی یہاں ہو جاتی ہے اور یہاں آجاتے ہیں تو جب ان ملکوں میں ان کا اسٹے (stay) پکا ہو جاتا ہے تو پھر بیویوں پر ظلم کرنے شروع کر دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک غلط رویہ خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں چل پڑی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو میں کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت کر کے کھائیں۔ اس دوران میں اگر باہر کا کوئی انتظام ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس لئے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا کہ باہر جانا ہے، اس سے بہت ساری غلط قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ برائیاں معاشرے میں، اس ماحول میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح بعض ایسے ہیں جو یہاں آ کر بھی ہنر نہیں سیکھتے، زبان نہیں سیکھتے، اور ذرا سی کوئی تکلیف ہو جائے تو بیماری کا بہانہ کر کے گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ مدد مل جاتی ہے اس لئے کام نہیں کرتے۔ بیماری کی عادت کے خلاف ایسی مہم یہاں بھی چلانے کی بہت ضرورت ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2006ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 555)

صحابہ کی فدائیت کے نمونے انصار اللہ نے دکھلانے ہیں انصار اللہ کا ایک بڑا کام خلافت کی حفاظت اور بیوی بچوں میں اس کی اطاعت کی روح پیدا کرنا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کے تین مختلف مقامات سے آیات قرآنیہ کی تلاوت کی جن میں انصار کا ذکر ہے اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی یا یہ وضاحت کی تھی کہ قرآن کریم میں انصار کا لفظ ماننے والوں کیلئے دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ ایک بڑا اہم نکتہ ہے۔ اگر انصار اس پر غور کریں تو مجلس انصار اللہ جماعت کا ایک انتہائی فعال حصہ بن سکتی ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اگر جائزہ لیں کہ ہم کس حد تک اس پر عمل کر رہے ہیں تو آپ کو خود ہی احساس ہو گا کہ ابھی بہت بڑا وسیع میدان خالی پڑا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے تعلق میں انصار کا ذکر

قرآن کریم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں انصار کا ذکر آتا ہے وہاں ایک جگہ تو خود حضرت عیسیٰ قوم کے آپ کی تعلیم پر انکار اور عبادتوں کی طرف توجہ پر انکار کا سن کر بڑے درد سے اعلان کرتے ہیں کہ اکثریت تو ان حکموں پر عمل کرنے اور میری بات سننے سے انکاری ہے کیا تم میں سے کوئی خوش قسمت ہے جو اللہ کا پیغام پہنچانے اور اسکے حکموں پر عمل کرنے میں میرا معاون و مددگار بن جائے۔ اس پر حواریوں نے کہا کہ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ۔ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان لاتے ہوئے اطاعت اور فرمانبرداری میں صفِ اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ

ہم مکمل ایمان لائے اور اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ پھر اس دعویٰ کی ایک صورت اس زمانے میں پیدا ہوئی جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس زمانہ کے امام کو مان کر ہم اسکی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اسکی باتوں پر مکمل عمل کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اس طرف بلایا گیا کہ دین کی اشاعت اور اسکی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے میرے مددگار بن جاؤ اور یہ کام تم اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک تمہارا ایمان مضبوط نہ ہو تو صرف اتنا کہہ کر کہ ہم نے زمانہ کے امام کو مان لیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی اگر بات ہو رہی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے صرف اتنا نہیں کہا تھا کہ ہم آپ پر ایمان لے آئے بلکہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار بھی قائم کئے اور اس زمانہ میں بھی یہ نہیں ہو گا کہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم نے امام کو مان لیا ہے تو ایمان حاصل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مثال دے کر بتا دیا ہے کہ اعراب کہتے ہیں، دیہاتوں کے رہنے والے کہتے ہیں کہ آمَنَّا ہم ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتا دے کہ یہ ابھی تمہارا دعویٰ ہے کہ تم ایمان لے آئے، تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ اَسَلَمْنَا کہ ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ پس یہ اَسَلَمْنَا کی حالت آمَنَّا میں تب داخل ہوگی جب اپنا کچھ بھی نہیں ہو گا اور سب کچھ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کیلئے اختیار کرتے اور اسکی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔“ (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 103، تفسیر مسیح موعود جلد

چالیس سال سے اوپر ہر ناصر کے دل میں اللہ کا خوف پہلے سے زیادہ ہو

تو ایک ناصر جو چالیس سال کی عمر سے اوپر جا چکا ہے، جس کی سوچ میں گہرائی آ جانی چاہیے، جس کو اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ اپنی زندگی کے کم ہونے کا احساس ہو جانا چاہیے، جس کو اللہ کا خوف پہلے کی نسبت زیادہ ہونا چاہیے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لاتے ہوئے آپ کے مسیح اور مہدی علیہ السلام کی جماعت میں بھی شامل ہو چکا ہے، اس کے اللہ کے مددگار بننے کے معیار بہت بڑھ جانے چاہئیں۔ ہر وقت یہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ ہم نے خدا کی رضا حاصل کرنی ہے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنا ہے، جہاں ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے رتی بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہونا۔ گو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن ایک مومن کا یہی کام ہے کہ اس طرف توجہ رہے اور پھر ایسے شخص کو جس نے انصار اللہ ہونے کا عہد کیا ہے، ایمان کا یہ اعلیٰ معیار اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے، نہ مال کی محبت نہ ہونہ اولاد کی محبت ہو، نہ کسی اور چیز کی محبت ہو۔ یہ معیار ہے جو ایک خالص مومن کو حاصل کرنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملوثی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔“ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

تو دیکھیں یہ ایمان کا معیار ہے اور جیسا کہ میں نے کہا جب انسان اس عمر میں داخل ہوتا ہے جب آئندہ زندگی تھوڑی نظر آتی ہے یا آرہی ہوتی ہے تو کس قدر اس امر کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہمارا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے لگایا ہوا نعرہ ہو اور ہمارا ہر قدم جو اس راہ میں اٹھے وہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر لے جانے والا قدم ہو، وہ صدق سے اٹھا ہوا قدم ہو، سچائی اس میں سے پھوٹ رہی ہو، اللہ کی عبادتوں کی طرف بھی ہماری نظر ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار رہنے کی

طرف بھی ہماری توجہ ہو اور اخلاق کے اعلیٰ معیار بھی ہم قائم کر رہے ہوں، حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہمارا مطمح نظر ہو اور اپنے اپنے دائرے میں اعلیٰ اخلاق کو پھیلانے اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف ہماری بھرپور کوشش ہو اور ان سب امور میں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی شامل ہیں اور حقوق العباد بھی شامل ہیں ہمارے سے غفلت نہ ہو، کبھی ہم سستی دکھانے والے نہ ہوں۔

آنحضورؐ کے دور میں کُونُوا اَنْصَارُ اللّٰہ کی پکار اور صحابہ کا نمونہ

جب یہ خصوصیات ہم میں پیدا ہو جائیں گی تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے عہد کو نبھاتے ہوئے ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہلاتے ہیں اور جنہوں نے اپنی روشن اور چمکدار مثالیں اس عہد کے نبھانے کیلئے قائم کی ہیں۔ یہ دو طرح کے لوگ تھے ایک گروہ مہاجر کہلایا اور ایک گروہ انصار کہلاتا ہے۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح انصار بننے کا سوال ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ملا کہ کُونُوا اَنْصَارُ اللّٰہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ، تو کیا مہاجرین اور کیا انصار سب ہی اس اعزاز کو پانے کی دوڑ میں شامل ہو گئے اور وہ کارہائے نمایاں دکھائے، ایسے ایسے کام کئے کہ ان کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ جو ہم غیر معمولی قربانیوں کے معیار اور اپنی حالتوں کو یکسر بدلنے کے نظارے صحابہ میں دیکھتے ہیں یہ اللہ اور اس کے رسول سے غیر معمولی محبت کی وجہ سے تھا، جو محبت صحابہ کے ایمانوں کی ترقی نے پیدا کر دی تھی۔ ان کی عبادتوں کے معیار بھی ایسے تھے کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں، ان کے دین کی خاطر جان، مال، وقت کی قربانی کے معیار بھی ایسے تھے کہ جن کا کوئی مقابلہ نہیں، ان کی آپس کی محبت اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کے معیار بھی ایسے تھے کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ لوگ ایسے تھے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: **وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ**

جَنَّتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبہ: 100)

اور مہاجرین اور انصار میں سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

پس یہ لوگ ہیں جو ہمارے لئے مثال اور نمونہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے اپنا ہر عہد نبھایا اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور جنتوں کے وارث ٹھہرے۔ یہاں میں ان میں سے ایک گروہ جو انصار کہلاتے ہیں کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ نہیں آ گئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اس طرح فیض نہیں پایا تھا جس طرح مکہ کے ابتدائی مسلمانوں نے فیض پایا اور ایمان میں ترقی کی۔ لیکن ہجرت کے وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤاخات کا سلسلہ شروع کیا، ایک دوسرے کے بھائی بنائے تو انصار نے مہاجر بھائیوں کیلئے حقوق العباد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے اپنی جائیدادوں میں سے نصف حصہ ان کو دے دیا، اپنی آمدنیوں میں سے نصف حصہ ان کو دے دیا، ہر چیز بانٹ کر کھانے لگ گئے اور پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اثر ہوا، قوتِ قدسیہ کا اثر ہوا تو اَوَّاسُ لَمَنَّا سے اَمَّا کا ادراک پیدا ہوا۔ جنگ بدر میں انصاری سردار نے کیا خوبصورت جواب دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے مشورہ کر رہے تھے تو ہر دفعہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے کہ کس طرح جنگ لڑی جائے تو مہاجرین ہمیشہ کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر یہی سوال دہراتے جاتے تھے کہ مشورہ دو۔ اس پر ایک انصاری سردار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور کا ارشاد یا اشارہ شاید ہماری طرف ہے، آپ نے فرمایا ہاں۔ تو انصاری سردار نے عرض کی کہ پھر ہمارا جواب یہ ہے کہ آپ سے پہلا معاہدہ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے

پہلے ہوا تھا اور وہ آپ کی حفاظت اس صورت میں کرنے کا تھا کہ اگر مدینہ میں دشمن آپ پر حملہ کرے تو ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور مدینہ سے باہر نکل کر حفاظت کی ذمہ داری ہم نہیں لے سکتے۔ لیکن اب آپ بدر کے میدان میں کھڑے ہیں، مدینہ سے باہر ہیں تو ہمارے سے ہماری رائے پوچھ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اسی لئے میں پوچھ رہا ہوں۔ تو انصار سردار نے عرض کیا کہ جب یہ پہلا معاہدہ ہوا تھا تو اس وقت ہم آپ کے پیارے وجود اور پیاری تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ اب حقیقت ہم پر مکمل طور پر کھل گئی ہے، ہر طرح سے روشن ہو گئی ہے۔ اب اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ جواب نہیں دیں گے فَادْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ (سورۃ المائدہ: 25) کہ تو اور تیرا رب جا کر دشمن سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ نہیں بلکہ ہمارا جواب بھی وہی ہے جو مہاجرین دے چکے ہیں کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور ہماری لاشوں کو روندے بغیر دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر آپ کہیں تو ہم لوگ سمندر میں بھی گھوڑے دوڑا دیں۔ عرب چونکہ ریگستان میں رہنے والے تھے، سمندر کافی فاصلے پر تھا، پانی سے وہ لوگ ڈرتے تھے اس کو جانتے نہیں تھے، ایک خوف تھا۔ لیکن اس ایمان نے اتنی جرأت پیدا کر دی کہ آپ کہیں تو ہم سمندر میں بھی گھوڑے دوڑا دیں گے۔ تو یہ تھا فدائیت کا وہ نمونہ جو انصار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے فیض پانے کے بعد دکھایا۔

پھر جنگ اُحد میں انصار کا نمونہ بھی دیکھیں کہ ایک انصاری جو قریب المرگ تھے، زخموں سے چُور تھے، جب ان سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری کوئی آخری خواہش رشتے داروں کو پہنچانے کیلئے، تمہارا کوئی پیغام ہے؟ تو انہوں نے نہ اپنے بچوں کی فکر کا اظہار کیا، نہ اپنی بیوی کی فکر کا اظہار کیا، فکر تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ میرے رشتے داروں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ وہ تمہیں سلام کہتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مر رہا ہوں لیکن اپنے پیچھے تمہارے سپرد خدا تعالیٰ کی ایک مقدس امانت کر کے جا رہا ہوں۔ میں جب تک زندہ رہا اس مقدس امانت کی حفاظت کرتا

رہا اپنی جان کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اب میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تمہیں میرے آخری الفاظ کا پاس ہے تو اگر تمہیں اپنی جانوں کے نذرانے بھی دینے پڑے تو اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو اور رشتہ داروں کو پیغام بھیجا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور آپ لوگ کبھی بھی اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کریں گے۔ تو یہ تھے ان ایمان میں سبقت لے جانے والوں کے نمونے۔ جب اَنْصَارُ اللّٰہ کا اعلان کیا تو اپنا سب کچھ اللہ، رسول اور اس کے دین پر نچھاور کر دیا۔ پس یہ نمونے ہیں جو آج آپ انصار اللہ کہلانے والوں نے دکھانے ہیں۔

پس جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ انصار اللہ کے الفاظ پر غور کریں، اس عہد پر غور کریں جو آپ اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں پڑھتے ہیں۔ آج آپ سے تلوار چلانے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا، جنگ میں اپنے آپ کو جھونکنے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا، توپوں اور گولوں کے سامنے کھڑے ہونے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا۔ مطالبہ ہے تو یہ ہے کہ اللہ کے حقوق ادا کرو، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو، اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم کرو جو خدا م کیلئے بھی مثال بن جائیں اور اطفال کیلئے بھی مثال بن جائیں، وہ تمہاری بیویوں کیلئے بھی مثال بن جائیں اور تمہاری بچیوں کیلئے بھی مثال بن جائیں، تمہاری مالی قربانیاں بھی ایسی ہوں جن کے نمونہ سے دوسرے بھی فائدہ اٹھائیں۔ پرسوں جمعہ کو جو میں نے U.K. کی بعض جماعتوں کا جائزہ پیش کیا تھا، اس جائزہ کو آپ لوگوں کو جھنجھوڑ دینا چاہیے۔ عموماً اچھی کمائی کا وقت اور بہتر آمد کا وقت چالیس سال سے ساٹھ سال تک کی عمر کا ہوتا ہے۔ اپنے وعدوں کو دیکھیں، اپنے عہدوں کو دیکھیں، اپنے اس عہد کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی کے معیاروں کو دیکھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو تم اپنے پر خرچ کر لیتے ہو یا اللہ کی راہ میں جو تم نے خرچ کر دیا وہی بچا ہے، جو تم بچا کر چلے گئے ہو وہ تمہارے کسی کام کا نہیں، وہ تمہارا نہیں۔ لیکن اپنے پر خرچ کرنے کی بھی حدیں مقرر ہیں کہ اعتدال سے خرچ کرو، جائز خرچ کرو۔ جمعہ پر جو میں نے مالی جائزہ پیش کیا تھا اس میں پاکستانی احمدیوں کی قربانی سب سے زیادہ تھی۔ گزشتہ سال سے کل قربانی میں اضافہ بھی ان کا سب سے زیادہ تھا اور ان کے

گزشتہ سال کی نسبت اضافہ بھی بہت زیادہ تھا۔ آپ لوگوں کی اکثریت جو اس وقت میرے سامنے بیٹھی ہے وہیں سے آئی ہوئی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جب آپ وہاں ہوتے ہیں تو باوجود خراب حالات ہونے کے قربانیاں کرتے ہیں، یہاں آتے ہیں تو دوسری ضروریات کا خیال آجاتا ہے؟ پس اس طرف توجہ دیں۔ آج اس وقت اس دور میں آپ یہاں جو معیار قائم کریں گے وہی اس جماعت کی مثال بن جائے گی۔ جتنے بلند معیاروں تک آپ آئندہ نسلوں کو لے جانا چاہتے ہیں انہیں بلند معیاروں کو آپ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے ٹارگٹ مقرر کرنے ہوں گے۔ پس آئندہ نسلوں کو ان قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کیلئے بھی آپ کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔

یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ تحریک جدید میں شمولیت میں بھی بہت گنجائش ہے اس طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض جماعتوں میں نصف سے بھی زائد ایسے لوگ ہیں جو تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ شاید اسی طرح وقف جدید میں بھی ہو تو انصار یہ ذمہ داری اب لیں کہ تعداد کو بڑھانے میں آپ نے اپنا ایک کردار ادا کرنا ہے۔ پہلے انصار اللہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ سو فیصدی تحریکات میں شامل ہیں۔ پھر اپنے بیوی بچوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

خلافت کی حفاظت انصار اللہ کی اہم ذمہ داری ہے

جب ان قربانیوں کی طرف توجہ ہوگی تو پھر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ لگانے کے بعد آپ کا ایک بہت بڑا کام جیسا کہ آپ کے عہد میں بھی ہے، خلافت کی حفاظت کرنا ہے۔ دعائیں کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے فرائض کی مکمل ادائیگی کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بیوی بچوں میں خلافت کی مکمل اطاعت کی روح پیدا کریں۔ اس جذبے کو بڑھائیں، سطحی نظر سے نہ دیکھیں کہ مومنین کی جماعت سے انعام کا وعدہ ہے۔ ان الفاظ پر غور کریں کہ کن سے خلافت کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اس انعام کے جاری رہنے کا وعدہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جاری رہے گا اور ضرور جاری رہے گا لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ اپنے معیار ایسے بلند کریں جو ایک حقیقی مومن کے ہونے چاہئیں تاکہ آپ بھی انہی لوگوں کی صف میں

شامل رہیں جن سے اس انعام کا وعدہ ہے۔ اپنے بچوں کی صرف دنیاوی تعلیم پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ ان کو گھروں میں بھی دینی ماحول مہیا کریں۔ اپنے بچوں کو مسجدوں کے ساتھ، نماز سنٹروں کے ساتھ جوڑیں، انہیں دین کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ انہیں قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ ایک دفعہ تو مائیں کسی طرح بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیتی ہیں یا کسی ذریعہ سے، مدد سے پڑھا دیتی ہیں اور بچے کی آمین بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد پھر نگرانی نہیں ہوتی، تو یہ باپوں کا کام ہے کہ ان بچوں کو توجہ دلاتے رہیں۔ پھر نوجوانی میں قدم رکھنے کے بعد بچے باہر وقت گزارتے ہیں، اس وقت وہ ماؤں کے ہاتھوں میں نہیں رہتے، تو ان سے بھی ایسے دوستانہ تعلقات رکھیں کہ جب وہ گھر میں آئیں تو باہر کی باتیں آپ سے discuss کریں۔ انہیں پھر اچھے برے کا فرق سمجھائیں۔ اچھا کیا ہے، برا کیا ہے۔ اس طرح کو شش کر کے جب آپ اپنی اگلی نسل کو سنبھالیں گے تو ان مومنین میں شمار ہوں گے جن کے ساتھ خلافت کا وعدہ ہے۔ پس عبادتوں میں بھی اپنے نیک نمونے قائم کریں کہ خلافت عبادت گزاروں کے ساتھ مشروط ہے۔ اپنی مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں کہ خلافت سے اس کا بھی گہرا تعلق ہے اور اس زمانہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو نظام وصیت کے ساتھ جوڑ کر تعلق کو مزید واضح فرما دیا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ نے تحریک جدید کے بارہ میں شروع میں فرمایا تھا کہ یہ بھی نظام وصیت کے ارہاص کے طور پر ہے۔ اس لئے جو نظام وصیت میں شامل نہیں ہو سکتے انہیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، جو شامل ہیں ان کو ان قربانیوں میں حصہ لینے سے مزید قربانیوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تاکہ خلافت کی مضبوطی اور اشاعت اسلام کیلئے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب، جماعت کا ہر ممبر اور ہر فرد شامل ہو سکے۔ اس لئے بڑوں اور چھوٹوں میں مالی قربانیوں کی روح پیدا کریں۔ یہ بڑوں کا اور انصار اللہ کا کام ہے کہ روح پیدا کریں اور اطاعت رسول کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور پھر اطاعت خلافت اور نظام جماعت کی پابندی کے خود بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور اپنی اولادوں میں بھی اور اپنے بیوی بچوں میں بھی اس معیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اطاعت اس نظام کو جاری رکھنے کیلئے انتہائی اہم ہے۔ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اطاعت خالص اطاعت ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس روح اور اس جذبے کو سب کو اپنے اندر جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ غلبہ اسلام کے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھیں۔

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 5 نومبر 2006ء الفضل انٹرنیشنل 12 جنوری 2007ء)

ذیلی تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ جماعتی سطح پر جو سُسْتیاں یا کمیاں ہیں ان کو وہ پورا کریں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”صف دوم کے انصار میں جو یہ تصور پیدا ہو گیا ہے کہ دس میل سائیکل چلا لی اور ٹورنامنٹ کر لئے تو بڑا تیر مار لیا، آپ کا صرف یہ کام نہیں۔ بلکہ اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ اس عمر کے انصار اپنے آپ کو بوڑھے نہ سمجھنے لگ جائیں اور جس تنظیمی کام کو بڑی عمر کے انصار سرانجام دینے سے قاصر ہوں وہ کام یہ انصار سرانجام دیں۔ صف دوم کے پروگراموں میں ورزش اور سائیکلنگ وغیرہ بھی یہ احساس دلانے کے لئے رکھی جاتی ہے کہ ہمارے اندر طاقت اور قوتِ ارادی ہے جس سے ہم یہ سارے کام کر سکتے ہیں۔ پس صف دوم کے سو فیصد انصار کو تبلیغی اور تربیتی کاموں میں شامل کریں۔

★ ذیلی تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ جماعتی سطح پر جو سُسْتیاں یا کمیاں ہیں ان کو وہ پورا کریں۔ اگر ذیلی تنظیم کے قائد مال یا قائد تربیت نے جماعتی شعبہ مال اور شعبہ تربیت پر ہی انحصار کرنا ہے تو پھر ذیلی تنظیم کا کیا فائدہ ہوا؟ اس لئے اپنے طور پر ان لوگوں کے بارہ میں معلومات حاصل کریں جو نمازوں اور جمعوں میں شامل ہونے میں سُسْت ہیں۔ ان کے جماعت سے عدم رابطہ کی وجہ تلاش کریں اور پھر جماعتی، تنظیمی اور ذاتی ہر سطح پر پیار اور محبت سے انہیں سمجھا کر نمازوں میں، جمعوں پر اور نظامِ جماعت کی اطاعت کی طرف لائیں، اس کے بعد چندہ جات کی فکر کریں۔ اگر صرف پیسے لینے کی طرف توجہ رکھیں گے تو تربیت کے اصل مقصد سے ہٹ جائیں گے۔ پس اس بارہ میں شعبہ تربیت کو فعال کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

★ معاون صدر کو اگر صدر مجلس کی طرف سے کوئی کام سپرد نہیں ہوتا تو وہ دعا تو کر سکتا ہے، اپنی تنظیم کے لئے خاص طور پر دو نفل ادا کر سکتا ہے۔

★ آمدن، نشستیں اور برخاستن یعنی آئے، میٹنگ میں بیٹھے، بڑی بڑی سکیمیں بنائیں اور اٹھ کر چلے گئے، کے رجحان کو ختم کریں۔ اپنے کاموں کی اور میٹنگز میں طے پانے والے امور کی تعمیل کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔

★ جب کوئی نیا شخص کسی عہدہ پر آتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پچھلی فائلوں کو ضرور پڑھ لے تاکہ اسے علم ہو جائے کہ پہلے کیا کیا اور نقل و حرکت رہ گئے تھے جنہیں اسے دور کرنا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا پروگرام بنائے۔

★ اگر تربیتی کورس بنا کر نومبائعین کو بھجوائے جائیں اور ان کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا رہے تو تین سال بعد ان نومبائعین کو جماعت کی main stream میں شامل ہو جانا چاہیے، پھر انہیں نومبائعین کے کورسوں (courses) کی ضرورت نہیں رہنی چاہیے۔ نماز بنیادی چیز ہے جو ہر نومبائع کو پڑھنی چاہیے۔ سب سے پہلے انہیں نماز پڑھنی اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔ قرآن مکمل ہونے پر آمین کی طرز پر تقریب کا اہتمام کیا جاسکتا ہے، اس سے ان کا حوصلہ بڑھے گا۔

★ جن نومبائعین کو نماز اور قرآن کریم پڑھنا آگیا ہے انہیں چند قرآنی سورتیں یاد کروائیں، پھر قرآن کریم کے ترجمہ سکھانے کی طرف توجہ دیں اور اس طرح انہیں باعمل احمدی بنائیں۔

★ داعیان کے سیمینار کی طرز کے ریفریشر کورسز کروائیں، ان کی مشکلات سنیں اور ان کو حل کرنے کی کوشش کریں نیز انہیں اپنے تجربات بیان کرنے کا موقع دیں تاکہ دوسرے داعیان بھی ان تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

★ لٹریچر کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بارہ میں جرمنی کے حوالہ سے ساری دنیا کو ہدایات دے چکا ہوں، تین ملکوں کی طرف سے اس بارہ میں سکیمیں بھی بن کر آ گئی ہیں کہ آپ کی ہدایات کی روشنی میں ہم نے اس طرح کام کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ آپ جو براہ راست میرے مخاطب ہیں آپ بھی کام کر کے بتائیں۔

★ چیرٹی واکس (charity walks) کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جن علاقوں میں لوگ اسلام اور جماعت کے بارہ میں مشکوک ہیں وہاں ایسے پروگرام بنائیں۔ نیز جن علاقوں سے رقم اکٹھی ہو، وہاں کی مقامی چیرٹی تنظیم کو بھی اس رقم کا کم از کم نصف ضرور دیں اس بات کو یہ لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی 24 دسمبر 2006ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

2007

ہر سطح پر نظام جماعت کو اخراجات کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیے

”جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشش کرتی ہے کہ کم از کم وسائل کو زیر استعمال لا کر زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ یہ معاشیات کا سادہ اصول ہے۔ اور دوسری دنیا میں تو پتہ نہیں اس پر عمل ہو رہا ہے کہ نہیں لیکن جماعت اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور کرنی چاہیے۔ جو بھی جماعتی عہدیدار منصوبہ بندی کرنے والے یا کام کرنے والے یا رقم خرچ کرنے والے مقرر کئے گئے ہوں ان کو ہمیشہ اس کے مطابق سوچنا چاہیے اور منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ بعض دفعہ بے احتیاطیاں بھی ہو جاتی ہیں اس لئے جیسا کہ میں نے کہا کہ جو ذمہ دار افراد ہیں وہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کریں کہ جماعت کا ایک ایک پیسہ بامقصد خرچ ہونا چاہیے۔ جماعت میں اکثریت ان غریب لوگوں کی ہے جو بڑی قربانی کرتے ہوئے چندے دیتے ہیں اس لئے ہر سطح پر نظام جماعت کو اخراجات کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیے کہ ہر پیسہ جو خرچ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی پر خرچ ہو۔ جب تک ہم اس روح کے ساتھ اپنے اخراجات کرتے رہیں گے، ہمارے کاموں میں اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت ڈالتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابھی تک جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے کہ جہاں کسی کام پر دوسروں کا ایک ہزار خرچ ہو رہا ہو وہاں جماعت کو ایک سو خرچ کر کے وہ مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو جب تک اس طرح جماعت احتیاط کے ساتھ خرچ کرتی رہے گی، برکت بھی پڑتی رہے گی۔ جہاں قربانیاں کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی قربانیاں تمام قسم کی بدظنیوں سے بالا ہو کر پیش کریں گے اور جماعت کے افراد اسی سوچ کے ساتھ کرتے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ خرچ کرنے والے احتیاط سے خرچ کرنے والے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔“

عہدیداران... حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے... نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں

”اسی طرح امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی کرتا چلوں کہ آج کل یاہوں کہنا چاہیے جماعت میں امام یا خلیفہ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، عہدیداران متعین ہیں، ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد پڑتی ہو تو اس کی پروا نہ کرتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے تاکہ اس نگرانی میں خلیفہ وقت کی بھی احسن رنگ میں مدد کر سکیں، تاکہ جزا سزا کے دن اس کو سرخرو کروانے والے بھی ہوں۔ ہر عہدیدار کے عمل جہاں براہ راست اس کو جوابدہ بناتے ہیں اور ہر عہدیدار اپنے دائرے میں جہاں نگران ہے وہ ضرور پوچھا جائے گا۔ یاد رکھیں کہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں آپ اس لحاظ سے بھی ذمہ دار ہیں، اس لئے کبھی یہ نہ سوچیں کہ کسی معاملے میں خلیفہ وقت کو اندھیرے میں رکھا جاسکتا ہے۔ ٹھیک ہے، رکھ سکتے ہیں آپ، لیکن خدا تعالیٰ جو جزا سزا کے دن کا مالک ہے، اس کو اندھیرے میں نہیں رکھا جاسکتا۔ پس ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے۔ اس کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنی ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے، میں جہاں اپنے لئے دعا کرتا ہوں، عہدیداروں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ انصاف پر قائم رکھتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلائے۔ کبھی ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر آخر کار یا نتیجتاً مجھ پر بھی پڑے۔ یہاں جماعت کو بھی یہ توجہ دلا دوں کہ آپ لوگ بھی اپنی ذمہ داری کا صحیح حق ادا نہیں کر رہے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خادم مالک کے مال کا نگران ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے اُسے ادا نہیں کر رہے جو خلیفہ وقت نے آپ کے سپرد کی ہے، اس کی صحیح ادائیگی نہ کر کے آپ بھی اس مال کی نگرانی نہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ جب خلیفہ وقت نے

آپ سے مشورہ مانگا ہے تو اگر آپ صحیح مشورہ نہیں دیتے تو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو منتخب نہیں کرتے جو اس کام کے اہل ہیں جس کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے، اگر ذاتی تعلق، رشتہ داریاں اور برادریاں آڑے آرہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی نافرمانی کر رہے ہیں کہ تَوَدُّواْ اِلَآءِ مَنْ لَمْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِلَآءِ اَهْلِهَا (النساء: 59) یعنی تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو جو ہمیشہ عدل پر قائم رہنے والے ہوں۔ اور اس اصول پر چلنے والے ہوں کہ جب بھی فیصلہ کرنا ہے تو اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہے کہ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ (النساء: 59) کہ انصاف سے فیصلہ کرو۔ جو ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہیں ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرو۔

اگر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ یہاں داؤ چل گیا تو آگے بھی اسی طرح چل جائے گا۔ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ جزا سزا کے دن تم پوچھے جاؤ گے۔

ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں

پس جماعت کا بھی کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں اور ذاتی رشتوں اور تعلقات اور برادریوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ اور اسی طرح خلیفہ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ان افراد جماعت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے (جیسا کہ میں نے پہلے کہا) جن پر اعتماد کرتے ہوئے بہترین عہدیدار منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اور مالک کے مال کی نگرانی یہی ہے جو ہر فرد جماعت نے، جس کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے، کرنی ہے۔

... جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر کام دعا سے کریں اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے عہدیدار منتخب کریں اور ہمیشہ دعاؤں سے آئندہ بھی اپنے عہدیداروں کی مدد کریں اور میری بھی مدد کریں۔ اللہ مجھے بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق دیتا رہے اور جو کام میرے سپرد ہے اس کو ادا کرنے کی احسن رنگ میں توفیق دیتا رہے۔“

انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری پنجوقتہ نمازوں کا قیام ہے

”پیارے انصار اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ مبارک کرے اور سب انصار کو اس روحانی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ صدر صاحب انصار اللہ نے مجھے اس موقع پر پیغام بھجوانے کے لئے کہا ہے۔ میں آپ کو انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری پنجوقتہ نمازوں کا قیام ہے۔ قرآن کریم نے مومنوں کی سب سے پہلی یہی علامت بیان فرمائی ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ یعنی وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ اس کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز کی ادائیگی کی بہت تاکید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ مومن اور کافر میں فرق کرنے والی شے نماز ہے۔ ایک حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی کی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی جماعت کو بار بار نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے اور بڑے کھول کر بیان فرمایا ہے کہ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ تمام سعادتوں کی کنجی نماز ہے اور انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ: ”اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں باعث ملازمت کے ابتلاء آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیے۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 6) نیز فرماتے ہیں: ”نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہ وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں

جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو کہ اس سے خدا راضی ہو گا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مُرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔ نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اُس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہر گز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مد نظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو اس طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 247-248)

پس حضرت مسیح موعودؑ نے نماز کی ادائیگی کی بہت تاکید فرمائی ہے اور میں آپ کو دُکَّوْ قَاتِ الدِّکْرِ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات: 56) کے تحت یاد دہانی کروا تا ہوں کہ انصار اللہ نے نمازوں کے قیام کے لئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ خود بھی پنجوقتہ نمازوں پر قائم ہوں اور اپنی بیویوں اور اولادوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کریں اور انہیں ہر گز ضائع نہ کریں۔ نمازیں بار بار پڑھیں اور اس خیال سے پڑھیں کہ آپ ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑے ہیں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے۔ یہ آپ کی نسلوں کی روحانی پاکیزگی کی ضمانت ہے۔ دنیا کے گند اور آلائشوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ یہ سیئات کو دور کرتی ہے۔

دوسری اہم ذمہ داری انصار اللہ کی یہ ہے کہ وہ خود بھی قرآن کریم سیکھیں اور اپنی اولادوں کو بھی سکھائیں۔ اور پھر ہر گھر میں تلاوت قرآن کا اہتمام اور التزام ہو۔ اگر آپ خود روزانہ اس کی تلاوت کریں گے تو آپ کے بچے اس سے نیک اثر لیتے ہوئے تلاوت کے عادی بن جائیں گے۔ میں نے واقعین نو بچوں کو یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ روزانہ کم از کم دور کو ع کی تلاوت

کیا کریں۔ آپ نے ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے تو آپ کو اپنا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ روزانہ کچھ رکوع تلاوت ضرور کیا کریں کوئی وقت اس کے لئے مقرر کریں سب سے اچھا وقت تو فجر کی نماز کے بعد ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ فجر کے بعد اس کا التزام ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بھی تلاوت قرآن کریم کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ”پرستش کی جڑھ تلاوت قرآن الہی ہے کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو ضرور سچے محبت کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش عشق پیدا کرتا ہے۔“ (سرمد چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 283)

نیز فرماتے ہیں: ”میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے۔ کیونکہ بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو..... اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 155)

اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو خود بھی تلاوت کریم کرنے، اس کے مطالب سیکھنے اور سمجھنے کی توفیق دے اور اپنی اولادوں کو بھی اس پر کاربند کرنے کی توفیق دے۔

تیسری ذمہ داری جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بچوں کی تربیت ہے۔ یہ بھی انصار اللہ کا کام ہے کہ وہ احمدی بچوں کی تربیت کی فکر کریں۔ جیسا کہ میں نے نماز اور تلاوت قرآن کریم کا ذکر کیا ہے۔ اگر ان دو امور پر احمدی بچے قائم ہو جائیں تو ان کی احسن تربیت ہوگی۔ وہ یورپ کے گند اور دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو جائیں گے۔ تربیت کے مضمون میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ماں باپ جتنی مرضی زبانی تربیت کریں اگر ان کا اپنا نمونہ اور کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچوں کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ بچے کمزور پہلو کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ اس لئے آپ کو اپنا عملی نمونہ پیش کرنا ہو گا۔ نمازوں پر قائم ہونا پڑے گا۔ تلاوت قرآن کریم کا روزانہ اہتمام کرنا ہو گا۔ گھروں میں پاکیزہ ماحول اور پاکیزہ باتیں رواج دینی ہوں

گی۔ گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں نہ ہوں جن سے بچوں کی تربیت پر بُرا اثر پڑے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ وہ گھر جن میں نظام جماعت کے خلاف باتیں ہوتی ہیں ان کے بچے جماعت سے دور ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔ پس اگر آپ نے اپنے بچوں کو احمدیت، حقیقی اسلام پر قائم رکھنا ہے تو ان کے دلوں میں خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کی محبت اور احترام پیدا کریں اور یہ تبھی ہو گا جب یہ محبت اور احترام آپ کے دلوں اور آپ کے عملی نمونہ سے پھوٹ رہا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں میں اپنی محبت بٹھادے اور آپ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ (آمین) خدا حافظ و ناصر۔ سب کو محبت بھر اسلام۔“

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2007ء بحوالہ ماہنامہ الناصر جرمنی اگست، ستمبر 2007ء)

اخلاق کے اعلیٰ معیار سب سے زیادہ ڈیوٹی دینے والوں سے ظاہر ہونے چاہئیں

”ان دنوں میں جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جمع ہوتے ہیں، اس کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگ رہے ہیں، کامل ایمان کے ساتھ ذکر الہی میں مشغول ہیں، کامل فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چل رہے ہیں تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی موقع پر نظام جماعت کی فرمانبرداری سے باہر ہوں۔ ایک طرف تو یہ کوشش ہو کہ ہم آسمان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں لکھے جائیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے قائم کردہ نظام جماعت کی اطاعت سے باہر جارہے ہوں۔ پس یہ دو عملیاں نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے کبھی نہیں دکھا سکتے اور نہ کبھی دکھاتے ہیں۔ ان دنوں میں دلوں کے اس میل کو بھی دعاؤں کے ذریعہ سے، اصلاح کے ذریعہ سے دھونے کا موقع ملتا ہے۔ اگر اصلاح کی غرض سے اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں اور کوئی میلہ سمجھ کر شامل نہیں ہوئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ جلسہ کوئی میلہ نہیں ہے، تو یقیناً پھر دلوں کے میل بھی دھوئیں گے۔ بعض دفعہ روزمرہ کی زندگی میں بھی اور جلسہ کے دنوں میں بھی ایک عام احمدی کی رنجشیں اور جھگڑے عہدیداران سے بھی ہو جاتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں اگر یہ ذہن میں ہو کہ اس جلسے کا مقصد کیا ہے تو ہر ایک احمدی اپنے پرانے جھگڑے بھی ختم کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر یہاں کوئی تلخی کی صورت پیدا ہوئی ہے تو اسے بھی دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ عہدیداران اور جلسے کے دنوں میں ڈیوٹی دینے والے بھی اس بات کا خیال رکھیں۔ کل بھی میں نے یہی کہا تھا کہ اخلاق کے اعلیٰ معیار سب سے زیادہ ڈیوٹی دینے والوں سے ظاہر ہونے چاہئیں کہ بحیثیت کارکن اور عہدیدار ان کی زیادہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے ان میں برداشت کا پہلو بھی زیادہ ہونا چاہیے یا برداشت پیدا کرنے کی ان کو زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ ان میں عفو اور درگزر کا پہلو بھی زیادہ ہونا چاہیے اور

انہیں دوسروں کے لئے نمونہ بننے کے لئے اپنی عبادتوں اور دوسرے اخلاق کے معیار اونچا کرنے کی بھی دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

پس اگر عہدیدار اپنے آپ کو عہدیدار کی بجائے خادم سمجھیں اور افراد جماعت اپنے عہدیداران کو نظام جماعت چلانے کے لئے خلیفہ وقت کے مقرر کردہ کارکن سمجھیں تو یہ تعلقات ہمیشہ محبت اور پیار کے تعلق کی صورت میں رہیں گے جو پھر خلیفہ وقت کے تابع ہو کر دنیا کو امن اور سلامتی کا حقیقی پیغام دینے والے ہوں گے، دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جن راہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔ ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں گے جن معیاروں کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں: ”اے سعادت مند لوگو!“ آپ میں سعادت تھی تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، زمانے کے امام کو قبول کیا۔ اب سعادت کا پہلا قدم تو تم نے اٹھا لیا۔ آگے آپ فرماتے ہیں: ”اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔“ ایک قدم سعادت کا تو تم نے اٹھا لیا، نیک فطرت تھی قبول کر لیا، اب اپنے آپ پر اس تعلیم کو بھی لاگو کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے۔ فرماتے ہیں: ”تم خدا کو واحد لا شریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔“ دنیاوی کام ہیں ان سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ ذریعے ہیں ان سے تمہیں منع نہیں کرتا، توکل اگر اللہ تعالیٰ پر کرنا ہے تو اس کے لئے حکم ہے کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ ”لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں، سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور عضوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس اتارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی

ہے۔ اگر تکبر نہ ہو تا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بھی بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے، کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے۔ اپنی طاقت سے کوئی بدی دُور نہیں کر سکتے اس لئے دعائیں مانگو۔ ”اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ، بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔“ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63 مطبوعہ لندن)

یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ معیار جس کی طرف آپؑ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ نفسانی کینوں اور عضوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ بڑا اچھا موقع اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے اگر ان دنوں میں ہر ایک خود اپنا محاسبہ کرے تو اپنی تصویر خود سامنے آجائے گی۔ اگر نیک نیتی سے اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے تو ان نفسانی کینوں اور عضوں کا حال خود معلوم ہو جائے گا۔ ”تکبر سے بچو“ فرمایا یہ تکبر ہی ہے جو نافرمان بناتا ہے۔ تکبر ہی ہے جس نے انبیاء کا انکار کروایا اور یہ تکبر ہی ہے جو نظام جماعت یا عہد یداران کے خلاف دوسرے کو بھڑکاتا ہے اور یہ تکبر ہی ہے جو آپس میں بھی ایک دوسرے سے لڑاتا ہے۔ پھر حقیقی ہمدردی اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیدا کرو تبھی تمہاری باتوں کا اثر ہو گا، تبھی تمہاری تبلیغ مؤثر ہو گی۔ کئی لوگ ہمارے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی آتے تھے، قادیان کا ماحول دیکھتے تھے اور اس ماحول کا ہی اثر ان پر ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے اخلاق کا اثر بھی ان لوگوں پر ہوتا تھا جو احمدی ہو جاتے تھے۔ اب بھی دنیا کے مختلف ممالک میں جب جماعت کے جلسے ہوتے ہیں اور لوگ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک اثر لے کر جاتے ہیں اور بعض ان میں سے

پھر بیعت کر کے جماعت میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ تو ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہیے اور ہر ایک کو یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہیے کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے آج احمدیت کا چہرہ ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھو تمہارے قول اور عمل میں تضاد نہ ہو تبھی تمہاری دعوت الی اللہ میں برکت پڑے گی۔ جماعت کی نیک نامی کا باعث بھی تم تبھی بنو گے جب ہمیشہ سچائی پر قائم ہو گے۔ کسی کی برائی نہ چاہو۔ ذاتی منفعت اور فائدہ تمہیں کسی سے برائی پر مجبور نہ کرے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارے ہر عمل کو خدا دیکھ رہا ہے۔ ہر وقت دل میں خدا کا خوف ہو اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکو اور اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تمہیں تبھی فائدہ دے گی جب ہر حالت میں تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے۔ صرف دعوے اور نعرے کبھی کام نہیں آئیں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 اگست 2007ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 357-359)

جماعتی نظام ایک مرکزی نظام ہے اور خدام، لجنہ اور انصار ذیلی تنظیمیں ہیں

”ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعتی نظام ایک مرکزی نظام ہے اور خدام، لجنہ اور انصار ذیلی تنظیمیں ہیں اور گویہ ذیلی تنظیمیں بھی براہ راست خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں، ان سے ہدایات لیتی اور اپنے پروگرام بناتی ہیں لیکن جماعتی نظام بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور خلیفہ وقت کے قائم کردہ نظاموں میں سے سب سے بالانظام ہے۔ ہر ذیلی تنظیم کا ممبر جماعت کا بھی ممبر ہے اور جماعت کا ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اگر کوئی جماعتی عہدیدار کسی نوجوان کو، کسی خادم کو بحیثیت فرد جماعت کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اس دوران خدام الاحمدیہ کے عہدیدار کی طرف سے بھی کوئی کام سپرد ہوا ہے تو وہ خادم جس کے سپرد جماعتی عہدیدار نے کام سپرد کیا ہے، بحیثیت خادم نہیں بلکہ بحیثیت فرد جماعت خدام الاحمدیہ کے متعلقہ افسر کو اطلاع کر کے کہ جماعت کے عہدیدار نے میرے سپرد فلاں فوری کام کیا ہے، اس لئے میں اس کو پہلے کرنے کے لئے جا رہا ہوں، اس کام کو پہلے کرے اور خدام الاحمدیہ یا کسی بھی ذیلی تنظیم کا کام بعد میں۔ یہ تو بے ہنگامی موقع پر لیکن عام طور پر رُوٹین کے جو کام ہوتے ہیں، اس کا سالانہ کیلنڈر جماعت کا بھی بن جاتا ہے اور ذیلی تنظیموں کا بھی اور جماعت کا کیلنڈر کیونکہ پہلے بن جاتا ہے اس لئے ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرامز اس کے مطابق adjust کریں مثلاً اجتماع ہے، ٹورنامنٹس ہیں اور مختلف جلسے ہیں۔ اگر ہنگامی طور پر کوئی جماعتی پروگرام کسی جگہ بن جاتا ہے تو جماعتی پروگرام بہر حال ذیلی پروگراموں پر مقدم ہے۔ ذیلی تنظیموں کے جو پروگرام ہیں ان میں براہ راست جماعتی انتظامیہ کو دخل دینے کا حق نہیں ہے، یہ بھی واضح ہونا چاہیے۔ خدام الاحمدیہ کے کام میں مقامی صدران یا امیر وغیرہ کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ نہ لجنہ کے کام میں نہ انصار اللہ کے کام میں، باوجود اس کے کہ ان کا نظام بالا ہے۔ اگر امراء خلاف تعلیم سلسلہ اور خلاف روایت ذیلی تنظیموں سے کوئی کام ہوتا ہوا دیکھیں تو فوری طور پر متعلقہ ذیلی تنظیم کے صدر کو بلا کر سمجھائیں، اگر مقامی

طور پر ہو رہا ہے تو امیر کو اطلاع دی جائے اور قائد کو سمجھایا جائے اور پھر فوری طور پر خلیفہ وقت کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ کیونکہ جماعتی روایات کا تقدس بہر حال قائم کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ فرق یاد رکھنا چاہیے کہ پروگراموں میں براہ راست دخل اندازی نہیں کی جاسکتی۔ بعض اور جگہوں سے بھی یہ سوال اٹھتے ہیں اس لئے میں ان کو مختصر بیان کر رہا ہوں۔

..... حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذیلی تنظیمیں بنانے کا یہ مقصد تھا کہ جماعت کے ہر طبقے کو جماعتی activities میں شامل کیا جائے تاکہ ترقی کی رفتار میں تیزی پیدا ہو۔ ہر ایک کا اپنا اپنا ایک لائحہ عمل ہو تاکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسابقت کی روح پیدا ہو۔ گاڑی کی پٹری کی طرح، لائن کی طرح دونوں برابر چل رہے ہوں، کہیں ٹکراؤ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔ اس کی قدر کریں تاکہ اسلام اور احمدیت کی گاڑی اس پٹری پر منزلوں پر منزلیں طے کرتی چلی جائے اور ہم اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہراتا ہوا دیکھیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2007ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 366-368)

2008

ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے ہر قسم کے معیار بلند ہوں

”اب جبکہ ہم خلافت کی نئی صدی میں چند ماہ تک داخل ہونے والے ہیں۔ جماعتی نظام جو مختلف شہروں اور ملکوں میں قائم ہیں اور ذیلی تنظیمیں بھی ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے ہر قسم کے معیار بلند ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ ہر ایک میں پیدا ہو جائے۔ ہر احمدی بھی، نئے بھی اور پرانے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا بہترین تحفہ ہم شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے جارہے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 6-7)

اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام فعال ہو جائیں تو ہماری ترقی کے قدم کئی گنا بڑھ جائیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ: ”ریفریشر کورسز میں عموماً اتنی formal تقریریں یا address تو نہیں ہوتا اور میرا بھی خیال تھا کہ یہاں جو رپورٹ ہوگی ذرا تفصیل سے ہوگی اور میں دیکھوں گا کہ کس حد تک انصار اللہ مختلف اپنی اپنی زعامتوں میں جو ان کے سپرد کام ہیں ان کو سرانجام دے رہی ہے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار اللہ کی تنظیم کے بارہ میں عموماً یہ تاثر ہوتا ہے، اور یہ آج کا نہیں بڑا پرانا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب ایک خادم انصار اللہ کی تنظیم میں قدم رکھتا ہے یعنی چالیس سال کے اوپر بڑھتا ہے تو وہ ایک دم سست کیوں ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایک دن کا عمر کا فرق پڑا ہوتا ہے۔ تو انصار اللہ کا نام بھی اسی سوچ کے ساتھ رکھا گیا تھا کہ یہ نہ سمجھیں کہ آپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اللہ کے انصار بننے والے یہ سوچ نہیں رکھتے۔

انصار اللہ کو توجہ دلاتا رہا ہوں کہ نمازوں کی ذمہ داری سنبھالیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عموماً میں نے دیکھا ہے اللہ کے فضل سے یو کے (U.K.) میں انصار کی بہت تعداد ایسی ہے جو اس سوچ کے رکھنے والے نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اتنے active نہیں جتنا ہونا چاہیے۔ اگر انصار اللہ کی تنظیم مستعد ہو جائے تو جس طرح میں مختلف خطبات میں انصار اللہ کو توجہ دلاتا رہا ہوں کہ نمازوں کی ذمہ داری سنبھالیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنے گھروں کی نمازوں کی بھی حفاظت کریں اور گھروں کی نمازوں کی حفاظت یہی ہے کہ اپنے بچوں کو دیکھیں، خاص طور پر لڑکوں کو جو خدام کی عمر کو پہنچے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ خدام الاحمدیہ بھی اس طرف توجہ کر رہی ہے لیکن اگر انصار والدین ان کی نگرانی نہیں کریں گے تو اس کا اتنا اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے ساری

تنظیمیں جو بنائی گئی ہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر تنظیم اپنی اپنی ذمہ داری سمجھے۔ اگر لجنہ میں کمی ہے تو انصار سے پوری ہو، اگر انصار میں کمی ہے خدام سے پوری ہو، خدام کی کمی ہے انصار پوری کریں۔ ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوں اور جب پھر جماعتی طور پر کمزوری ہے تو ذیلی تنظیمیں اس کو پورا کر رہی ہوں۔ حضرت مصلح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام active ہو جائے تو ہمارے جو ترقی کے قدم ہیں وہ کئی گنا بڑھ جائیں۔

قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا، یہ انصار اللہ کی ذمہ داری ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بچوں کی نگرانی کرنا انصار کی بھی ذمہ داری ہے۔ پھر قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا، یہ انصار اللہ کی ذمہ داری ہے۔ اس بارہ میں خطبے میں میں تفصیل سے بتا چکا ہوں۔ دو سال پہلے آپ نے اس کا پروگرام بھی بنایا تھا۔ پروگرام تو بڑا اچھا بنا تھا مجھے نہیں پتہ کس حد تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایک نظام بھی شروع کروایا تھا وہ بھی جاری رہنا چاہیے لیکن اس میں بھی جو شرکت ہے وہ بہت کم ہے۔ پھر اس کے علاوہ آمنے سامنے بیٹھ کے جو کلاسیں لگتی ہیں وہ مجالس میں لگنی چاہئیں، گھروں میں لگنی چاہئیں۔ پھر آپ انصار میں بہت سے ایسے ہیں جو اردو پڑھنا جانتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات کا درس اگر گھروں میں دینا شروع کر دیں تو آپ لوگوں کے بچوں کو پتہ لگے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کیا تھی؟ کیا روح وہ ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے اور کس طرح ہم نے اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک تو مسجد میں درس ہوتا ہے یا نماز سنٹر میں درس ہوتا ہے، لیکن بہت سے ایسے ہیں جو فاصلے کی وجہ سے مسجد نہیں جاسکتے یا باقاعدگی سے نہیں جاسکتے۔ اگر پانچ سات منٹ کا درس کا نظام گھروں میں شروع ہو جائے تو اس کا بہت فائدہ ہو گا۔ جو اردو پڑھنا نہیں جانتے انگلش پڑھنے والے ہیں وہ Essence Of Islam سے ایک پیرایا چند لائنیں اپنے اپنے گھروں میں درس دیں، اقتباسات پڑھ کر سنائیں، مختلف عنوانات کے تحت پڑھ کر سنائیں تو ایک شوق پیدا ہو گا۔

سب مل کر ایک ہی روح سے کام کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض دفعہ مثلاً لجنہ کی طرف سے اگر نمازوں اور قرآن کریم کی تعلیم کی یادرس کی سکیم بنتی ہے تو انصار کی طرف سے بھی بن جائے اور خدام کی طرف سے بھی بن جائے اور سب مل کر ایک ہی روح سے کام کریں تو اس سے پھر اثر زیادہ ہوگا، بشرطیکہ لجنہ اور انصار اور خدام کے تعلقات اچھے ہوں کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ شکایات آتی ہیں کہ لجنہ کا پروگرام ہے تو انصار تعاون نہیں کر رہے اور اپنی گھر کی عورتوں کو، بچیوں کو روک دیتے ہیں کہ تم نے نہیں جانا۔

احمدی عہدیدار کا معیاری فعل ہونا چاہیے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض عہدیداران کے متعلق بھی شکایات آتی ہیں کہ ان کے اپنے عمل ایسے نہیں یا کم از کم دوسروں پر ان کا اثر ایسا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان کی بات ماننے کو تیار نہیں یا ان کا اپنے سے بالا افسر کے ساتھ رویہ ایسا ہے جو دوسرے ماتحتوں کو پتہ لگتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ اگر آپ نے کام لینا ہے اور حقیقی انصار بن کر دکھانا ہے تو پہلے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں، پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کی طرف بھی توجہ دیں، قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ ایک احمدی کا ہر فعل خاص طور پر احمدی عہدیدار کا معیاری فعل ہونا چاہیے۔ اس کا اپنا رویہ اپنے گھر میں، اپنے ماحول میں، اپنے ماتحتوں کے ساتھ، اپنے افسران عہدیداران کے ساتھ ایسا ہونا چاہیے جو ایک مثال ہو۔ اگر یہ 386 انصار جو تمام ملک کی مجالس انصار اللہ میں سے جمع ہوئے ہیں اگر آپ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کریں، ایسی تبدیلی جو ہر ایک کو نظر آئے تو تبھی انقلاب بھی پیدا ہو سکتا ہے، تبھی آپ کے گھروں کے سکون بھی قائم ہو سکتے ہیں، آپ کے گھروں کی تربیت بھی ہو سکتی ہے اور اس ماحول کی تربیت ہو سکتی ہے جس میں آپ رہتے ہیں، آپ کی مجلس کے قدم ترقی کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ایک عہد باندھنے کیلئے کہ یہ ہماری ذمہ داریاں ہیں ان کو ہم نے پورا کرنا ہے اور جو ہمارے سے کمیاں، کمزوریاں اب تک ہو چکی ہیں ان کو ہم نے اپنے اندر سے دور کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بڑی عمر میں بعض لوگوں میں کرخنگی آجاتی ہے اور نوجوانوں کو سختی سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح وہ نہیں سمجھیں گے۔ حکمت جو ہے وہ بھی مومن کا ایک خاصہ ہے اس لئے ہر کام جو آپ نے کرنا ہے، ہر تربیت کا پہلو جو لے کے اپنے ماحول کی تربیت کرنے کی کوشش کرنی ہے، اس میں حکمت بھی ضروری چیز ہے۔ اسی طرح تبلیغ ہے۔ تبلیغی میدان میں بھی حکمت ضروری ہے۔ یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جماعت کی اور اب انشاء اللہ تعالیٰ مزید ذمہ داریاں بڑھنی ہیں۔

استغفار میں بڑی طاقت ہے بشرطیکہ اس کو سمجھ کے کیا جائے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی گھریلو تربیت کے ساتھ ساتھ تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں۔ پھر جو نئے آنے والے ہیں وہ آپ کے نمونے دیکھنے والے ہوں گے ان کی تربیت کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اصول بتایا ہے کہ استغفار کرو۔ استغفار اگر حقیقی معنوں میں کیا جائے، سوچ کر کیا جائے، اپنے گناہوں پر نظر رکھ کے کیا جائے تو اپنی بھی تربیت ہوگی اور انشاء اللہ آنے والوں کی بھی ہوگی، اپنے ماحول کی بھی ہوگی، اپنے بچوں کی بھی ہوگی۔ استغفار میں بڑی طاقت ہے بشرطیکہ اس کو سمجھ کے کیا جائے، ان گناہوں کو سامنے رکھ کر کیا جائے، ان کمزوریوں اور کمیوں کو سامنے رکھ کر کیا جائے جو ہم سے صادر ہو چکی ہیں اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کیا جائے۔ اس نظر سے انصار اللہ کو اپنے جائزے لینے چاہئیں، خاص طور پر عہدیداران کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔ امید ہے کہ آپ لوگ بہت سارے اس پر عمل کر بھی رہے ہوں گے اور جن میں کمیاں کمزوریاں ہیں وہ آئندہ ایک نئے عزم کے ساتھ، ایک نئے عہد کے ساتھ اور ارادے کے ساتھ ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے جو آپ کو

انصار اللہ کی تنظیم کی طرف سے دیئے گئے ہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے جو جماعت کی طرف سے، مقامی نظام کی طرف سے دیئے گئے ہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے، وقتاً فوقتاً جن کے بارے میں، میں بھی کہتا رہتا ہوں۔ تو یہ جب اکٹھے ہو کے، جمع ہو کے، ایک کوشش ہوگی اور دعا ہوگی تو اس وقت جو انقلابی تبدیلیوں کے نظارے ہم دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ وہ غیر معمولی نظارے ہوں گے اور انشاء اللہ وہ وقت آ رہا ہے کہ وہ نظارے دیکھنے ہیں لیکن ہمیں بھی اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔“

(خطاب ریفریٹر کورس انصار اللہ برطانیہ 19-20 جنوری 2008ء الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2008ء)

ترجمہ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے

”ایک وقت تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ صحیح طور پر قرآن کریم نہیں پڑھا جاتا، جماعت کو صحت تلفظ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اس طرح پڑھا جائے۔ کیونکہ زیرِ زبر پیش کی بعض ایسی غلطیاں ہو جاتی تھیں کہ ان غلطیوں کی وجہ سے معنی بدل جاتے ہیں یا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ تو اس طرح آپ نے صحت تلفظ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد جماعت میں اس طرف خاص توجہ پیدا ہوئی۔ لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ ترجمہ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے، ذیلی تنظیمیں بھی کام کریں، جماعتی نظام بھی کام کرے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ یو کے (U.K.) نے شروع کیا ہے۔ یہ انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھی پڑھا رہے ہیں۔ اس سے استفادہ کرنا چاہیے کیونکہ ترجمہ آئے گا تو پھر ہی صحیح اندازہ ہو سکے گا کہ احکامات کیا ہیں؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ غور کرو تبھی غور کی عادت پڑے گی۔ عمل کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور یہی تلاوت کا حق ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 102)

خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے

”یہ سال جس میں جماعت، خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر جو بلی منار ہی ہے، یہ جو بلی کیا ہے؟ کیا صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم جو بلی کا جلسہ کر رہے ہیں یا مختلف ذیلی تنظیموں نے اپنے پروگرام بنائے ہیں یا کچھ Souvenirs بنائے گئے ہیں۔ یہ تو صرف ایک چھوٹا سا اظہار ہے۔ اس کا مقصد تو ہم تب حاصل کریں گے، جب ہم یہ عہد کریں کہ اس سو سال پورے ہونے پر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اس نعمت پر جو خلافت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر اتاری ہے، ہم شکرانے کے طور پر اپنے خدا سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت پہلے سے زیادہ بڑھ کر کریں گے اور یہی شکرانہ نعمت، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید بڑھانے والا ہو گا۔

قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَقِمْو الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** (النور: 57) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 166)

مالی قربانی سے ایمان پختہ ہوگا

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انصار اللہ کا مطلب ہے ’اللہ کے مددگار‘ اور انصار اللہ کے اراکین جہاں اپنی عمر کے لحاظ سے تجربہ کار ہوتے ہیں وہاں بوجہ تجربہ اپنی تنخواہوں میں بھی بڑھ کے ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ اخراجات برداشت کریں۔ جماعت سب کی تربیت نہیں کر سکتی اس لئے ذیلی تنظیمیں بنی ہیں تاکہ جوان جوانوں کو سنبھالیں، لجنہ لجنہ کو سنبھالے اور بوڑھے بوڑھوں کی تربیت کریں۔ نومبائعین کو بھی تنظیموں میں شامل کریں۔ ان سے چندہ لیں خواہ ایک نائر (Naira) ہی لیں دو مہینے بعد یا تین مہینے بعد۔ اگر ان کا ایمان مضبوط ہے تو پھر مالی قربانی میں بھی مضبوط کریں۔ مالی قربانی سے ایمان پختہ ہوگا۔ آپ تجربہ کار لوگ ہیں۔ آپ آج جو مثال قائم کریں گے کل کو وہی نمونہ ٹھہرے گی۔“

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ نائیجیریا مورخہ 23 اپریل 2008ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 6 جون 2008ء)

ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں

”میں ایک انتظامی بات بھی یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں جو ذیلی تنظیموں سے متعلق ہے۔ یعنی انصار، خدام اور لجنہ۔ ان ذیلی تنظیموں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ انصار اللہ نہ لجنہ اماء اللہ، نہ خدام الاحمدیہ کے معاملات میں دخل دے سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی پروگراموں اور جماعتی معاملات میں۔ اسی طرح خدام اور لجنہ صرف اپنے دائرہ کار میں محدود ہیں اور جماعتی نظام ان تمام تنظیموں سے بالا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ جماعتی پروگراموں کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو۔ دوسرے یاد رکھیں کہ ذیلی تنظیم کا ہر ممبر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ذاتی آناؤں سے بچائے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول آپ کا مقصد ہو۔ آمین“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 174)

خلافت علی منہاج النبوة تا قیامت قائم ہونی ہے

”میرے پیارے عزیز احباب جماعت!“

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ دن ہمیں سو سال سے زائد عرصے میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس وقت کی یاد بھی دلاتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مارچ 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔ آپ کا مشن اور اس جماعت کے قیام کا مقصد خدا اور بندے میں تعلق پیدا کرنا، بنی نوع انسان کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بننے کی تعلیم دینا اور اس کے لئے کوشش کرنا، تمام اقوام عالم کو اُمت واحدہ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا، انسان کو انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا تھا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے زمانے کے امام اور مسیح و مہدی کے لقب سے ملقب کر کے بھیجا تھا، قیام جماعت اور آغاز بیعت 1889ء سے 1908ء تک تقریباً انیس سال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اپنے مشن کو تمام تر مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس تیزی سے لے کر آگے بڑھا کہ ہر مخالف جو بھی اس جری اللہ کے مقابلہ پر آیا ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنے والا بنا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کہ ہر انسان جو اس فانی دنیا میں آیا اس نے آخر کو اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور وہ شخص جو اللہ کا خاص بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق تھا، وہ تو اپنے آقا کی سنت کی پیروی میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جسے امام آخر الزمان بنا کر بھیجا تھا، واپسی کے اشارے دیتے ہوئے یہ تسلی دی کہ گو تیرا وقت اب قریب ہے لیکن چونکہ تجھے میں نے اپنے اعلان کے مطابق امام آخر الزمان بنایا ہے، اس لئے اے میرے پیارے! اے وہ شخص جو میری توحید کے قیام اور میرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تمام دنیا میں قائم کرنے کا درد رکھتا ہے تو یہ فکر نہ کر کہ تیرے مرنے کے

بعد تیرے اس کام کی تکمیل کی انتہائیں کس طرح حاصل ہوں گی۔ تُو یاد رکھ کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جسے میری تائید حاصل ہے اب خلافت علی منہاج النبوة تا قیامت قائم ہونی ہے، اس لئے تیرے بعد یہی نظام خلافت ہے جس کے ذریعہ سے میں تمام دنیا میں اپنی آخری شریعت کے قیام و استحکام کا نظام جاری کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی آپ کو تسلی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے، جیسا کہ وہ فرماتا ہے گَتَّبَ اللَّهُ لَا غَلِبَتْنَا وَدُسِّي (سورة المجادلة: 22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھے کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر

کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا: وَلَيَمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور: 56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

پھر فرمایا:

”سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے، وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی

خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پس جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا وہ وقت بھی آگیا جب آپ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور ہر احمدی کا دل خوف و غم سے بھر گیا لیکن مومنین کی دعاؤں سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے زمین و آسمان نے پھر ایک بار وَلَکَیْبَہٗ لَکَہُمْ مِّنْ بَعْدِ حَوْفِہِمْ اَمْنًا (النور: 56) کا نظارہ دیکھا۔ وہ عظیم انقلاب جو آپؐ نے اپنی بعثت کے ساتھ پیدا کیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم نظام کے ذریعہ جاری رکھا۔ آپؐ کی وفات پر اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یوں رقم فرمایا:

”وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔..... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزند ان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔“ (اخبار ”وکیل“ امرتسر بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 560)

پس اس انقلاب کا اعتراف غیروں کی زبان اور قلم سے نکلوا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا لیکن غیر کی نظر اس طرف نہ گئی کہ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا ہے اس انقلاب کو آپؐ کی پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے نعمت خلافت کے

ذریعہ جاری رکھنے کا بھی اس ذوالعجائب اور قدیر ہستی کا وعدہ ہے اور اس کی تصدیق ہوتے ہوئے ایک دنیا نے حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؒ کے انتخاب خلافت کے وقت دیکھی۔ باوجود اس کے کہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ ایک منظم جماعت کو دیکھ رہے تھے، باوجود اس کے کہ وہ خلافت کے قیام کا نظارہ دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے جماعت کو، اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت تھی ایک منظم کوشش کے تحت توڑنے کی کوشش کی جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا: ”أَذْكَرُ نِعْمَتِي - غَرَسْتُ لَكَ بَيْدِي رَحْمَتِي وَقَدْ رَتَيْ“ (تذکرہ صفحہ 428) ترجمہ: میری نعمت کو یاد کر۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔

پس اس وعدہ کے مطابق وہ ہمیشہ کی طرح ناکام ہوئے گو کہ یہاں تک مخالفت کی شدت میں بڑھے کہ ایک اخبار نے لکھا:

”ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مؤرخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے۔“ (اخبار ’وکیل‘ امرتسر 13 جون 1908ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 205-206)

لیکن آج تاریخ احمدیت گواہ ہے، دنیا جانتی ہے کہ ان کا نام لیوا تو کوئی نہیں لیکن خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھول پھل رہی ہے اور کروڑوں اس کے نام لیوا ہیں۔ اپنی بیہودہ گویوں میں یہاں تک بڑھے کہ ایک اخبار ”کرزن گزٹ“ میں لکھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ نے اپنی پہلی جلسہ کی تقریر میں بیان کیا کہ:

”اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سرکٹ چکا ہے۔ ایک شخص جو ان کا امام بنا ہے اُس سے تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے۔“ (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 221)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ نے فرمایا سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔ خدا توفیق دے۔ بد قسمتی

سے جماعت کے بعض سرکردہ بھی خلافت کے مقام کو نہ سمجھے۔ سازشیں ہوتی رہیں لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا بڑھتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق مجبوں کی جماعت بڑھتی رہی اور کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کارگر نہ ہوئی۔

پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو بعض سرکردہ انجمن کے ممبران کھل کر مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے لیکن وہ تمام سرکردہ علم کے زعم سے بھرے ہوئے، تجربہ کار پڑھے لکھے اس پچیس سالہ جوان کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور اس نے جماعت کی تنظیم، تبلیغ، تربیت، علوم و معرفت قرآن میں وہ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہر نہ سکا۔ جماعت پر پریشانی اور مخالفتوں کے بڑے دور آئے لیکن خلافت کی برکت سے جماعت ان میں کامیابی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کے باون سالہ دور خلافت کے حالات پڑھیں تو پتہ چلے کہ اس پسر جری اللہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

دنیاۓ احمدیت میں حضرت مصلح موعودؑ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا۔ حکومتوں کے ٹکرانے کے باوجود، ظالمانہ قوانین کے اجراء کے بعد تمام مسلمان فرقوں کی منظم کوشش کے باوجود، یہ قافلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔ پیار و محبت کے نعرے لگاتا ہوا، غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتے ہوئے، انہیں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

پھر وہ وقت آیا کہ الہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئے۔ پھر اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سراٹھایا لیکن خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی۔ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔ ظالمانہ قانون کے تحت ہاتھ پاؤں باندھنے والوں اور ”احمدیت کے کینسر“ کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے نیست و نابود کر دیا۔ پاکستان میں ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کو

ہجرت کرنا پڑی لیکن یہ ہجرت جماعت کی ترقی کی نئی منازل دکھانے والی بنی۔ ایک بار پھر غرہ شمس کلت بیدار کا وعدہ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ تبلیغ کی وہ راہیں کھلیں جو ابھی بہت دور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے کو کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ خلافتِ رابعہ کے دور میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یوں پورا ہوتا دکھایا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں اور پھر اس چینل کے اجراء کو دیکھیں تو ایمان والوں کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کر دیا ہے۔ پس وہی لوگ جو خلیفہ وقت کو عضو معطل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے ان کے گھروں کے اندر ایم ٹی اے نے اس مردِ مجاہد کی آواز پہنچا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی ماندہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔ پھر کُلُّ مَنْ عَلَيَهَا فَاِنَّ (الرحمن: 27) کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور ایم ٹی اے کے کیمروں کی آنکھ نے سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ ایک مخالف نے بر ملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچا تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔

میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شاید جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں لیکن یہ بھول

گئے کہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ ”میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔“

پس یہ الہی تقدیر ہے یہ اُسی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہو رہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جُڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطہ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اُسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپؑ نے ”یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے“ کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تبھی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو۔ اُٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو تاکہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ کی طرف سے آیا، اُس جبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدا کے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن اُس مہدی و مسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے۔ کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی

اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطی ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

(پیغام بر موقع صد سالہ خلافت احمدیہ جو بلی بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2008ء)

خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے

”عہدیداران سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اس انعام کی قدر کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے۔ اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں۔ ایک احمدی جب آپ کے پاس آتا ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو، اس کی بات غور سے سنیں اور اسے تسلی دلائیں۔ اگر مصروفیت کی وجہ سے فوری طور پر وقت نہیں دے سکتے تو کوئی اور وقت دیں اور اگر کبھی بھی وقت نہیں دے سکتے تو پھر بہتر ہے کہ ایسے عہدیدار خدمت سے معذرت کر لیں۔ میں خود باوجود مختلف قسم کی مصروفیات کے، کاموں کی زیادتی کے وقت نکال کر صرف اس لئے ذاتی طور پر بعض بڑھی ہوئی رنجشوں کو سن لیتا ہوں اور حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ ان میں کسی طرح آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ وہ حسین معاشرہ قائم ہو جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔ لیکن اگر عہدیداران سننے کا حوصلہ رکھنے والے ہوں تو میرا خیال ہے کہ ان معاملات میں میرا یہ کام آدھا ہو سکتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 247)

نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سب سے پہلے قائد ایثار نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم طبی سہولیات دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ضرورت مند افریقین ممالک کے لوگوں کے لئے کیا کوئی رقم آپ نے اکٹھی کی ہے؟ یا ان ممالک میں جہاں جماعت کے پراجیکٹ جاری ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ افریقہ میں کم از کم چار پانچ واٹر پمپ لگانے کی ذمہ داری لیں۔

★ نائب صدر اول اور نائب صدر صف دوم نے اپنا تعارف کروایا۔ نائب صدر صف دوم قائد عمومی بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ ہماری 64 مجالس ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور آپ کی 64 ہیں۔ قائد صاحب نے بتایا کہ ملک کے اندر کل 67 جماعتیں ہیں۔ تین جماعتیں ایسی ہیں جہاں انصار نہیں ہیں۔ اس لئے وہاں ابھی مجالس قائم نہیں ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان جماعتوں کے صدر ان سے رابطہ رکھیں اور پتہ کرتے رہیں۔

★ قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ ان کو اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ امریکہ 23 جون 2008ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 اگست 2008ء)

اگر آپ نے اپنے عہد کو نہ نبھایا... تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سال جو خلافت جوہلی کا سال ہے اس میں ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خوشی منالینا، جوہلی منالینا یہ تو دنیا داروں کی طرح ہمارا مقصد نہیں۔ اگر اس سال سے صحیح استفادہ کرنا ہے تو پھر اس روح کو تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کے لئے یہ جوہلی منائی جا رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے 27 مئی کے جلسہ میں ایک عہد لیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا اور خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے آخر دم تک کوشش کرنی اور خلافت کے ذریعہ سے اس پیغام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے دنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر اپنے ملک کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک کہ اس کا حق ادا نہ ہو جائے۔

انصار اللہ کے عہد کو معمولی نہ سمجھیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی آپ نے ایک عہد بھی کیا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ اپنے بچوں میں بھی یہ روح پھونکنے کی کوشش کروں گا تو یہ عہد جو ہے اس کو معمولی عہد نہ سمجھیں۔ یہ ایک بہت بڑا عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ہم یہ عہد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو انصار اللہ ہیں اگر آپ نے اپنے اس عہد کو نہ نبھایا، اپنے اس عہد کو نبھانے کے لئے وہ بھرپور کوشش نہ کی جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی کیونکہ انہوں نے بھی آپ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ جن بچوں کی، جن نوجوانوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے وہ آپ کو الزام دیں گی کہ کیوں ہماری تربیت نہیں کی۔ اس لئے یہ یاد رکھیں کہ عہد جو آپ نے کیا ہے اس کو نبھانا آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم میں انصار اللہ کا لفظ دو جگہ آیا ہے اور ہر جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے بات کی گئی ہے۔ آپ نے اپنے ماننے والوں سے پوچھا کہ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ (الصف: 15) کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے۔ تو حواریوں نے یہی جواب دیا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہ ہم ہیں وہ انصار وہ مددگار جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ کے مددگار ہوں گے۔ یہ ایک عہد تھا جو انہوں نے کیا اور نبھانے کی کوشش کی اور یہی عہد آپ بھی کر رہے ہیں۔ آپ کو نام دیا گیا ہے انصار اللہ کا۔ صرف نام دینا کافی نہیں ہے۔ ہر وقت یاد رکھیں کہ اسلام کی روح کیا ہے۔ اسلام کے اندر کیا کیا گہری باتیں ہیں جن کا ہم نے خیال رکھنا ہے۔ جن کا ہمیں ہر وقت احساس ہونا چاہیے۔

حواری کا مطلب کیا ہے؟ حواری کا مطلب ہے جو کپڑے دھو کر صاف کرے ایسا شخص حواری کہلاتا ہے جو دھلائی کرنے والا ہو۔ کپڑوں کی دھلائی کر کے ان کو صاف کر دینے والا ہو۔ پھر حواری کا مطلب ہے ایسا شخص جو امتحانوں سے آزمایا جائے اور ان میں سے کامیاب ہو کر نکلے، کبھی کمزوری دکھانے والا نہ ہو۔

پھر حواری ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جس کے کردار میں کوئی ملوثی اور ملاوٹ نہ ہو۔ ایسا پاک صاف کردار ہو کہ جو کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر رہا ہے۔

اب آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں کہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو انصار اللہ پر پڑتی ہے۔ جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم انصار اللہ ہیں۔

پھر حواری اس کو کہتے ہیں کہ جس کے مشورے اور عمل ایمان داری اور وفا کے ساتھ ہوں۔ پھر حواری کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا، وفادار دوست اور مددگار۔ پھر حواری کے ایک معنی یہ ہیں نبی کا خاص چنیدہ اور وفادار۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب یہ سارے مطلب آپ دیکھیں تو ایسے ہیں جو ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتے ہیں اور ان رشتوں سے، ان تعلقات سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ

اپنا حق نبھانے کی کوشش کریں گے۔ کپڑے صاف کر کے دھونا، دھونا کسی کو صاف کرنے کے لئے۔ اس سے ایک ذمہ داری یہ بھی آپ پر پڑی کہ اپنے دلوں کو بھی دھونا ہے اور دوسروں کے دلوں کو بھی دھونا ہے۔ اور ہر آزمائش سے کامیابی سے گزرنا ہے۔

آج کل کی دنیا میں، ان ملکوں میں ہزاروں آزمائشیں آپ کے رستہ میں ہوں گی۔ آپ کے کام ہیں، آپ کی مصروفیات ہیں لیکن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے۔ تبھی آپ انصار اللہ کہلائیں گے۔ تبھی آپ وہ حواری کہلائیں گے جنہوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کا کردار ایسا ہو جس میں کوئی ملونی اور ملاوٹ نہ ہو۔ جو کہا ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ عمل کچھ اور ہوں اور کہہ کچھ اور رہے ہوں۔ مسجد میں آئیں تو اور رویے ہوں، باہر جائیں تو اور رویے ہوں۔ کہنے کو احمدی ہوں اور نمازوں کی ادائیگی کی طرف بے رغبتی ہو۔ انصار اللہ کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں ویسے ہی خیال آجانا چاہیے کہ ہماری عمر گھٹ رہی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ عمر بڑھ رہی ہے۔ لیکن جیسے جیسے عمر بڑھ رہی ہے اصل میں تو آپ کی عمر میں کمی آتی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نظم جو ابھی پڑھی گئی ہے اس میں یہی توجہ دلائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ دنیا تو ایک عارضی ٹھکانہ ہے آخر مرنا ہے اور جب مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے اور یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں جواب دہی ہونی ہے تو اس چیز کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے۔

پھر جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایسا حواری ہو جو مشورے دے تو پوری ایمانداری سے دے۔ آپ میں سے عہدیدار بھی ہیں۔ آپ میں سے عام احمدی بھی ہیں جو عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ آپ جب بھی اپنے عہدیدار کو منتخب کریں تو ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو آپ کے نزدیک ایماندارانہ رائے رکھتے ہوں۔ انتہائی قابل اعتماد شخص اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے اور خدمت کرنے والے ہوں۔

عہدیدار... ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی طرح عہدیدار جب وہ منتخب ہو جاتے ہیں تو ان کا کام یہ ہے کہ آپ ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کریں۔ اگر ایسا کریں گے تو تبھی آپ وفادار کہلائیں گے۔ تبھی آپ خالص مددگار کہلائیں گے۔ صرف انصار اللہ کا نعرہ لگا دینا یا انصار اللہ کا لیبل اپنے ساتھ لگا لینا یا حُخْ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہہ دینا کافی نہیں ہو گا۔ پس ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں تک اللہ تعالیٰ کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو مدد کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو سب قدرتوں کا مالک ہے وہ بغیر کسی کی مدد کے بھی خود براہ راست مدد کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ایک اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ بندوں کو دے رہا ہے کہ کون ہے تم میں سے جو وفادار ہو کر، جو سچا ہو کر، جو پوری طرح تیار ہو کر، دنیا کی تمام خواہشوں کو دور رکھتے ہوئے، خالص ہو کر میرے دین کی مدد کے لئے آئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے۔ شریعت نے جو بھی ذرائع، وسائل ہیں ان سے منع نہیں کیا۔ ان کو ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ اور فرمایا: ”سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب میں نہیں ہے؟“ دعا بھی تو سبب بنایا ہے نا۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کیا دعا اسباب نہیں۔ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ جب انسان کسی ذریعہ کی تلاش کرتا ہے تو وہ بھی ایک دعا بن جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ: ”دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا ایک چشمہ ہے“۔ دعا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس بات کو وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ مِّنْ اَنْصَارِیْ اِلٰی اللّٰہِ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان کے مِّنْ اَنْصَارِیْ اِلٰی اللّٰہِ

کہنے میں بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ اِنَّا لَنَنْصُرَنَّ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (المومن: 52) یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ: ”میں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکے۔“ پس یہاں یہ فرمایا کہ نبیوں کو مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کر سکتا ہے اور ان نبیوں کو پورا یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان کو کھڑا کیا ہے تو ضرور مدد بھی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ تو جب غالب آئیں گے یہ تو نہیں فرمایا کہ فلاں فلاں مدد کرے گا تو غالب آئیں گے۔ اللہ نے اپنی مدد کے ساتھ یہ اعلان کروایا ہے کہ میں یہ اعلان کر دوں کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا اور کئی دفعہ ہوا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نے ہی پھیلنا ہے اور اسلام نے ہی پھیلنا ہے۔ اور یہ غلبہ تو ہونا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو انصار اللہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس غلبہ میں شامل ہو جائیں گے۔ فرمایا نبی اگر مدد کے لئے کہتے ہیں تو تمہارے بھلے کے لئے کہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں مدد کے لئے بلاتا ہے تو تمہارے بھلے کے لئے ہوتا ہے۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھو۔

پھر آپؐ نے ایک جگہ فرمایا کہ اشاعت دین میں مامور من اللہ دوسروں سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ مدد کیوں چاہتے ہیں۔ اس لئے چاہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دلوں میں پیدا ہو جائے۔ انبیاء کا فرض ہے کہ لوگوں کی اصلاح ہو، ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو، ان کے دلوں میں خشیت پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی عظمت پیدا ہو اور وہ، وہ کام کریں جو خدا تعالیٰ انبیاء سے چاہتا ہے کہ وہ بھی کریں۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت دنیا میں قائم کریں

خدا تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجتا ہے۔ خدا تعالیٰ انبیاء کو اپنی وحدانیت قائم کرنے کے لئے بھیجتا ہے، خدا تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں انسانوں کو اپنے قریب لانے کے لئے بھیجتا ہے۔ پس اگر انبیاء کے سپرد یہ کام ہے تو یہی کام جب انصار اللہ کے سپرد ہوتا ہے، انبیاء کے مددگاروں کے سپرد ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت دنیا میں قائم کریں اور وہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک خود اپنے دلوں میں قائم نہ ہو۔ جب تک خود وہ اُسوۂ رسول پر چلنے والے نہ ہوں، ان کے عمل اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتے جب تک خود ان کے ہر قول و فعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو۔ تبلیغ اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتی جب تک ان کے قول و فعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو۔ پس یہ چیزیں ہیں، یہ حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کے لئے انبیاء کو کہتا ہے کہ لوگوں کو بلاؤ تا کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کو اپنا قرب عطا کرے، ان کو بخشے اور ان کو اس دنیا میں بھی اپنے پیار سے نوازے اور آخرت میں بھی ان کے درجات بلند کرے۔

تقویٰ میں ترقی کریں

پس انصار اللہ کا یہ کام ہے کہ نیکوں میں بڑھیں۔ اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کریں۔ تقویٰ میں ترقی کریں اور صرف انصار ہی نہیں ہر شخص، ہر احمدی جس نے یہ عہد کیا ہے نوجوان بھی بیٹھے ہوئے ہیں میرے سامنے اور وہ بھی میرے مخاطب ہیں اور یہی چیز ہے جو اس زمانہ میں اپنے عہدوں کا پورا کرنے والی ہر ایک کو بنائے گی یہی چیز ہے جو انصار اللہ بننے کی طرف نئے نئے راستے آپ کو دکھائے گی کہ انصار اللہ چیز کیا ہے اور کس طرح ہم نے اپنے معیار اونچے کرتے چلے جانا ہے کیونکہ بغیر نیکی اور تقویٰ کے ہم حقیقی انصار کہلانے والے نہیں ہو سکتے۔

پس ہمیشہ جب آپ یہ چیز اپنے سامنے رکھیں گے کہ انصار اللہ ہمارا نام رکھا گیا ہے تو اس کی طرف ہم نے توجہ کرنی ہے۔ اپنے اعمال کے جائزے لیں گے، اپنی عبادتوں کے جائزے لیں گے، اپنے اخلاق کے جائزے لیں گے تبھی اس مقام کو حاصل کرنے والے بنیں گے جس کی

طرف اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں لے جانا چاہتے ہیں اور ہمیں وہ مقام دلوانا چاہتے ہیں۔

مدینہ کے انصار کی قربانیاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلام میں انصار کا لفظ استعمال ہوا ان لوگوں کے لئے جو مدینہ کے رہنے والے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ گئے تو وہ انصار تھے جنہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور آپ کے ساتھ جانے والے مہاجرین بھی شامل تھے۔ قربانیوں کے ان کے معیار کیا تھے، عبادتوں کے ان کے معیار کیا تھے، تاریخ اس سے بھری پڑی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد انہوں نے گھیرا ڈال لیا۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد نہیں بلکہ جو دوسرے ان کے بھائی تھے، جو مہاجرین ہجرت کر کے آئے تھے ان کے بھی حق ادا کئے۔ کہاں تک حق ادا کئے۔ وہ غریب جو لٹے پٹے آئے تھے ان کو اپنی جائیدادوں کا حصہ دار بنادیا۔ لیکن مہاجرین کا بھی اپنا مقام تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری مدد چاہتے ہیں، جائیدادیں نہیں لینا چاہتے۔ پھر بعض انصار نے تو یہ قربانیاں دیں کہ اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دینے پر تیار ہو گئے کہ تم اس سے شادی کر لو۔ تمہاری بیوی نہیں ہے۔ تو ان کے قربانیوں کے معیار بلند تھے اور اس کو بلند تر کرتے چلا جانا چاہتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک احمدی کو اپنے ان معیاروں کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اس میں کس حد تک اپنے بھائیوں کے لئے قربانی کا جذبہ ہے۔ صرف اپنے نفس کا خیال نہ ہو بلکہ دوسروں کا بھی خیال ہو، صرف اپنی ہی نہ پڑی رہے بلکہ دوسرے کا بھی خیال رکھنے والے ہوں۔ اور آپس میں جب ایک دوسرے کے خیال رکھنے کا احساس پیدا ہو گا تو پھر دُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الف: 30) کی کیفیت بھی سامنے آئے گی، آپس میں محبت اور پیار بڑھے گا، جماعت میں یکسانیت پیدا ہوگی، یگانگت پیدا ہوگی، محبت پیدا ہوگی، بھائی چارہ پیدا ہوگا اور پھر جب یہ چیز ہوگی تو جہاں آپ کا اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے بڑھے گا وہاں اس ایک ہونے کی وجہ سے جماعت میں مضبوطی پیدا ہوگی اور خلافت میں مضبوطی پیدا ہوگی اور پھر جماعت کا ترقی کی طرف قدم بڑھے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر صرف یہ قربانیاں نہیں بلکہ جنگ جب ہوئی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا صحابہ سے کہ دشمن حملہ کرنے لگا ہے کیا رائے ہے تمہاری؟ جب آپؐ نے بار بار پوچھا تو انصار کو خیال آیا کہ ہم سے پوچھا جا رہا ہے کہ تمہاری کیا رائے ہے تو انصار نے جواب دیا کہ حضور جب تک ہمیں اسلام کا پوری طرح فہم و ادراک نہیں تھا اور آپ کے نام کی پہچان نہیں تھی تب ہم نے کہا تھا کہ ہم ان شرطوں کے ساتھ آپ کی حفاظت کریں گے۔ لیکن آج جب ہمیں پوری طرح فہم و ادراک حاصل ہو گیا ہم وہ لوگ ہیں جو آپ کے آگے بھی لڑیں گے، آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے، آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپ کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو یہ وہ مقام ہے جو اس زمانہ میں انصار اللہ نے پایا۔ اور یہ وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی آپ سے توقع کی جاتی ہے بلکہ انصار کے وہ بچے جو ان کے ساتھ جنگ میں شامل ہوئے بالغ اور صاحب فراست انصار نہیں تھے ان میں بھی ایسے بچے تھے جیسے معوذ اور معاذؓ کی مثال دی جاتی ہے جنہوں نے اپنی جان قربان کر دی اور دشمن اسلام کو قتل کر کے رکھ دیا۔ ابو جہل کو زمین میں خاک و خون میں لپٹا دیا۔ تو یہ روح جب تک بڑوں میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک بچوں میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ ان بچوں نے بھی تو بڑوں سے ہی سنا تھا کہ کون ہے وہ اسلام کا دشمن، کون ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن جس نے اس حد تک آپ کو تکلیفیں دیں، ہم ہوں گے اس کو قتل کرنے والے اور اس کو خاک آلود کرنے والے۔ تو یہ جذبہ جب تک آپ لوگوں میں پیدا نہیں ہوگا، آپ اس جذبے کو آگے اپنے بچوں اور اولادوں میں پیدا نہیں کر سکتے۔

اپنے اخلاق کے معیار بلند کریں، اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس روح کو سمجھیں۔ آپ نے مسیح محمدی کے ساتھ ایک عہد کیا۔ مسیح موسوی کے حواریوں نے تو عہد نبھایا تھا۔ اب آپ کا فرض ہے، اس زمانے میں آپ نے وہ عہد نبھانا ہے اور اس وقت ان ملکوں میں رہنے والے خاص طور پر، یہاں تلوار اور توپ کی جنگ تو نہیں ہے یا کسی قسم کا خوف اور جان کو خطرہ نہیں ہے جس طرح پاکستان

میں یاد دوسری جگہوں پر ہے۔ تو جو آپ سے توقع کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ اس عہد کو نبھاتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کریں، اپنے اخلاق کے معیار بلند کریں، اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں، صرف پیسے کی دوڑ کی طرف نہ لگے رہیں۔ تبلیغ جو آپ کے سپرد کام ہے اس کو ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ (لحم السجدة: 34) کہ اس سے اچھا کام کون سا ہو سکتا ہے جو دعوت الی اللہ کرے۔ اس کی طرف دیکھیں آپ کے کیا پروگرام ہیں۔ آپ لوگ mature ذہنیت کے حامل ہیں۔ چالیس سال سے اوپر کے لوگ ہیں جن کی سوچیں بھی پکی ہیں، جن کے علم میں بھی کافی حد تک پختگی آگئی ہوتی ہے۔ اگر آپ لوگ اپنا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اس ملک میں انقلاب پیدا ہو سکتا ہے، تبلیغ کے راستے مزید کھل سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس تبلیغ کے ساتھ عمل صالح کی طرف بھی توجہ ہو۔ اپنے عمل تمہارے اچھے ہوں گے، نیکیوں کی طرف توجہ ہوگی تو تمہاری تبلیغ بھی بار آور ہوگی، پھلدار ہوگی۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری کہ اپنے تبلیغ کے میدان بھی مزید کھولیں۔ جہاں آپ اپنی تربیت کریں وہاں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اس پیغام کو جو اس زمانے میں آپ نے پہنچانے کا عہد کیا ہے اور 27 مئی کو اس عہد کا اعادہ کیا ہے، تجدید کی ہے اس کو آپ نے پورا کرنا ہے ورنہ بہت سارے لوگ مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے عہد کیا اور ہمارے جذبات میں ایک عجیب تبدیلی آگئی۔ صرف وقتی طور پر تبدیلی آنا کام نہیں ہے، اس تبدیلی کو مستقل اپنے ذہنوں میں بٹھانا کام ہے۔ اور پھر صرف بٹھانا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی کام ہے۔

پس اس لحاظ سے ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے اور خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے لی ہے، اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

تبلیغ کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ مساجد کی تعمیر ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تبلیغ کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ مساجد کی تعمیر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ

اگر کہیں جماعت کو متعارف کروانا ہو، اسلام سے متعارف کروانا ہو، خود مسلمانوں کو آگناز کرنا ہو تو مسجد تعمیر کر دو۔ سیلجیم ان ملکوں میں سے ہے جہاں ابھی تک باقاعدہ مسجد نہیں، سینٹر بے شک ہیں، بڑی مالی قربانیاں کی ہیں، سینٹر خریدے گئے ہیں، برسلز میں خریداہے اور جگہ بھی ہیں اور تربیت کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے آپ کرتے ہیں لیکن تبلیغی میدان جو ہے وہ بغیر مساجد کی تعمیر کے لوگوں کی اس طرف توجہ ہونے میں ایک بہت بڑی روک بن جاتا ہے۔ کیونکہ لوگ اس طرح توجہ نہیں کرتے۔ مسلمان ان ملکوں میں بہت سارے آئے ہیں وہ مسجد کو دیکھتے ہیں، اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیے اور انصار اللہ جو چالیس سال کی عمر کے ہیں اور اس سے اوپر ہیں۔ یہ ایک ایسی عمر کا گروپ ہے age group جسے کہتے ہیں انگریزی میں یہ جو حصہ ہے اس گروپ میں جو لوگ ہیں ان میں عموماً آمدنی کے لحاظ سے بھی اچھے حالات ہوتے ہیں اس لئے مالی قربانی کی طرف انصار کو زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: مسجد سے کس حد تک تعارف پیدا ہوتا ہے۔ میں ابھی فرانس میں مسجد کا افتتاح کر کے آیا ہوں۔ وہاں لوگ احمدی جو تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہماری مسجد کا اتنا تعارف ہو گا۔ نیشنل ٹی وی نے، اخباروں نے اور میڈیا نے جتنی کوریج دی ہے اس کو وہ کروڑوں تک بھی خرچ کرتے تو شاید تبلیغ وہاں تک نہ پہنچ سکتی جس طرح اس مسجد کی تعمیر سے پہنچ گئی۔

پھر برلن مسجد کی تعمیر ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ یورونیوز (Euro News) نے کافی وقت کی خبر دی ہے۔ یہاں فرینچ میں، جرمن میں، انگریزی میں خبریں آتی ہیں۔ تو احمدیت کی تبلیغ ہوئی اور اس سے لوگوں کو تعارف حاصل ہوا۔ ابھی جرمنی میں ہی تھا کہ ایک بوڑھی مائی برلن سے آئی کہ میں نے خلیفہ کو ملنا ہے۔ خلیفہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس سے پوچھا کہ کیسے پتہ لگاؤ کہنے لگی میں نے ٹی وی پر دیکھا، اخبار میں پڑھا تو مجھے شوق پیدا ہوا کہ میں خود جا کر دیکھوں۔ تو اسی طرح اور لوگ بھی آئے مسجد دیکھنے کے لئے۔ اسی اخباروں کے تعارف کی وجہ سے اور تبلیغ کے نئے راستے بھی کھلے، بیعتیں بھی ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو مسجد جو ہے ایک بہت بڑا راستہ ہے تبلیغ کا۔ اس کے لئے بھی سب سے پہلے وہ لوگ جن کی سوچیں mature ہیں، جنہوں نے انصار اللہ ہونے کا اعلان کیا ہے ان لوگوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ صرف اس میں ایک دوسرے پہ الزام تراشیوں سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ کام نہیں کر رہا یا وہ کام نہیں کر رہا۔ اس سے نتیجے حاصل نہیں ہو سکتے۔ سب کو اکٹھا ہو کر اپنے رخنوں اور اپنی سمتوں کا تعین کرنا ہوگا، اپنی منزلوں کا تعین کرنا ہوگا، اپنے ٹارگٹ مقرر کرنے ہوں گے، تب اس میں برکت بھی پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ یہاں بھی اس قابل ہوں گے کہ یہاں مسجد تعمیر کر سکیں۔ یہاں بے شک میں نے کہا کہ تربیت کے لئے سینٹر ہیں لیکن جہاں مسجدیں ہماری نہیں ہیں یہی رپورٹ آتی ہے کہ جو مسلمانوں میں سے احمدی ہوتے ہیں شروع میں کمزور ہوتے ہیں، ابتدائی حالت ہوتی ہے دوسرے مسلمان ان کو ورغلا کر لے جاتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے تو مسجد نہیں بنائی، یہ تو مسلمان نہیں ہیں سینٹر بنائے ہیں، ہال بنائے ہیں، کمرہ بنایا ہوا ہے جہاں یہ نماز پڑھتے ہیں۔ یہ اصل میں دکھاوے کی باتیں ہیں۔ اگر یہ مسلمان ہوتے تو سب سے پہلے مسجد بناتے۔ اور یہ بہت بڑی روک ہے تبلیغ میں۔ اس لئے اس طرف اب بہر حال توجہ کرنی چاہیے۔ اور اسی حوالے سے اب میں اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ قربانیاں بے شک آپ نے کی ہیں اور کر رہے ہیں۔ جہاں تک میرا علم ہے کچھ رقم آپ کے پاس موجود بھی ہے لیکن مسجد بنانے کے لئے جگہ نہ مل سکی ہے۔ اس لئے کہ سب کی مل کر جو کوشش صحیح رنگ میں ہونی چاہیے وہ نہیں ہوئی۔ اگر آپ ایک ہو کر کوشش کریں تو انشاء اللہ اس میں برکت پڑ جائے گی۔ اور جو رقم آپ نے جمع کی ہے اس کا صحیح استعمال بھی ہو جائے گا۔ تو یہاں بھی مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی تربیت کے لئے بھی آپ کو پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہو۔ اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف بھی آپ کو پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہو اور سب سے بڑھ کر دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں آپ بڑھنے والے ہوں۔ تبھی آپ حقیقی رنگ میں انصار اللہ کہلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں بھی احمدیت اسلام کا پیغام جلد

سے جلد پھیلے اور ہم وہ ترقیاں دیکھیں جو مقدر ہیں اور جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جماعت کی خاصی تعداد یہاں موجود ہے۔ جو میں نے انصار اللہ سے باتیں کی ہیں وہ سب کے لئے ہیں۔ اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور اللہ کرے کہ جلد سے جلد ہم یہاں ترقیاں دیکھیں اور جلد سے جلد آپ کی طرف سے مجھے خوشخبریوں کی اطلاع ملنے لگ جائے۔ اللہ کرے۔ آمین“

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع انصار اللہ سلجیئم 18-19 اکتوبر 2008ء الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2009ء)

اخلاص، وفاء، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصار اللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے

”الحمد للہ کہ آج انصار اللہ کا اجتماع اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ صدر صاحب انصار اللہ کو کافی فکر تھی۔ میرے خیال میں انہوں نے رپورٹوں میں اظہار بھی کیا اور کچھ انصار کی طرف سے بھی اس قسم کا اظہار تھا کہ اسلام آباد میں ٹھنڈا موسم ہونے کی وجہ سے شاید ہم نہ آسکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی کافی بہتر حاضری ہے۔ اس سال خلافت جوہلی کے حوالہ سے ہر فنکشن جو جماعت میں ہو رہا ہے، چاہے وہ ذیلی تنظیموں کے فنکشن ہیں یا جماعتی فنکشن ہیں، حتیٰ الوسع خاص طور پر بڑے اہتمام سے منعقد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہر ایک کی خواہش ہے کہ اس میں مہم بھی شامل ہوں۔ گزشتہ سال کسی وجہ سے میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اس سال بھی جو پہلی تاریخیں دس اکتوبر کی رکھی گئی تھیں ان میں میں سفر کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ تو اس لحاظ سے میں نے صدر صاحب انصار اللہ کو معذرت کر دی تھی کہ اجتماع کر لیں۔ لیکن پھر معاملہ نے فیصلہ کیا کہ تاریخیں آگے کر دی جائیں۔ گو موسم ان دنوں میں مزید ٹھنڈا ہو گیا ہے لیکن بہر حال جب انہوں نے آگے کیا تو اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں شامل ہوتا کیونکہ بہانہ کوئی نہ رہا تھا۔

بہر حال 10 اکتوبر کو جو شروع ہونا تھا اور 12 کو اختتام تو اس میں بھی نہ شامل ہونے کا بہانہ نہیں تھا۔ ایک مجبوری تھی کہ فرانس کی مسجد کے افتتاح کے لئے انہیں تاریخیں دے چکا تھا اور جیسا کہ سب لوگوں نے دیکھا کہ فرانس کی مسجد کا افتتاح بڑی تاریخی اہمیت کا حامل تھا اور اُس کی وجہ سے فرانکوفون (francophone) ممالک میں اور دنیا کے بہت سارے ممالک میں اہمیت کو بہت تعارف حاصل ہوا ہے۔ اس لحاظ سے بہر حال اس کی اپنی اہمیت تھی اُس کو چھوڑا نہیں جاسکتا تھا۔

اگر انصار اللہ کی صرف یہ خواہش ہے کہ میں اُس میں شامل ہوں اس لئے کہ ان کے پروگرام زیادہ highlight ہو جاتے ہیں ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے ہیں اور اس کی اہمیت بڑھ

جاتی ہے تو بالکل بے فائدہ ہے لیکن اگر اس لئے ہے کہ ہم انصار اللہ ہیں اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے جس میں اخلاص اور وفا کا اظہار ہوتا ہو تو پھر واقعی آپ کا یہ تاریخی تبدیل کرنا اور سارا اجتماع ان تاریخوں میں منتقل کرنا قابلِ ستائش ہے۔ بس اصل اصول یہ ہے کہ اس کو پکڑے رکھیں کہ اخلاص، وفا، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصار اللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

اگر ہم نے انصار اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو... ہر قربانی کیلئے تیار ہونا ہو گا

اس مضمون پر میں پہلے سلیجم میں بھی اور یہاں بھی روشنی ڈال چکا ہوں۔ تاریخ ہمیں جن انصار اللہ کا بتاتی ہے وہ یسوع مسیح کے حواری تھے۔ اور انہوں نے حواریوں سے پوچھا کہ کون ہوں گے میرے مددگار؟ تو حواریوں نے جواب دیا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ۔ حواری کا کیا مطلب ہے؟ کیا حواری وہ تھے جو اس وقت فوری طور پر ایمان لائے تھے اور یہ کافی ہو گیا اور وہ جو حضرت مسیح کو اچھا سمجھنے والے تھے یا صرف وہ جو کہتے تھے کہ ہم آپ پر ایمان لے آئے باقی عمل کی کوئی ضرورت نہیں یہ کافی ہو گیا۔ اگر اس کے گہرے مطالب دیکھے جائیں تو حواری وہ لوگ ہیں کہ جن سے قربانیاں مانگی جا رہی ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو مکمل طور پر دین کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا وعدہ کرنے والے ہوں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو دین کی اشاعت میں مددگار بننے والے ہوں اور ایک اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے پاک نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی بننے کا عہد کرنے والے ہوں اور پھر یہ کہ اس حد تک وفادار اور ایماندار ہوں کہ کوئی چیز ان کی وفا اور ایمان کے آڑے نہ آئے اور اس وجہ سے پھر وہ بہترین مشیر بننے والے ہوں، مشورے دینے والے ہوں اور پھر یہ کہ دوستی کا حق نبھانے والے دوست ہوں۔ یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ ہم دوست ہیں اور جب وقت آئے تو دوست کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ پھر یہ کہ ان میں ایسا رشتہ ہونا چاہیے کہ جو تمام رشتوں پر حاوی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عہد بیعت میں جو شرائط رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرے سے وفا اور اطاعت کا، وفاداری، فرمانبرداری اور خلوص

کا جو تعلق ہے وہ سب رشتوں سے بڑھ کر ہو گا۔ یہ عہد آپ نے قبول کیا ہے اور یہ عہد آپ انصار کے اجتماع میں دہراتے بھی رہتے ہیں۔ گو ان الفاظ میں نہیں لیکن خلاصہ یہی ہے کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ تو اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم ایسے حواری ہیں جو ان شرائط پر پورا اترتے ہیں؟ اور اگر ہوں گے تو پھر انصار اللہ کہلانے کے حق دار کہلائیں گے۔ پس حواری ہونے کی اور اس کے نتیجہ میں انصار اللہ ہونے کی یہ وضاحت اور مطلب ہے۔

اگر ہم نے انصار اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ کام کر کے دکھانے ہوں گے، ہر قربانی کے لئے تیار ہونا ہو گا، اپنی آناؤں کو چھوڑنا ہو گا، اپنی سوچوں کو بدلنا ہو گا۔ اپنے آپ کو کامل طور پر اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہو گا جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے اور ہم حواریوں میں داخل ہو گئے کہ ہم انصار اللہ ہیں، کافی نہیں۔ یہ توقعات حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان حواریوں سے کی تھیں اور انہوں نے انہیں پورا کرنے کی کوشش کی، گو وہ پوری طرح نہیں کر سکے۔ لیکن مسیح محمدی کے جو حواری ہیں، وہ جو نعرہ لگاتے ہیں کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ تو ان کا یہ کام ہے کہ کامل طور پر کامل الایمان ہو کر، کامل طور پر وفا شعار ہو کر، کامل طور پر اطاعت گزار ہو کر اپنے آپ کو ایسے حواری بنا کر دکھائیں جو واقعی طور پر انصار اللہ ہوں اور اس کو سچ کر کے دکھائیں۔

صحابہ رسول حقیقی معنوں میں انصار اللہ تھے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار تھے۔ انہوں نے قربانیاں دکھائیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف نہیں لائے تھے اُس وقت بالکل اور سوچ تھی۔ جب آپ مدینہ تشریف لے آئے، جب ایمان میں ترقی کرنے لگے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے کام دکھایا تو وہی لوگ جو کچھ شرائط کے ساتھ آپ کی حفاظت کرنے کو تیار تھے آپ کے دائیں لڑنے پر بھی تیار ہو گئے، آپ کے بائیں لڑنے پر بھی تیار ہو گئے، آپ کے آگے لڑنے کو بھی تیار ہو گئے اور آپ کے پیچھے لڑنے کو بھی تیار ہو گئے۔ اور یہ اعلان کیا کہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو نہ روند دے۔ یہ تھے وہ انصار اللہ۔ پھر یہی نہیں کہ

صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں شامل ہو کے مسلمان ہو گئے۔ وہ نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے بلکہ ایمان میں بڑھے تو صرف آپ کی حفاظت کے لئے تیار تھے یا اسلام کی خاطر جنگیں لڑنی پڑیں تو تیار ہو گئے بلکہ ہجرت کرنے والے صحابہ جو آپ کے ساتھ مدینہ آئے تھے ان کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے، اُن کو اپنے مال میں سے حصہ دینے کے لئے تیار ہو گئے، ان کو اپنی بیویوں میں سے حصہ دینے کے لئے تیار ہو گئے، اُن کو جو مدد جاز طور پر میسر ہو سکتی تھی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو یہ تھے وہ انصار اللہ۔ اور پھر ایمان میں اس قدر ترقی کی کہ اسلام اور ایمان کی خاطر باپ بغیر کسی تردد کے بیٹے کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور بیٹا باپ کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور بغیر کسی سوچ کے یہ اعلان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے بیعت کر لی، ایک دفعہ مسلمان ہو گئے، ہمارے ایمان میں ترقی ہو گئی تو اب ہماری سوچ یہ ہو نہیں سکتی کہ ہم اسلام کی خاطر کوئی بھی شخص جو اسلام کا دشمن ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اس کو برداشت کر سکیں۔ اسلام کی تاریخ میں عبد اللہ بن ابی بن سلول کا واقعہ آتا ہے، قرآن کریم نے بھی اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ وہی شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ شہر کا ذلیل آدمی کہا تھا صحابہ سخت غصہ میں آ گئے اور اس کے بیٹے کو بھی خبر پہنچی تو اس کے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے باپ نے یہ الفاظ کہے ہیں اور آپ کی ہتک کی ہے اور نہایت ذلیل الفاظ استعمال کئے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے آپ سزا کا اور قتل کا فیصلہ فرمائیں اور یہ جائز ہو گا اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر میرا باپ کسی اور کے ذریعہ قتل ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت میرے دل میں خیال آجائے کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو قتل کیا تھا اور رشتہ کے تعلق کا احساس بھڑک اٹھے اور میں بدلے کیلئے تیار ہو جاؤں (عربوں میں اس زمانہ میں لوگ بدلہ لینے کیلئے ہر وقت تیار بیٹھے ہوتے تھے) تو آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کی گردن اڑا دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ کوئی سزا نہیں دینے والا۔ لیکن جب وہ مدینہ میں داخل ہو رہے تھے تو اُس نے اپنے باپ کو

روک لیا کہ تم اس شہر میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک یہ اعلان نہ کرو کہ میں اس شہر کا ذلیل ترین آدمی ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معزز ترین انسان ہیں۔ یہ الفاظ کہلوائے اور پھر اسے جانے دیا ورنہ یہ اعلان کیا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو یہ وہ لوگ تھے جو انصار بنے اور انصار ہونے کا حق ادا کر دیا۔ یہ ہے ایمان جس کا آج ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے، مگر کسی کی گردن اڑانے کیلئے نہیں۔

قرآنی تعلیم کو لاگو کرنے کے لئے انصار، صفِ اول کے مجاہدین ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد تو دین کے نام پر تلوار اٹھانا بند ہو گیا ہے۔ یَضْعُ الْحَرْبُ والی حدیث تو واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن جو جہاد ہے جس کے لئے ہمیں بلایا جا رہا ہے وہ نفس کا جہاد ہے، اپنی حالتوں کو درست کرنے کا جہاد ہے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا جہاد ہے، اپنے اندر اور اپنے خاندان میں قرآنی تعلیم کو لاگو کرنے کا جہاد ہے، اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تبلیغ کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانے کا نام جہاد ہے۔ یہ وہ کام ہیں جو اس زمانہ میں ہم نے کرنے ہیں اور اس کے لئے انصار اللہ صفِ اول کے مجاہدین ہونے چاہئیں کیونکہ انہوں نے نعرہ لگایا ہے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ۔

پس آپ کا نام انصار اللہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ چالیس سال کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ ہم اب بوڑھے ہو گئے ہیں، اب ہماری ذمہ داریاں ختم ہو گئی ہیں، نہیں۔ بلکہ آپ کی ذمہ داریاں پہلے سے بڑھ گئی ہیں۔ پہلے تو آپ ایک خادم تھے۔ خادم کو ایک حکم دیا جاتا ہے کہ یہ کرو یا فلاں کام کرو۔ اس نے فلاں کام کرنا ہے وہاں چلے جاؤ۔ وہی کام کرتا رہے گا۔ لیکن آپ لوگ اب اگلی منزل پر قدم رکھ چکے ہیں۔ انصار اللہ کہلانے والے ہیں تاکہ ہر معاملہ میں آپ خود آگے بڑھ کر دین کے مددگار بننے والے ہوں۔ پس یہ چیز آپ کو بن کے دکھانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے ہر دم تیار رہنا ہے۔ انصار اللہ کے جو تبلیغی پروگرام ہیں سب سے بڑھ کر مؤثر ہونے چاہئیں۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

انصار ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہیں

پھر یہ کہ جب آپ نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللہ کہا تو تعاونِ باہمی جو ہے، تعلقات جو ہیں، ان میں آپ کے رویے اعلیٰ معیار رکھنے والے ہونے چاہئیں۔ پھر یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں اور اس لئے پیدا کی ہیں کہ ان تبدیلیوں کی وجہ سے اسلام کی صحیح اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ جب یہ حالت ہوگی تو پھر ہی آپ انصار اللہ کہلائیں گے اور تبھی آپ سچے مومن کہلائیں گے۔ آپ نے ایسے نمونے قائم کرتے ہوئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، خدام الاحمدیہ کو بھی اپنے اوپر چلانے کی کوشش کرنی ہے، وہ آپ کے بچے ہیں۔ اطفال کو بھی اوپر چلانے کی کوشش کرنی ہے۔ لجنہ کے لئے بھی وہ نمونے قائم کرنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ عورت سب سے زیادہ اپنے خاوند کی رازدار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے سامنے بہترین نمونے پیدا کرو تا کہ اس کی تربیت ہو۔ جب اس کی تربیت ہوگی تو آپ کی اولاد کی تربیت ہوگی۔ جب آپ کی اولاد کی تربیت ہوگی تو آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہوگی۔ اور جب آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہوگی تو ہم آئندہ ایسی قوم کی تربیت کر رہے ہوں گے جس نے ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا اہرا نا ہے۔ یہ تسلسل سے کئے جانے والا کام ہے جس کی ذمہ داری انصار اللہ پر سب سے بڑھ کر ہے۔

پس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ ذمہ داریاں ہیں جو آپ نے نبھانی ہیں۔ سچے مومن کی نشانی بھی یہی ہے، جیسا کہ میں نے کہا، مومن جب عہد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ منہ نہیں پھیرتا۔ اگر پھیرے تو انصار اللہ ہونے کا یا مومن ہونے کا دعویٰ ہی فضول ہے۔ جو منہ پھیرنے والے لوگ ہیں ایسے لوگوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے یَعْبُدُ اللّٰهُ عَلَىٰ حَرْفٍ (الحج: 12) یہ اللہ تعالیٰ کی سرسری عبادت کرنے والے ہیں۔ منہ سے کہہ دیا کہ ہم عبادت کرنے والے ہیں، ہم مدد کرنے والے ہیں لیکن حقیقت میں یہ لوگ نہیں ہیں، ان کے دلوں میں کچھ اور ہے، ان کا ایمان کامل نہیں ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے ہماری عمر بڑھ نہیں رہی، عمر کم ہو رہی ہے، آخری وقت قریب آ رہا ہے جس کے لئے ہمیں تیاری کرنی

چاہیے۔ پس اپنے ایمان کو کامل کرنے کی ضرورت ہے، اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے وارث بن سکیں۔ پھر مومن کو اگر ابتلاء آئے تو منہ نہیں پھیر لیتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابتلاء میں بھی مومن وہ ہیں جو کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے حصہ لینے والے ہیں۔ یہ نہیں کہ جب بھلائی پہنچے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اپنے ایمان کے دعوے بڑھ بڑھ کر کرنے لگ جاتے ہیں۔

پس دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے، انصار ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہیں، اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں، اپنے گھروں میں اپنی اولادوں کے جائزے لیتے رہیں، اپنی بیوی بچوں کی طرف توجہ دیں، دنیا کمانا اور دنیا میں آکر دنیا میں غرق ہو جانا تو کام نہیں اور پھر دعویٰ یہ کرنا کہ ہم انصار اللہ ہیں۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو اس زمانے میں آپ پر ڈالی گئی ہے اور آپ نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو نبھائیں گے۔

تمہاری اولادیں اور تمہارے مال تمہارے لئے ابتلاء نہ بن جائیں

بڑی عمر میں انسان آتا ہے تو انصار میں داخل ہوتا ہے۔ اس کی دو صفیں بنائی گئی ہیں، صفِ اول اور صفِ دوم۔ لیکن بڑی عمر میں جس طرح عمر بڑھتی چلی جاتی ہے انسان کی طبیعت میں نرمی بھی آ جاتی ہے اور اس نرمی کی وجہ سے کمزوری آ جاتی ہے اور ایسی حالت میں پھر بعض دفعہ اولاد ابتلاء بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد اس عمر میں ابتلاء نہیں بننی چاہیے۔ اس طرح دنیا کمانے کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا کمانے کا بہترین حصہ جو تجربہ کے لحاظ سے بھی ہے اور ویسے بھی ہے۔ وہ تو انصار اللہ کی عمر کا ہے۔ اگر اس کا جائزہ لیں تو جتنی عمر خدام الاحمدیہ کے کمانے کی ہے، اگر ایک خادم صحیح عمر پہ کام پر لگ جاتا ہے تو وہ پچیس سال ہے لیکن تجربہ کے لحاظ سے اور کمانے کے معراج تک پہنچنے کے لحاظ سے چالیس سال سے لے کر پینسٹھ سال تک انصار اللہ کی عمر اس سے زیادہ بنتی ہے جب وہ پیشے کے لحاظ سے بھی اوپر پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اپنی تنخواہ کے لحاظ سے بھی جو اس کی سکیلنگ (scaling) ہوتی ہے اس تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ کام کے لحاظ سے بھی اور عمر کے لحاظ سے بھی انصار اللہ کی عمر ایسی ہے جو بہر حال جس طرف بھی اس کو لے کر جاتی ہے، جوں جوں اس کا تجربہ

بڑھتا ہے اس کی آمد بڑھتی ہے اور پھر طبیعت میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اپنے بچوں کا خیال آتا ہے، پھر مال کمانے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے اور پھر توجہ صرف مال کی طرف رہ جاتی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے ہیں اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری اولادیں اور تمہارے مال تمہارے لئے ابتلاء نہ بن جائیں۔ بڑی عمر میں اولاد کی خاطر مال جمع کرتا ہے۔ ایک یہ وجہ بن جاتی ہے کہ اولاد کی خواہشات کی خاطر کمزوریاں دکھاتا ہے۔ آہستہ آہستہ جوں جوں اس کی اہمیت بڑھتی ہے اور تجربہ بڑھتا ہے تو ایک انسان کی مانگ بڑھتی ہے۔ اگر اس میں صحیح ایمان نہ ہو تو دنیا دار بن جاتا ہے اور دنیا کمانے کی طرف رجحان بڑھتا چلا جاتا ہے، بہتر پوزیشن حاصل کرنے کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے، بہتر تنخواہ حاصل کرنے کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے۔ اس کی دوسری صورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ اولاد اور مال کے جو ابتلاء ہیں ان سے بچو۔ یہ تمہارے لئے فتنہ ہیں۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (التغابن: 16) پس اس طرف بھی انصار اللہ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ ایسی بھی صورتیں ہو جاتی ہیں کہ جماعتی نظام اولاد کی تربیت کے لئے اگر کوئی ایکشن لیتا ہے تو بعض لوگ انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں کہ جماعت نے غلط کیا ہے۔ اپنے بچوں کی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی بہت زیادہ گہرائی میں جا کر جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں اور ان ملکوں میں رہ کر بچوں سے لاڈ کر کے وہ ان کی بھلائی اور بہتری کے سامان نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ان کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے۔ پس انصار اللہ پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہیے

پھر یہ کہ انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہیے جو ایک انتہائی ضروری اور اہم چیز ہے۔ اس کے لئے انسان کی پیدائش کی گئی۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت

ہے۔ تو جو عبادت کا حق ادا نہیں کرتے وہ پھر انصار اللہ کیسے کہلا سکتے ہیں؟ جو مقصد میں نے ابھی حواری ہونے کے اور اس حوالہ سے انصار اللہ بننے کے بتائے ہیں تو کیا ایسے لوگ پھر حواری کہلانے کے مستحق ہیں؟ صحیح اور یکے مومن کہلانے کے مستحق ہیں؟ ایسے لوگ تو مومن نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ایسے لوگ انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔ انصار اللہ کی عبادتیں کیسی ہونی چاہئیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوْدُ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے۔ اور اگر زمین کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔“

فرمایا: ”میں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درخت اس میں پیدا ہو کر نشو و نما پائیں گے اور وہ اثمارِ شیریں و طیب ان میں لگیں گے جو اُكْلُهَا دَائِمٌ (الرعد: 36) کے مصداق ہوں گے۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 347 مطبوعہ ربوہ)

یہ چیزیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سب سے چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں (آج کل تو سرمہ اتنا استعمال نہیں ہوتا۔ لیکن بعض ملکوں میں ہوتا بھی ہے) اور سرمہ یا تو آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے یا آنکھوں کی بیماری کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پس جو عبادت کرنے والے ہیں ان کو بھی اپنے معیار اتنے اونچے کرنے چاہئیں کہ عبادتیں ان کی خوبصورتی بھی بن جائیں اور ان کی بصارت اور بصیرت کے لئے، اللہ تعالیٰ کا فہم و ادراک حاصل کروانے کے لئے ہر دم ان کی رہنمائی کرنے والی

ہوں، ان سے وہ کام کروانے والی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ عبادت وہ ہو کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ پس یہ ہے عبادت کا معیار جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں۔

پھر آپ نے آئینہ کی مثال دی کہ درستی اور صفائی کی جائے تو اس میں شکل نظر آتی ہے۔ تو عبادتیں بھی ایسی ہوں کہ ہماری عبادتوں میں ہمیں خدا نظر آنے لگ جائے۔ ہماری عبادتیں دکھاوے کی عبادتیں نہ ہوں۔ ہمارا مسجد آنا یا اجلاس پہ آنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو، نہ کہ دکھاوے کیلئے۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو پھر ہم اپنی بقا کے سامان بھی پیدا کر رہے ہوں گے، اپنے بیوی بچوں کی بقا کے سامان بھی پیدا کر رہے ہوں گے، اپنی نسلوں کی حفاظت بھی کر رہے ہوں گے۔ پس یہ معیار ہم نے حاصل کرنے ہیں۔

پھر فرمایا کہ جو اچھی زمین تیار کی جائے اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ تو یہ باتیں ہیں جو شمر آور ہوں گی اور ایسے پھل لائیں گی جو نہ صرف ہمارے اندر پاک تبدیلی کے معیار پیدا کریں گی بلکہ اس کی وجہ سے ہم اپنے ماحول میں اللہ اور رسول کا پیغام پہنچا کر نیک اور پاک اور سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ رہے ہوں گے اور اپنی اولادوں کی تربیت کر کے ان کو بھی پھلوں سے لاد رہے ہوں گے، ان کی بہترین پرورش کر کے اور اپنے ارد گرد کے ماحول میں اور معاشرے میں تبلیغ کے ذریعہ سے بھی پھل حاصل کر رہے ہوں گے تو دنیا کو خدا تعالیٰ کے دامن میں لانے والے ہوں گے۔ اور یہی چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بنتی ہیں۔ پس ایسے باغ لگانے کی ہم نے کوشش کرنی ہے جو ہمیشہ پھل دار باغ ہوں۔ جو ایسے سدا بہار درخت ہوں جن میں ہمیشہ پھل لگتے رہیں اور کبھی خزاں نہ آنے پائے۔ تو یہ کوششیں بھی ہم نے کرنی ہیں۔ محنت اور اخلاص اور وفا اور عبادتوں کے درخت جب ہم اپنے دلوں میں لگائیں گے تو یہ ہمیں حقیقی انصار اللہ بنائیں گے۔

پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں بحیثیت انصار اللہ اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو نبیوں کی جماعت کے بارہ میں کہہ ہی چکا ہے کہ وہ غالب آئیں گے۔ کَتَبَ اللہُ لَا غِدْبَتَ

اَنَا وَرُسُلِي (المجادلہ: 22) کہ لکھی ہوئی بات ہے کہ میں نے اور میرے رسولوں نے غالب آنا ہی آنا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس غلبہ کو نہیں روک سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ میں نے غالب آنا ہے۔ دوسری طرف یہ اعلان کروایا کہ کون ہیں انصار اللہ جو اللہ کے کاموں میں مددگار بنیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ بندوں کی مدد کے بغیر غالب نہیں آسکتا؟ کیا اللہ تعالیٰ کو غالب آنے کے لئے بندوں کی ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ غالب آئے گا اور ضرور آئے گا۔ آج بھی جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے تو کسی انسانی کوشش سے نہیں پھیل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کے ذریعہ سعید روحوں کو اس طرف پھیر رہا ہے۔ اور ہمارے آباؤ اجداد میں بہت سے ایسے ہیں جو کسی دلیل کے بغیر، کسی علم کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے احمدیت کی طرف مائل ہوئے۔ ان میں بعض خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ پس یہ غلبہ تو انشاء اللہ ہو گا لیکن اگر ہم اس میں شامل ہو جائیں گے تو ثواب سے حصہ لینے والے ہوں گے جو اس کام کے صلہ میں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنی بڑائی کے لئے نہ ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے، نہ اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ہماری کوششوں کی ضرورت ہے، نہ ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلَىٰ اَمْرِہٖ (یوسف: 22) کہ اللہ اپنے فیصلہ پر غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اور اس کے رسول غالب آئیں گے تو پھر انصار اللہ کی مدد کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے فیصلہ میں اور اس کو پورا کرتا ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، یہ تو ہماری بہتری کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پاک کرنے کے لئے یہ فرما رہا ہے ہمیں اس ثواب میں حصہ دار بنانے کے لئے فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا ہی فائدہ ہے کہ یہ نیک کام جس کی طرف تمہیں بلایا جا رہا ہے، جس کا اعلان منہ سے کیا ہے اس کا اپنے نمونوں سے بھی اعلان کرو۔ دلوں میں بٹھاؤ اس کو اور اس کا اظہار کرو۔ یہ تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ اگر تم اس کا فائدہ جانو تو کبھی ذرہ بھر بھی تمہارے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو یا یہ گنجائش نہ رکھو کہ ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے بلکہ ہمیشہ دین تمہاری دنیا پر مقدم رہے گا۔ پس یہ سوچیں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کر لی ہیں۔ جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے، جو نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے اور نہ تھکتا ہے تو کیا وہ اپنے نبی

کی مدد سے تھک جائے گا؟ یہ تو خیال ہی باطل ہے۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اپنی اطاعت میں کامل ہونے کی ضرورت ہے، اخلاق میں اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

دعوت الی اللہ کے ذمہ دار بن جاؤ

دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو ہوا چلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بخود دلوں کو پھیر رہا ہے۔ اگر ہماری کوشش سے کسی کا دل پھرتا ہے تو اس کا ثواب ملے گا کیونکہ دعوت الی اللہ بڑا کام ہے جس کے ذریعہ غلبہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو دلوں کو پھیر رہا ہے۔ جن کے دل اللہ تعالیٰ پھیرنا چاہتا ہے، جنہیں ہدایت دینا چاہتا ہے وہ پیغام کے متلاشی ہیں۔ اگر یہ پیغام آپ کے ذریعہ پہنچ جائے تو اس کا ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو کہا کہ انصار اللہ بنو تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دعوت الی اللہ کے ذمہ دار بن جاؤ۔ دلوں کو پھیرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور اس نے اس کا اعلان فرمایا ہوا ہے لیکن جب دلوں کو پھیرنے کی یہ ہوا چل رہی ہے تو اس میں جب تم مددگار بننے کا اعلان کر رہے ہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہو گے۔ پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نیک لوگوں کی، پاک لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے مددگاروں کی اور ان لوگوں کی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے کیا نشانی بتائی ہے۔ فرمایا وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران: 105) اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں، اچھی باتوں کی تعلیم دیں، بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اب اس میں انصار اللہ کے مختلف طبقوں کے جو لوگ ہیں وہ ہر ایک اپنے اپنے جائزے لیں۔

اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کریں

جو سمجھتے ہیں کہ پینسٹھ سال کے بعد ہم ریٹائرڈ ہو گئے، کچھ کام نہیں کر سکتے، ان کو اس نیکی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کریں، نیکی کی جو تعلیم دینے والی ہے وہ اپنے گھروں سے شروع کریں، اپنے ماحول سے شروع کریں، اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کریں، ان سے تربیتی پہلوؤں اور نیکی کے کاموں کی باتیں کریں، نیکیوں کی تلقین کریں، جماعت سے تعاون اور اخلاص کا تعلق ہر ایک سے جوڑیں، بعض میں بلاوجہ عہدیداروں کے خلاف یا نظام جماعت کے خلاف رنجشیں اور کدورتیں پیدا ہو جاتی ہیں، اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہر طبقہ جو ہے اور ہر عمر والا جو ہے وہ اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ تبلیغ کے میدان میں بعض لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں زبان نہیں آتی، کیسٹس تیار ہیں، ڈی وی ڈی بنی ہوئی ہیں، ایم ٹی اے کا ایک رابطہ ہے۔ اور میں انصار اللہ کو یہ کہا کرتا ہوں کہ جو اولڈ پیپلز ہومز (old people's homes) ہیں، ان کے پاس جا کر بیٹھ جائیں۔ بہت سارے ہیں جن کو زبان نہیں آتی اور بوڑھوں کو باتیں کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ اس سے ان کی اپنی زبان بھی ٹھیک ہو جائے گی اور کچھ نہ کچھ پیغام بھی ان تک پہنچ جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اگر کوئی بستر مرگ پر بھی ہوتا تھا تو اس کو بھی پیغام پہنچاتے تھے، بڑی حسرت ہوتی تھی کہ کاش یہ اسلام کو قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کر دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اعلان کر دے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تاکہ اس کی آخرت سنوڑ جائے۔ پس یہ درد ہے جو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کا اسوہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ اس عمر میں جب ہم آہستہ آہستہ اپنی عمر میں بھی بڑھ رہے ہیں اور ایک لحاظ سے ہماری عمریں کم ہو رہی ہیں تو ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ جس حد تک دنیا کو بچانے کے لئے ہم کوشش کر سکتے ہیں، کریں اور تبلیغ کے میدان میں تیزی پیدا کریں، تربیت کے میدان میں تیزی پیدا کریں۔

ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم فلاح کے راستے تلاش کرتے چلے جائیں

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ**۔ تم یہ کام کرو گے تو اس کا اجر

پاؤ گے یعنی تم کامیاب ہو گے۔ تم اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والے ہو گے۔ اور جو لوگ اپنی زندگی کے مقصد کو پالیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں بشرطیکہ ان کی زندگی کا مقصد وہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہے۔ اور ہماری پیدائش کا مقصد عبادت اور اس کے نام کی بڑائی ہے۔ اس کی مخلوق کی خدمت اور اس کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ پس جب آپ کہتے ہیں نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ کامیاب ہو جاؤ گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم فلاح کے راستے تلاش کرتے چلے جائیں اور ان راستوں پر قدم مارتے چلے جائیں۔

ان حواریوں نے جن سے اللہ تعالیٰ نے یہ خطاب فرمایا کہ میں تمہیں کامیاب کروں گا۔ دوسرے یہ فرمایا کہ **وَاشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ** (آل عمران: 53) کہ گواہ بن جاؤ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ پس آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ اعلان کرنا چاہیے کہ ہم نے جو یہ باتیں سنیں تو ہم کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے انصار بننے کا اعلان کرتے ہیں۔ پس اطاعت کے نمونے دنیا کو دکھا دیں، اخلاص کے نمونے دنیا کو دکھا دیں، خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھا دیں، تبلیغ کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھا دیں، تربیت کے نمونے پہلے سے بڑھ کر اپنے گھروں میں قائم کر دیں، دعا اور عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ کرنے والے ہوں۔ یہی چیزیں ہیں جو آپ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اور پھر انشاء اللہ آپ بھی ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھیں گے اور نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ کہہ کر نہ صرف مدد کر رہے ہوں گے بلکہ اُس کے نتیجے میں آپ کو اپنے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آرہے ہوں گے۔ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ جنہوں نے نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ کہا تھا، ان کا کہنا اور کوششیں اسی حد تک نہیں تھیں کہ انہوں نے نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ کہہ دیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مدد کا ہی نظارہ تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ ذکر فرمایا وہاں دوسری آیت میں فرمایا: **”فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا**

ظَاہِرِیْنَ“ (الصف: 15) پس ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لائے ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے۔ پس ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ اعلان کیا کہ میں نے اور میرے رسولوں نے غالب آنا ہے، یہ بتا رہا ہے کہ غلبہ انشاء اللہ ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام کئی مرتبہ ہوا۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک دن انشاء اللہ احمدیت نے ساری دنیا پر غالب آنا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے مددگار بننے والوں کی مدد کے ذریعہ ان کا غلبہ یہ بتا رہا ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو ایمان لائے ان کی دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے تو اللہ تعالیٰ ایمانداروں کی، مومنوں کی جب مدد کرتا ہے تو مومن غالب آتے ہیں۔ تو میں بتا رہا تھا کہ اگر ہم ایمان میں خالص رہیں، اپنی حالتوں پر نظر رکھنے والے ہوں تو ہم میں سے ہر ایک، تمام افراد جماعت جو ہیں، اس مدد کے نظارے دیکھیں گے۔ خدا کرے کہ ہم حقیقت میں اپنے پہ نظر رکھنے والے ہوں، اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں، اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہوں اور فتح و کامرانی کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور سچے اور حقیقی انصار اللہ بننے والے ہوں اور انشاء اللہ جب ہم یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ اللہ کرے وہ ہمیں جلد دکھائے۔“

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 26 اکتوبر 2008ء، الفضل انٹرنیشنل 4 مارچ 2011ء)

ہماری تمام ترقیات خلافت سے مضبوط تعلق پر منحصر ہیں

”اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات اور رہنمائی کے سانچے میں ڈھالیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سنت کی پیروی کریں۔ دنیا میں قیام امن کا حصول صرف اسلامی تعلیمات پر عمل سے ہی ممکن ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اس مذہب کا نام اسلام رکھا ہے جس کا مطلب ’امن‘ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پُر امن معاشرے کے قیام کے لئے نفرتوں کو مٹا کر محبت کا پرچار کریں۔

انصار اللہ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہر عمر کے لوگوں کو قرآن کریم سکھانا ہے۔ یہ تبھی ممکن ہے جب انصار خود بھی قرآن کریم سیکھیں گے۔ لہذا مجلس انصار اللہ کو اس فرض کی ادائیگی کے لئے سنجیدگی سے انتظامات کرنا ہوں گے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر ناصر اس تحریک میں شامل ہو خواہ استاد کی حیثیت سے یا طالب علم کے طور پر۔

آخر پر میں بڑے زور سے آپ کو خلافت احمدیہ کی حفاظت، اسے مضبوط کرنے اور ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور دنیا اس کے لئے ترس رہی ہے۔ تمام برکتیں امام جماعت سے وفاداری میں ہی ہیں، وہی تمام مصیبتوں اور دکھوں کے خلاف آپ کی ڈھال ہے، ہماری تمام ترقیات خلافت سے مضبوط تعلق پر منحصر ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہر قسم کی آفتوں سے محفوظ رکھے اور یہ اجتماع ہر ناصر میں پاک تبدیلی اور روحانی ترقی کا موجب بنے۔ فرمایا کہ جو انصار اس اجتماع میں شامل نہیں ہو سکے ان تک میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔“

(پیغام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ لاہور یا منعقدہ 8-9 نومبر 2008ء الفضل انٹرنیشنل 6 فروری 2009ء)

2009

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں

”ایک بات اور واضح کرنا چاہتا ہوں کل ہی میں نے ڈاک میں دیکھا کہ کسی ملک کی انصار اللہ کی تنظیم کا ایک پروگرام تھا کہ ہم نے یوم مصلح موعودؑ پر بڑا وسیع کھیلوں کا پروگرام رکھا ہے اور تھوڑا سا علمی موضوع پر بھی پروگرام ہو گا، اجلاس ہو گا۔ انصار اللہ کا کھیل کو دسے کیا کام ہے؟ انصار کو تو چاہیے تھا کہ اپنے عہد کی طرف توجہ کرتے اور ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرتے جن پر چلانے کے لئے مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے راہنمائی فرمائی ہے اور انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی ہے تاکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں اور مجھے امید ہے کہ انصار اللہ جس نے یہ پروگرام بنایا ہے، میں نام نہیں لینا چاہتا، وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے اور آئندہ بھی لوگ اس کی احتیاط کریں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2009ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 104)

عہدہ... خدمت ہے خدمت کا تصور پیدا ہو گا تو صحیح طور پر خدمت ہو سکے گی

”ایک مرتبہ ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو لڑکوں کو لے جا کر یہ سفارش کی کہ ان کا بھی یہ خیال ہے اور مجھے بھی یہی خیال ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی پر ان کو لگایا جائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوذرؓ جسے عہدہ کی خواہش ہو ہم اسے عہدہ نہیں دیتے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب النہی عن طلب الامارۃ حدیث 4717) جب خدا دیتا ہے تو پھر توفیق دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ اس خواہش کے بغیر کوئی شخص کسی بھی خدمت پر مامور کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ اس کی مدد بھی کرے اور اس میں برکت بھی ڈالے۔ فرمایا کہ جب مانگ کر لیا جائے تو پھر کام جو ہے وہ حاوی کر دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ٹھیک ہے تم نے مانگ کے کام لیا، تم سمجھتے ہو میں اس کا اہل ہوں، تمہاری آگے آنے کی بڑی خواہش تھی تو پھر یہ ساری ذمہ داریاں نبھاؤ۔ میں دیکھوں تم کس حد تک نبھاتے ہو؟ پس عہدے کی خواہش جو ہے اس میں نفس پسندی کا دخل ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بالکل پسند نہیں کہ انسان اپنے نفس کا زیادہ سے زیادہ اظہار کرے۔

آج بھی بعض دفعہ جماعت میں جن جگہوں پر، جن جماعتوں میں تربیت کی کمی ہے، جن لوگوں میں تربیت کی کمی ہے وہ اب عہدے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ علم نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہوں پہ جب جماعتی انتخابات ہوتے ہیں اپنے آپ کو ووٹ بھی دے لیتے ہیں۔ تو بہر حال اب تو اللہ کے فضل سے کافی حد تک جماعت کے افراد کو سوائے ایک آدھ کے جو نیا ہو، ان باتوں کا، قواعد کا علم ہو چکا ہے۔ اپنے آپ کو ووٹ دینے کی پابندی اس لئے جماعت میں ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہدے کی خواہش نہ کرو۔ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا مطلب ہے کہ میں اس عہدے کا اہل ہوں اور میرے سے زیادہ کوئی اہل نہیں ہے اس لئے مجھے بنایا جائے۔

اسی طرح بعض لوگ انتخابات جب ہوتے ہیں تو اگر اپنے آپ کو ووٹ نہیں بھی دیتے اس مجبوری کی وجہ سے کہ جماعت کے قواعد اجازت نہیں دیتے تو پھر وہ اپنا ووٹ استعمال بھی نہیں کرتے۔ اپنے ووٹ کو استعمال نہ کرنا بھی اس بات پر محمول کیا جاتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ میں اس بات کا اہل ہوں۔ گو کہ قواعد کی رو سے میں ووٹ تو نہیں دے سکتا لیکن کوئی دوسرا شخص میرے سے زیادہ اس بات کا اہل نہیں ہے اس لئے میں ووٹ استعمال نہیں کرتا۔ تو اس بات سے بھی بچنا چاہیے، یہ بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیزیں ہیں۔ اگر کسی میں کسی بھی قسم کی صلاحیت ہے تو اس صلاحیت کا اظہار چاہیے وہ پیشہ وارانہ ہو یا اور علمی نوعیت کی ہو یا کسی بھی قسم کی ہو تو اس صلاحیت کا اظہار عہدیداران کی یاد دوسرے کی مدد کر کے کیا جاسکتا ہے، بغیر عہدے کے بھی خدمت کی جاسکتی ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدمت کرنی ہے تو پھر عہدے کی خواہش تو کوئی چیز نہیں ہے پس اس بات کو ہر احمدی کو، نئے آنے والوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی، اور پرانوں کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض پرانے احمدی بھی بعض دفعہ اس زعم میں کہ ہم زیادہ تجربہ کار ہیں، زیادتی کر جاتے ہیں ایسے عہدیداروں کو بھی خیال رکھنا چاہیے، عہدیداروں میں خاص طور پر بے نفسی ہونی چاہیے، نام کی بے نفسی نہیں بلکہ حقیقی بے نفسی۔ عہدیداران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ عہدیدار قوم کا خادم ہے۔

پھر ایک موقع پر حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ کو مخاطب کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہدہ ایک امانت ہے اور انسان بہر حال کمزور ہے۔ یہ امانت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اور انسان کمزور ہے اگر امانت کا حق ادا نہیں کرو گے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پوچھے جاؤ گے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب کرامۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ حدیث 4719) پس اس امانت کا حق ادا کرنے کے لئے انتہائی عاجزی سے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس خدمت کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ عہدیدار قوم کا خادم ہوتا ہے، خدمت کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ، ہر معاملے میں، ہر قدم پر، ہر لمحہ پر دعا

مانگے کہ اللہ تعالیٰ میری راہنمائی فرماتا رہے۔ تبھی عہدیدار اپنا خدمت کا حق، عہدے کا حق صحیح ادا کر سکیں گے۔ بعض دفعہ میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں۔ پوچھوں کہ کوئی کام ہے؟ تو جماعتی خدمات کا بتاتے ہیں۔ جب بھی پوچھو تو کہتے ہیں کہ میرے پاس آج کل یہ عہدہ ہے تو نوجوانوں کی تو میں یہ اصلاح کر دیا کرتا ہوں، اکثر میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ یہ تمہارے پاس عہدہ نہیں یہ تمہارے پاس خدمت ہے۔ خدمت کا تصور پیدا کرو گے تو تبھی صحیح طور پر خدمت کر سکو گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 مارچ 2009ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 138-139)

جہاں ہماری مسجدوں کی آبادی بڑھ رہی ہوگی وہاں جماعت کی عمومی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوگی

”جہاں میں عمومی طور پر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں وہاں خاص طور پر کارکنان، عہدیداران اور واقفین زندگی جو ہیں ان کو سب سے زیادہ اس کے حصول کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ اگر کارکنان، عہدیداران اور واقفین زندگی اس طرف ایک فکر سے توجہ کریں گے تو جہاں ہماری مسجدوں کی آبادی بڑھ رہی ہوگی وہاں جماعت کی عمومی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوگی۔ معاشرہ میں، احمدی معاشرہ میں، خاص طور پر امن، پیار اور حقوق کی ادائیگی کا ایک خاص رنگ پیدا ہو رہا ہوگا۔“

عہدیداران کے نمونوں سے افراد جماعت بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سے دوسرے کو جاگ لگتی ہے اور اگر کسی کے نمونے سے دوسرے میں پاک تبدیلی پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے جتنا اس شخص کو مل رہا ہے جس نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

کسی کا علم، کسی کا صائب الرائے ہونا، کسی کی انتظامی صلاحیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، نہ اس کو بحیثیت احمدی کوئی فائدہ دے سکتا ہے، نہ جماعت کو ایسے شخص کے علم، عقل اور دوسری صلاحیتوں سے کوئی دیرپا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو یہ سب چیزیں فضول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقام کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی توقعات ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2009ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 294)

سب سے پہلا اور بڑا اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا عبادت کے معیار کو قائم کرنا ہے... خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تَعُوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”جماعتی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصار اللہ کی تنظیم ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ممبران اپنی عمر کے لحاظ سے عمر کے اُس حصہ میں پہنچ جاتے ہیں جہاں مکمل طور پر بالغ سوچ ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ اِس عمر میں انسان ہر کام سوچ کر اور جذبات سے بالا ہو کر اور ہوش و حواس میں کرتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو ارذل العمر کو پہنچ جاتے ہیں اور پھر اُن کی یادداشتوں اور اعضاء میں اتنی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ گویا وہ بچپن کی عمر میں واپس لوٹ جاتے ہیں اور پیغام رسانی والے پیغام نے یہ صحیح لکھا ہے کہ آخر میں سب کچھ ذہن کھا جاتا ہے اور نہ ذہن رہتا ہے اور نہ ہڈیاں رہتی ہیں۔

انصار اللہ میں انسان چالیس سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور ایک بڑا المبا عرصہ کام کرنے کی بھی اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اِس عمر میں وہ اپنی دنیوی امور کی معراج کو بھی حاصل کرتا ہے اور روحانی امور کی معراج کو بھی حاصل کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ اِس بلوغت کی سوچ کی عمر اور تجربہ کار انسان کو بچوں اور نوجوانوں کی طرح نصیحت تو نہیں کی جاسکتی۔ ہاں یاد دہانی کروائی جاسکتی ہے۔ گویا دہانی بھی نصیحت کی ہی ایک قسم ہے اور اُس کا ایک رنگ ہے لیکن یہ نصیحت اس قسم کی ہے کہ جو انصار کو اس لحاظ سے کروائی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں تم پر ڈالی ہیں اور جو تم پر عائد ہوتی ہیں شاید انہیں بھول رہے ہو۔ علم تو اکثر کو ہوتا ہے اور یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ جو جماعتی نظام میں شامل ہے اور جو اس عمر کو پہنچ گیا ہے اُس کو بعض باتوں کا علم نہیں۔ علم تو ہے لیکن علم کے باوجود توجہ نہیں دی جا رہی یا بھول رہے ہیں۔ بہر حال جو بھی وجہ ہے یاد دہانی تو اس لحاظ سے کروائی جاتی ہے کہ جس بات پر توجہ نہیں دے رہے اور بھول رہے ہو اس پر توجہ کرو یا اگر توجہ ہے تو اُس معیار کے حصول کی کوشش کرو

جو انصار کا ہونا چاہیے۔ اس لئے یاد دہانی میں یہی کہا جاتا ہے کہ ان امور کی طرف توجہ دو، ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دو، ان کاموں کی طرف توجہ دو جو تمہارے ذمہ لگائے گئے ہیں۔

سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے

صدر صاحب انصار اللہ سے جب میں نے پوچھا کہ کوئی خاص بات جو انصار کو کہنے والی ہے تو بتائیں۔ انہوں نے کہا اور جیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں پڑھا اور اجتماع کے دوران سیشن بھی ہوتے رہے کہ اس سال نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کو ہم نے سب سے پہلی ترجیح میں رکھا ہے لیکن جو ٹارگٹ ہمیں حاصل کرنے چاہیے تھے وہ حاصل نہیں کر سکے۔ اس لئے اگر اس طرف توجہ دلانا چاہیں تو دلا سکتے ہیں۔ صدر صاحب کا یہ جواب جہاں مجھے حیران کرنے والا تھا وہاں فکر مند کرنے والا بھی تھا کیونکہ نوجوانوں اور بچوں کو تو یہ بار بار نصیحت کی جاتی ہے اور والدین کو اس کے لئے سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دو اور حقیقت میں والدین ہیں بھی ایک بہت مؤثر ذریعہ۔ لیکن اگر ان میں خود ہی جن کی اکثریت انصار اللہ میں ہے، اس کام کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا رہی تو وہ بچوں اور نوجوانوں کو کس طرح نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں یا ان پر نمازوں کی اہمیت واضح کر سکتے ہیں یا اس کی تلقین کر سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے بڑوں کو اس قدر تردد سے اس طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کو تو اس اہتمام سے نمازیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ اس طرف پوری توجہ نہ دینے کی وجہ سے جہاں خود انصار اللہ میں اپنی روحانی حالت میں ٹھہراؤ یا گراؤ کا اظہار ہوتا ہے وہاں یہ امر اگلی نسلوں میں نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ نہ دلانے کا باعث بھی بن رہا ہے۔ تقویٰ سے دور لے جانے والا بن رہا ہے اور پھر انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں زندگی کے انجام کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ آخر کار بڑھتی عمر کے ساتھ ایک دن انسان کا خاتمہ ہونا ہے اور وہی انجام ہے۔ تو انجام کی طرف یہ جو تیزی سے بڑھتے ہوئے قدم ہیں وہ تو بہت زیادہ فکر اور تردد کے ساتھ اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں۔ پس ایک مومن جسے خدا تعالیٰ کا خوف ہو، اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے انجام

کو سامنے دیکھتے ہوئے خوف زدہ ہو جاتا ہے اور خوف کی یہ حالت پھر اسے مجبور کرتی ہے کہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اُس کا قرب چاہے۔

گزشتہ دنوں ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ کمزوروں میں بھی ان دنوں میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی ہوگی اور نمازوں کی طرف توجہ ہوئی ہوگی۔ اور جیسا کہ مساجد کی حاضری سے ثابت ہے کہ توجہ ہوئی ہے۔ پس اس توجہ کو اگر انصار سو فیصدی اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو ایک عظیم الشان پاک تبدیلی ہمیں جماعت کے اندر نظر آئے گی جس کے اثرات نہ صرف ہم اپنے اندر محسوس کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے بیوی بچوں میں بھی محسوس کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جب نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس ذریعہ سے ایک پاک انقلاب تمہارے اندر پیدا ہوگا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی دعا یا ذکر بتائیں جس سے ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو اور وہ پاک تبدیلی اگر پیدا ہو جائے تو پھر قائم بھی رہے۔ سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے بشرطیکہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے وہ ادا کی جائے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس جس کو مغز مل جائے جس میں تمام قسم کی دعائیں آجاتی ہیں اور نہ صرف دعائیں آجاتی ہیں بلکہ انسان کی ہر طرح کی عاجزی اور انکساری اور کم مائیگی اور تضرع کی وہ حالتیں بھی آجاتی ہیں جس سے ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن سکتا ہے تو اُس کو کسی دوسری قسم کے اذکار اور دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟

پس جب انصار اللہ کا نام اپنے ساتھ لگایا ہے تو سب سے پہلا اور بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ اس کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا انصار اللہ نے اپنے تعلق باللہ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں اور بچوں کے لئے بھی نمونہ بننا ہے اور اگر انصار اللہ میں نمازوں کے بارے میں سستیاں ہوتی رہیں یا ان میں سے ایک بڑا حصہ سستی دکھاتا رہے یا اگر اکثریت نہ سہی مگر ایک حصہ سستی دکھاتا رہے تو جہاں وہ نماز کے اہم فریضہ پر توجہ نہ دے کر

اپنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں کمی کر رہے ہوں گے وہاں وہ ایک مذہبی فریضہ پر پوری طرح عمل نہ کر کے ایک ایسا جرم کر رہے ہوں گے جو مذہبی جرم ہے۔ نماز ایک ایسا اہم فریضہ ہے جس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد، اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے کے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد نماز کے فریضہ کو اسلام کے سب سے اہم رکن کے طور پر رکھا گیا ہے۔ گویا کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار ہے اور نماز اس کی عملی تصویر ہے۔ پس جب تک عمل نہ ہو زبانی دعوے کر کے ایک انسان مجرم بنتا ہے۔ ایک ملکی قانون کو تو انسان مان لیتا ہے لیکن اگر عمل اس کے الٹ کرے تو کیا یہ ملکی قانون توڑنے والا مجرم نہیں کہلائے گا۔ یقیناً انسان اس سے مجرم بنتا ہے تو اس طرح نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے اور پھر جب بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی انصار پر ڈالی گئی ہے تو ان کے سامنے نیک نمونے قائم نہ کر کے اور پھر اس امانت کا حق ادا نہ کر کے ایسے لوگ قومی مجرم بن جاتے ہیں۔ اگر قوم میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو وہ ان لوگوں کے عمل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جن کے سپرد یہ ذمہ داری لگائی ہوتی ہے۔ اگر ان کی نسل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو ان کی نگرانی اور دعا میں کمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جب انصار یہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ ہم مجلس انصار اللہ کے ممبر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس مجلس کے ممبر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں مددگاروں کی مجلس ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام اور آنحضورؐ کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے ہر قسم کی عملی مدد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور عملی مدد کا پہلا اور بنیادی قدم بلکہ ایسا قدم جسے خدا تعالیٰ نے فرائض میں شامل فرمایا ہے، نماز ہے اور عبادت کے یہی عملی نمونے جب گھروں میں قائم ہوتے ہیں، نماز کے قیام کی گھروں میں بات ہوتی ہے تو نئی نسل بھی اس کی اہمیت اپنے ذہنوں میں بٹھا لیتی ہے اور اس طرح ہم اپنی نسلوں کی تربیت انہی بنیادوں پر کر رہے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہیں اور یہ ایک بہت بڑا اہم کردار ہے جو خاموشی سے گھر کا سربراہ ادا کر رہا ہوتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ انصار اللہ کی کمزوری سے نسلوں میں کمزوریاں پیدا ہوتی

ہیں۔ ایک بچے نے اُس بزرگ کو صحیح جواب دیا تھا کہ اگر میں کیچڑ میں پھسلا تو میرے پھسلنے سے مجھے چوٹ لگے گی لیکن اگر آپ پھسلے تو پوری قوم کو لے کر ڈوب جائیں گے۔ تو اُس بزرگ نے بھی اس کا صرف ظاہری مطلب نہیں لیا بلکہ اُن کی سوچ اس بات کی گہرائی تک گئی کہ بچہ صحیح کہہ رہا ہے۔ میرے کئی شاگرد ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو میرے پیچھے چلنے والے ہیں۔ میری زندگی کے ہر عمل میں ذرا سی لغزش بھی میرے پیچھے چلنے والوں کی دنیا و آخرت خراب کر سکتی ہے۔ پس یہ سوچ ہے جو انصار اللہ کے ہر ممبر کو ہر ناصر کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم حقیقی انصار اللہ ہیں۔ ورنہ مجلس انصار اللہ کی ممبر شپ لے لینا یا اُس میں شامل ہو جانا یا چالیس سال کی عمر کے بعد طوعاً و کرہاً مجبوری سے اس میں شامل ہو جانا یا جماعتی قواعد کی روح سے اس کا ممبر بننا یا اپنی آمد میں سے کچھ چندہ مجلس دے دینا یا چیرٹی واک میں حصہ لے لینا یا اجتماع پر چند پروگراموں میں حصہ لے لینا یا اجتماع میں دو دن کے لئے شامل ہو جانا آپ کو انصار اللہ نہیں بنا سکتا۔ انصار اللہ وہ ہیں جو دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کیا حکم دیئے ہیں۔ ایک مومن کی حیثیت سے ہمارے کیا کیا فرائض ہیں اور پھر ہم نے اُن فرائض پر خالص خدا تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے کس طرح عمل کرنا ہے۔ کس طرح ان کو بجالانے کے لئے سعی اور کوشش کرنی ہے۔ پس یہ جو عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دلانی ہے یہ بہت اہم چیز ہے۔ انصار اللہ میں سے تو سو فیصد کو اس طرف توجہ ہونی چاہیے۔

اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے

اس کے علاوہ میں کچھ اور باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دینی علم کی طرف توجہ اور اس کا حصول قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو اور یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ایک مومن کا فرض ہے۔ اس لئے یہ تو کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرا علم اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ اب مجھے علم کی

ضرورت نہیں۔ غور کرنے پر قرآن کے تو بے انتہائے نئے مطالب سمجھ آتے ہیں۔ احادیث میں بھی بعض ایسی غور طلب احادیث ہیں جو بعض اوقات اس کا علم رکھنے والوں کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں آتیں اور وہ اس کے لئے پھر اپنے سے بہتر احادیث کا علم رکھنے والوں سے مدد لیتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب ہیں۔ ہر مرتبہ پڑھنے پر نئے معانی اور معرفت کے نکات ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ ہم نے کتب کو پڑھ لیا ہے۔ یا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لیا ہے یا تفسیریں پڑھ لی ہیں یا کچھ احادیث پڑھ لی ہیں اس لئے اب ہم اتنے قابل ہو گئے ہیں کہ اب مزید علم کی ضرورت نہیں۔ علم کو تو بڑھاتے چلے جانا چاہیے۔ جو اپنے آپ کو اپنے زعم میں بہت بڑا علمی آدمی سمجھتے ہیں ان کی سوچیں بڑی غلط ہیں۔

حضرت مصلح موعودؑ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔ لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؑ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شاید ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آ جایا کرتی ہے۔ (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 545-546)

تو جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو وہ تو پڑھتا رہتا ہے اور بغیر کسی تکبر کے جہاں سے ملے پڑھتا رہتا ہے۔ جو علم رکھتے ہیں انہیں اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے اور جو کم دینی علم رکھتے ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ پھر یہ علم جہاں ان کی اپنی معرفت بڑھانے کا باعث بنے وہاں ان کے بچوں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والا ہو۔ جب بچے دیکھیں گے کہ گھروں میں دینی کتابیں پڑھی جا رہی ہیں تو ان میں بھی رجحان پیدا ہو گا۔ اکثر ان گھروں میں جہاں یہ کتابیں پڑھی جاتی ہیں ان کے بچے شروع میں ہی چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر تبلیغی میدان میں کام آتا ہے۔

تبلیغ کے میدان میں ایک خاص شوق، جذبے اور کوشش سے اپنے آپ کو پیش کریں

انصار اللہ کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو فارغ ہے تو بجائے گھر میں بیٹھنے کے، گھر والوں کو پریشان کرنے کے مجلس انصار اللہ کو باقاعدہ ایسی سکیم بنانی چاہیے جس کے تحت انصار اللہ کے جو ممبران ہیں اُن کو تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے اور وہ انصار جو فارغ ہیں خود بھی اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں اور تبلیغ کے میدان میں مدد کریں۔

جیسا کہ میں نے جماعت کو بھی کہا ہے اور ذیلی تنظیموں کو بھی کہا ہے کہ اسلام اور جماعت کا حقیقی تعارف ہر طبقہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے اور دس سال کا ایک منصوبہ بنانا چاہیے کہ دس سال میں یہاں یو کے (U.K.) میں ہر شخص تک جماعت کا ایک مختصر سا تعارف پہنچا سکیں اور پھر اس کے لئے ہمیں ہر سال کم از کم دس فیصد آبادی تک جماعت کا یہ تعارف پہنچانا ہو گا۔ صرف اتنا سا پیغام ہو کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام کیا ہے؟ آپ کی بعثت کا مقصد کیا ہے؟ دین کی ضرورت کیا ہے؟ اتنا پیغام ہی پہنچ جائے مختصر باتیں ہوں اور آگے پیچھے ایک ورقہ شائع کیا جائے اور اُس پر ہماری ویب سائٹ کا پتہ دیا جائے۔ ایم ٹی اے کا پتہ دیا جائے تاکہ جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ پھر خود ہی توجہ کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ایک چھوٹا سا فنکشن کر کے چند آدمیوں کو چند کتابیں دے دی جائیں جو گھر جا کے رکھ دیتے ہیں اور پڑھتے بھی نہیں اور وہ کتابیں ضائع ہو رہی ہوتی ہیں تو اس طرح وہ کسی اور کے کام آسکتی ہیں۔ بنیادی طور پر پہلے یہ دیکھیں کہ جس کو دے رہے ہیں اس کو مذہب سے یا دین سے کوئی دلچسپی بھی ہے کہ نہیں۔ پس پہلا کام تو یہ کہ جو تعارفی ایک ورقہ ہے وہ ہر شخص تک پہنچ جانا چاہیے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ مزید رستے کھلتے چلے جائیں گے۔ اگر انصار اللہ میں وہ ممبران جو کچھ نہیں کر رہے اور فارغ بیٹھے ہیں یا کسی ڈاکٹری مشورہ کی وجہ سے، کسی چوٹ وغیرہ کی وجہ سے بھاری کام نہیں کر سکتے اور ان کو ڈاکٹروں نے سرٹیفیکیٹ دیا ہو کہ تم نے کام نہیں کرنا تو وہ یہ تبلیغ کا کام تو کر سکتے ہیں۔ وہ اس پیغام کے پہنچانے اور احمدیت کا تعارف پہنچانے کی مہم میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جب وہ عملاً اس میدان میں قدم رکھیں گے تو اپنے دینی علم کی ترقی اور دعاؤں کی طرف بھی

توجہ پیدا ہوگی اور پھر یہ توجہ بڑھتی چلی جائے گی اور اس سے روحانیت میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ پس یہ دوسری بات ہے کہ تبلیغ کے میدان میں ایک خاص شوق، جذبے اور کوشش سے اپنے آپ کو پیش کریں۔

صفِ دوم کے... انصار... نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں

پھر ایک بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی ہے۔ میں پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ انصار اللہ کی عمر میں ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں یا ہنر کے کمال کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی آمدنیوں کے، تنخواہوں کے، اُجرتوں کے جو maximum سکیل ہوتے ہیں اُن کو حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی آمدنیوں میں جو ترقی ہے اس میں دین کا حق بھی اپنی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے ادا کریں۔

ایک تو میں نے کہا تھا کہ صفِ دوم کے جو انصار ہیں وہ نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اگر صفِ دوم کے انصار نے اس طرف توجہ دی ہے اور ان کی اکثریت بلکہ صفِ دوم کے انصار کو تو سو فیصد شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر تو اکثریت شامل ہو گئی ہے تو الحمد للہ اور اگر کوئی مزید گنجائش ہے تو اسے بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہ کوشش مجلس انصار اللہ کی سطح پر ہونی چاہیے۔ اگر وہ معیاری عمل نہیں کئے جن کی انصار اللہ سے توقع کی جاتی ہے تو تب بھی توجہ کرنی چاہیے۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ہمارے عمل ایسے ہیں کہ ہمیں وصیت کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے اگر ایسے عمل ہیں تب بھی وصیت کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اُن میں نیکی کی روح پھونک دے بلکہ وصیت کرنے کے بعد بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی وجہ بھی بن رہی ہے، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، نمازوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، قربانیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، قربانیوں کے معیار بلند ہو رہے ہیں۔ 70 یا 75 سال کے جو انصار ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی وصیت تو مرکز منظور کرتا ہے اور بعضوں کی نہیں

کرتا۔ لیکن صف دوم کے جو انصار ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ پھر اسی طرح دوسری مالی تحریکات ہیں ان کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے نام کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے مددگار اور ناصر بننے کا اعلان کر رہے ہیں، پھر اپنی قربانیوں کو دیکھیں، خود اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے دل سے فتویٰ لیں کہ کیا ہم انصار اللہ ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ جب خود اپنی سوچ کو اس نہج پر لائیں گے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اندر پاک تبدیلیوں کے اور قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جائیں گے اور جب یہ بڑھیں گے تو یہی چیز ہے جو من حیث الجماعت، جماعت کی بقا اور ترقی کے سامان کرتی ہے۔

انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے

پھر انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد اس میں لگا ہوا ہے اور بڑے اعلیٰ نمونے پیش کرتے ہیں۔ لیکن انصار اللہ کو اس پر نظر رکھنی چاہیے کہ جو معیار حاصل کر رہے ہیں یہ یہیں نہ رک جائیں بلکہ بڑھتے چلے جائیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت مومنین کے لئے ضروری ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر بھی فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے: وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: 56) کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو ایمان لانے والے ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں اُن سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنادے گا یعنی ان میں خلافت کا نظام قائم ہو گا اور مومنین کی جماعت خلیفہ وقت کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی باتوں پر عمل کرنے والی ہو جائے گی۔ گویا کہ وہ ایک جان بن جائیں گے۔ جماعت کا اور خلیفہ کا ایک وجود بن جائے گا۔ افراد جماعت اس کے اعضاء ہو جائیں گے اور خلیفہ

وقت اس کے دل و دماغ کا کردار ادا کرے گا اور جب یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو سوال ہی نہیں کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کرے۔ دنیا نے کبھی یہ واقعہ ہوتے نہیں دیکھا کہ دماغ ہاتھ کو ایک حکم دے اور ہاتھ اس حکم کو رد کرتے ہوئے اپنے طور پر کوئی کام سرانجام دے۔ پس جو ایمان لانے والے ہیں، نیک اعمال کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اس جسم کا عضو بن جاتے ہیں جو دماغ کے تابع ہوتے ہیں، اس جماعت کا حصہ بن جاتے ہیں جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے قائم ہو کر پہلوں سے ملنے والی جماعت ہے۔ پھر اس کے عملی نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے حقدار ہو جاتے ہیں جو قیامت تک جاری رہنے والا انعام ہے۔

انصار اللہ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اس انعام سے حقیقی رنگ میں تبھی فیض اٹھائیں گے جب وہ ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھیں گے کہ بحیثیت انصار اللہ ہم اس جسم کا اہم عضو ہیں اور جسم کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر عضو سلامت ہو اور ہم نے اپنا نام اللہ تعالیٰ کا مددگار رکھ کر اپنے آپ کو جماعت کا وہ اہم حصہ بنالیا ہے جس کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بہت بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہماری مالی قربانیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں، ہماری تبلیغی سرگرمیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں، ہماری عبادتوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تو ہم حقیقی انصار اللہ کہلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت کو غلبہ عطا فرمائے گا اور ترقیات سے نوازے گا۔ تبلیغی ترقیات سے نوازے گا۔ بیشک راہ میں روکیں آئیں گی مگر جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور خلافت کا بھی دائمی وعدہ ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو اور حضرت مسیح موعودؑ کو دین کے انصار بھی مہیا فرماتا چلا جائے گا۔ گویا انصار اللہ بھی ایک ہمیشہ قائم رہنے والا ادارہ ہے کیونکہ وہ افراد ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین کی نصرت کے لئے سامان فرماتا ہے۔ اگر کوئی فرد دین کی نصرت کے لئے

اپنے آپ کو تیار نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اور افراد تیار کر دے گا، اور قومیں تیار کر دے گا اور انصار اللہ کا جو یہ سلسلہ ہے یہ جاری رہے گا اور چلتا چلا جائے گا اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے ہمیشہ یہ کوشش کرتے چلے جانا چاہیے کہ ہر فرد ناصر دین بنارہے اور اس کا حق ادا کرنے والا ہو۔ دنیا میں ہم جو جماعتی ترقیات دیکھ رہے ہیں یہ کسی فرد کی یا کسی خاص جماعت کی یادہاں کے انصار کی مرہون منت نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جماعت کی من حیث الجماعت ایک کوشش ہے جس میں خدا تعالیٰ برکت ڈال رہا ہے۔ جس کے پھل آج ہم کھا رہے ہیں اور انشاء اللہ کھاتے چلے جائیں گے۔ ہمارے بڑوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں۔ آج یہ ہمارا فرض ہے کہ ایک خاص کوشش اور دعا کے ساتھ ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے راستے ہموار کرتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”میں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہری نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو کہلاتے ہیں، تم بھی اتباع قرآن کا دعویٰ کرتے ہو وہ بھی اتباع قرآن کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو..... بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہیے اور اس پر کاربند ہونا چاہیے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔“

فرماتے ہیں: ”..... نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے..... ہزار ہا انسان ہیں جنہوں نے محبت

اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور تقسیم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مجبوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔“

فرمایا: ”..... پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ہر سال میں کئی دوست ہم سے جدا ہو جاتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604-605)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے والے ہوں۔ اپنی عبادتوں کے معیار اس حد تک لے جانے والے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور جن کی تلقین حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 14 اکتوبر 2009ء، الفضل انٹرنیشنل 25 دسمبر 2009ء)

اپنے بچوں میں خلافت کی محبت پیدا کریں یہی اسلام کی روح ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں انصار اللہ لائبریا کو فرمایا کہ: ”دوسری اہم بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بچوں کی صحیح تربیت ہے۔ بچہ شروع سے ہی اپنے والدین سے متاثر ہوتا ہے اس لئے اپنے گھروں میں انہیں صحیح احمدی ماحول دیں۔ اگر تبلیغ کے ذریعہ ہم کچھ لوگوں کو احمدیت کی طرف لے بھی آئیں اور دوسری طرف ہمارے اپنے بچے غیر اسلامی معاشرے سے متاثر ہو رہے ہوں تو پھر تمام کوششیں بے فائدہ ہیں۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ”اپنے بچوں میں خلافت کی محبت پیدا کریں یہی اسلام کی روح ہے۔ ماضی میں خلافت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے اس لئے ہمیں ہر قیمت پر اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔“

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ لائبریا 14-15 نومبر 2009ء الفضل انٹرنیشنل 5 تا 11 مارچ 2010ء)

جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے بعد باری باری تمام قائدین سے ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ مجالس سے جو رپورٹ آپ کو موصول ہوتی ہیں تو ان رپورٹس پر جواب کون دیتا ہے۔ قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ جملہ قائدین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر جواب دیتے ہیں اور قائدین کے جوابات اور تبصرے صدر مجلس کی نظر سے گزرتے ہیں۔

★ صدر مجلس نے بتایا کہ وہ رپورٹس پر قائدین کی راہنمائی کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ جواب دیں اور اس طرح لکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قائدین کو خود جواب دینے دیں۔ خود کام کرنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا کام کروانا اہم ہے۔

★ قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ وقف عارضی کے پروگرام پر توجہ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے (اجتماع) مجلس انصار اللہ یو کے (U.K.) پر اپنے خطاب میں انصار اللہ کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وقف عارضی میں حصہ لیں اور باقاعدہ پروگرام بنا کر، سکیم بنا کر وقف عارضی کریں۔ یہ خطاب ایم ٹی اے پر نشر ہو چکا ہے۔ آپ نے سنا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے۔ اچھی مجالس اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹس سے ہدایات لیتی ہیں اور ان پر عمل کرتی ہیں، اپنے پروگرام بناتی ہیں اور پھر مجھے لکھتی ہیں کہ فلاں ملک کی مجلس عاملہ انصار اللہ کو جو ہدایات دی تھیں وہ ہم نے لی ہیں اور پروگرام بنا کر ان پر عمل کیا ہے۔

★ قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ سہ ماہی نصاب دیا جاتا ہے۔ ایک حدیث بھی دی جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک حدیث تین ماہ کے لئے کافی نہیں۔ ارذل العمر والے کے لئے تو ایک حدیث تین ماہ میں ہو سکتی ہے۔ جو صف دوم کے ہیں ان کے لئے زیادہ نصاب ہونا چاہیے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کر لیں اور وہ ان کو دیں اور پھر اس کا امتحان لیں۔ صدر مجلس نے بتایا کہ مجالس کو مقالہ، ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر دیا ہوا ہے۔ نیز مختلف عناوین پر صاحب علم لوگوں سے تقاریر تیار کروائی جاتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقریریں کروا کر سوال و جواب کروائیں پھر فائدہ ہو گا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو انصار فارغ ہیں ان کو دعوت الی اللہ کے لئے استعمال کریں اور ان سے کام لیں۔ جو جماعتیں آپ کی active ہیں وہ آپ کو بے تحاشا لوگوں کی فہرستیں مہیا کر سکتی ہیں۔ دعوت الی اللہ میں سب کو active کرنا پڑے گا تب جا کر کام ہو گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 24 دعوت الی اللہ کی مجالس کروائی گئی ہیں جن میں 684 افراد شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ان مجالس سے جو استفادہ کیا اس سے آگے کیا فائدہ اٹھایا۔ ان لوگوں سے بعد میں رابطہ رکھنا چاہیے۔ follow up کا سلسلہ ہونا چاہیے۔

★ قائد تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انصار جو مسجد کے نزدیک نہیں رہتے اور اسی طرح وہ انصار جو رابطہ نہیں رکھتے ان کا جائزہ لیا گیا اور کوشش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا آپ کے اس جائزے اور کوشش کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟ قائد تربیت نے بتایا کہ آہستہ آہستہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین سال سے آپ کوشش کر رہے ہیں۔ 36 مہینے گزر گئے ہیں۔ تین سال پہلے کیا حالت تھی؟ اب کیا حالت ہے؟

قائد صاحب نے بتایا کہ میرے پاس اب ذمہ داری آئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب ذمہ داری کا آنا کوئی بہانہ نہیں ہے۔ اصل میں یہ ہے کہ شعبہ تربیت نے کیا کام کیا

ہے۔ جو بھی سابقہ قائد ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے شعبہ کی رپورٹ مکمل کر کے جائے تاکہ آئندہ آنے والا اس کام کو آگے بڑھائے۔ ہر قائد یہ سوچے کہ میں ایک سال کے لئے قائد ہوں اس نہج پر کام کروں، اس نہج پر چلاؤں کہ آئندہ آنے والا قائد اس سے فائدہ اٹھائے اور آگے کام بڑھا سکے تب ہی فائدہ ہے ورنہ نیا آنے والا پھر صفر سے کام شروع کرتا ہے۔

★ قائد ایثار نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نئے سال کے شروع میں جو وقار عمل ہوتا ہے اس میں ہم شامل ہوتے ہیں۔ پھر بوڑھے لوگوں کے ہوشلزمیں بھی وزٹ کیا جاتا ہے اور اسی طرح مختلف شہروں میں پودے لگائے جاتے ہیں۔ ہم نے سات شہروں میں شجرکاری کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں ایک پودا لگائیں تو بہت سراہا جاتا ہے۔ اس لئے اگر پچاس، سو لگائیں گے تو شور مچ جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ان کو کہیں کہ ہمیں کوئی گلی دو ہم آپ کو پچاس، سو پودے لگا دیں گے۔ جنگل میں خاص ایریا ہوتا ہے وہ لیا جاسکتا ہے یا پارک وغیرہ کا کوئی حصہ لے لیں کہ ہم یہاں پودے لگائیں گے اور اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ اس سے آپ کا بہت زیادہ تعارف بڑھ سکتا ہے اور آپ کو ہر طرف سراہا جائے گا اور حکام سے رابطے اور تعلق بڑھیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا کہ دوسو یورو کا ایک پودا ملتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پودے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اس لئے مختلف قیمتوں میں ملتے ہیں اور بعض بہت سستے بھی مل جاتے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اپنے گھروں کے سامنے بھی پودے لگا سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر مجلس سے فرمایا کہ آپ کے اجتماع پر چالیس ہزار یورو خرچ ہوتا ہے۔ رقم بچ جاتی ہے اس میں سے دس ہزار شعبہ ایثار کو دے دیں پودے لگانے کے لئے۔ بعض جگہ خاص پودے لگتے ہیں اور بعض جگہ اپنی مرضی سے لگاتے ہیں۔ اس میں سستے بھی ہیں اور مہنگے بھی ہیں۔ گھروں کے سامنے لگ سکتے ہیں، مسجد کے سامنے لگ سکتے ہیں، greenery ہو جائے گی۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر جگہ مجلس ایسے کام کر رہی ہو جہاں پرو جیکشن

(projection) مل رہی ہو، ہمسایہ کی طرف سے بھی اور پھر علاقہ میں بھی تو پھر حق میں آواز بلند ہوتی ہے۔ جس طرح کہ آج جامعہ (جرمنی) کے سنگ بنیاد کے موقع پر ہوا۔ میٹر نے بھی اور دوسرے مہمان نے بھی کھلے دل کے ساتھ آپ کے حق میں اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے پوری ریسرچ کریں اور جائزہ لیں کہ ہم کس طرح کے پودے لگا سکتے ہیں۔ گلوبل وارمنگ (global warming) کا آج کل بڑا شور ہے۔ اگر آپ اس طرح کے کام کر رہے ہوں گے تو کوئی پتہ نہیں کہ کسی وقت حکومت آپ کی مدد کرنی شروع کر دے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نئے راستے نکالنا اصل کام ہے۔ صرف جوانوں کے جوان کا خطاب لے لینا اصل کام نہیں ہے۔

★ قائد دعوت الی اللہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے دعوت الی اللہ کا ٹارگٹ کیا رکھا ہے۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ مشرقی جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ خدام کو اور ایک حصہ انصار کو دیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا وہاں کے لوگوں کو دین حق سے دلچسپی ہے کہ نہیں، انہوں نے چالیس سال بھوکے رہ کر گزارے ہیں۔ اب ان کو کھانے پینے، دولت اور عیاشی سے غرض ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا شہروں سے باہر نکلیں اور چھوٹی جگہوں پر رابطے کریں، کونسل سے رابطے کریں، گھروں سے رابطے کریں، سیمینار منعقد کریں، interfaith کا نفرنس کا انعقاد کریں اور ایسے عناوین لئے جائیں کہ لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو۔ مثلاً خدا تعالیٰ کا وجود، دین حق امن و سلامتی کا مذہب ہے، تیسری جنگ عظیم سے کس طرح بچا جاسکتا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کہنا غلط ہے کہ جرمنی میں دلچسپی نہیں ہے۔ بڑے شہروں میں کم ہوگی لیکن چھوٹی آبادیوں اور دیہاتوں میں آپ کو لوگ ملیں گے، آہستہ آہستہ تعارف حاصل ہوگا۔ بڑے شہروں میں تو دنیا داری ہے۔ یہ لوگ اپنے سیاسی رابطے رکھیں گے یا پھر علم رکھنے کی وجہ سے، بعض معلومات کے حصول کے لئے رابطے رکھیں گے کہ کیا ہو رہا ہے۔ جو لوگ شہر سے باہر ہیں ان پر بیشک میڈیا کا اثر ہوتا ہے لیکن شہر کے ہلے گلے کا

اثر نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شہروں میں سیمینار کرنا (seminar) بک سٹال لگانا اور نمائشوں کا انعقاد کرنا یہ پرانے طریقے تو ہیں لیکن اب اپنی روایات کے اندر رہتے ہوئے نئے طریق بھی اختیار کریں۔ پرانے طریقے بھی ساتھ ساتھ رکھیں لیکن اپنی روایات کے مطابق نئے راستے بھی اختیار کریں۔ یہ نہیں کہ آؤ تمہیں ڈانس دکھائیں گے پھر دعوت الی اللہ کریں گے۔ مذہب وہ سکھانا ہے جو ہماری حقیقت ہے جو ہماری روایات کے مطابق ہے۔

★ قائد مال نے بتایا کہ سال 2008ء میں سو فیصد سے زائد وصولی کی توفیق پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصد وصولی کر لی ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے نہ کہہ سکتے ہیں کہ بجٹ کے مطابق وصولی کر لی ہے۔ اس بجٹ میں کئی انصار ایسے ہوں گے جو ابھی شامل نہیں ہوں گے اور کئی ایسے ہوں گے جنہوں نے چندہ کم دیا ہو گا اور کئی ایسے ہوں گے جنہوں نے زیادہ دیا ہو گا۔ کئی آپ کے زیر اثر ہوں گے انہوں نے آپ کے مانگنے پر زیادہ دے دیا ہو گا۔ اس طرح سو فیصد وصولی کر لی ہو گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد مال نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3437 ہے۔ بجٹ چار لاکھ 28 ہزار یورو ہے۔ گزشتہ سال چندہ مجلس تین لاکھ 61 ہزار یورو تھا۔ 14 سال اضافہ کے ساتھ تین لاکھ 74 ہزار ہے۔

★ قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ اجتماع کی ایک رپورٹ، کھیلوں وغیرہ کی، ایک صوبے کے اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ اس بارہ میں مزید کام کر رہے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر قائد نومبائین نے بتایا کہ گزشتہ سال پانچ مختلف اقوام کے 14 انصار نومبائین تھے جبکہ 14 سال تین مزید آئے ہیں۔ دو پاکستان سے ایک جرمنی کا ہے۔ ان سب سے رابطہ مجالس کے ذریعہ اور فون کے ذریعہ رکھا جاتا ہے۔ نماز اور دوسرا سلیمس زعماء کو دیا ہوا ہے کہ اس کے مطابق ان نومبائین کی تیاری کروائیں۔ مختلف اقوام کے 63 انصار ہیں ان کو بھی یہ سلیمس (syllabus) بھیجو دیا جاتا ہے تاکہ وہ بھی استفادہ کر لیں۔ ہم ان کو اجتماعات میں شامل کرتے ہیں، ان کے مقابلہ جات ہوتے ہیں، ان کے سلیمس کے مطابق مقابلہ جات ہوتے ہیں۔

★ قائد اشاعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا مجلس کا کوئی اپنا رسالہ ہے؟ تو قائد اشاعت نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے سیدنا مسرور نمبر نکالا تھا۔ اب بھی ایک بلیٹن نکالنا تھا لیکن اس میں کچھ اصلاح ہونے والی تھی، صدر صاحب مجلس نے روکا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا اشاعت کی ٹیم نہیں ہے جو معیار دیکھے۔ اپنی ایک ٹیم بنائیں اور اس میں پڑھے لکھے لوگ شامل کریں۔

★ قائد تحریک جدید نے بتایا کہ ہم جماعت جرمنی کے تحریک جدید کے چندہ کا 1/4 حصہ جمع کرتے ہیں۔ ہمیں یہ ہدایت ہے کہ چوتھا حصہ مجلس انصار اللہ دیا کرے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کوئی اصول نہیں بتایا تھا۔ قائد تحریک جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال انصار اللہ جرمنی کی طرف سے وعدہ دولا کہ دس ہزار یورو تھا۔ اس کے بالمقابل ہمیں دو لاکھ تریسٹھ ہزار نو سو اٹھائیس (2,63,928) یورو جمع کرنے کی توفیق ملی تھی۔

★ قائد تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کی تجنید میں تمام انصار شامل ہیں۔ موصوف نے بتایا ہماری تجنید ابھی تسلی بخش نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آپ تسلی بخش بنائیں اور مجالس سے رپورٹ لیا کریں۔ follow up کرتے رہیں۔ زعمیم مجلس کا کام ہے کہ جب کوئی ناصر منتقل ہو تو اس کی اطلاع کرے۔ معاون صدر برائے سو مساجد نے بتایا کہ ہم اپنے وعدے بڑھا رہے ہیں۔ اِمسال ہمارا وعدہ پانچ لاکھ اکہتر ہزار (5,71,000) یورو کا ہے۔

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی 15 دسمبر 2009ء ماہنامہ انصار اللہ فروری 2010ء صفحہ 11 تا 15)

2010

بدعات اور بد رسومات سے بچنے کے لئے جماعتی روایات اور ہدایات کی مکمل پابندی کروائیں

”میں نے شادی بیاہ کی رسموں کے بارہ میں اپنے 15 جنوری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں جن امور کا ذکر کیا تھا ان کی پابندی کروائیں۔ مہندی کی رسمیں گھر کی چار دیواری میں سہیلیوں کی حد تک کرنے کی جو اجازت میں نے دی ہے، اس میں ہر جگہ یہ مد نظر رہے کہ آوازیں اتنی زیادہ اونچی نہ ہوں کہ گھر سے باہر نکلیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آجکل ڈیک بھی اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کے لئے کوئی ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ گھر سے آواز باہر نہیں نکلتی چاہیے۔ اسی طرح روشنیوں کا بلا وجہ استعمال نہیں ہونا چاہیے۔

بعض دوسری بد رسوم جیسے دودھ پلانا اور جوتی چھپانا وغیرہ جو ہیں یہ بھی سب ختم کروائیں اور ہر فرد جماعت کو اس بارہ میں متنبہ کر دیں کہ آئندہ اگر مجھے کسی کی بھی ان رسموں کے بارہ میں کوئی شکایت آئی تو اس کے خلاف تعزیری کارروائی ہوگی۔

جماعتی عہدیداران بھی میری ان ہدایات کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کہیں کوئی ایسی شادی ہو تو ان کی پابندی کروائیں ورنہ وہاں سے اٹھ کے آجائیں۔ پہلے شوریٰ میں بھی ان امور پر غور و فکر کے بعد سفارشات آتی رہی ہیں لیکن اب ان سب باتوں کی بلا تفریق پوری طرح سے پابندی ضروری ہے اور یہ کام ذیلی تنظیموں کا بھی ہے اور جماعتی نظام کا بھی کہ ہر حال میں بدعات اور بد رسومات سے بچنے کے لئے جماعتی روایات اور ہدایات کی مکمل پابندی کروائیں۔ اللہ توفیق دے۔ آمین۔“

(خط بنام صدر مجلس انصار اللہ پاکستان 22 جنوری 2010ء بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ اپریل 2010ء)

تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام کو روحانی خزانے سے فیض اٹھانے کے پروگرام بنانے چاہئیں

”یہ روحانی خزانہ ہے جسے ایک طرف تو وہ بد قسمت لوگ ہیں جو اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں اور دوسری طرف سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں جو اس سے سیر ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانی علوم و معارف کا وہ خزانہ ہمیں دے دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں بھرنے والا ہے اور تمام ادیان پر اسلام کی سچائی ثابت کر کے دکھلانے والا ہے۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس علمی اور روحانی خزانے سے اپنی جھولیاں بھریں اور کامیاب اور بامراد ہوں۔

اُردو پڑھنے اور سمجھنے والے تو آپ کے اس روحانی خزانے کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کر رہے ہیں اور کرنی چاہیے۔ میں پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ تمام ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اس بات کا خاص اہتمام کریں۔ اور اردو نہ جاننے والے آپ کا کلام جو دوسری زبانوں میں جس حد تک میسر ہے، اس سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ تراجم کا کام بھی ہو رہا ہے۔ انگریزی زبان میں زیادہ اور دوسری زبانوں میں ذرا کم یا کچھ حد تک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس روحانی خزانے کو جلد از جلد دنیا تک مختلف زبانوں میں پہنچانے والے ہم بن سکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 134)

ایک عام احمدی اور عہدیدار میں فرق

”اسی طرح ایک اور بات کی طرف بھی اس حوالے سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک عام احمدی اور ایک عہدیدار میں بھی جو فرق ہے وہ عہدیداروں کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے اور نمازوں کے قیام کے لئے بھی اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی اپنے نمونے قائم کریں۔ تبھی ایک عام احمدی جو ہے اس کی بھی اس طرف توجہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 143)

تبلیغ کے نئے نئے راستے تلاش کریں

”ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ملک کے حالات کے مطابق یہاں تبلیغ کے نئے نئے راستے تلاش کریں۔ مربیان کے ہفتہ میں ایک دن یا سال میں چند دنوں کے تبلیغی پروگرام بنانے سے پیغام نہیں پہنچ سکتا۔ وسیع اور باہمت منصوبہ بندی کی ضروری ہے۔ ٹارگٹ مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ایک سال میں آبادی کے کم از کم ایک یا دو فیصد تک احمدیت کا تعارف پہنچانا ہے۔“

جن ملکوں میں اس نہج پر کوشش ہو رہی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب نتائج نکل رہے ہیں۔ اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہے مربیان بھی اور جماعتی نظام بھی اور تمام ذیلی تنظیمیں بھی یہ سارے نظام ساتھ ساتھ چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذمہ بھی یہی کام لگایا تھا، یہی کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ بھی لگایا گیا۔ اور یہی کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ لگایا گیا کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 174-175)

ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار، فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا

پابند ہے

”تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فرد جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔ اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے۔ پس اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے، اگر اپنی تبلیغی کوششوں کے پھل دیکھنے ہیں، اگر اپنے تربیتی معیاروں کو بلند کرنا ہے، تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اگر کسی سے بہت بڑا اختلاف کوئی ایسا ہوا ہے جس سے کسی کی نظر میں جماعت کا نظام متاثر ہو سکتا ہے یا جماعت کے لئے کسی طرح بھی وہ نقصان کا باعث ہے تو میرے علم میں وہ بات لے آئیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہیے۔ ہر لیول (level) پر اطاعت ہوگی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر شکر گزاری کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداران کو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ نئے آنے والوں کے لئے وہ مثال ہوں، نہ کہ کسی قسم کا ٹھوکر کا باعث بنیں۔ مردوں اور عورتوں کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ جہاں وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دیں وہاں اپنے بچوں کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر اسلامی تعلیم کے صحیح نمونے بنیں بلکہ بچپن سے ہی ان سے اسلامی تعلیمات کا اظہار ہوتا ہو۔ ایک احمدی بچے اور ایک غیر مسلم یا غیر احمدی بچے میں فرق ظاہر ہوتا ہو۔ اور پھر یہ بچے، نئی نسل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے میں بھرپور کوشش کرنے والے بنیں تاکہ اس ملک میں بھی احمدیت کا پیغام ہمیشہ پھیلتا چلا جائے۔“

ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بد نظری، لڑائی جھگڑا،

ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بد نظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میں ان برائیوں سے بچ رہا ہوں؟ بعض لوگ ان باتوں کو چھوٹی اور معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک جھوٹ بھی معمولی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ زنا ہے، بد نظری وغیرہ ہے۔ یہ برائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہو گئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بد قسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہو گئی ہیں۔ اس لئے چاہیے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔ بعض ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں جماعتی نظام کا کام ہے کہ ان کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ اسی طرح انصار اللہ ہے، لجنہ ہے، خدام الاحمدیہ ہے، یہ تنظیمیں اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔ نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے

بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران ہیں یعنی مردان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دنیا خاص طور پر دوسرے مسلمان شدید بے چینی میں مبتلا ہیں کہ ان کو کوئی ایسی لیڈر شپ ملے جو ان کی رہنمائی کرے۔ لیکن آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آکر رہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ سب فضل تقاضا کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے، لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں، نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد اور انداز کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم: 7)** اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اپریل 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 193-194)

ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام بنانے کی

ضرورت ہے

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمارے سے یہ توقعات ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔“

حقیقی متبع بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ بوڑھوں، عورتوں، نوجوانوں کو اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ والدین کو اپنے گھروں کی نگرانی کرنی ہوگی۔ بچوں کے اٹھنے بیٹھنے اور نقل و حرکت پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پیار سے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ یہ ماؤں کا بھی کام ہے، باپوں کا بھی کام ہے۔ ایک احمدی مسلمان اور ایک غیر احمدی مسلمان کے فرق کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کیا فرق ہے؟ اگر ہمارے اندر کوئی واضح فرق نظر نہیں آتا۔ علاوہ ایک نظام کے ہمارے عمل میں بھی ایک واضح فرق ہونا چاہیے۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعتی نظام اور تمام ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر صرف دولت کمانے اور دنیاوی آسائشوں اور چمک دمک کے حصول میں زندگیاں گزار دیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکر گزاری ہے۔ جن میں سے سب سے بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنا ہے، ان کی بیعت میں آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لیتا رہے۔“

انصار اللہ نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے بیوی بچوں کی بھی اصلاح کرنی ہے

★ قائد تعلیم و تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد درس کا سلسلہ شروع کیا ہے لیکن اس میں حاضری کم ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انصار کو توجہ دلائیں کہ اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ توجہ دلا کر دیکھا کریں کہ نتیجہ نکل رہا ہے یا نہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انصار اگر اپنی نمازوں پر حاضری ٹھیک کر لیں تو بچوں اور خدام کی حاضری خود بخود ٹھیک ہو جائے گی۔ انصار اپنے نوجوان بچوں اور چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ لے کر آئیں۔ جو آپ کے صدر صاحب اپنے بچوں کو نمازوں پر لاتے ہیں تو یہی رویہ ہر ناصر کا ہونا چاہیے۔ نماز عشاء پر انصار کی سو فیصد حاضری ہونی چاہیے۔ انصار اللہ نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے بیوی بچوں کی بھی اصلاح کرنی ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنا دینی علم خود بڑھائیں۔ جو نماز سینٹر سے دور رہتے ہیں تو وہ اپنے گھروں میں باجماعت نماز اور درس کا انتظام کریں۔ آپ سب گھروں میں مستعد ہو جائیں تو تربیت کا کام بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس طرف بہت توجہ دیں۔

★ قائد مال نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار اللہ کا بجٹ 7114 یورو ہے اور 480 یورو اجتماع ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو مرکزی شیر ہے وہ علیحدہ جماعت کے پاس رکھو ادیا کریں۔ اس پر آپ کا حق نہیں ہے۔ باقی جو سال کے اختتام پر بچتا ہے وہ ریزرو میں چلا جاتا ہے۔ ریزرو میں چلے جانے کے بعد انصار اللہ آئرلینڈ (Ireland) کی ہی رقم ہوگی لیکن اس پر آپ کو مرکزی منظوری کے بغیر خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک عہدیدار نے عرض کیا کہ میں ایک گاؤں میں رہتا ہوں اور وہاں ہم دو احمدی فیملیز ہیں۔ میں اپنے گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ نماز

ادا کرتا ہوں۔ دوسرے فیملی کے سربراہ عموماً جاب پر ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس دن اپنے کام پر نہ ہوں تو آجایا کریں اور آپ لوگ اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے آنی چاہیے۔ جس ماہ کوئی میٹنگ وغیرہ نہ ہوئی ہو تو رپورٹ میں لکھ دیا کریں کہ اس ماہ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی لیکن رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی ہونی چاہیے۔

★ قائد اشاعت اور قائد تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ leaflets کی تقسیم کے لئے بھرپور طریق سے کارروائی ہونی چاہیے، ابھی صرف دو ہزار تقسیم ہوئے ہیں۔ اس میں جو سال کے اندراج کی غلطی ہے وہ انصار سے درست کروا کر تقسیم کروائیں۔ چھوٹا ملک ہے۔ یہاں تو چند سالوں میں ہر فرد تک احمدیت کا پیغام پہنچ جانا چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ آج جو نمونہ قائم کریں گے وہ پیچھے آنے والوں کے لئے نمونہ ہو جائے گا۔ ”نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“ پر ہر ناصر غور کرے تو پھر علم ہو گا کہ کون اپنے اس عہد میں کتنا پیچھے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آپ خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ طاقت دیتا ہے اور جو کمزوریاں رہ جاتی ہیں وہ اللہ کے فضل سے دور ہو جاتی ہیں۔ عاجزی اور محنت سے کام کرتے رہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں صوبہ سرحد میں احمدیت بہت پھیلی تھی لیکن بعد میں ان گھروں میں احمدیت میں کمزوری آتی گئی اور پھر بعض خاندان پیچھے ہٹ گئے۔ ان لوگوں کے گھروں میں اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور لٹریچر پڑا ہوا ہے۔ لیکن احمدیت آگے چلی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں نے تربیت نہیں کی۔ جو لوگ احمدی ہوئے تھے وہ خود تو قادیان جاتے تھے اور جلسوں میں شامل ہوتے تھے لیکن اپنی عورتوں کو نہیں لے کر جاتے تھے جس کی وجہ سے عورتوں کی تربیت نہ ہو سکی۔ اور پھر آگے ان کی اولادیں بھی تربیت سے محروم رہیں اور غیروں میں رشتے ہونے بھی شروع ہو گئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ یہ خاندان احمدیت سے دور ہوئے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے کہ لجنہ مستعد ہے لیکن انصار اللہ کی ذمہ داری بھی بہت بڑی ہے۔ انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف پوری توجہ دینی چاہیے۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ آئرلینڈ مورخہ 19 ستمبر 2010ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 5 نومبر 2010ء)

براہِ راست باتیں سن کر ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں

”ستمبر، اکتوبر کے مہینے اکثر ہماری ذیلی تنظیموں، یعنی اکثر ممالک کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے مہینے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اور اسی طرح اگلے جمعہ انصار اور لجنہ کے اجتماعات بھی شروع ہونے ہیں۔

گزشتہ تقریباً 27، 28 سال سے یو کے (U.K.) کے اجتماعات میں خلیفہ وقت کی شمولیت اجتماعات کا حصہ بن چکی ہے۔ ربوہ سے، پاکستان سے خلیفہ وقت کی ہجرت سے پہلے تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں خلیفہ وقت کی شمولیت ہوتی تھی اور پاکستان سے تمام متعلقہ ذیلی تنظیموں کے نمائندے اجتماعات میں شرکت کیا کرتے تھے جس سے ربوہ کی رونقیں بھی دوبالا ہو جایا کرتی تھیں۔ خاص طور پر خدام اور اطفال کو اس زمانہ میں ایک خاص شوق اور لگن ہوتی تھی اور اجتماع کا انتظار رہتا تھا۔ خیموں میں رہائش ہوتی تھی۔ ہر مجلس اپنی اپنی چادریں لا کر عارضی خیمے بنایا کرتی تھی۔ باقاعدہ اس طرح کے ٹینٹ، خیمے نہیں تھے جیسے یہاں مل جایا کرتے ہیں بلکہ بستروں کی چادروں سے ہی خیمے بنائے جاتے تھے اور ان خیموں میں رہائش ہوتی تھی۔ ہر مجلس یا خیمے میں رہنے والا ہر گروپ جو ہے وہ اپنی اپنی چادریں لاتا تھا اور یوں رنگ برنگے اور پھول دار اور قسما قسم کے خیمے وہاں رہائش گاہ میں بنے ہوتے تھے۔ اکتوبر کے مہینے میں پاکستان میں عموماً موسم اچھا رہتا ہے۔ بارشیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے گزارہ ہو جاتا تھا۔ اگر یہاں کا موسم ہو تو شاید گزارہ نہ ہو سکے بلکہ شاید کا کیا سوال ہے گزارہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بہر حال یو کے (U.K.) کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع نے مجھے بچپن اور جوانی کے اجتماعات کی یادیں دلادی تھیں اور ساتھ ہی ان مظلوموں کی یاد بھی جو ظالموں کے ظالمانہ قوانین کا شکار ہو کر اپنے اس حق سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں کہ اپنی اصلاح، تربیت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر کے لئے جمع ہو کر اس مجلس اور اجتماع کا انعقاد کر سکیں۔ بہر حال میں بھی اور آپ بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن یہ

ظلم بھی اور ظالم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر، استقامت اور دعا سے کام لیتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اجتماع کے حوالہ سے یہ باتیں جو ہیں مجھے ان کا ذکر اصل میں تو اجتماع کے موقع پر کرنا چاہیے تھا۔ اور ہر سال میں اجتماع کی مناسبت سے متعلقہ ذیلی تنظیموں کو ان کے حوالہ سے مخاطب بھی ہوتا ہوں۔ لیکن مجھے اس دفعہ خیال آیا کہ جمعہ پر اس حوالے سے بھی ذکر کر دوں۔ کیونکہ ایک تو پاکستان کے مرکزی اجتماع میں افتتاحی اور اختتامی خطابات خلیفہ وقت کے ہوتے تھے۔

دوسرے اجتماع کے موقع پر جو میری اختتامی تقریر ہوتی ہے، وہ عموماً براہ راست ایم۔ ٹی۔ اے سے نشر نہیں ہوتی بلکہ کچھ دنوں کے بعد ہفتہ دس دن بعد نشر ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کو ایک بڑی تعداد نہ سن سکتی ہو۔

تیسرے جہاں جہاں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں وہ اس خطبہ کو اپنے لئے بھی پیغام سمجھتے ہوئے ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور پاکستان کے مظلوم احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اور چوتھے جہاں جہاں نئی جماعتیں یا ذیلی تنظیمیں اور مجالس قائم ہو رہی ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے براہ راست باتیں سن کر ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 494-495)

ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے

سے وابستہ ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”آج مجالس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ یو کے (U.K.) کے اجتماعات شروع ہو رہے ہیں۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں۔ یہ دونوں تنظیمیں اپنی اہمیت کے لحاظ سے بڑی اہم تنظیمیں ہیں اور جماعتی ترقی اور تعلیم و تربیت اور اگلی نسل کو سنبھالنے میں عورت اور مرد خاص طور پر وہ جو چالیس سال سے اوپر کی عمر کے ہیں، بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر اپنی اس ذمہ داری کو ہماری عورتیں اور مرد حقیقی رنگ میں محسوس کر لیں اور جو ذمہ داریاں مرد اور عورت پر ہیں ان پر بھرپور طور پر توجہ دیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں تو اگلی نسل کے جماعت سے جڑے رہنے اور ان کے اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے کی ضمانت مل سکتی ہے۔ جہاں تک جماعتی ترقی کا سوال ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور اس بات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اسی طرح وعدہ ہے جیسا کہ آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے تسلی دلائی تھی کہ آخری زمانے میں آپ کے غلام صادق کے مبعوث ہونے کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور دور شروع ہو گا، اس میں اسلام کا آخری غلبہ ہو گا۔ پس یہ ترقی تو جماعت کا مقدر ہے، انشاء اللہ۔ راستے کی مشکلات بھی ہوتی ہیں جیسا کہ دوسری الہی جماعتوں کو ہوئیں، امتحانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت احمدیہ کو بھی وقتاً فوقتاً مختلف جگہوں پر ان مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ آگئیں بھڑکائی جاتی ہیں لیکن یہ آگئیں اللہ تعالیٰ ٹھنڈی کر دیتا ہے۔ اور نہ صرف ٹھنڈی کر دیتا ہے بلکہ مومن ان تکالیف اور مشکلات میں سے جب گزرتا ہے تو اس سونے کی مانند ہوتا ہے جو آگ میں پڑ کر کندن بن کر نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو خود بھی قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ میں آزمائشیں بھی کرتا ہوں، امتحان بھی لیتا ہوں۔ فرماتا ہے کہ أَحْسِبَ النَّاسَ أَن يُثْرَكُوا أَن

يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (العنکبوت: 3) کیا اس زمانے کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہو گا اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟

پھر فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (العنکبوت: 4) جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کو بھی ہم نے آزمایا تھا اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کے لئے آزماتا ہے۔ کبھی کسی قسم کے امتحان سے گزارتا ہے اور کبھی کسی اور قسم کے امتحان سے گزارتا ہے۔ یہ امتحان ایمان میں جو مضبوط لوگ ہیں ان کے تعلق میں اضافہ کرتا ہے۔ ان کا مضبوط ایمان بڑھا دیتا ہے اور جو کمزور اور معترض ہیں جو کہ کسی نہ کسی رنگ میں اعتراض میں مصروف رہتے ہیں، وہ لوگ ہر جماعت میں کچھ نہ کچھ ہوتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض ہوتے ہیں۔ چھوٹے عہدے داروں پر اعتراض ہوتے ہیں۔ بڑے عہدے داروں پر اعتراض ہوتے ہیں اور پھر یہ اعتراض جو شروع ہوتے ہیں تو بڑھتے بڑھتے ان لوگوں کے ایمان کے لئے بھی خطرہ اور ابتلا بن جاتے ہیں اور اگر اللہ کا خاص فضل نہ ہو تو پھر بعضوں پہ ایک صورت ایسی بھی آ جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کی صداقت پر ہی شک کرنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح مخالفین کی طرف سے تکالیف اور دشمنیاں کمزور ایمان والوں کو ابتلاؤں میں ڈال دیتی ہیں۔ پس مومن کا امتحان اس کو مزید صیقل کرنے کے لئے ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کے لئے ہے اور من حیث الجماعت، جماعت کے لئے کامیابی کے نئے راستے کھولنے کے لئے ہے، نہ کہ مغلوب کرنے کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جو لوگ خدائی امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں پھر ان کے واسطے ہر طرح کے آرام و آسائش رحمت اور فضل کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد 5 صفحہ 460 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تکالیف کا نتیجہ تھا کہ مکہ فتح ہو گیا۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 299 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

ابتلاء... جماعتوں کیلئے فتوحات کے دروازے کھولنے کے لئے ہیں

پس یہ ابتلاء انبیاء اور انبیاء کی جماعتوں کے لئے فتوحات کے دروازے کھولنے کے لئے ہیں۔ اگر ہم اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے جو بھی ابتلاء اور امتحان آئیں گے، ان میں سے کامیابی سے گزرنے کی کوشش کرتے رہے تو رحمت اور فضل کے دروازے ہم پر بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ جب اللہ تعالیٰ نے کَتَبَ اللّٰهُ لَا غَلْبَ لَنَا وَدُسَيْنِ (المجادلہ: 22) فرمایا تو ساتھ ہی فرمایا کہ یہ یقین غلبہ اس لئے ہے کہ لَئِنْ اللّٰهُ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ: 22) کہ یعنی اللہ تعالیٰ قوی ہے، مضبوط ہے اور تمام طاقتوں والا ہے۔ وہ عزیز ہے۔ وہی ہے جو اپنی تمام صفات کی وجہ سے قابلِ تعریف ہے۔ وہ ناقابلِ شکست ہے اور ہر چیز پر غالب ہے۔

پس یہ ہمیشہ ہمیں اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق غالب تو انشاء اللہ تعالیٰ آنا ہے۔ راستے کی مشکلات ناکامی کی نہیں بلکہ کامیابی کی علامت ہیں۔ اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف نظر رکھیں گے، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اس نظام کا حصہ بنائے رکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات دیکھیں گی۔ اگر ہم میں سے کوئی عمر کے اس حصے میں پہنچا ہوا ہے جہاں بظاہر زندگی کا کچھ حصہ نظر آرہا ہے، بڑی عمر ہے، ویسے تو کسی کا نہیں پتہ کہ کب قضا آجائے، لیکن بہر حال بڑی عمر کے لوگوں کو زیادہ فکر ہوتی ہے۔ جو اس میں بھی پہنچا ہوا ہے تو جس طرح بچوں کی دنیاوی

بہتری کے لئے بڑی عمر کے لوگوں کو فکر ہوتی ہے، بڑا تردد ہوتا ہے، اسی طرح اسے دینی حالت کی بہتری اور جماعت سے اپنی نسلوں کو جوڑے رکھنے کے لئے بھی فکر ہونی چاہیے۔ دنیاوی بہتری کے سامان کرنے کے لئے، بچوں کے لئے جائیداد، مکان، بہتر تعلیم یا کام کی ان کو فکر ہوتی ہے۔ بڑے لوگ دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں۔ تو اسی طرح ان کی بچوں کی روحانی اور اخلاقی حالت کی بہتری کے لئے بھی فکر ہونی چاہیے۔ یہی تقویٰ ہے اور یہی اس عہد کا حق ادا کرنے کی کوشش ہے جو ہم اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں دہراتے ہیں۔

پس یاد رکھنا چاہیے کہ جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور اسلام کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ ناقابل شکست اور غالب ہے۔ اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دور لے جاتی ہے، اگر کوئی ابتلا ہمیں یا ہماری اولادوں کو ڈانواں ڈول کرنے کا باعث بن جاتا ہے تو اس سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ دوسروں کو سامنے لے آتا ہے، اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے، نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پس اس اہم بات کو، اور یہ بہت ہی اہم بات ہے، ہمیں ہمیشہ ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں۔

انصار اللہ کی عمر میں آخرت کی فکر ہونی چاہیے

انصار اللہ کی عمر چالیس سال سے شروع ہوتی ہے۔ گویا انصار اللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ صورت ہو تو اس عمر

میں پھر آخرت کی فکر بھی ہونی چاہیے اور یہی ایک ایسے شخص کا، ایک ایسے مومن کا رویہ ہونا چاہیے جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو، یقین ہو اور تقویٰ میں ترقی کرنے کے لئے اس کی کوشش ہو تو پھر اس کی یہ سوچ ہونی چاہیے کیونکہ ایک احمدی نے اپنے عہد میں، عہد بیعت میں اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے کہ اس نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے، تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں، اس لئے اس کو تو عمومی طور پر اور اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انصار اللہ ہیں۔ ایک ایسی عمر ہے جو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کو تو ہر وقت یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہیے۔

عہد بیعت کا خلاصہ

عہد بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ شرک سے اجتناب کرنا، جھوٹ سے بچنا، لڑائی جھگڑوں اور ظلم سے بچنا، خیانت سے بچنا، فساد اور بغاوت سے بچنا، نفسانی جوش کو دبانا، پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنا، تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا، استغفار دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دینا، تسبیح و تحمید کرنا، تنگی اور آسائش ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفا کرنا، قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنا، تکبر نخوت سے پرہیز کرنا، عاجزی اور خوش خلقی کا اظہار کرنا، ہمدردی خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر پیدا کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کا جو اپنی گردن پر ڈالنا۔ یہ ہے خلاصہ شرائط بیعت کا۔ پس اگر غور کریں تو یہ باتیں ایک انسان میں تقویٰ میں ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی ایک احمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توقع فرمائی ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ ایک انسان میں یہ چیزیں پیدا کی جائیں اور انسان آپ کی بیعت میں آکر تقویٰ میں ترقی کرے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا تعالیٰ پر سچا ایمان، جو گناہ سے بچاتا ہے، پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 100 مطبوعہ ربوہ)

نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ کا نعرہ کیوں لگایا گیا تھا۔ قرآن کریم میں ہمیں دو جگہ اس کا ذکر ملتا ہے، ایک سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (آل عمران: 53) پس جب عیسیٰ نے ان میں انکار کا رجحان محسوس کیا تو کہا کہ کون اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے تو حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے انصار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھا کہ انکار اور کفر میں یہ لوگ بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو پھر آپؑ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے دین کے لئے پکار رہا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ تمہاری بقا اسی میں ہے کہ مجھے قبول کرو اور اللہ کی پہچان کرو اور اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرو۔ آگے بڑھو اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دین کو اختیار کرو۔ اور پھر ان میں سے جو چند حواری تھے وہ آگے آئے اور انہوں نے جب نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہا تو یہ دعا بھی کی کہ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰہِدِیْنَ (آل عمران: 54) کہ اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے اُتارا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم اس رسول کے متبع ہو گئے ہیں۔ پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

رسول کی اتباع کیا ہے؟ اس سے کئے گئے عہد کو پورا کرنا، اس کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنا، اس تعلیم کی سچائی پر کامل ایمان ہونا۔

اور پھر ہم دیکھتے ہیں اس کا دوسرا ذکر سورۃ الصف میں ملتا ہے۔ یہاں فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ كَمَا قَالَ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ لِحَوَارِیِّہٖ مِنْ اَنْصَارِیِّ اِلٰی اللّٰہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاَمَنْتَ طَآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرْتَ طَآئِفَةٌ فَاٰیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّہُمْ فَاَصْبَحُوْا ظَٰہِرِیْنَ (الصف: 15) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ، جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو اللہ کی طرف رہنمائی کرنے میں میرے انصار ہوں۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لائے ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔

پس غلبہ ایمان لانے والوں کا ہوا اور یہی ان کا مقدر ہوتا ہے اور یہی الہی جماعتوں کا مقدر ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں وہی غلبہ حاصل کرتے ہیں۔ یہاں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی مثال دے کر ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے انصار بن جاؤ۔ جب مسیح موعودؑ

کا دعویٰ ہو تو تم بھی ایمان لانے والے گروہ میں شامل ہو جانا، انکار کرنے والے گروہ میں شامل نہ ہونا۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ آج ہمیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے گروہ میں شامل فرمایا ہے۔ تو پھر اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی مکمل پیروی کریں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین دنیا میں پھیلا سکیں، اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اپنی نسلوں میں وہ ایمان پیدا کریں اور کرنے کی کوشش کریں جن سے آگے پھر انصار اللہ کی جاگ لگتی چلی جائے، ایک کے بعد دوسرا مددگار پیدا ہوتا چلا جائے۔ اور اس کی جاگ تبھی لگ سکتی ہے جب ہم اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھیں اور اس کی ہر شق کے نمونے اپنی اولادوں کے سامنے پیش کرنے والے بن جائیں۔ تبھی یہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ جاری رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے کچھ عرصہ یا نسلوں بعد تو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور تعلیم کی پیروی ختم ہو گئی تھی، جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ بادشاہوں کے عیسائی ہونے کے ساتھ ہی وہ آزادی تو مل گئی لیکن کچھ عرصے بعد موحدین کی جو تعداد تھی وہ کم ہوتے ہوتے تقریباً ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی ذات تو پیچھے چلی گئی اور اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ظالمانہ طور پر خدا تعالیٰ کے مقابلے پر لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ لیکن مسیح محمدی کے ماننے والوں نے توحید کے قیام اور اس کو اپنی نسلوں میں جاری رکھنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے اور وہ روحانی غلبہ حاصل کرنا ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے پیغام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دنیا میں پھیلانے کا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اہتمام فرمایا ہے، اس پیغام کو مسیح اور مہدی کے انصار بن کر دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور پھر اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ اپنی اولاد کے دل میں بھی اس دین کی عظمت

کو اس طرح قائم کرنا ہے کہ ان میں سے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے والے پیدا ہوتے چلے جائیں اور یہ تعداد پھر بڑھتی چلی جائے یہاں تک کہ دنیا پر اسلام کا ایک نئی شان کے ساتھ غلبہ ہم دیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پہلی چیز اپنی شرائط بیعت میں ہمارے سامنے رکھی ہے وہ شرک سے اجتناب ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159۔ اشتہار ”تکمیل تبلیغ“ 12 جنوری 1889ء۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

مسیح موسوی کے حواریوں کا جو اثر تھا اس معیار تک قائم نہیں رہا جہاں نسلًا بعد نسل وہ موحدین پیدا کرتے چلے جاتے، اس لئے کچھ عرصے کے بعد ان کی نسلیں شرک کے پھیلانے کا باعث بن گئیں۔ اس لئے کہ انہوں نے تعلیم پر عمل نہیں کیا اور ان کے ایمانوں میں کمزوری پیدا ہوتی چلی گئی۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق آہستہ آہستہ کم ہو گیا اور دنیا داری ان کا مقصود اور مطلوب ہو گئی۔ پس مسیح محمدی کے غلاموں نے خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق کو نہ اپنی ذات میں کم ہونے دینا ہے نہ اپنی نسلوں میں کم ہونے دینا ہے، ورنہ پہلے حواریوں کی طرح یا ان کی نسلوں کی طرح ایمانی کمزوری پیدا ہوتے ہوتے شرک کی حالت پیدا ہو جائے گی۔ اور اب دیکھ لیں جو دوسرے مسلمان ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو مسلمان کہلانے کے باوجود قبروں اور پیروں اور اس قسم کے شرکوں میں مبتلا ہوئے ہوئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے ہمیں حقیقی اسلامی تعلیم بتا کر اس قسم کے شرکوں سے محفوظ رکھا۔

بچوں کی بچپن سے تربیت و نگرانی کی ضرورت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اعلیٰ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ہر احمدی کو اور جماعت میں شامل ہونے والے کو یہ فرمایا کہ اگر میری بیعت میں آنا چاہتے ہو تو شرک سے بچنے کے بعد یہ عہد کرو کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتے رہو گے۔ پس ہمیں دیکھنا ہے کہ خدا نے نمازوں کے بارے میں کیا حکم دیا

ہے۔ سورۃ فاتحہ میں فرمایا اِنَّكَ تَعْبُدُ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی دعا سکھائی کہ تیرے حکم کے مطابق تیری عبادت کرنے کے لئے تیری مدد کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم کچھ نہیں۔ اس لئے اِنَّكَ تَسْتَعِينُ، تجھ سے مدد بھی مانگتے ہیں۔ پس جب ایک عاجزی کے ساتھ عبادت کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کی طرف توجہ رہے گی تو پھر نماز کا یُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ (البقرہ: 4) کا حکم بھی سامنے آجائے گا اور پھر نمازوں کے قیام کے نمونے قائم ہوں گے۔ یعنی پانچ وقت نمازوں کے اوقات میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُومُوا لِلّٰهِ قَنِتًیْنِ (البقرہ: 239) کہ نمازوں اور خصوصاً درمیانی نماز کا خیال رکھو۔ پس نمازوں کا خیال رکھنا اور اس کی نگرانی کرنا ایک مومن پر فرض ہے۔ اور خاص طور پر وہ نماز جو ہمارے کاموں کے دوران، ہماری مصروفیات کے دوران، ہماری تھکاوٹ اور نیند کے اوقات میں آتی ہے، اس کا خیال رکھنا خاص طور پر ضروری ہے۔ اب اس ایک حکم میں ہی تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم آگیا ہے۔ ہر شخص کے لئے اس کی صَلٰوةِ الْوُسْطٰی کی حفاظت اسے عمومی طور پر نمازوں کی طرف متوجہ رکھے گی۔ اور پھر نمازوں کی یہ حفاظت نہ صرف ایک مومن کے لئے اس کے ایمان میں اضافے کا باعث بنے گی بلکہ نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے نمازوں کی ادائیگی اس کی نسل کے لئے پاک نمونہ قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اولاد کو بھی دعاؤں کا وارث بناتے ہوئے ان کے نیک مستقبل کی حفاظت کا سامان بھی کرتی چلی جائے گی۔ نمازوں کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ بہت سے لوگ جو خاص طور پر انصار اللہ کی تنظیم میں پہنچے ہوئے ہیں نمازیں تو پڑھنے ہیں لیکن ان کی اولادیں ان سے نالاں ہیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی بھی ماں باپ کا فرض ہے۔ لیکن اس فرض کے ادا کرنے کے لئے بچوں کی بچپن سے تربیت اور نگرانی کی ضرورت ہے۔ بچپن میں جب اہمیت کا نہ بتایا جائے تو بچہ جب جوانی کی عمر میں قدم رکھتا ہے خاص طور پر لڑکے تو پھر ان پر بعض والدین ضرورت سے زیادہ سختی کرتے ہیں، کئی بچے مزید بگڑ جاتے ہیں۔ پھر ماں باپ کو شکوہ ہوتا ہے کہ بچے بگڑ رہے ہیں۔ پھر بعض دفعہ ایسی صورت

ہوتی ہے کہ نمازوں کی ادائیگی میں تو بظاہر باپ بڑا اچھا ہوتا ہے لیکن بیوی اور بچوں کے ساتھ اس کے سلوک کی وجہ سے بچے نہ صرف باپ سے دور ہٹ جاتے ہیں بلکہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے باپ کو اس کی نمازوں نے اتنا خشک مزاج اور سخت طبیعت کا کر دیا ہے اور وہ نمازیں پڑھنے سے انکاری ہو جاتے ہیں۔ یا اگر انکاری نہیں ہوتے تو نہ پڑھنے کے سو بہانے تلاش کرتے ہیں۔

ایسی نمازیں ادا ہوں جو ہر قسم کے اخلاق کو مزید صیقل کرنے والی ہوں

پس نمازوں کی حفاظت اور اس کا حق ادا کرنا یہ بھی ہے کہ ایسی نمازیں ادا ہوں جو ہر قسم کے اخلاق کو مزید صیقل کرنے والی ہوں۔ بیویوں کے بھی حقوق ادا ہو رہے ہوں اور بچوں کے بھی حقوق ادا ہو رہے ہوں۔ چالیس سال کی عمر جیسا کہ میں نے کہا بڑی پختگی کی عمر ہے لیکن اس عمر میں اگر ہم جائزے لیں تو بہت سے ایسے لوگ نکل آئیں گے جو اپنی نمازوں کی بھی حفاظت نہیں کرتے، اپنے فرائض کو ادا نہیں کر رہے ہوتے، تو پھر اپنے بچوں سے کس طرح امید رکھ سکتے ہیں کہ وہ نیکیوں پر قائم ہوں۔ یا ان کی کیا ضمانت ہے کہ وہ احمدیت کے ساتھ جڑے رہیں گے۔

فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد اور نوافل کی طرف بھی توجہ دو

ہم اپنے شہداء کا ذکر سنتے ہیں۔ ایک چیز خصوصیت سے ان میں نظر آتی ہے۔ عبادت اور ذکرِ الہی کی طرف توجہ۔ جس طبقہ کے لوگ بھی تھے ان کی اس طرف توجہ تھی اور اپنے بچوں سے انتہائی پیار کا تعلق اور ان کو دین سے جوڑے رکھنا۔ اور بچوں پر بھی ان کی باتوں کا ایک نیک اثر تھا۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو انصار اللہ ہونے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ پس میں پھر انصار اللہ سے کہتا ہوں کہ اگر وہ انصار اللہ کا حق ادا کرنے والے بننا چاہتے ہیں تو اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی نہ صرف خود حفاظت کریں بلکہ اس کا حق اپنی نسلوں میں عبادت کرنے والے پیدا کر کے ادا کریں۔ پھر آپ نے اپنی شرائط بیعت میں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد اور نوافل کی طرف بھی توجہ دو۔ پینسٹھ ستر سال کی عمر کو پہنچ کر تو شاید ایک تعداد تہجد پڑھتی بھی ہو اور ان کو خیال بھی آجاتا ہو۔ لیکن انصار کی جو ابتدائی عمر ہے اس میں بھی تہجد کی

طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یقیناً ایک تعداد ہے جو تہجد کا التزام کرنے والی ہے۔ بلکہ خدام میں بھی ہیں۔ لیکن انصار میں یہ تعداد اکثریت میں ہونی چاہیے۔ انصار اللہ کا نام جو چالیس سال سے اوپر کی مردوں کی تنظیم کو دیا گیا ہے اور جو پیغامِ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کے اعلان میں ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر غیر معمولی قربانی پیش کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور دین کے قیام کے لئے ہم اپنی ہر کوشش اور ہر صلاحیت اور ہر ذریعہ بروئے کار لانے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے کہ دین کا پھیلاؤ تو دعاؤں کے ذریعے سے ہونا ہے، تبلیغ کے ساتھ ساتھ دعاؤں نے ایک بہت بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ پس دعاؤں کی طرف ایک خاص جوش کے ساتھ ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ کی عمر ایک تو پختہ عمر ہے اس میں عارضی اور جذباتی کوششوں پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنے مستقل جائزے لیتے ہوئے اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کا ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ دعاؤں کا حق، نمازوں اور نوافل کے ذریعے ہی صحیح طور پر ادا ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت ہر صورت میں روزانہ کرنی ہے

پھر آپؐ نے فرمایا کہ ایک احمدی قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ قرآن حکیم کی حکومت قبول کرنے کے لئے اس سے ایک خاص تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس کلام کو روزانہ پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہر شخص اس بات کی پابندی کرے کہ میں نے قرآن کریم کی تلاوت ہر صورت میں روزانہ کرنی ہے۔ اسی طرح لجنہ ہے، خواتین ہیں، ان کا بھی فرض ہے۔ یہ حکم صرف انصار اللہ کے لئے نہیں ہے۔ جماعت کے ہر فرد کے لئے ہے اور خاص طور پر وہ لوگ، عورتیں اور مرد جنہوں نے اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے ان پر خاص فرض ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں اور روزانہ تلاوت کریں۔ پھر اس کا ترجمہ بھی سمجھنا ہے۔ تو جہاں ہم میں سے ہر ایک اس وجہ سے اپنے علم میں اضافے اور برکات سے فیض یاب ہونے کے سامان کر رہا ہو گا وہاں یہ پاک نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر کے انہیں بھی خدا تعالیٰ کے اس کلام سے تعلق جوڑنے کا سامان کر رہا ہو گا۔

یہ شرائط بیعت کا خلاصہ جو میں نے بیان کیا ہے، جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں یہ ایک احمدی کا کم از کم معیار ہے اور انصار اللہ کو تو ان باتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسی طرح ہماری عورتیں ہیں وہ گھر کی نگرانی کی حیثیت سے اسی طرح اپنے بچوں کی تربیت کی ذمہ دار ہیں جیسے مرد بلکہ مردوں سے بھی زیادہ۔ کیونکہ بچے کی ابتدائی عمر جو ہے ماں کے قرب میں اور اس کی گود میں گزرتی ہے۔ سکول جانے والا بچہ ہے۔ وہ بھی گھر میں آکر ماں کے پاس ہی اکثر وقت رہتا ہے۔ تو ماؤں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر ماؤں کی اپنی دینی تربیت ہے۔ ان کو خود دین کا علم ہے تو بچے ایسے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں جہاں اِکادُکا استثناء کے علاوہ عموماً بچوں کو دین سے گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ ایسی ہی عورتوں کے متعلق ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض عورتیں بسبب اپنی قوتِ ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ فضیلت کے متعلق مردوں کا ٹھیکہ نہیں۔ جس میں ایمان زیادہ ہو وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 268 مطبوعہ ربوہ)

اگلی نسل کی تربیت میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے

... تو ہماری تو ہر عورت کو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مرد اور عورت میں ایک دوڑ ہو۔ دونوں طرف سے نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کی ایک کوشش ہو۔ جب یہ صورت پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ نئی نسل کس طرح خدا تعالیٰ کے قریب ہوتی چلی جائے گی۔ یہ شرائط بیعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے بیان فرمائی ہیں، ان میں یہ تخصیص کوئی نہیں ہے کہ یہ مردوں کے لئے ہیں اور عورتوں کے لئے نہیں۔ بلکہ ہر دو اور ہر طبقے کے لئے ہیں۔ پس جو بھی ان نیکیوں پر قدم مارنے والا ہو گا وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بن کر اپنی دنیا و عاقبت سنوار لے گا اور اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کی حفاظت اور تقویٰ پر چلنے کے سامان کر لے گا۔ پس عورتوں کو بھی ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بچوں کی تربیت میں مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے تعاون

کرتے ہوئے، ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے ہوئے، اگلی نسل کی تربیت میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ مرد یا عورت جو بھی اپنے فرض کو ادا نہیں کرے گا وہ اپنے عہد کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اس زمانے کے امام کے ساتھ سچا اور حقیقی وفا اور اطاعت کا تعلق پیدا ہو اور ہم آپ کی توقعات اور تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

”یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تم مداہنہ سے دوسری قوموں کو ملو“۔ یعنی کمزوری دکھاتے ہوئے، اپنے مذہب چھپاتے ہوئے، کسی قسم کے احساس کمتری کی وجہ سے اگر تم ملو تو فرمایا کہ ”تو کامیاب نہیں ہو سکتے“۔ یعنی کبھی کمزوری نہیں دکھانی چاہیے، نہ اپنا دین چھپانا چاہیے، نہ اپنی دینی تعلیم پر کسی قسم کی شرمساری ہونی چاہیے۔ بلکہ تبلیغ کے میدانوں میں تبلیغ بھی کھل کر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اسی سے کامیابی ملنی ہے۔ فرمایا ”خدا ہی ہے جو کامیاب کرتا ہے۔ اگر وہ راضی ہے تو ساری دنیا ناراض ہو تو پرواہ نہ کرو۔ ہر ایک جو اس وقت سُنتا ہے یاد رکھے کہ تمہارا ہتھیار دُعا ہے اس لئے چاہیے کہ دعا میں لگے رہو۔ یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ۔“ گناہ اور برائیاں جو ہیں، بد عملیاں جو ہیں ان کو نصیحتیں دور نہیں کر سکتیں۔ خود انسان کے اندر ایک احساس پیدا ہو اور پھر دعا ہو تو اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اور اپنی نسلوں کے لئے بھی آپ دعا کر رہے ہوں گے تو اس سے بھی ان کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ ”اس کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دُعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دُعاؤں سے ہو گا۔

ہماری جماعت کو چاہیے کہ راتوں کو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِی

اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن: 61)۔ عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دُعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اس لئے اس سے پرے نہیں جاسکتے۔ اصل دُعا دین ہی کی دُعا ہے۔“ اور ایک دوسری جگہ یہ بھی آتا ہے کہ اور اصل دین دُعا میں ہے۔ فرمایا: ”لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گناہگار ہیں یہ دُعا کیا ہوگی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی۔ یہ غلطی ہے۔“ اس بارے میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑوں پر ہوتی ہے اور دھونے سے دور کی جاتی ہے۔ پس گناہ کوئی مستقل چیز نہیں ہے۔ گناہ کو دھویا جاسکتا ہے، اگر ارادہ ہو اور دعاؤں کی طرف توجہ ہو تو صاف کیا جاسکتا ہے۔ فرمایا: ”بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آسکتا ہے۔“ گناہوں پر انسان غالب آجاتا ہے اس لئے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ”دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن جب وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو وہ بہر حال آگ کو بجھا دیتا ہے اس لئے کہ فطرتاً برودت اس میں ہے۔“ ٹھنڈے کرنے کی جو اس کی خصوصیت ہے وہ اس پانی کی ہے۔ ”ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے، ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے۔ وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی۔ اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں، رو کر دُعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 132-133 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سر بلندی کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام کے پیغام کو ہم جرات کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بھی پیدا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 2010ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 505-515)

صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ کا دلچسپ اور دلنشین انداز میں تذکرہ

تَشْهَدُ، تَعُوْذُ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اس وقت میں صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ روایات پیش کروں گا جو رجسٹر روایات صحابہؓ میں سے ہیں لی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے مقام پر بھی روشنی پڑتی ہے اور ان صحابہؓ کی پاک فطرت اور دین کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام جاننے کی جستجو کا بھی پتہ چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کی رہنمائی فرمائی اس میں یہ باتیں بھی آئیں گی۔

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؒ

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؒ جو میاں محمد بخش صاحبؒ گوجرانوالہ کے بیٹے تھے اور جو پیدائشی احمدی تھے، یہ کہتے ہیں کہ لاہور میں حضرت اقدس کا ایک لیکچر ہوا۔ میں بمع والد صاحب کے گیا۔ حضور ایک مکان کے برآمدے میں تقریر کر رہے تھے۔ آگے ایک بڑا صحن تھا جو بالکل بھرا ہوا تھا۔ باہر مخالفین از حد شور مچا رہے تھے اور اندرائیٹیں اور روڑے پھینک رہے تھے۔ لوگوں کو اندر آنے سے روکتے تھے۔ میں اور والد صاحب تقریر سننے کے لئے بیٹھ گئے۔ دوران تقریر میں میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور بعض اوقات ٹھہر ٹھہر کر بولتے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ حضرت اقدس اس طرح تقریر کر رہے ہیں جیسے پہلوان کشتی لڑتے ہیں۔ یہ انبیاء کا کام نہیں۔ (یہ اعتراض ان کے دل میں پیدا ہوا) تو والد صاحب نے اس وقت حافظ محمد لکھو کے والے کا یہ شعر پڑھا۔ پنجابی کا شعر ہے

بولن لگے اڑ کر بولے، پٹاں تے ہتھ مارے۔ (یعنی جب بولتا ہے تو زبردست بولتا ہے اور رانوں پر ہاتھ مار کر بولتا ہے۔) تو ان کے والد صاحب کہنے لگے تم جس بات پر اعتراض کر رہے ہو، یہ تو حضور کی صداقت کا نشان ہے۔ اس پر میں خاموش ہو گیا اور گھر میں آکر ”احوال الآخرۃ“ میں سے وہ شعر دیکھا۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض اور وسوسے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں لیکن جن کو خدا تعالیٰ بچانا چاہتا ہے ان کو فوراً دور کرنے کے انتظام بھی فرما دیتا ہے۔ اب ان کے والد صاحب کو یہ شعر یاد تھا فوراً انہوں نے بیان کر دیا۔ سو یہ سوچنا کہ اس زمانہ کے لوگ کم علم تھے، درست نہیں۔ بڑی تحقیق کے بعد وہ لوگ بیعت میں شامل ہوتے تھے۔ یا خواہوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کراتا تھا تو وہ لوگ بیعت میں شامل ہوتے تھے۔

حضرت میاں میراں بخش صاحب ٹیلر ماسٹر

پھر حضرت میاں میراں بخش صاحب ولد میاں شرف الدین صاحب ٹیلر ماسٹر تھے یہ روایت کرتے ہیں کہ میں جب دوکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستے میں اپنے بھائی غلام رسول سے ملا کرتا تھا۔ ان کے ساتھ سلسلے کی باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے ان کو جھوٹا کہا کرتا تھا لیکن جب گھر آکر سوچتا تو نفس کہتا کہ کورا ان پڑھ ہے۔ (بالکل ان پڑھ ہے) مگر اس کی باتیں لا جواب ہیں۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے، کچھ لٹریچر دیا، پمفلٹ دیئے جو میں نے پڑھے۔ ان کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اس پر میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اپنی چارپائی سے اٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ باری کھلی ہے (یعنی کھڑکی کھلی ہے)۔ میں حیران ہوا کہ آج کھڑکی کیوں کھلی ہے۔ میں جب باری کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے تھے۔ میں نے سوال کیا کہ یہ کون سی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں انہوں نے جواب دیا یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے ہی لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو میں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے۔ میں نے ان کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں کہ میں نے خیال کیا کہ شاید میں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا یہ انہی کا اثر ہے۔ مگر جب میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کون سی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو۔ میاں غلام

رسول نے اس کے ہاتھ سے یہ کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے یہ کتاب آپ کے لئے ہی میں لایا ہوں یہ آپ لے لیں۔ میں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر میں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ کیا اب بھی تمہیں کوئی شک و شبہ باقی ہے؟ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شک و شبہ باقی نہیں اس لئے میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: تو یہ لوگ تھے جن میں سعادت تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت بھی مانگتے تھے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی بھی فرماتا تھا اور یہ نظارے ہمیں آج بھی بہت سی جگہوں پر نظر آتے ہیں۔

پھر یہی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھے تھے تو میری موجودگی میں وہاں ایک عیسائی لڑکا آگیا۔ اس نے ایک کاغذ پر کچھ اعتراضات لکھے ہوئے تھے اور دل میں یہ بات رکھی ہوئی تھی کہ اگر حضرت صاحب نے ان کے اعتراض کا بغیر دیکھنے کے جواب دے دیا تو میں ان کو سچا سمجھوں گا۔ چنانچہ جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے، میں بھی ساتھ تھا۔ دوران سفر حضرت اقدس نے ایک تقریر کی جو بالکل اس کے جوابات پر مشتمل تھی۔ جب حضور واپس تشریف لائے تو اس لڑکے نے مسجد اقصیٰ میں میری موجودگی میں بیان کیا کہ واقعی میرے سوالات کے جوابات حضور کی تقریر میں آگئے ہیں۔

اس شخص کا چہرہ تو ایسا خوبصورت ہے کہ ہر وقت اس پر نور برستار ہوتا ہے

پھر ایک روایت یہ کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں یہ بات عام مشہور تھی کہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ کوڑھ کی بیماری ہے اور اب تک مخالفین احمدیت اس قسم کے بھی بیہودہ اعتراضات کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں قادیان سے واپس گوجرانوالہ آیا ہی تھا کہ ایک شخص امام الدین نامی درزی جسے لوگ اس کے بُرے افعال کی وجہ سے پھٹکا کہا کرتے تھے، وہ دوڑتے دوڑتے میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جس کا تو مرید ہے، وہ تو کوڑھا ہے۔ اس کے ہاتھ کی انگلیاں گل چکی ہیں اور وہ ہر وقت برقعہ پہنے رکھتا ہے۔ میں نے کہا میں ابھی قادیان سے آرہا ہوں، اس شخص کا چہرہ تو ایسا خوبصورت ہے کہ ہر وقت اس پر نور برستار ہوتا ہے، تم کو یہ کس نے بات بتائی

ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہر حال یہ تو مخالفین کا شیوہ ہے اور کوئی دلیل ہاتھ نہیں آتی تو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت ہے حضرت حکیم عبدالرحمن صاحبؒ ولد حضرت حکیم اللہ دتہ صاحبؒ گوجرانوالہ کی، جنہوں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والد صاحب کو احمدی پایا ہے۔ میرے والد صاحب تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست میں شامل ہیں۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خواب میں دو جنگے دیکھے۔ لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج قیامت کا دن ہے اور تمام مخلوقات اکٹھی ہو رہی ہیں۔ یہ سن کر میں بھی جنگے کی طرف گیا۔ دروازے میں داخل ہوا تو بعض لوگوں نے کہا کہ پہلے بائیں طرف جاؤ۔ جو بھی ادھر سے ہو کر آئے گا اسے دائیں طرف جانے کی اجازت مل سکتی ہے۔ میں اسی طرف گیا تو دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کا دربار لگا ہوا ہے اور بے شمار مخلوق پاس موجود ہے۔ میں نے ملاقات کی، ملاقات کے بعد مجھے اجازت دی گئی کہ اب آپ دائیں طرف جاسکتے ہیں۔ میں بڑا خوش ہوا اور پھر نیند سے بیدار ہو گیا۔

آسمان پر تارے ٹوٹنا حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی علامت ہے

بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک مولوی علاؤ الدین صاحب ہوا کرتے تھے۔ ان کی یہاں قریب ہی ایک مسجد بھی ہے۔ میرے والد صاحب ان کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن عشاء کے وقت وضو کرتے کرتے میرے والد صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آج کل آسمان سے تارے بہت ٹوٹتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ امام مہدی آنے والا ہے۔ آسمان پر اس کی آمد کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ چند دن بعد میں نے حضرت اقدسؑ کا ذکر سنا اور قادیان جا کر بیعت کر لی۔ واپس آکر مولوی صاحب کو بھی کہا کہ میں نے تو بیعت کر لی ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟ مگر وہ خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آہستہ سے بولے کہ میاں بات تو سچی ہے مگر ہم دنیا دار جو ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں تقریباً دس سال کا تھا کہ میرے والد صاحب مجھے قادیان لے گئے اور

قادیان کے ارد گرد سیر کرائی۔ جب ہم مسجد نور کے پاس پہنچے جو کہ ابھی بنی ہوئی نہیں تھی، غالباً بنیادیں رکھی گئی تھیں۔ فرمایا کہ میاں ہم پہلے پہلے جب حضرت اقدسؑ کے ساتھ آیا کرتے تھے تو بالکل جنگل تھا۔ ہم حضورؐ کے لئے کپڑا بچھا دیا کرتے تھے۔ حضورؐ وہاں بیٹھ جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اس وقت آپ لوگ یہاں کائی اور سر کنڈا دیکھتے ہیں، ایک وقت یہاں خوب رونق ہوگی۔

میر مہر غلام حسین صاحبؒ

میر مہر غلام حسین صاحبؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم دونوں بھائی بازار میں جا رہے تھے۔ تمام بستی ہندوؤں کی تھی۔ ایک بوڑھے شخص کو ہم نے قرآن پڑھتے سنا۔ جب ہم واپس آئے تو پھر بھی وہ پڑھ رہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص پکا مسلمان اور بے دھڑک آدمی ہے جو ہندوؤں کی بستی میں قرآن پڑھ رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ بیعت کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی تو پتہ لگا کہ یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں قرآن پڑھتے دیکھا تھا۔

حضرت مہر غلام حسین صاحبؒ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بنام رحیم بخش صاحب قوم درزی ان کی مسجد میں آیا کرتا تھا۔ آکر کہنے لگا کہ مولوی صاحب! آج طبیعت بہت پریشان ہے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو بیان کرنے لگا کہ حامد شاہ ایک فرشتہ اور باخدا انسان ہے اور مسلمان ان کی تعریف کرتے ہیں۔ آج ان سے بہت غلطی ہوئی ہے۔ آج انہوں نے اپنے ماموں عمر شاہ کو کہا ہے کہ ماموں جان آپ کا حضرت ابن مریم کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ بیٹا! میرا تو یہی مذہب ہے کہ وہ زندہ آسمان پر ہیں کسی زمانے میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ماموں صاحب! آج سے آپ میرے امام نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے کہ ایک انسان کو جی و قیوم اور لازوال مانا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سید و مولیٰ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عقیدہ سے بڑی ہتک ہوتی ہے کہ وہ تو زمین میں مدفون ہوں اور حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھائے جائیں۔ عمر شاہ نے اس پر کہا کہ اچھا بیٹا، آپ آگے کھڑے ہوا کریں اور میں پیچھے پڑھا کروں گا۔

میں نے یہ بات سنتے ہی کہا کہ مولوی صاحب! میں نے مان لیا کہ مسیح مر گیا ہے۔ اگر مسیح زندہ ہیں تو توحید میں بڑا فرق آتا ہے۔ آپ یہ مت خیال کریں کہ احمدی ہوں، میں ابھی تک احمدی نہیں مگر مرزا صاحب کی بات ضرور سچی ہے، میں کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جائے۔ مولوی صاحب نے میرے منہ کے آگے ہاتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا مولوی صاحب! کیوں روکتے ہو؟ مولوی صاحب نے کہا کہ اگر آپ کا عقیدہ ہو گیا ہے کہ مسیح مر گیا تو اتنا جوش و خروش دکھانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا مولوی صاحب! مسجد سے نکلتے ہی منادی کرتا چلا جاؤں گا کہ اگر حضرت عیسیٰ آسمان پر ہیں تو محمد رسول اللہ کی ہتک ہے۔ میں نے جاتے ہی اپنے والد صاحب کو سمجھایا اور میرا بڑا بھائی غلام حسین، جو عارف والے کا امیر جماعت ہے وہ دونوں جل کر آگ بگولہ ہو گئے اور میرا نام دجال اور ملعون وغیرہ رکھا۔ مجھے یہ خیال آیا کہ کل جمعہ پر مولویوں وغیرہ کا حملہ ہو گا۔ میں نے رات کے وقت اس احمدی کو، جس کو ہم نے مسجد سے روکا تھا ایک نوکر کے ذریعہ بلایا۔ میں نے اسے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب نے وفات مسیح پر کوئی دلیل بھی دی ہے یا یوں ہی کہہ دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں آیات پیش کی ہیں۔ میں نے حیران ہو کر کہا کہ ہم دن رات قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کیا بات ہے۔ ایک ہی آیت ہمیں بتا دو۔ اس نے ساتویں پارے کی آیت فَلَکُمَا تَوْفِیَّتَنِ بتادی۔ میں نے کہا اب میری تسلی ہو گئی ہے۔ اب کوئی مولوی میرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ فجر کے وقت مولوی غلام حسین صاحب اور مولوی فیض دین صاحب اور دو تین آدمی میرے بھائی کے ہمراہ آئے۔ میں مسجد کے دروازے میں کھڑا تھا کہ یہ جا پہنچے۔ مولوی غلام حسین نے کہا کہ مسیح کے آپ کیوں دشمن ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب! میں نے کیا دشمنی کی؟ وہ کہتے کہ آپ کا بھائی کہتا ہے کہ یہ مسیح کی موت کا قائل ہو گیا ہے۔ میں نے کہا مولوی صاحب کیا کریں وہ تو خود اپنی موت کا اقرار کر رہا ہے اور آپ کی مثال مدعی سست گواہ چست کی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہاں لکھا ہے؟ میں نے کہا قرآن میں۔ وہ کہتے ہیں مگر کون سا قرآن؟ جو مرزا صاحب نے بنا دیا

ہے؟ میں نے کہا مولوی صاحب، ذرا ہوش سے بولیں۔ خدا پر حملہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ تو فرماتا ہے کہ میرے قرآن کی کوئی مثل نہیں لاسکتا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن مرزا صاحب نے بنا دیا ہے۔ کہنے لگے کہاں لکھا ہے؟ میں نے ساتویں پارے کی آیت پڑھی۔ کہتے ہیں مگر ہم تمہیں ایک ہی گُر بتاتے ہیں کہ ان بے ایمانوں کے ساتھ بات نہ کی جائے یعنی احمدیوں کے ساتھ بات نہ کی جائے۔ بلکہ نظر کے ساتھ نظر ملائی جائے تو بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا مولوی صاحب! سچائی کا اثر ویسے ہی ہوا کرتا ہے۔ مولوی صاحب واپس ہو کر چلے گئے۔ میرا بھائی جو مخالف تھا وہ نیروبی میں چلا گیا۔ میں نے بیعت کر لی۔ والد صاحب اور بیوی کو بھی سمجھا لیا۔ گویا سب کو سمجھا لیا۔ بھائی کو نیروبی میں جا کر سمجھ آئی۔ وہ دس ماہ کے بعد واپس چلے آئے اور آتے ہی بیعت کر لی۔ اب خدا کے فضل سے ہمارے محلے میں سو ڈیرہ سو افراد احمدی ہیں۔ بھائی صاحب کی واپسی پر والد صاحب، میر حامد شاہ صاحب اور بھائی صاحب قادیان گئے۔ وہ جب واپس آئے تو ہم چار آدمی تبلیغ کرتے کرتے پیدل چل پڑے اور دستی بیعت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کئی سعید روحیں جو ہیں جو خوف کی وجہ سے چپ ہیں۔ آج بھی اگر یہ پاکستان میں اس قانون کو ہٹا دیں اور احمدیوں کو آزادی سے تبلیغ کرنے دیں تو انشاء اللہ احمدیت میں داخل ہو جائیں گی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری بیوی، بڑا بھائی اس کی بیوی قادیان گئے۔ ہم نے ایک مکان کرائے پر لیا ہوا تحارات کو ہم اس مکان میں رہتے تھے۔ دن کو ہماری مستورات اور بچے حضرت صاحب کے مکان میں رہتے تھے اور ہم مہمان خانہ میں۔ میرے بھائی کی لڑکی کی آنکھیں بچپن سے ہی بیمار رہتی تھیں۔ چونکہ وہ لڑکی حضرت صاحب کے پاس رہتی تھی حضرت صاحب نے اپنے ایک خادم کے ساتھ اس لڑکی کو بھیجا اور فرمایا کہ مولوی صاحب کو جا کر کہو کہ کچھ اس لڑکی کی آنکھوں میں دوائی ڈال دیں (حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول) چنانچہ مولوی صاحب نے کچھ چیز ڈالی پھر عمر بھر اس لڑکی کی نظر خراب نہیں ہوئی۔

سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور ایمان افروز واقعات

حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحبؒ آف گھٹیا لیاں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت اقدسؑ سیالکوٹ تشریف لے گئے تو گھٹیا لیاں میں چونکہ احمدیت کے متعلق ایک رَوِ پیدا ہو چکی تھی، اس لئے یہاں کے سترہ اٹھارہ آدمی گئے تھے اور قریباً سب نے بیعت کر لی تھی۔ بیعت کا واقعہ یوں ہے کہ جس روز حضرت اقدسؑ نے سیالکوٹ جانا تھا ہم اس سے ایک روز پہلے گئے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریمؒ صاحب پانچ سات روز پہلے گئے ہوئے تھے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؒ غالباً ایک دن پہلے گئے تھے کیونکہ میں نے ان کو مسجد میں دیکھا تھا۔ ہم لوگ چوہدری محمد امین صاحب کے ڈیرہ پر اترے ہوئے تھے اور وہ سخت دہریہ تھا۔ مگر چونکہ ہمارے اس کے ساتھ تعلقات تھے، ہم اس کے پاس ٹھہر کرتے تھے۔ وہ حضرت خلیفہ اولؑ کے پاس اپنے اعتراضات لے کر گئے۔ جب واپس آئے تو چوہدری شاہ دین صاحب نے انہیں پوچھا کہ بتاؤ مولوی نور الدین صاحب سے مل آئے؟ (یہ دیکھیں کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے) انہوں نے کہا کہ مذہبی مناظرے کی شطرنج میں دوسرا چالا یہ شخص چلنے ہی نہیں دیتا۔ (حضرت خلیفہ اولؑ کے بارہ میں کہا کہ جب میں کوئی بات کرتا ہوں، یہ دوسری چال مجھے چلنے ہی نہیں دیتا۔ بالکل بند کر دیتا ہے۔) نیز کہا کہ آج مجھے خدا پر ایمان ہو گیا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؑ کی وجہ سے خدا پر ایمان ہو گیا تھا۔ چونکہ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد تھی۔ اس لئے عصر کے وقت ہی تمام شہر کے معززین اور مضافات کے لوگ جوق در جوق سٹیشن پر جانے لگے۔ ہم بھی پہنچ گئے۔ حضورؑ کی گاڑی شام کے وقت سٹیشن پر پہنچی اور جس ڈبے میں حضورؑ تھے اسے کاٹ کر راجیکی سرائے کے پاس لے جایا گیا۔ حضور ایک فٹن پر سوار ہوئے۔ دورویہ قطاروں میں الگ کھڑے تھے اور پولیس گشت کر رہی تھی۔ حضرت صاحبؑ کے ساتھ ایک شخص لیمپ لے کر کھڑا تھا اور کہتا تھا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ بعد میں وہ شخص مجھے ملا اور چونکہ احمدی ہونے کی وجہ سے واقفیت ہو گئی، وہ حکیم عطاء محمد صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ وہاں مولوی عبدالکریم صاحبؒ نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ میں بالکل حضرت صاحبؑ کے پاس کھڑا تھا اور

حضورؐ ہی کی طرف میری توجہ تھی۔ جمعہ کے بعد حضورؐ کے لئے کرسی بچھائی گئی، حضورؐ تشریف فرما ہوئے اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی۔ جس وقت حضورؐ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ بالکل بھولی بھالی شکل کا انسان ہے، یہ تقریریں ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں، ان کی نہیں ہر گز ہو سکتیں۔ مگر جب حضورؐ نے تقریر فرمائی تو میرا شک رفع ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس تقریر میں حضرت نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ وہ رب العالمین ہے، مالک یوم الدین ہے اور چاہتے ہیں کہ گمراہی کے ازالہ کا اللہ کوئی علاج کرے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے علاج کا سامان کیا ہے تو لوگ منکر ہو رہے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ ظالم ہے کہ ایک تو امت گمراہ ہو رہی ہو اور دوسرے ان میں ایک دجال کو بھیج کر انہیں اور گمراہ کرے؟ یہ سوچتے نہیں۔ اس تقریر کا لوگوں پر اس قدر اثر ہوا کہ بے شمار مخلوق نے بیعت کی۔ مجھے چوہدری اللہ دتہ صاحب نے کہا کہ بیعت کرو کیا دیکھتے ہو؟ ان کی تحریک سے میں نے دستی بیعت کر لی۔ اس سے پہلے میں حضرت اقدسؒ کی ہر جمع میں تائید کرتا تھا مگر ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ ہاں ایک بات یاد آئی جب حضرت صاحبؒ فٹن پر سوار ہوئے تو ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا اس نے کہا یہ منہ جھوٹے کا نہیں۔ میرے منہ سے حضرت صاحبؒ کو دیکھ کر بے اختیار یہ کلمہ نکلا کہ اس نے کبھی آسمان کو نہیں دیکھا ہو گا۔ حضرت صاحبؒ کی نظر اس وقت بھی نیچی تھی۔ نظریں ہمیشہ نیچی رکھتے تھے انہوں نے کہا کہ اس کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اتنی نظریں نیچی رکھتے ہیں، کبھی آسمان نہیں دیکھا ہو گا۔

ایک دفعہ حضرت اقدسؒ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ حضورؐ! مکان کے نیچے خلقت بے شمار جمع ہے۔ حضورؐ کو دیکھنا چاہتی ہے۔ حضورؐ نے کھڑکی میں سے چہرہ مبارک باہر نکالا۔ مخلوق اس قدر ٹوٹ پڑی کہ قریب تھا کہ کئی لوگ دب کر مر جائیں۔ اس پر حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضورؐ چہرہ مبارک اندر کر لیں ورنہ کوئی حادثہ ہو جائے گا۔ چنانچہ حضورؐ نے چہرہ اندر کر لیا۔ چوہدری حاکم دین صاحب میانوالی خانوالی کی 1902ء کی بیعت ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ میرا بھائی احمدی تھا اور مولوی تھا۔ ہم حیران ہوتے تھے کہ اس کو کیا ہو گیا، پہلے موحّد بناب احمدی

ہو گیا۔ ہمیں اس سے بڑی نفرت ہو گئی۔ وہ ہمیں سمجھاتا رہا۔ قلعہ صوبہ سنگھ میں مولوی فضل کریم صاحب بھی سمجھانے کے لئے آتے مگر ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی۔ پھر ایک مناظرہ ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے رحیم بخش عرضی نویس پتھو کے کا تھا اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی شاہ محمد آف قلعہ میاں سنگھ تھا۔ غیر احمدی مولوی صرف رفع الی اللہ کو ہی پیش کرتا تھا مگر احمدی قرآن کریم کی کئی آیتیں پڑھ کر استدلال کرتا تھا۔ اس وقت ہمیں سمجھ آئی کہ یہ لوگ بھی مسلمان ہیں۔ اس سے پہلے ہم احمدیوں کو عیسائیوں کی طرح سمجھتے تھے۔ وہاں ہی میں نے احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ راستہ میں سوچا۔ پھر بھائی کے ساتھ قادیان گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مولویوں کا جھوٹا پروپیگنڈا جیسا کہ میں نے کہا ہمیشہ، ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ اب دیکھیں کہ انہوں نے تحقیق کا کیا ذریعہ ڈھونڈا۔ جستجو ہو، نیک فطرت ہو تو آدمی ہر ذریعہ تلاش کرتا ہے۔ انہوں نے یہ کہا۔ کہتے ہیں کہ میں تحقیق کرنے کے لئے پہلے اس شخص کے پاس گیا جو چوڑھوں کا بادشاہ کہلاتا ہے یعنی جو کام کرنے والے ہیں، خاکروب ہیں۔ وہ خود تو موجود نہ تھا اس کا بالکہ ملا جو بوڑھا ہو چکا تھا یعنی اس کا نائب۔ اس سے میں نے پوچھا کہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے بارہ میں آپ کو کوئی واقفیت ہے؟ اس نے کہا پہلے تو نور علی نور تھا بڑی عبادت کیا کرتا تھا مگر اب اسے غلطی لگ گئی ہے۔ پھر ایک اور فقیر سے پوچھا کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ کہنے لگا نہیں۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا مجھ پر مرزا صاحب کے رشتہ داروں نے دعویٰ کیا تھا کہ جہاں یہ رہتا ہے یہ مکان اس کا نہیں ہے۔ میں نے مرزا صاحب کو ہی صفائی میں طلب کر لیا۔ مرزا صاحب نے عدالت میں کہہ دیا کہ یہ غریب فقیر ہے، مکان اس کے پاس ہی رہے تو کیا حرج ہے؟۔ اس پر مکان مجھے مل گیا۔ مرزا صاحب کے رشتہ دار ان پر بڑے خفا ہوئے۔ کہتے ہیں اس پر میں نے اس فقیر سے کہا کہ پھر بھی تجھ پر مرزا صاحب کی سچائی نہیں کھلتی؟ کہنے لگا بات یہ ہے کہ جو شرطیں لگاتا ہے اس پر چلنا مشکل ہے شرائط بیعت بڑی مشکل ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان دونوں فقیروں کی باتوں سے میں نے اندازہ لگایا کہ جو شخص پہلے نور علی نور تھا اب وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس پر میں نے بیعت کر لی اور پھر کئی دفعہ حضور کی زندگی میں قادیان گیا اور سیالکوٹ لیکچر کے موقع پر بھی گیا۔

حضرت چودھری عبداللہ خان صاحبؒ کی بیعت

چودھری عبداللہ خان صاحبؒ داتا زید کا، ان کی بیعت 1902ء کی ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ 1902ء میں یہاں گرمی کے موسم میں دو مولوی آئے۔ ایک فضل کریم صاحب مرحوم قلعہ صوبہ سنگھ کے اور دوسرے عبدالحی۔ مؤخر الذکر نے حضرت صاحبؒ کے خلاف ایک کتاب بھی لکھی تھی یہ کفر کی حالت میں ہی مرا ہے۔ مگر مولوی فضل کریم صاحب میرے ساتھ ایمان لائے تھے۔ یہ دونوں مولوی صاحب ایک رات میرے پاس ٹھہرے۔ میں نے حضرت صاحبؒ کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ پہلے مولوی فضل کریم صاحب بولے اور کہا کہ وہ کافر ہیں۔ میں نے کہا کہ تحقیقات کے بغیر کافر کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ پھر مولوی عبدالحی صاحب بولے اچھا دوکاندار تو ضرور ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا کہ وہ دوکاندار تو ضرور ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر وہ دوکاندار ہوتے تو وہ چیز پیش کرتے جسے ہر شخص خوشی سے لیتا ہے۔ ایسا مہنگا سودا پیش نہ کرتے جسے کوئی لیتا ہی نہیں ہے بلکہ الٹی مخالفت ہو رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی ہر ایک کو اپنی اپنی دلیل سوچتی ہے اور بڑی اچھی دلیل ہے یہ۔ تو اس واقعہ کے بعد میرے دل میں بہت تحریک ہوئی اور میں تحقیقات کرتا رہا۔ جنوری یا فروری 1903ء میں مولوی فضل کریم صاحب یہاں تشریف لائے، میں نے ان کو علیحدگی میں حضرت صاحبؒ کی بابت پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس طرح وہابی لوگوں کو لوگ ناپسند کرتے تھے مگر وہ سچے نکلے۔ ایسے ہی گو آج کل مرزا صاحب کی مخالفت کی جا رہی ہے مگر آخر یہ سچے ہی نکلیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ پھر آپ بیعت کیوں نہیں کر لیتے۔ انہوں نے کہا کہ مخالفت بہت ہو گئی ہے۔ میں نے کہا میں زمیندار ہوں، اپنی روزی کما کر کھاتا ہوں اور آپ حکیم ہیں اس لئے آج ہی ہمیں بیعت کا خط لکھنا چاہیے۔ چنانچہ ہم نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ جمعہ کا دن تھا میں نے یہاں اعلان کر دیا کہ میں نے حضرت مرزا صاحبؒ کی بیعت کر لی ہے اور مولوی صاحب نے قلعہ میں اعلان کیا اور پھر مخالفت ہوتی رہی۔

حضرت محمد شاہ صاحبؒ کی بیعت کا دلچسپ واقعہ

حضرت محمد شاہ صاحبؒ ابن عبد اللہ شاہ صاحب آف لدھیانہ لکھتے ہیں کہ میرا پہلے یہ خیال تھا کہ جو سید ہیں، ان کو کسی دوسرے کی بیعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا مقام اس سے گرتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ کچھ مدت تک اسی خیال میں پختہ رہا۔ لیکن جب بھی کسی مجلس میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر ہوتا، اگر تعریفی رنگ میں ہوتا تو دلچسپی سے سنتا اور جس مجلس میں مخالفت ہوتی، اس مجلس میں بیٹھنا ناگوار گزرتا۔ قائل تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے، لیکن جو سید کا ایک ٹائٹل لگا ہوا تھا، اس کی وجہ سے آنا زیادہ بڑھ گئی تھی۔ کہتے ہیں اس مجلس میں نہ بیٹھتا تھا۔ اٹھ کر چلا جاتا۔ آخر ایک روز کسی کے منہ سے بے پیر اور بے مرشد سن کر جو کہ کسی اور کو کہہ رہا تھا خیال آیا کہ بے پیر اور بے مرشد تو ایک گالی ہے اور میں خود بھی بے پیر اور بے مرشد ہوں۔ سید تو ہوں لیکن میرا کوئی پیر نہیں اور مجھے کوئی پیر ماننے کو تیار نہیں۔ کیا سید مستثنیٰ ہیں؟ خود ہی بعض گدی نشینوں کا خیال آکر کہ بعض بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں اور سید تھے۔ انہوں نے بھی بعض غیر سید بزرگوں کی بیعت کر کے فیض حاصل کیا تھا۔ تو بہر حال کہتے ہیں ہمیں بھی اپنی جگہ فکر رہنے لگا لیکن کم علمی اور جہالت کی وجہ سے کسی سے دریافت نہ کیا۔ لیکن ایک مقصد دل میں رکھ کر بعض اچھے آدمیوں سے اپنے مقصد کے پورا ہو جانے کے واسطے کچھ ورد پوچھنے اور کرنے شروع کر دیئے۔ اور مقصد یہی تھا کہ مرشدِ کامل اور سیدِ مل جاوے۔ چنانچہ کافی عرصے تک چلوں اور وردوں کی دھن لگی رہی اور کرتا رہا۔ قبرستانوں میں، دریاؤں میں، کنوؤں پر اور پہاڑوں میں، بزرگوں کے مزاروں پر، غرضیکہ راتوں کو بھی خفیہ جگہوں پر جا جا کر چالیس چالیس دن چلے گئے۔ یعنی کہ ایک شوق تھا، لگن تھی کہ بہر حال کسی پیر و مرشد کو میں نے تلاش کرنا ہے۔ کچھ نہ بنا۔ آخر ایک روز مایوس ہو کر لیٹ گیا اور سو گیا۔ نیند میں ایک بزرگ کو دیکھا، اس نے تسلی دی کہ بیٹا تمہیں جو مرشد ملے گا وہ سب کا مرشد ہو گا۔ اس کے ہوتے ہوئے سب پیر اور مرشدمات ہو جائیں گے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل کو تسلی ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ مرشدِ کامل انشاء اللہ مل جاوے گا۔ آخر شروع 1905ء میں ایک رات میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جو کہ

بالکل صاف اور پاکیزہ کیا گیا ہے جیسے ایک بہت بڑا جلسہ گاہ ہو۔ نہایت صاف اور اس میں ایک سیٹج اونچی اور بادشاہوں کے لائق جس کی تعریف میرے جیسے کم علم سے نہیں ہو سکتی، تیار ہے۔ مجھ کو یہ شخص کہہ رہا ہے کہ یہاں آج کل نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اجتماع ہے۔ اور رسول کریم یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج اپنے پیارے بیٹے کو تخت پر بٹھانے آئیں گے۔ تو میں خوشی میں اچھلتا ہوں اور نہایت تیزی سے دوڑتا ہوں اس میدان میں سیٹج کے عین قریب سب سے پہلے ہانپتا ہوں اور سانس پھولا ہوا پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ میدان کچا کچھج نورانی شکل کے لوگوں سے بھر گیا۔ معاً سب کی نظریں اوپر کی طرف کو دیکھنے لگیں۔ میں نے بھی اوپر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہوائی جہازوں کی طرح جھولے نہایت نفیس بنے ہوئے جھولے، جیسے ہیں اور ان میں کسی میں ایک مرد ایک عورت یا دو عورتیں اور کسی میں فقط عورتیں یا فقط مرد، آسمان سے نہایت آرام سے اترتے ہیں۔ مجھے خود بخود معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فلاں نبی ہے اور یہ فلاں نبی ہے اور بہت سی امہات المؤمنین بھی مثلاً مائی صاحبہ حواء، مائی صاحبہ ہاجرہ، مریم اور بی بی فاطمہ و خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سب تشریف لے آئیں۔ اور جب سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور امہات المؤمنین آکر اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے اور اسی طرح انتظار ہونے لگا کہ جیسے جمعہ کے روز قادیان شریف میں مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتظار لوگ کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگتے ہیں کہ باپ بیٹا آتے ہی ہوں گے۔ کافی دیر کے بعد ایک جھولا اتر اتر جو کہ سب جھولوں سے زیادہ سجا ہوا تھا۔ اس میں جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر سیٹج پر جو دو کرسیاں ساتھ ساتھ پڑی تھیں تشریف فرما ہوئے۔ پہلے مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم کہا۔ اور پہلی افتتاحی تقریر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور فرمایا کہ میں اپنے بیٹے کو اپنے سب نبیوں کے سامنے جس کے متعلق پہلے سے آپ لوگوں کو خبریں دی جا چکی ہیں، تخت پر بٹھاتا ہوں۔ پھر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر فرمائی۔ اس وقت مجھے سید کی حقیقت معلوم ہوئی اور حضرت صاحب کو دیکھا کہ جو وہی لدھیانے کے سٹیشن

والے ہی مرزا صاحب تھے۔ دوسرے روز سب سے پہلے بیعت کا خط لکھ دیا۔ ہزاروں ہزار برکتیں نازل ہوں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور ان کی اولاد پر۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؒ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؒ جنہوں نے 1897ء میں بیعت کی تھی اور 1899ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں نے ایک عربی قصیدہ سنایا۔ مسجد مبارک میں مغرب کی نماز کے بعد چھت پر میں قصیدہ سنانے لگا۔ جب میں نے وہ شعر پڑھا جس میں میں نے اسلام کے علماء جو سلسلہ احمدیہ کے مخالف اور دشمن تھے، ان کو مخاطب کرتے ہوئے شعر کہا تھا۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا تم اپنی حماقت سے اپنے دجال کی تائید کرتے ہو؟ عیسیٰؑ کی حیات کے ذریعہ؟ جو زندوں کا تو نہیں البتہ مُردوں کا سردار ہے۔ حضرت صاحب نے جب یہ شعر سنا تو آپ نے اس شعر کو بہت ہی پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شعر بہت ہی اچھا ہے۔ عجیب تڑپ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اونچا کرنے کے بارے میں کوئی بات سنتے تھے تو اس پر انتہائی پسندیدگی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ کہا اس کو دوبارہ پڑھو اور بار بار سناؤ۔ چنانچہ خاکسار نے اس شعر کو پھر دہرا کر پڑھا۔ اس کے بعد یہ شعر مجھے اب تک یاد ہی رہتا ہے اور جب میں اسے پڑھتا ہوں تو وہ سماں اور منظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اور اس پیارے مسیح کی فرقت کے باعث طبیعت ایک حزن و غم اور حسرت بھی محسوس کرتی ہے۔ سو یہ شعر بھی میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد گاروں میں سے بطور ایک یاد گار کے ہے۔

پھر حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ابن مکرم شیخ بابو جمال الدین صاحب روایت کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے 1898ء کے قریب حضرت اقدسؑ کی بیعت کی تھی۔ وہ دہلی میں سٹیشن ماسٹر تھے۔ جہلم کے پاس ایک جگہ ہے۔ وہاں ایک شخص نے حضرت اقدسؑ کا ذکر کیا۔ انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ قادیان جا کر اس شخص کو ضرور دیکھنا ہے۔ چنانچہ وہ رخصت

لے کر گوجرانوالہ آئے اور یہاں سے قادیان گئے۔ بغیر کسی دلیل کے حضرت اقدسؒ کا چہرہ دیکھ کر ہی وہ ایمان لے آئے۔ صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں۔

يُنْصُرُكَ رِجَالٌ ثَوِيَّةٌ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ كَالْإِكْبَادِ

حضرت میاں ابراہیم صاحبؒ ابن مکرم محمد بخش صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے حضرت اقدسؒ کو اس وقت دیکھا جبکہ حضورؐ جہلم تشریف لے جا رہے تھے، واپسی پر بھی دیکھا تھا۔ پھر لاہور 1904ء میں، پھر 1905ء میں قادیان گیا۔ قادیان جانے سے پہلے مجھے ایک خواب آئی تھی جس کا مفہوم یہ تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور گھر میں صرف میں اور میری چھوٹی ہمیشہ ہیں۔ دیکھا کہ دو آدمی دروازے پر آئے، دستک دی اور آواز دی میں نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں میری درخواست پر اندر تشریف لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک درمی اور تین کرسیاں بھی پڑی ہوئی ہیں اور سامنے ایک میز بھی پڑی ہوئی ہے۔ میں نے ان کرسیوں پر بٹھا دیا اور چھوٹی ہمیشہ کو کہا کہ ان کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ کوٹھے پر ایندھن لینے کے لئے گئی۔ ابھی وہ سیڑھیوں پر ہی تھیں کہ ایک سیاہ رنگ کا اچھے قد و قامت کا سائڈ اندر آگیا، بڑا سارا بیل اور ان آدمیوں کو دیکھ کر فوراً واپس ہو گیا۔ اور سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ میں نے شور ڈال دیا کہ میری ہمیشہ کو مار دے گا۔ شور سن کر پہلے سیاہ داڑھی والے مہمان اٹھنے لگتے ہیں مگر سرخ داڑھی والے نے کہا کہ چونکہ یہ کام آپ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے اس لئے میرا کام ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ میں بھی پیچھے ہولیا۔ ہمیشہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اور اسے کچھ خراشیں لگی ہیں مگر زخم نہیں لگا۔ ہم اوپر چلے گئے۔ سائڈ ہماری مغربی دیوار پر انجن کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ اور دیوار پر آگے پیچھے چلنے لگا۔ کہتے ہیں جب دیوار کے آخری کونے پر پہنچا تو اس پر مہمان نے سوٹا مارا اور پیچھے کی طرف گر کر چور چور ہو گیا۔ ہم واپس آگئے اور وہ مہمان پھر کرسی پر بیٹھ گئے اور چائے پی۔ مجھے بھی انہوں نے پلائی۔

چائے پینے کے بعد کچھ دیر وہ بیٹھے رہے، باتیں کرتے رہے پھر کہنے لگے، بر خوردار! ہمیں

دیر ہو گئی ہے اجازت دو تا کہ ہم جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ آپ کون ہیں تا میں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ میری اس عرض پر وہ دونوں خفیف سے مسکرائے۔ کالی داڑھی والے نے کہا کہ میرا نام محمد ہے اور ان کا نام احمد ہے۔ میں نے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ پھر مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہیں مگر اس کا مفہوم جو اس وقت میرے ذہن میں تھا وہ یہی تھا کہ تیری زندگی کے تھوڑے دن بہت آرام سے گزریں گے۔ پھر میں نے مصافحہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے باپ کو میرا السلام علیکم کہہ دینا۔ وہ باہر نکل گئے۔ میں نے ان کو رخصت کیا۔ ان کے جانے کے بعد خواب میں ہی میرے والد صاحب آگئے۔ میں نے سارا واقعہ سنایا۔ وہ فوراً باہر نکل گئے۔ اتنے میں میری نیند کھل گئی جس کا باعث یہ ہوا کہ میرے باپ نے مجھے آواز دی کہ اٹھ کر نماز پڑھو۔ کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو یہ خواب سنائی۔ اس دن جمعہ تھا۔ جمعہ کے وقت میں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نوٹس کو یہ خواب سنائی انہوں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں خود لکھ کر یا مجھ سے لکھوا کر بھیج دی اور چند روز بعد کہا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جلسے پر اس لڑکے کو ساتھ لے آؤ۔ چھوٹی عمر تھی ان کی، خواب دکھائی تھی اللہ تعالیٰ نے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس لڑکے کو ساتھ لے آؤ۔ چنانچہ جلسے پر میں گیا۔ جب ہم مسجد مبارک میں گئے تو دو تین بزرگ بیٹھے تھے۔ ہم نے ان سے مصافحہ کیا، اتنے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ تشریف لے آئے۔ ہم کھڑے ہو گئے مصافحہ کیا پھر حضور بیٹھ گئے۔ منشی احمد دین صاحب نے عرض کی کہ حضور! یہ وہ لڑکا ہے جسے خواب آئی تھی۔ حضورؑ نے مجھے گود میں بٹھالیا اور فرمایا کہ وہ خواب سناؤ۔ چنانچہ میں نے وہ خواب سنائی۔ پھر اندر سے کھانا آیا۔ حضورؑ نے کھایا اور دوستوں نے بھی کھایا۔ اور جب حضرت اقدسؑ کھانا کھا چکے تو تبرک ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔ ہم نے وہاں بیٹھے ہی کھایا۔ میرے والد صاحب نے عرض کی کہ مجھے کوئی تبرک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی بچوں کو خوابیں دکھاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی بعض چھوٹی عمر کے بچے خوابیں دیکھتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؒ ابن مکرم شیخ بابو جمال الدین صاحب روایت کرتے ہیں

کہ میں جب دسویں کلاس میں پڑھتا تھا تو حضرت اقدسؑ کے مکان کے ارد گرد ہمارا پہرہ ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ہم پہرہ دے ہی رہے تھے کہ ہم نے حضرت اقدسؑ کی وفات کی خبر سنی۔ حضورؑ کے زمانہ میں جب ہم پہرہ دیتے تھے تو ہمارے ہاتھوں میں لاٹھیاں ہوا کرتی تھی۔

میاں فیروز دین صاحبؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور یہ جو نانباتی ہے یہ روٹیاں چُرا لیتا ہے۔ حضور خاموش رہے۔ دوسرے دن پھر عرض کیا۔ حضور خاموش رہے۔ تیسرے دن پھر عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: میر صاحب یہ تو ایک روٹی کے لئے دو دفعہ دوزخ میں جاتا ہے، ایک دفعہ نکالنے کے لئے اور ایک دفعہ لگانے کے لئے، اس سے بڑھ کر میں اس کو کیا سزا دوں گا؟ اگر کوئی اور اس سے اچھا آپ کو ملتا ہے تو آپ لے آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو بھی ایمان اور ایقان میں بڑھائے اور یہ لوگ جن کی روایات ہیں یقیناً ان کی نسلیں بھی یہ واقعات سن رہی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے کچھ یہاں موجود بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث ہم بھی اور ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی بنتی چلی جائیں اور جلد سے جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جو غلبہ اسلام کی مہم ہے اس کو بڑی شان سے کامیاب اور پورا ہوتے ہوئے دیکھیں۔“

(خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 3 اکتوبر 2010ء، الفضل انٹرنیشنل 5 نومبر 2010ء، صفحہ 1)

آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفہ کے تابع ہونی چاہیے

”پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ پاکستان ماہنامہ ”انصار اللہ“ کی اشاعت کے پچاس سال پورا ہونے پر ایک خصوصی شمارہ شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور قارئین پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ اس موقع پر میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جماعت کی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصار اللہ کی تنظیم ایسی ہے جس کے ممبران اپنی اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں انسان کو اپنی زندگی کے انجام کے آثار نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں اور بڑی تیزی سے اس انجام کی طرف قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس انجام کا خوف اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اس کا قرب چاہے۔ اس کا ایک ذریعہ نماز ہے جسے تمام عبادتوں میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ گزشتہ دنوں ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ان دنوں میں کمزوروں میں بھی ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی ہوگی اور نمازوں کی طرف ہر کسی نے توجہ دی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ اس میں سب دُعائیں آ جاتی ہیں۔ اگر کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار ہے تو نماز اس کی عملی تصویر ہے۔ پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کیلئے نیک نمونہ قائم کریں۔ دوسری بات قرآن کریم کی تلاوت، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہے۔ ہر مرتبہ پڑھنے سے نئے نئے معنی کھلتے ہیں۔ یہ مطالعہ جہاں آپ کو معرفت میں بڑھائے گا وہاں اس سے آپ کے بچوں کیلئے بھی ایک نیک نمونہ قائم ہو گا اور آپ کا یہ علم دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی آپ کا مددگار ثابت ہو گا۔

تیسری بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینا ہے۔ میں نے صف دوم کے انصار کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ہر مجلس کی سطح پر اس کیلئے کوشش ہونی چاہیے۔ اس نظام میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دُعائیں کی ہیں۔ اسی طرح دوسری مالی تحریکات بھی ہیں، ان میں بھی حصہ لیں اور اس حوالے سے اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم انصار اللہ ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں؟ انصار اللہ کا ایک اور اہم کام خلافت سے وابستگی اور اُس کے استحکام کیلئے کوشش کرنا ہے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہیں۔ افراد جماعت اس کے اعضاء ہیں تو خلیفہ وقت دل و دماغ کے طور پر ہیں۔ کیا کبھی ایسا ممکن ہوا ہے کہ انسانی دماغ ہاتھ کو کوئی حکم دے اور ہاتھ اُسے رد کر کے اپنی مرضی کے مطابق حرکت کرے۔ اگر آپ اس تعلق کو سمجھ جائیں اور اگر یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کریں۔ پس آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفہ وقت کے تابع ہونی چاہیے۔ انصار اللہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہمارے بڑوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں تو آج ہمارا فرض ہے کہ ایک جُہدِ مسلسل اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے نیکی کے راستے ہموار کرتے جائیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔“ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیاں اس نہج پر چلانے والے ہوں۔ آمین“

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی اشاعت کے پچاس سال پورے ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اکتوبر 2010ء صفحہ 8-9)

شہدائے لاہور نے حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب جیسی روح کا مظاہرہ کیا اور... استقامت کی لازوال تاریخ رقم فرمائی ”پیارے قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی شہدائے لاہور کے بارہ میں ایک خصوصی شمارہ شائع کرنے کی کوشش، وقت کی ضرورت اور بڑا مبارک کام ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بہت مفید اور بابرکت ثابت ہو۔ اللہ کرے کہ یہ قارئین کے ایمان اور اخلاص میں ازدیاد اور تقویت کا باعث ہو۔ آمین

ہماری جماعت میں شہادتوں کا یہ سلسلہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی قربانیوں اور راہ مولیٰ میں جان کے نذرانے پیش کرنے کے اُن پاک نمونوں کی متابعت ہے جن کا قرآنی پیش گوئی ”وَ الْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونا مقدر تھا تاکہ یہ امر اس بات پر ایک بین ثبوت ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے اور آپ کی جماعت ایک سچی جماعت ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے اپنے عہد مبارک میں سید الشہداء کی شہادت کے ذکر میں یہ فرمایا تھا کہ: ”مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا صریح یہ منشاء ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں۔“ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 75)

چنانچہ گزشتہ مہینوں میں لاہور کی ہماری دو مساجد میں نمازیوں پر جب اندھا دھند گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی تو وہاں بھی احمدیت کے جاں نثاروں نے حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب جیسی روح کا مظاہرہ کیا اور جانوں کی اجتماعی قربانی پیش کر کے استقامت کی لازوال تاریخ

رقم کی۔ ان کی یہ قربانی یقیناً جماعت میں جانوں کی اجتماعی قربانی کی ایک منفرد مثال ہے۔ ان سب کا ذکر خیر آپ میرے خطبات میں سن ہی چکے ہیں۔ یہاں مختصراً اتنا ہی کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان شہداء کو بہت سی عظیم الشان خوبیوں سے متصف کیا تھا۔ نمازوں کا اہتمام، تلاوت میں باقاعدگی، خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا، بچوں کی نیک تربیت اور اس پہلو سے ان کی مسلسل نگرانی جیسے اوصاف ان سب شہداء میں نمایاں طور پر پائے جاتے تھے۔ وہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے۔ اپنے ماتحتوں اور ساتھ کام کرنے والوں سے حسن سلوک اور خوش اخلاقی سے پیش آنا، غریبوں سے ہمدردی، تمام رشتوں کا خیال رکھنا، ان کے بنیادی اخلاق کا حصہ تھا۔ یقیناً ان میں سے ہر ایک اپنے عہد کو پورا کرنے والا ایک روشن اور چمکدار ستارہ تھا۔ یہ لوگ ہمیں بھی عشق و وفا کے لہلہاتے کھیتوں کی طرف لے جانے والے ہیں۔

دشمن نے ایک مذموم سازش کی اور اپنے زعم میں احمدیوں سے ان کا دین اور ایمان چھیننا چاہا لیکن اس کا یہ خواب پورا نہ ہو سکا۔ ہم نے تو یہ نظارے دیکھے کہ باپ کے شہید ہونے پر نو دس سالہ بیٹے کو ماں نے یہ نصیحت کر کے مسجد بھجوایا کہ بیٹا وہیں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھنا جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تا کہ یہ بات تمہارے ذہن میں رہے کہ موت ہمیں ہمارے عظیم مقاصد کے حصول سے خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ پس جس قوم میں ایمان کی دولت سے لبریز ایسے بہادر بچے اور مائیں ہوں اس قوم کی ترقی کو کوئی دشمن اور دنیاوی طاقت روک نہیں سکتی۔ مخالفین اور دشمنان احمدیت کے ظالمانہ فعل اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ دعاؤں سے اور دلائل سے جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمن کی ہر قسم کی مذموم حرکتوں کے باوجود احمدیت ہر جہت اور ہر سُو پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ سانحہ لاہور کے بعد بھی کئی سعید فطرت لوگوں نے بیعتیں کی ہیں۔ اس واقعہ نے جماعت کے ایمانوں کو مضبوطی بخشی ہے۔ جماعت میں عبادات، خلافت سے عشق و وفا، باہم محبت اور اتحاد کا جذبہ پہلے سے بہت بڑھا ہے۔ ساری جماعت نے شہداء کی فیملیوں کی تکلیف اور غم کو جس طرح اپنے دلوں میں محسوس کیا ہے اور مجھے لکھ لکھ کر اس کا اظہار بھی کیا ہے یہ سوائے ایمان کی دولت کے نصیب نہیں ہو سکتا اور روئے زمین پر

جماعت احمدیہ کے علاوہ آپ کو کہیں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ پس یہ شہادتیں ہمیں ایمان و اخلاص اور وحدت و یگانگت کے جو سبق سکھا گئی ہیں اُن کو اگر ہر احمدی ہمیشہ اسی طرح اپنے اندر زندہ رکھے تو ہمارے شہداء اور ان کی قربانیاں بھی زندہ رہیں گی اور جماعت کو بھی اس سے ایک نئی زندگی ہمیشہ ملتی چلی جائے گی۔

یہ شہداء تو بلاشبہ دائمی زندگی اور اپنے خدا کی طرف سے ابدی جنتوں کے حقدار اور وارث ٹھہرے ہیں، ان شہیدوں کا خون انشاء اللہ رنگ لائے گا اور ان عظیم قربانیوں سے جماعت کیلئے ترقی کی نئی سے نئی شاہراہیں وجود میں آئیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے اپنے اندر وہ انقلاب عظیم پیدا کرنے کی کوشش کرے جو اسے اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے اور یہی وہ روحانی انقلاب ہے جو زمانے کے منادی ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے شہدائے لاہور نمبر 2010ء کے لئے خصوصی پیغام بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ شہدائے لاہور نمبر دسمبر 2010ء)

2011

ذیلی تنظیمیں میری باتوں کی جگالی کرواتی رہیں

”اگر آپ ان باتوں کی جگالی نہیں کرتے رہیں گے، اگر ذیلی تنظیمیں میری طرف سے کہی گئی باتوں کی ہر وقت جگالی نہیں کرواتی رہیں گی تو پھر کچھ عرصہ بعد یہ باتیں، یہ جوش، یہ شرمندگی کے جواظہار ہیں یہ ماند پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

پس ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والوں اور ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے سننے والوں پر دنیا میں کہیں بھی کوئی اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے اس کو اُس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس مزاج کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2011ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 475-476)

جماعتی عہدیدار ایک خادم ہوتا ہے

”پس کامیابی نتیجہ ہے، سنتے ہی اطاعت کرنے کا۔ اللہ اور رسولؐ کے نام پر جو احکامات دیئے جائیں ان کو سنتے ہی اطاعت کرنے کا نتیجہ کامیابی ہے۔ اور یہ سننا اور اطاعت کرنا اُن تمام باتوں کے لئے ہے جن کے کرنے اور نہ کرنے کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے کہ اپنی امانتوں کا حق ادا کرو۔ آپ کی امانتیں آپ کی ذمہ داریاں ہیں۔ ایک ذمہ داری جس طرح پڑتی ہے، انسان اسے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ امانتیں جو آپ کے سپرد کی گئی ہیں وہ بھی اُسی طرح کی ذمہ داری ہے جن کے کرنے کا آپ کو حکم ہے۔ عہدیدار ہیں تو اُن کا جماعت کے لئے وقت دینا اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنا، افرادِ جماعت کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرنا، یہ امانتیں ہیں۔ ایک (جماعتی) عہدیدار کوئی دنیاوی عہدیدار نہیں ہے جس نے طاقت کے بل پر اپنے کام کروانے ہیں بلکہ وہ خادم ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ (الجامع الصغیر حرف السین صفحہ نمبر 292 حدیث نمبر 4751 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس اس خدمت کے جذبے کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تبھی جو خدمت، جو امانت آپ کے سپرد ہے آپ اُس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ میرے پاس جب بعض لوگ آکر یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں فلاں عہدہ ہے تو میں عموماً یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ کہو کہ فلاں خدمت میرے سپرد ہے۔ دوسرا تو بیشک عہدیدار کہے لیکن خود اپنے آپ کو خادم سمجھنا چاہیے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے خدمت کا موقع دیا ہوا ہے۔ کیونکہ عہدہ کہنے سے سوچ میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ایک بڑے پن کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے، بڑے پن کا احساس اس طرح کہ دماغ میں ایک افسرانہ شان پیدا ہو جاتی ہے، جبکہ عہدیدار، جماعتی عہدیدار ایک خادم ہوتا ہے اور جب عہدیدار اپنی امانتوں کے حق ادا کر رہے ہوں گے تبھی وہ خلافت کے، خلیفہ وقت کے حقیقی مددگار بن رہے ہوں گے۔ عہدیداروں کی عزت اور احترام افرادِ جماعت پر یقیناً فرض ہے۔ لیکن وہ یہ صرف اس لئے

کرتے ہیں کہ اُن کی، افرادِ جماعت کی، خلافتِ احمدیہ سے وابستگی ہے اور کسی عہدیدار کے حکم کی نافرمانی کر کے وہ خلیفہ وقت کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ پس ہر سطح کے عہدے داروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے حق صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر عہدیدار کا رکھ رکھاؤ، بول چال، عبادت کے معیار دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں، ایک فرق ہونا چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2011ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 490-491)

اگر آپ کے عہدیدار ہی مطالعہ کر لیں تو 70 فیصد انصار تو ویسے ہی ہو جائیں گے جو مطالعہ مکمل کرنے والے ہوں گے

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد 12 ہے اور انصار کی تعداد 214 ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب آپ کی رپورٹس میں باقاعدگی نہیں ہے، آپ کو اپنی مجالس کی طرف سے بھی رپورٹس باقاعدہ موصول نہیں ہوتیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔ آپ کو تمام مجالس کی طرف سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ مجالس کو یاد دہانی کروائیں۔ دس مجالس تو آپ کی اوسلو (Oslo) میں ہیں۔ جمعہ پڑھنے عہدیدار آتے ہیں جمعہ پر یاد کروا سکتے ہیں۔ مجالس کے دورے کر کے یاد کروا سکتے ہیں۔ یاد کروانا تو کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ آپ کے جو نائب صدر ان ہیں وہ مجالس کے دورے کریں اور توجہ دلائیں۔ آپ کی مجلس تو ایک چھوٹی مجلس ہے۔ اچھا کام کر کے ایک مثالی مجلس بن سکتی ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض بڑی مجالس یہ کہتی ہیں کہ اگر چھوٹی مجالس کو علم انعامی کے مقابلہ میں شامل کریں گے تو یہ اپنی تعداد کم ہونے کے لحاظ سے سب کچھ کر لیں گے، اس لئے ان کا علیحدہ معیار ہونا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی مجلس چھوٹی ہے، آپ کا معیار تو بہت اونچا ہونا چاہیے، آپ ہر چیز صرف رسمی طور پر نہ چھوڑیں۔ انشاء اللہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بھرپور کوشش کریں۔ آپ کام کریں گے، کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

★ نائب صدر اول نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی ذمہ داری زعماء سے رابطہ رکھنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجالس کی میٹنگز میں جایا کریں اور ان کو توجہ دلایا کریں کہ اپنی رپورٹس بروقت بھیجا کریں۔

★ نائب صدر صف دوم نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا لائحہ عمل پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا کام آپ کے سپرد ہیں۔ صرف عہدہ پر

راضی نہ ہوں بلکہ کام کیا کریں۔ کتنے انصار سیر کرتے ہیں، کتنے ورزش کرتے ہیں، سائیکل چلاتے ہیں، انصار کو اس طرف توجہ دلائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے ناروے میں تو بڑے خوبصورت علاقے ہیں انصار سیر کریں اور مضامین لکھیں۔ ان میں مقابلہ ہو اور انعام دیا جائے۔

★ قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا پروگرام بنایا ہے؟

قائد تعلیم نئے بنے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں صدر صاحب نے رپورٹ پیش کی کہ ماہانہ ایک کتاب کا مطالعہ رکھا ہوا ہے اور ہم نے بھی وہی کتاب رکھی ہے جو جماعت کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ جماعت کی طرف سے اکتوبر میں ”گورنمنٹ انگریزی اور جہاد“۔ نومبر میں ”ایک غلطی کا ازالہ“ اور دسمبر میں ”پیغام صلح“ مقرر کی گئی ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے یہ جائزہ لیں کہ آپ کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نصاب کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔ پھر آپ کی مقامی مجالس عاملہ ہیں ان کا جائزہ لیں کہ ان مجالس کی عاملہ کے سب ممبران مطالعہ کرنے والے ہیں اور مطالعہ مکمل کر لیا ہے۔ اگر آپ کے عہدیدار ہی مطالعہ کر لیں تو 70 فیصد انصار تو ویسے ہی ہو جائیں گے جو مطالعہ مکمل کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انصار میں جو مضمون نویسی کا مقابلہ ہے اس کے لئے آپ کو مواد بھی مہیا کرنا پڑے گا، کتب بتانی پڑیں گی۔ اس بارہ میں کمال یوسف صاحب سے مدد لیں۔

★ قائد تربیت نو مبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ایک نو مبائع ناصر ہیں جن سے رابطہ ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین سال کا عرصہ اس لئے ہے تاکہ اس میں ایک نو مبائع کی اس حد تک تربیت ہو جائے کہ وہ نظام جماعت میں سمویا جائے۔ اسے چندوں کا پتہ ہو اور باقی نظام کا پتہ ہو اور اس طرح ہو جائے جس طرح وہ پرانا احمدی ہے۔ لیکن اب تو جو پرانے احمدی ہیں ان میں سے ایک حصہ خود نمازوں میں کمزور ہے، چندوں میں کمزور ہے، شرح کے

مطابق ادائیگی نہیں ہے۔ آپ نے نومبائع کی تربیت اس طرح کرنی ہے کہ اس کو پتہ ہونا چاہیے کہ تین سال بعد میں نے جماعتی نظام کا مکمل حصہ بن جانا ہے اور میں سٹریم (mainstream) میں چلے جانا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: flyers، leaflets تقسیم کرنے کا انصار اللہ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ناروے کی پانچ ملین آبادی ہے۔ جو چھوٹے ممالک ہیں ان میں تو دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچنا چاہیے اور اس میں کم از کم تین فیصد تو آپ انصار کا حصہ ہونا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو بوڑھوں کے لئے گھر ہیں وہاں جائیں، بوڑھوں کے پاس جائیں ان سے واقفیت بڑھے گی، ان میں بھی تقسیم کریں۔

★ قائد ایثار سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ خدمت خلق کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ قائد ایثار نے بتایا کہ گزشتہ نو ماہ میں اولڈ پیپلز ہاؤس کے تین چار دورے کئے ہیں۔ بوڑھوں کو تحائف دیئے ہیں۔ عید پر بھی تحائف دیئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کو خدمت کرنے کے مختلف راستے نکالنے چاہئیں۔

★ قائد مال کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ مجالس سے data اکٹھا کریں، کون کون سے انصار ہیں، کتنی کتنی عمریں ہیں اور ان میں سے کتنے کمانے والے ہیں، جو اپنی آمد نہیں بتا رہے وہ اتنا لکھ دیں کہ اپنی آمد کے مطابق دے رہے ہیں۔ آپ کا کام اپنا data اکٹھا کرنا ہے اور جماعت کی مدد کرنا ہے اور اپنا data جماعت کو مہیا کرنا ہے۔ جماعت کے data ڈیٹا پر انحصار کرنا درست نہیں ہے بلکہ آپ اپنا علیحدہ data بنائیں اور کوائف تیار کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندے کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ چندے کا معاملہ سچائی کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اصل چیز figures نہیں ہے بلکہ روح ہے جس کے ساتھ چندہ دینا ہے اور خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ ٹیکس سمجھ کر نہیں دینا۔

★ قائد تربیت نے ایک جائزہ فارم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جس میں جائزہ کے لئے ہر ناصر سے بعض سوالات پوچھے گئے تھے۔ اس فارم میں پہلا سوال یہ تھا کہ کیا

روزانہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سوال کے الفاظ سوچ کر ایسے بنائیں جو بلاوجہ دلوں میں بے چینی پیدا نہ کریں۔

★ قائد تعلیم القرآن وقف عارضی کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سال میں کم از کم دس فیصد انصار وقف عارضی کریں۔ پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھائیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی توجہ دلائی تھی، داڑھی صرف اس لئے نہیں رکھنی کہ عہدیدار ہیں اور جب عہدہ سے فارغ ہوئے تو داڑھی بھی ختم ہوگئی۔ بلکہ احساس ہونا چاہیے اور داڑھی رکھنی ہے تو باقاعدہ رکھیں۔

★ مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضور کو مسجد کیسی لگی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسجد بہت خوبصورت اور اچھی ہے۔ دنیا کے لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ اصل چیز اس کی آبادی ہے۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ ناروے یکم اکتوبر 2011ء ماہنامہ انصار اللہ اپریل 2012ء صفحہ 18 تا 21)

اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ نہ چڑھنے دیں

”پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم صدر صاحب انصار اللہ جرمنی نے سالانہ اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام بھجووانے کی درخواست کی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کا بہترین طریق یہ ہے کہ خود اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ.... ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا، آخر کار بد کاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بد معاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلاء بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ الصَّالِحِينَ (الاعراف: 197) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بد بخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاوے وہ بد کاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے..... اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔“ (ملفوظات

یورپ کے ماحول میں بہت سے والدین اپنی اولاد کے متعلق متفکر اور پریشان دکھائی دیتے ہیں کہ اولاد تو ہے لیکن نافرمان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی معاشرہ میں روزمرہ کی زندگی بہت آسان اور سہولیات سے پُر ہے۔ جو تربیت کا زمانہ ہوتا ہے اس وقت غفلت برتی جاتی ہے اور جب ہاتھ سے نکلنے لگتی ہے تو اس وقت بے بسی کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں۔ مومن تو آسائش کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی نعمتوں کے شکر سے غافل نہیں ہوتے۔ اس لئے اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں، انہیں تقویٰ کے رنگوں سے مزین کریں، انہیں نمازوں کا عادی بنائیں، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ ان کی نیکیوں اور دین کی خدمت کی باتیں آپ کے لئے فخر کا باعث ہونی چاہئیں۔ اگر آپ متقی اور دیندار اولاد چھوڑ جائیں تو یہی وہ متاع ہے جو آخرت میں بھی آپ کے کام آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس جو ابھی آپ نے سنا ہے اس کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور اپنی اصلاح اور اولاد کی نیک تربیت پر دھیان دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور تمام شاملین پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین“

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2011ء بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ نومبر 2011ء صفحہ 9-10)

2012

ہر تنظیم کے عہدیدار مسجد میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو مسجدوں کی رونقیں بڑھ جائیں گی

”... عہدیدار خاص طور پر نمازوں کی باجماعت ادائیگی میں اگر سستی نہ دکھائیں کیونکہ ان کی طرف سے بھی بہت سستی ہوتی ہے، اگر وہی اپنی حاضری درست کر لیں اور ہر سطح کے اور ہر تنظیم کے عہدیدار مسجد میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو مسجدوں کی رونقیں بڑھ جائیں گی اور بچوں اور نوجوانوں پر بھی اس کا اثر ہو گا، اُن کو بھی توجہ پیدا ہو گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی کا رتبہ کسی عہدے کی وجہ سے نہیں ہے۔ دنیا کے سامنے تو بیشک کوئی عہدیدار ہو گا، اور اُس کا رتبہ بھی ہو گا لیکن اصل چیز خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور وہ اس ذریعے سے حاصل ہو گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز معراج ہے۔ اس معراج کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

پس پہلے عہدیدار اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے زیر اثر بچوں، نوجوانوں اور لوگوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ ہماری کامیابی اُسی وقت حقیقت کا روپ دھارے گی جب ہر طرف سے آوازیں آئیں گی کہ نماز کے قیام کی کوشش کرو۔ ورنہ صرف یہ عقیدہ رکھنے سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے، یا قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے، یا تمام انبیاء معصوم ہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی، تو اس سے ہماری کامیابیاں نہیں ہیں۔ ہماری کامیابیاں اپنی عملی حالتوں کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے میں ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی۔ جس میں سب سے زیادہ اہم نماز کے ذریعے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ ورنہ ہمارا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ شرک نہیں کروں گا۔ شرک تو کر لیا اگر اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو حکم دیا ہے کہ نمازیں پڑھو، نمازوں کے لئے آؤ۔ اگر نمازوں کی حفاظت نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ نماز کی جگہ کوئی اور متبادل چیز تھی جس کو زیادہ اہمیت دی گئی تو یہ بھی شرکِ خفی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20 اپریل 2012ء)

جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں اُن کی کیٹگری بنائیں... جائزہ لیں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا اعتماد ختم ہوا... پھر اُن کو قریب لائیں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے بعد نائب صدر مجلس انصار اللہ سے ان کے سپرد کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر نائب صدر صاحب نے بتایا کہ پیچھے ہٹے ہوئے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو قریب لانا ان کے ذمہ ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی category بنائیں۔ بعض عہدیداران سے ناراض ہو کر پیچھے ہٹے ہوں گے، بعض کسی اور وجہ سے ہٹے ہوں گے۔ سارا جائزہ لیں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا اعتماد ختم ہوا۔ یہ کیوں پیچھے ہٹے ہیں ہر ایک کا انفرادی جائزہ لیں پھر ان کو قریب لائیں۔ ان کے قریب لانے کیلئے ایسے لوگوں کو مقرر کریں جن کی وہ عزت و احترام کرتے ہیں۔

★ نائب صدر صف دوم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار ورزش کرتے ہیں، سائیکل چلاتے ہیں یا پیدل سیر کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر مجلس کا data اکٹھا کریں کہ کتنے ورزش کرنے والے ہیں اور سائیکل چلانے والے یا پیدل چلنے والے ہیں۔ سال میں دو تین دفعہ واک (walk) آرگنائز کر لیا کریں۔

★ قائد تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال انصار اللہ کے تحت پانچ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ داعیان الی اللہ کی کوئی سپیشل ٹیم ہے یا کسی کی ذاتی کوششوں کے نتیجہ میں یہ لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ اس پر قائد تبلیغ نے بتایا کہ ذاتی رابطوں کے نتیجہ میں ان لوگوں نے بیعت کی ہے۔

★ قائد مال نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 2602 انصار ہیں اور ہمارا سالانہ بجٹ 3,98,000 ڈالر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو فارغ ہو چکے ہیں، ریٹائر ہو چکے ہیں، ان کے ماہانہ چندہ کے لئے اپنی مجلس شوریٰ میں معاملہ رکھ کر کوئی رقم معین کریں۔

★ قائد تعلیم القرآن نے بتایا کہ آن لائن کلاسز لی جارہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا کہ جو English speaking انصار نو مبائعین ہیں، ان کے لئے تعلیم القرآن کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد ہے۔ بیشک نو مبائعین کے قائد ان کیلئے کام کر رہے ہیں مگر آپ کی اپنی ذمہ داری ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ واقفین عارضی کے نظام کو مضبوط بنائیں اور اس میں نئے آنے والے اسائلم سیکرز کو بھی شامل کریں۔

★ قائد تجنید نے بتایا کہ انصار کی تجنید 2602 ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عام طور پر تجنید اور مال کا figure ایک جیسا نہیں ہوتا۔ آپ گر اس روٹ لیول پر آرگنائز کریں اور اپنی تجنید کا ایک دفعہ پھر جائزہ لیں۔

★ قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ انصار کو تلقین کی ہے کہ وہ سائیکل کا استعمال کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نائب صدر صف دوم کے ساتھ مل کر اپنا پروگرام ترتیب دیں۔

★ قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے مطالعہ کیلئے کتب مقرر کی ہوئی ہیں اور سال میں دو مرتبہ امتحان بھی لیتے ہیں جس میں سے 26 سے 32 فیصد انصار حصہ لیتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ایک تو اس تعداد کو بہتر کریں اور دوسرے کتاب شرائط بیعت بھی اپنے نصاب میں رکھیں اور کوشش کریں کہ 80 فیصد انصار امتحان میں شریک ہوں اور اس ٹارگٹ کو حاصل کریں۔

★ قائد تربیت نے بتایا کہ ہم انصار کو نمازوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو ایک دو نمازوں میں آرہے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ زیادہ میں آئیں۔ اور جو باقاعدہ پانچ نمازیں ادا کر رہے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ تہجد ادا کریں، نوافل ادا کریں اور اپنی توجہ خدا کی طرف رکھیں۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ امریکہ مؤرخہ 2 جولائی 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 ستمبر 2012ء)

عہدیداروں کو تو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیے

★ قاعدہ عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد 75 ہے جن میں سے 45 مجالس باقاعدہ اپنی رپورٹ بھیجواتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا باقی مجالس کو بھی active کریں اور رپورٹ کے لئے یاد دہانی کروایا کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ نے کہا تھا کہ جب ایک خادم چالیس سال کی عمر میں ہوتا ہے تو بڑا active ہوتا ہے اور جب اکتالیسویں سال میں داخل ہوتا ہے تو پتہ نہیں کیوں اس کے ذہن میں آجاتا ہے کہ اب کوئی کام نہیں کرنا۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار کی صف دوم بنائی تاکہ خدام سے انصار میں آنے والے خدام پہلے کی طرح active رہیں۔

★ صف دوم کے نائب صدر سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ انصار کی سیر، سائیکنگ اور کھیلوں وغیرہ کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان کی سیر کا مقابلہ کروادیا کریں۔ نائب صدر دوم نے بتایا کہ 17 انصار مختلف جگہوں سے سائیکلوں پر آئے تھے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3589 ہے اور ہمیں مجالس سے آن لائن سسٹم کے تحت رپورٹ موصول ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر قائد کو اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرنا چاہیے، علاوہ اس تبصرہ کے جو صدر صاحب کی طرف سے جاتا ہے۔ یہ تبصرے جائیں گے تو مجالس کو کام میں بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد تعلیم نے بتایا کہ انصار اللہ کی طرف سے 296 پیپر آئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنی تمام مجالس کی عاملہ کو سب سے پہلے شامل کریں، عاملہ شامل ہوگی تو پھر دوسرے بھی شامل ہوں گے۔

مجلس، ریجن، ہریول پر عاملہ کے ممبران امتحان میں شامل ہوں، ہر مجلس میں شامل ہوں تو یہ تعداد آپ کی ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ آپ کی مجالس کی تعداد 72 ہے تو ایک ہزار پچاس سے زائد تو آپ کی عاملہ کے ممبران ہی ہو جائیں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ نے ایسے قائدین کو کیوں رکھا ہوا ہے جو خود بھی نمونہ نہیں ہیں۔ اس طرح عاملہ کے ممبران بھی امتحان میں شامل نہیں ہوئے۔ عاملہ کے سب ممبران اور عہدیداروں کو تو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیے۔

★ قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نمازوں، نوافل اور تہجد کی طرف انصار کو توجہ دلائیں۔ اسی طرح انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بعض گھروں میں نظام کے بارہ میں باتیں ہوتی ہیں۔ گھروں کی شکایتوں سے اس بات کا پتا چل جاتا ہے کہ نظام کے بارہ میں باتیں ہوتی ہیں کہ فلاں امیر اچھا تھا، فلاں اچھا نہیں ہے، یا فلاں عہدیدار ایسا ہے تو ان سب باتوں پر آپ کو زور دینا چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جو خطبات دیتا ہوں ان میں حالات کے مطابق نصائح کرتا ہوں اور ہدایات دیتا ہوں تو یہ آپ کے لائحہ عمل کا حصہ ہونے چاہئیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گھروں کے ماحول سے باخبر رہیں، بڑوں کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلسل نصیحت کرتے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ اس کا اثر ہوتا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ یہاں پیس ویلج (Peace Village) میں اپنا زعیم اعلیٰ بنائیں، آپ لائحہ عمل نہیں پڑھتے، اپنا دستور نہیں پڑھتے۔ اپنا زعیم اعلیٰ بنائیں۔ نماز فجر اور عشاء کی حاضری کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ بیت الذکر میں کتنے انصار آجاتے ہیں۔ قائد تربیت نے بتایا کہ دو تین صفیں ہوتی ہیں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پیس ویلج (Peace Village) میں مثال قائم نہیں کریں گے تو دوسری مجالس میں کس طرح ہوگا۔ نمازوں وغیرہ پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں جو برگر، کھانے وغیرہ ملتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ جو جھٹکے کا گوشت ہے اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔ یہ کہاں لکھا ہے؟ آپ نے ہر گز یہ نہیں فرمایا۔ آپ نے تو یہ کہا تھا کہ ذبح کرتے ہوئے ہر جگہ خون نکالا جاتا ہے اور غیر اللہ کا نام لے کر ذبح نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا نام لو اور کھا لو۔ تو اس بارہ میں بھی تربیت کی ضرورت ہے، انصار کو تربیت کرنی چاہیے۔ غلط بات نہ منسوب کی جائے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب برگر وغیرہ میں جہاں چکن فرائی ہو رہا ہوتا ہے وہاں اسی تیل میں سور بھی فرائی ہو رہا ہوتا ہے تو پھر ایسی جگہوں پر نہ کھائیں۔ چکن کھانا جائز ہے لیکن یہ نہیں کہ اس میں سور کی یا کسی ایسی ہی چیز کی مداخلت ہو۔

★ قائد دعوت الی اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ابھی تک انصار کے ذریعہ ایک بیعت ہوئی ہے۔ ہم نے 18 ہزار flyers تقسیم کئے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرانس چھوٹا سا ملک ہے انہوں نے دولاکھ سے زائد flyers تقسیم کر دیئے ہیں۔

★ قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم نے قرآن کریم کی نمائش پر کام کیا ہے، سات بک اسٹال لگائے ہیں، بہت سے لوگ آئے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی جائزہ لے لیا کریں کہ سب مل کر کوشش کریں تو شاید اس کا زیادہ اچھا اثر ہو۔ قائد دعوت الی اللہ نے بتایا کہ امسال جلسہ پر 322 مہمان انصار کے ذریعہ آئے۔ 455 انصار کے رابطے ہیں۔

★ قائد تربیت نومبائےین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ تین سال کے آٹھ انصار نومبائےین سے تربیتی رابطہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا ان کی ٹریننگ کا سیشن پروگرام کیا ہے؟ اس پر قائد تربیت نومبائےین نے بتایا کہ نومبائےین سے ریگولر رابطہ ہے، اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں جہاں نومبائےین ہیں اس علاقہ کے مربی سے بھی رابطہ کروائیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں بھی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو نومبائےین

سے باقاعدہ رابطہ میں ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر مجلس میں آپ کی ٹیم کے ممبرز ہونے چاہئیں جو رابطہ رکھیں۔

★ قائد تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بیوت الذکر میں کلاسز جاری ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا امریکہ نے آن لائن کلاسز شروع کی ہیں۔ اس میں آپ لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے بوڑھے جن کو پڑھانا آتا ہے انہیں کہیں کہ وقف عارضی کریں، مختلف جماعتوں میں جا کر بچوں کو پڑھایا کریں۔

★ قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال 3589 انصار میں سے 1934 نے چندہ دیا۔ اس سال پہلے چھ ماہ میں 1600 انصار نے چندہ ادا کیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو انصار نہیں کماتے، ان کا ذریعہ آمد کوئی نہیں ان کو کہیں کہ جتنا چندہ دے سکتے ہیں، دے دیں۔ سب کو بتائیں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ایک قربانی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دی جاتی ہے۔ جو چندہ دینے میں سست ہیں یا نہیں دیتے ان کو اعتماد میں لائیں اور مختلف پراجیکٹ اور پروگرام وغیرہ بتائیں کہ اس میں خرچ ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ جو نہیں شامل ان کو شامل کریں۔

★ قائد تحریک جدید کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ خیال رکھیں کہ جو انصار کماتے ہیں اور وہ چندہ عام نہیں دیتے لیکن چندہ تحریک جدید ادا کرتے ہیں تو ان کا یہ چندہ تحریک جدید، چندہ عام میں جانا چاہیے کیونکہ چندہ عام لازمی ہے اور لازمی چندہ کی ادائیگی پہلے ضروری ہے۔ ہر کام حکمت سے کرنے کی ضرورت ہے۔

★ قائد تجنید نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3589 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار کا اپنا نظام ہے۔ آپ اپنا کام گراس روٹ لیول (grassroots level) پر کریں اور اپنی تجنید بنائیں جماعت سے یہ تجنید لے لینا، درست نہیں۔ ہر حلقہ کا، ہر مجلس کی تعداد کا آپ کو علم ہونا چاہیے اور آپ کو یہ انفارمیشن آپ کی انصار کی مجالس سے آنی چاہئیں نہ کہ جماعتی نظام کی طرف سے۔ اپنی تجنید گراس روٹ لیول پر جائزہ لے کر خود بنائیں۔

- ★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی اسائلم سیکر ہے تو جماعتی نظام سے پوچھ کر پھر اپنی تجنید میں شامل کریں۔ جماعتی نظام اپنی تحقیق کر کے آپ کو بتادے گا۔
- ★ آڈیٹر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر بل چیک کیا کریں اور مجالس کے آڈٹ بھی کیا کریں۔
- ★ میٹنگ میں نائب قائدین بھی موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ نائب قائدین کے لئے بھی وہی ہدایت ہے جو میں نے قائدین کو دی ہے۔

(میٹنگ مجلس انصار اللہ کینیڈا مورخہ 17 جولائی 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 اکتوبر 2012ء)

عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں... تو مسجدوں کی... آبادی... دو تین گنا بڑھ سکتی ہے

”ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ جب ہم نصیحت کرتے ہیں تو خود ہماری اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں۔ اگر ایک عام مسلمان کا یہ فرض ہے، ایک عام مومن کا یہ فرض ہے اور وہ اس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکے تو جو لوگ اس کام کے لئے مقرر ہیں اُن کا تو سب سے زیادہ فرض بنتا ہے اور یہ فرض پورا بھی اُس وقت ہو گا جب ہماری اپنی نیتیں بھی صاف اور پاک ہوں گی، جب خود ہر حکم پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش ہوگی۔ اگر عہدیداروں کے عبادتوں کے معیار بھی صرف رمضان میں بہتر ہوئے ہیں اور عام دنوں میں نہیں تو وہ بھی قول و فعل میں تضاد رکھتے ہیں اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ میں اکثر مختلف میٹنگوں میں عہدیداران کو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اگر ہر سطح پر اور ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں اور مسجدوں کو آباد کرنا شروع کر دیں تو مسجدوں کی جو آبادی ہے وہ موجودہ حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں۔ اُن کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے تو اس سے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

پھر اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا دوسرے احکام ہیں ان پر عمل ضروری ہے۔ قرآنِ کریم کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ انصاف کو اس طرح قائم کرو کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے یا اپنے پیاروں والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر جائزے لیں تو ہم میں عموماً وہ معیار نظر نہیں آتے۔ پس ایک طرف تو ہم دعاؤں کی قبولیت کے نشان مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور پھر گواہی کے وقت راستے تلاش کرنے کی کوشش

کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے قریبیوں کو مجرم ہونے سے بچالیں۔ بلکہ بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم اور ہمارے قریبی بچ جائیں اور دوسرے کو کسی طرح ملزم بنا دیا جائے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کے متعلق یہ شکایات بھی آ جاتی ہیں، مجھے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ آپ نے توجہ دلائی ہے کہ جماعت میں فلاں فلاں عہدیدار کے متعلق یہ شکایت ہے یا بعض دفعہ جلسوں وغیرہ میں بعض کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ عہدیدار یا متعلقہ شعبہ جو ہے یا مجموعی طور پر جس کو بھی کہا جائے اپنی اصلاح کرے، اس بات کی تحقیق شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شکایت کس نے کی ہے؟ حالانکہ اُن کا یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ تمہیں تو چاہیے تھا کہ اس پر غور نہ کرو کہ شکایت کس نے کی ہے؟ تمہارا اس سے کوئی کام نہیں۔ اگر یہ کمزوری ہے تو دور کرو اور اگر نہیں ہے تو پھر بھی استغفار کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ناکردہ گناہوں کی سزا سے بھی بچائے اور پھر جو صحیح رپورٹ ہے وہ دے دی جائے کہ اصل حقیقت اس طرح ہے۔ باقی یہ میرا کام ہے کہ شکایت کرنے والے کو کس طرح جواب دینا ہے یا جواب دوں کہ نہ دوں؟ اگر بغیر نام کے کوئی شکایت کرتا ہے تو وہ تو ویسے بھی قابل توجہ نہیں ہوتی۔ اُس کی جماعت میں کوئی پذیرائی نہیں ہوتی۔ بہر حال یہ بات عہدیداروں سے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کے پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد جو یہ کام کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھائیں اور اسی طرح سچی گواہی کا تقاضا ہے کہ وہ اصلاح کی طرف توجہ دیا کرے، نہ کہ شکایت کنندہ کی تلاش کرنے کی طرف۔ اگر شکایت کرنے والے کا نام میں نے بتانا ہو گا تو خود ہی بتادوں گا اور اکثر بتا بھی دیا کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس صورت میں پھر بعض دفعہ شکایت کرنے والے پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ بھی تقویٰ سے دور بات ہے۔ یہ پھر امانتوں اور عہدوں کی صحیح ادائیگی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، احکامات پر صحیح عمل نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے تو ہر معاملے میں، ہر سطح پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔“

حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصار اللہ بنیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”اس وقت میرے سامنے آپ جو انصار بیٹھے ہیں، آپ میں سے بہت سوں کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی ہوگی اور کئی نسلوں سے آپ میں احمدیت چلی آرہی ہے۔ بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو تیس چالیس سال پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اُن کی نسلیں بھی پیدا نشی احمدی ہیں۔ اسی طرح مسلسل یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اب تو لاکھوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے ترقی کرنی ہے، بڑھنا ہے۔ پس ہر احمدی جو چاہے کئی نسلوں سے احمدی ہے یا نیا شامل ہونے والا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔ لیکن اب جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ واقعات کثرت سے ہوتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں لوگ شامل ہوتے ہیں اور پھر شامل ہونے والے اپنے واقعات بھی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح اُن کو شامل ہونے کی تحریک پیدا ہوئی، کیا وجہ ہوئی اُن کے احمدیت قبول کرنے کی۔ اس کے بعد اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ اور جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں جلسہ کی دوسرے دن کی تقریر میں جماعت کی ترقی کا یہ ذکر ہوتا ہے اور اُن میں مختلف لوگوں کے واقعات بھی میں بیان کرتا ہوں۔ اب ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے، اس کثرت سے مختلف لوگوں کے یہ واقعات آتے ہیں کہ ایک تقریر میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جب میں یہ واقعات پڑھتا ہوں تو بعض اوقات دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما رہا ہے اور اُن میں کس طرح تبدیلیاں پیدا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر حیرت

ہوتی ہے کہ کتنی جلدی ان لوگوں نے کتنی ترقی کی ہے اور بڑی تیزی سے مزید ترقی کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔

نومبائین کے ایمان افروز واقعات

بہر حال میں نے سوچا کہ آج اُس کیفیت میں آپ لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہیے جو ان کے واقعات دیکھ کر ہوتی ہے۔ جس کے لئے یہی طریق ہو سکتا ہے، جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کو آج شامل کروں اور مختلف اوقات میں، مختلف مجالس میں ان کا ذکر کیا جاتا رہے جو ہر ایک کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔

..... انڈیا سے سرورِ جماعت جو گجرات میں ہے، اُس کے صدر اصغر بھائی صاحب لکھتے ہیں کہ جب سے وہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں، مخالفین ہر طرح سے اُن کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ جہاں اُن کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی اُن لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہو گئے ہیں تو ان پر زور ڈالا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ بیٹی کے سسرال والوں نے شہر کے بڑے بڑے علماء کو اکٹھا کیا۔ (انڈیا میں بھی بہت زیادہ مخالفت شروع ہو چکی ہے) اور رات میٹنگ بٹھا کر کہا کہ یا تو احمدیت چھوڑ دو یا لڑکی کو اپنے ساتھ واپس لے جاؤ۔ موصوف نے مخالفین کا مقابلہ کیا اور بڑی دلیری سے کہا کہ بیشک میری بیٹی واپس بھیج دو لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ وہیں رات کو بیٹھ کر طلاق لکھی گئی اور لڑکی کو طلاق دے کر صبح اپنے ماں باپ کے ساتھ بھیج دیا گیا۔ یعنی ایک رات بھی یہ شادی نہیں چلی۔ یہ اپنی بیٹی کو لے آئے لیکن اپنے ایمان پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دی اور ثابت قدم رہے۔

یہ اُن لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو بعض پرانے احمدی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر، رشتوں پر کوشش ہوتی ہے کہ ہماری بات مان لی جائے اور لڑکیوں کے معاملے میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ اپنی لڑکیاں غیر احمدی کو نہیں دینیں۔

... پھر اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ شہر دُوگو کے ایک نومبائے پارے اور لیس صاحب ہیں جو کہ مستری کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے دو شادیاں کی ہوئی

ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی ہمارے لوکل مشنری زورے اسماعیل سے کر دی۔ احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے وہ وہابی تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد میں جا کر اعلان کیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ جماعت احمدیہ کے مشنری سے کر دیا ہے اور ان کی بیٹی کا نکاح بھی احمدیہ مسجد میں ہی ہو گا۔ اس لئے وہ سب کو دعوت دینے کے لئے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ امام مہدیؑ جس کا انتظار ہے آچکے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ جب مولویوں نے اُن کی یہ بات سنی تو انہوں نے کہا کہ تُو نے اپنی بیٹی کا رشتہ کافر سے کر دیا ہے۔ اس لئے توبہ کرو اور اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں نہ کرو۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں کو وہاں افریقہ میں کوئی پوچھا نہیں کرتا تھا، لیکن اب کئی سالوں سے، کچھ عرصے سے مختلف عرب ممالک، مسلم ممالک اپنے لوگوں کو بھیجتے ہیں جن کا صرف اس بات پر زور ہوتا ہے کہ احمدی کافر ہیں، جماعت میں شامل نہ ہوں اور اکثر جگہ کافی مہم چل رہی ہے۔ لیکن بہر حال اس سے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا اس لئے توبہ کرو اور اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں نہ کرو۔ اس پر ادریس صاحب وہاں سے چلے آئے اور کچھ عرصے بعد جب اُن کی بیٹی کی شادی ہو گئی تو اُن کی دوسری بیوی کے والدین نے اپنی بیٹی کو گھر بلا لیا۔ بیٹی کو انہوں نے کچھ نہیں بتایا کہ کس سلسلہ میں انہوں نے اس کو گھر بلایا ہے کیونکہ لڑکی کے والدین اور مولوی صاحبان آپس میں بات کر چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ادریس صاحب کو بلایا اور کہا کہ ہماری تین شرائط ہیں۔ تم سب کے سامنے یہ اقرار کرو کہ نعوذ باللہ امام مہدی علیہ السلام جھوٹے ہیں۔ نمبر دو اعلان کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ دوبارہ آئیں گے۔ نمبر تین یہ کہ تم نے اپنی بیٹی جو احمدیہ مشنری کو دی ہے، اُس کو واپس بلاؤ۔ یہ تین شرطیں پوری کرو گے تو تمہیں تمہاری بیوی واپس دے دیں گے۔ اس پر ادریس صاحب نے سبحان اللہ کہا اور واضح طور پر بتا دیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے اور کہا کہ وہ حق کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس کے لئے جتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں وہ تیار ہیں۔ اس کے بعد ادریس صاحب نے بیوی کے والدین سے بات کرنا چاہی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ جو ہمارے مولویوں کا فیصلہ ہے وہی ہمارا فیصلہ ہے۔ اس پر وہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر گھر چلے آئے لیکن احمدیت پر قائم رہے۔

... مفیض الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ بوسنیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست Samajo Muftich صاحب کو جب جماعت کا پیغام پہنچا تو موصوف جماعتی سینٹر میں آئے اور جماعتی تعلیم کے بارے میں استفسار کرتے رہے۔ دورانِ گفتگو اُن کی نظر (وہاں میری تصویر لگی ہوئی تھی) اُس پر پڑتی تھی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جب اُن کو تعارف کروایا گیا تو کہنے لگے کہ ان سے ملاقات ہو سکتی ہے؟ اُن دنوں میں چونکہ جلسہ جرمنی کی آمد تھی۔ موصوف جلسہ جرمنی میں تشریف لائے، وہاں جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے سب مقررین کی بھی اور میری بھی تقریریں سنیں۔ وہاں مجھے ملے بھی، دیکھتے رہے اور بڑے جذباتی ہوتے رہے اور یہ بھی کہتے رہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیوں رو رہا ہوں اور اس جلسہ پر بیعت کر کے پھر جماعت میں داخل ہو گئے۔ چودہ سال سے نماز اور اسلامی شعار سے بالکل دُور تھے حالانکہ پہلے مسلمان تھے۔ لیکن الحمد للہ اب احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان تمام شعار کے پابند ہیں اور پابندی کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ انقلاب ہے جو احمدیت لاتی ہے اور ہر احمدی کو یہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے اور تبھی ہم، جو انصار اللہ کی عمر کے ہیں، انصار اللہ بھی کہلا سکتے ہیں کہ اگر اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور اخلاص و وفا کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں۔

... پھر اسی طرح لکھتے ہیں کہ ایک اور دوست حسن صاحب کو احمدیت کا پیغام ملا تو دو تین مرتبہ احمدیت کے بارے میں گفتگو کے بعد موصوف نے بیعت کر لی۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس وقت اسلامی معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی کی ضرورت ہے جو صرف احمدیت میں نظر آتی ہے۔ موصوف چونکہ کتب کی فروخت کا کاروبار کرتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے بک سٹال پر جماعتی کتب بھی رکھی ہوئی ہیں اور خود بھی تبلیغی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

..... صدر صاحب نیوزی لینڈ لکھتے ہیں کہ نومبر 2011ء میں جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو یہاں کے مقامی ماؤری (Maori) باشندوں میں سے پہلی بیعت حاصل ہوئی۔ اس دوست میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بڑی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ یہ دوست بیعت سے قبل بد قسمتی سے اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے پُر تشدد طبیعت کے مالک

تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے گھریلو تشدد کے باعث اُن کا معاملہ پولیس کے پاس چلا گیا اور ان کے ماضی کی وجہ سے قوی امکان یہی تھا کہ اُنہیں جیل ہو جائے گی۔ اُن کی اہلیہ جو کہ جماعت میں کافی دلچسپی لیتی ہیں، اُنہوں نے کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو پھر تمہیں سزا سے بچ جانا چاہیے۔ اس ضمن میں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اُنہیں جیل سے محفوظ رکھا۔ ان کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تاہم ان کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کے باقی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کا امکان ہے۔ ایک تو یہ بہت بڑا breakthrough ہوا ہے، لیکن انشاء اللہ وہاں کے یہ مقامی باشندے جو ماؤری کہلاتے ہیں جب کثیر تعداد میں احمدی ہوں گے تو اُس علاقے میں انشاء اللہ ایک بہت بڑا بریک تھرو ہو گا۔ اس قبیلے کے بعض elders نے جماعتی وفد کے دورے کے موقع پر ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ کیونکہ اُن کے ایک بزرگ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ پیس پرافٹ (Peace Prophet) کے لوگ اُن کے ماؤری کا وزٹ کرنے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اُن کو تیاری کروائی ہوئی ہے۔

... عرفان احمد صاحب مبلغ ٹوگو لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تبلیغی پروگرام کے دوران ہمیں ایک بزرگ ملے جنہوں نے 1958ء میں غانا میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس کے بعد اُن کا رابطہ بالکل ختم ہو گیا تھا لیکن دل سے احمدی تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے اپنے تمام حالات بتائے۔ پروگرام کے بعد اس علاقے کے مولویوں نے اکٹھے ہو کر اُن کو بلایا اور دھمکی دی کہ وہ ہر گز یہاں احمدیت نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہمیشہ سے احمدی ہوں اور یہاں کا رہنے والا ہوں۔ آج کے بعد یہاں احمدیت کی ترقی کے لئے کام کروں گا۔ اُس کے بعد سے بڑے active ہو گئے۔

... ٹوگو ریجن ہاہو (Haho) کے ایک گاؤں کپیوے (Kpeve) میں تبلیغ کی گئی۔ یہ گاؤں مشرکوں کا ہے۔ تبلیغ کے نتیجے میں 64 افراد نے احمدیت قبول کی۔ حسب معمول مخالفین نے وہاں جا کر ان کو جماعت سے بدظن کرنے کے لئے غلط باتیں کرنی شروع کر دیں اور اُن سے کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان کو قبول کر کے تم دوزخ میں چلے جاؤ گے۔ سامان کی گاڑیاں بھر کر

گاؤں میں آئے اور لالچ دی کہ جماعت کو چھوڑ دو تو یہ سب سامان دے دیں گے۔ ایک خوبصورت مسجد بنا کر دیں گے۔ گاؤں والوں نے باوجود غریب ہونے کے سب کچھ ٹھکرادیا اور کہا کہ ہم زمین پر نماز پڑھ لیں گے۔ ہمیں ایمان کی جو روشنی احمدیت نے دی ہے اُس کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بعد مخالفین نے امام کو لالچ دیا کہ اگر تم ہماری طرف آ جاؤ تو ہم تم کو 35000 فرانک ماہانہ دیں گے۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھے میرے کھیت سے جو ملتا ہے وہی کافی ہے۔ مجھے آپ کے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آخر مخالفین تمام تر کوششوں کے بعد ناکام لوٹ گئے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پوری جماعت قائم ہے اور نظام کے ساتھ قائم ہے۔ لوگ پوری طرح اُس میں شامل ہیں۔

...بین کے مبلغ عارف محمود صاحب لکھتے ہیں کہ توکپوئے (Tokpoe) میں جماعت کا قیام آج سے چار سال قبل ہوا۔ یہاں جماعت کی ایک مسجد بھی ہے جو کہ چند سال قبل تعمیر کی گئی تھی۔ اس سال رمضان المبارک میں اس گاؤں کے احمدی اور نومابع افراد کی تعلیم و تربیت اور دیگر جماعتی پروگرام کے لئے امیر صاحب کی اجازت سے مدرسہ احمدیہ پوبے سے پاس ہونے والے طلباء میں سے ایک طالبعلم Agbozo Souleman کو بھجوا یا جو یکم رمضان سے لے کر عید تک یہاں رہا۔ اس طالبعلم نے مجھے بتایا کہ مؤرخہ تیس رمضان کو شام پانچ بجے ایک گاڑی ہماری مسجد کے پاس آ کر رکی اور اُس میں سے ایک عربی شخص اُترا اور اُس نے اس طالبعلم سے پوچھا کہ اس مسجد کا امام کون ہے؟ سلیمان نے جواب دیا کہ میں ہی مسجد کا امام ہوں۔ اس طرح باتیں کرتے کرتے وہ سلیمان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور اندر سے مسجد کو دیکھا اور سلیمان سے کہا کہ وہ سعودی عرب سے ہے اور مکہ مکرمہ کے قریب ہی اُس کا شہر ہے۔ وہ یہاں کام کے سلسلے میں آیا ہوا ہے اور اس نے چودہ ہزار فرانک سیفانکال کر سلیمان کو دیئے اور کہا کہ کل عید ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان پیسوں سے کچھ خرید کر غریبوں میں تقسیم کر دیں۔ اس پر سلیمان نے اُس سے کہا کہ جماعتی سطح پر ہم نے انتظام کیا ہوا ہے اور ہم احمدیہ جماعت سے ہیں۔ ہم ہر بات اور کام کی تفصیل اپنے ریجن کے مشن ہاؤس کو دیتے ہیں اور وہ امیر کے ذریعے سے خلیفہ

المسیح کو رپورٹ بھجواتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جو عرب تھا اس آدمی نے شاید غور سے اُن کی بات نہیں سنی اور اپنی بات کرتا گیا کہ کس طرح اسلام کی خدمت کی جاسکتی ہے اور وہ کر بھی رہا ہے۔ (خود بتاتا رہا کہ میں کس طرح اسلام کی خدمت کرتا ہوں) کہتے ہیں اسی اثناء میں جو اُس کا ڈرائیور تھا اُس نے پوچھا کہ امیر کون ہے اور یہ خلیفہ کیا ہے؟ اُس کی بات سن کر وہ آدمی بھی تھوڑا سا چونکا اور پوچھا کہ مسجد کن کی ہے؟ سلیمان نے بتایا کہ احمدی مسلمانوں کی ہے۔ اُس نے پھر استفسار کیا کہ مسجد کن کی ہے؟ سلیمان نے کہا کہ بتایا تو ہے کہ یہ مسجد احمدی مسلمانوں کی ہے۔ جس پر وہ آدمی غصہ سے بولا کہ احمدی مسلمانوں کی نہیں، احمدی کافروں کی کہو، کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ پاکستان میں ان کو گورنمنٹ نے کافر قرار دیا ہوا ہے۔ (یعنی یہ فتوے اب سعودی عرب میں بھی پاکستان سے آتے ہیں)۔ سعودی عرب میں ہم نے بھی ان کے حج پر پابندی لگا رکھی ہے۔ یہ دہشتگرد ہیں اور اسلام سے باہر ہیں۔ اس پر سلیمان نے کہا کہ مسلمان یا کافر ہونے کا تو خدا ہی جانتا ہے کہ یہ کون ہے۔ اتنی دیر میں اس گاؤں کے کچھ اور افراد بھی آگئے۔ اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلیمان نے مزید کہا کہ یہ سب لوگ بت پرست تھے، ان کو جماعت احمدیہ نے تبلیغ کی اور ان کو قرآن کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اُنہیں نماز پڑھنے کا طریق سکھایا گیا ہے۔ یہ سب احمدی جماعت نے کیا ہے؟ کیا کوئی کافر ایسا کر سکتا ہے؟ اور یہ لو اپنے چودہ ہزار فرانک سیفا اور جس اسلام کی تم خدمت کرنا چاہتے ہو، وہ اس گاؤں میں نہیں ہے۔ اس پر وہ آدمی بولا کہ اگر تم مسجد پر ”محمدیہ مسجد“ لکھ دو تو میں آپ کو اور بھی پیسے دینے کو تیار ہوں۔ سلیمان نے کہا کہ جو خزانہ تعلیمات کی صورت میں ہم کو جماعت احمدیہ سے ملا ہے، وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ (اڈول تو یہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن بہر حال اُس کی جو نیت تھی وہ اور تھی، اس لئے انہوں نے انکار کر دیا)۔ پھر وہ آدمی سلیمان کو دوسرے لوگوں سے ذرا فاصلے پر لے گیا۔ نوجوان سمجھ کے اُس نے سوچا کہ اس کو لالچ دواور کہا کہ اگر تم احمدیت چھوڑ دو تو میں آپ کی ہر طرح کی مدد اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ آپ کا ماہانہ الاؤنس بھی مقرر کر دوں گا اور اس کے علاوہ بھی آپ کو وہ کچھ مل جائے گا جس کا تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔ اس پر سلیمان نے کہا کہ میں جماعت

کے لئے یہاں وقف عارضی پر آیا ہوں اور جو تعلیم اور ایمان کی دولت مجھے احمدیت سے ملی ہے، وہ کافی ہے۔ اور اس طرح وہ شرمندہ ہو کے واپس چلا گیا۔

... سید کریم صاحب انچارج علاقہ کھم آندھرا (انڈیا) لکھتے ہیں کہ مخالفین جب اپنی کوششوں میں ناکام رہے تو انہوں نے آخر میں ایک پلان بنایا کہ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں ان کو کچھ پیسے دیئے جائیں تو وہ احمدیت چھوڑ کر ہماری طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس جائیداد میں سے جو گورنمنٹ کی طرف سے وقف بورڈ کے تحت مسلمانوں کے لئے رکھی جاتی ہے، کچھ زمین صدر صاحب جماعت احمدیہ کھم اور ان کے بھائی شیخ کریم صاحب کو دینے کی کوشش کی اور ساتھ ہی ان کو ضلع میں ایک بڑا عہدہ دینے کی بھی پیشکش کی۔ اس زمین کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔ (انڈیا کی بات ہے۔) اس پر صدر صاحب نے اُن مخالفین احمدیت کو جواب دیا کہ ایمان کو دولت سے خریدنا چاہتے ہو؟ کتنے آدمیوں کو خریدو گے؟ آپ کی اس پچاس لاکھ کی جائیداد سے میں اللہ کے عذاب سے کس طرح بچ سکتا ہوں جو مجھے امام وقت کے انکار کی وجہ سے ملے گا۔ اس طرح مخالفین کے ساتھ صدر صاحب کی پانچ گھنٹوں تک بحث ہوتی رہی اور آخر میں اُن سے کہا کہ آپ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں۔ اس لئے لالچ وغیرہ دے کر اُن سے سب کچھ کروایا جاسکتا ہے۔ آپ غلطی پر ہیں۔ سچائی کے ساتھ مقابلہ مت کرو اور یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ ہمارے پاس کبھی نہ آنا۔ یہ کہہ کر اُن کو وہاں سے بھگادیا۔

... اٹلی میں ایک نو مبالغہ نضر العامری صاحب بیان کرتے ہیں کہ سب سے بڑی چیز جو مجھے احمدیت میں آکر ملی ہے وہ شجاعت ہے، بہادری ہے۔ میں سر اٹھا کر مولویوں کے پاس جاتا ہوں اور اُنہیں کہتا ہوں کہ ان باتوں کا جواب دیں لیکن کوئی میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ کئی مولوی میرے گھر میں بھی آئے اور بعض عرب ممالک سے یہاں دورے پر آئے تو اُنہیں بھی مجھے احمدیت سے تائب کرنے کے لئے میرے گھر لایا جاتا رہا لیکن صرف وفاتِ مسیح کے مسئلہ میں ہی وہ لاجواب ہو گئے۔ موصوف نہایت گداز طبیعت کے مالک ہیں، بڑی نرم طبیعت ہے اور بہت مخلص ہیں، بات بات پر آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ قبل ازیں تبلیغی جماعت سے

منسلک تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اپنے گھر کی دیواروں پر بیعت کی قبولیت کے جو خطوط میری طرف سے گئے ہوئے تھے وہ بھی انہوں نے فریم کر کے لگائے ہوئے ہیں۔

اب بعض باتیں بظاہر بڑی چھوٹی لگتی ہیں لیکن جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو بالکل دیہات میں ہیں، جن کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔ جن میں نیا نیا ایمان داخل ہوا ہے وہ جب اپنی ہر بات کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منبج کرتے ہیں تو بہر حال یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ایک انقلاب ہے جو اُن کی طبیعتوں میں پیدا ہوا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ٹیچی مان غانا کا ہے۔ یہاں ایک جگہ ہے 'Oforikrom' یہاں ایک مخلص احمدی سعید عیسیٰ رہتے ہیں۔ ایک دن وہ اپنے زرعی فارم پر کام کرنے گئے۔ کام کرنے کے دوران نماز کا وقت ہو گیا تو کام چھوڑ کر نماز پڑھنے چلے گئے۔ نماز سے واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ درخت کی ایک بڑی شاخ اُس جگہ پر گری پڑی ہے جہاں وہ نماز سے پہلے کام کر رہے تھے اور اچانک گری تھی۔ اگر نماز پڑھنے نہ جاتے تو وہ درخت کی شاخ اُن کی موت کا بھی باعث بن سکتی تھی۔ اس بات نے اُن کے ایمان میں اضافہ کیا کہ دیکھو نماز کی وجہ سے میری جان بچ گئی۔ اسی طرح بعض نامساعد حالات میں الہی حفاظت کے واقعات ہیں۔

بینن کے جو گور بیجن کے اجتماع کا انعقاد Japango جماعت میں کیا گیا جو ایک نو مبالغہ جماعت ہے۔ دوران اجتماع جو گو شہر سے کچھ مولوی اپنے کارندوں کے ساتھ ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر مسجد میں آگئے کہ ہم احمدیوں کو مار بھگائیں گے، اُن کا اجتماع نہیں ہونے دیں گے۔ یہ بالکل نئے احمدی جو ش ایمان سے لبریز تھے۔ بالکل نئے احمدی تھے لیکن بہر حال اُن میں ایمان تھا۔ کہتے ہیں مخالفین کو دیکھ کر اپنے لوکل مشنری سے کہنے لگے کہ آپ مسجد کے اندر چلے جائیں، ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح حملہ کرتے ہیں۔ چنانچہ وفد کی صورت میں مخالفین کو سمجھانے لگے۔ پہرہ دینے لگے جب کہ مخالفین اُن کی بات سننے کو تیار نہ تھے۔ آخر لوکل مشنری صاحب ہی آگے بڑھے کہ بتاؤ کہ کس آواز اور پیغام کو تم روکنا چاہتے ہو۔ افریقنوں میں کم از کم یہ عقل اور شعور ہے جو آپ کو آجکل کے پاکستانی مٹاؤں میں نظر نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں کہ تم ہمیں کس بات سے

روک رہے ہو۔ اس وقت کا جو امام ہے وہ پیغام دیتا ہے کہ توحید الہی پر قائم ہو جاؤ اور اکٹھے ہو کر اسلام کا جھنڈا اور آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور جھنڈا بلند کرو۔ کیا تم اس آواز کو روک دینا چاہتے ہو جو قرآن کریم کی تصدیق کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہے اور عین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ معلم صاحب کی گفتگو کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر ہوا۔ اور ایک ایک کر کے اُن میں سے لوگ جانے شروع ہو گئے اور مولوی صرف اکیلے ہی رہ گئے۔

امیر صاحب ٹوگو بیان کرتے ہیں کہ نتیجہ احمد صاحب (Motidja Ahmad) نومابع ہیں۔ یہ Amato کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے (جماعت احمدیہ آماتو کے) جلسہ نومابع کے دوران گواہی دی کہ وہ بیس سال سے مسلمان ہیں اور اب تک انہیں نہ تو صحیح نماز پڑھنی آتی ہے اور نہ ہی اسلام کے بارے میں کچھ معلوم تھا۔ کیونکہ مولوی کو صرف پیسے سے پیار ہوتا ہے، تعلیم دینے اور شادی بیاہ عقیقہ وغیرہ کے موقع پر پیسے کا لالچ ہوتا ہے حتیٰ کہ جنازہ پڑھانے کی بھی فیس ہے، اس کے بغیر مولوی جنازہ نہیں پڑھاتے۔ لیکن خدا کے فضل سے دو سال پہلے جب سے احمدی ہوا ہوں احمدی معلم اور مبلغین نے جس رنگ سے تربیت کی ہے، اُس کی وجہ سے اب مجھے اسلام کے بارے میں بہت سی معلومات ملی ہیں اور اب میں ایک داعی الی اللہ کے طور پر کام کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے پنجوقتہ نمازی ہونے کے ساتھ ساتھ تہجد بھی ادا کرتا ہوں۔ اور جو بیس (20) سال میں نے احمدیت کے بغیر گزارے اُس پر خدا کے حضور معافی مانگتا ہوں۔

پھر لائبریریا کے مبلغ ناصر صاحب لکھتے ہیں کہ چھ ماہ قبل ہم نے ایک ایسے گاؤں میں تبلیغ کا پروگرام بنایا جو ایک مشکل جگہ پر واقع ہے اور کوئی گاڑی وہاں پر پہنچ نہیں سکتی۔ تقریباً پانچ چھ کلو میٹر پیدل چلنا پڑا۔ راستے میں ایک دریا پڑتا ہے جس کو عبور کرنے کے لئے چند لکڑیاں آپس میں باندھ کر مقامی ساخت کا ایک پل بنایا گیا۔ نئے آدمی کے لئے اس پر سے گزرنا بھی کافی مشکل کام ہے۔ دریا عبور کر کے جب ہم اس گاؤں میں پہنچے تو سب سے پہلے امام سے ملے اور اس کو

درخواست کی کہ ہم آپ لوگوں سے ملنا چاہتے ہیں اور احمدیت کا پیغام سنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُس نے سارے لوگوں کو جمع کیا۔ خاکسار نے ایک لمبی تقریر کے بعد اُن کو احمدیت میں شمولیت کی دعوت دی۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہم پہلے بھی مسلمان کہلاتے ہیں اور احمدی بھی مسلمان ہیں تو شمولیت سے کیا فرق پڑے گا۔ کہتے ہیں میں نے اُن کو اُن کی سمجھ کے مطابق بتایا۔ وہ اتنے پڑھے لکھے لوگ تو نہیں تھے لیکن وہاں افریقہ میں فٹ بال کا بڑا شوق ہے۔ تو انہوں نے ان کو اسی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ فٹ بال کے کھلاڑی ہیں اور آپ کو کوئی اچھا فٹ بال کلب شمولیت کی دعوت دے تو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ میں تو پہلے ہی فٹ بال کا کھلاڑی ہوں۔ میں کیوں آپ کے کلب میں شامل ہوں۔ آپ اکیلے کھلاڑی کچھ نہیں کر سکتے، کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کسی اچھی ٹیم میں شمولیت اختیار نہ کریں۔ اس وقت احمدیت اسلامی میدان میں بہترین ٹیم ہے اور زمانے کا امام اس کو لے کر چل رہا ہے۔ اس مثال سے وہ بہت محظوظ ہوئے اور سب نے امام سمیت جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ کہتے ہیں خاکسار نے اس وجہ سے کہ نئے احمدی ہیں، اگرچہ وہ کا کہا تو ان میں کہیں دُوری نہ پیدا ہو جائے یا یہ نہ کہیں کہ صرف پیسے کے لئے آیا ہے تو میں نے چندہ کا وہاں ذکر نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد وہ امام صاحب سارے گاؤں کا چندہ لے کر خود مربی صاحب کے پاس شہر میں آگئے کہ جب وہ احمدی نہ تھے اُس وقت بھی شہر کی دوسری مسجد میں جا کر چندہ دیتے تھے اور اب جبکہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو چندہ ہم یہاں ادا کیا کریں گے۔ تب سے وہ ہر ماہ بغیر توجہ دلائے باقاعدہ چندہ لاتے ہیں اور واپس جا کر ان کو رسیدیں بانٹتے ہیں۔ اب یہ اگست کا چندہ لے کر آئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ موسم برسات میں بالکل وہاں آنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ راستے میں بہت پانی ہے اور میں چندہ دینے کے لئے اپنے کپڑے اتار کر پانی سے گزر کر آیا ہوں۔ تو یہ لوگ اتنی محنت اور تردد کرتے ہیں۔

پھر محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نائیجیریا لکھتے ہیں کہ ہم ایک نئی جماعت گوئی (Goye) میں ایم ٹی اے کے لئے ڈش لگانے گئے۔ جب ہم ڈش لگا چکے تو اُس وقت ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کینیڈا کی کارروائی جاری تھی اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس گاؤں میں ٹی وی

کے اوپر یہ پہلا پروگرام تھا جو آرہا تھا، جس میں میری موجودگی میں وہاں کینیڈا کا جلسہ ہو رہا ہے۔ نو مبائعین نے ایم ٹی اے پر اُسے دیکھا۔ جب سارے گاؤں کے نو مبائع ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو اس گاؤں کے چیف الحاجی موسیٰ ابو بکر نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ شخص، یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ کے فضل سے اُس نے کہا کہ ہمیں خوشی ہو رہی ہے کہ ہم نے سچے امام کو مانا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اظہار کر داتا ہے۔

اکبر احمد صاحب امیر جماعت نائیجر لکھتے ہیں کہ نائیجر کے برنی کوئی شہر سے گیارہ کلومیٹر کے فاصلے پر Radadaoua ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے باسیوں نے علاقے میں سب سے پہلے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ وہابی مولوی اس گاؤں پہنچے اور احباب جماعت سے کہا کہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ ان کا تو قرآن بھی اور ہے۔ یہ مولوی ایک گروپ کی شکل میں وہاں پہنچے۔ بڑے بڑے جُنبہ پہنے ہوئے تھے۔ عربی بول کر اور قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر سادہ لوح احباب کو بہکانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ سادہ لوح احباب جن کو بیعت کئے سات آٹھ سال ہو گئے ہیں، جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں، چندہ دیتے ہیں، اُن کے بچے وغیرہ نماز سیکھ چکے ہیں، وہ ان مولویوں کی باتیں سن کر پریشان ہوئے کہ وہ کیا کریں۔ بہر حال دل میں خیال پیدا ہوا کہ پھر سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کہتے ہیں اسی گاؤں کے رہنے والے ایک دوست عثمان صاحب نے بتایا کہ یہ سب سن کر اُن کو بہت دکھ ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رات دعا کی کہ اے اللہ! تو خود میری رہنمائی فرما۔ اگر جماعت احمدیہ جھوٹی ہے تو خود مجھے اس سے بچا اور اگر جماعت سچی ہے تو کل مجھے پیسے ملیں۔ (یہ عجیب شرط لگائی انہوں نے)۔ تو کہتے ہیں کہ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ گھر سے کام کے لئے نکلا۔ سڑک پر جا رہا تھا کہ سڑک کے کنارے ایک کالا پلاسٹک کا لفافہ پڑا ہوا ملا جسے اٹھا کر میں نے دیکھا تو وہ پیسوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس میں دس دس ہزار فرانک کے کئی نوٹ تھے۔ کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں حسبِ معمول ریڈیو بھی تھا۔ (ریڈیو وہاں کے لوگوں کا رواج

ہے۔ ہاتھ میں رکھتے ہیں) خاص طور پر گاؤں کے لوگ خبریں یا مختلف پروگرام بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ کہتے ہیں عین اُس وقت ریڈیو پر اعلان ہو رہا تھا کہ کسی کاپیسوں سے بھر الفافہ کہیں گر گیا ہے، اگر کسی کو ملے (یہ نشانیاں بتائیں) تو وہ ریڈیو اسٹیشن آکر دے دے۔ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ میرے دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ اس کو کھولو اور پیسے تقسیم کرتے ہیں۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ نہیں، ہر گز نہیں۔ یہ میرے رب العزت کا جواب ہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔ کیونکہ رات میں نے دعا کی تھی اور خدا نے میری دعا قبول کر کے میرے ایمان کو احمدیت پر مضبوط کیا۔ یہ رقم امانت ہے، اسے میں واپس لوٹاؤں گا۔ (پیسے تو ملے لیکن یہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دیئے کہ اب ایمان داری کا بھی آگے امتحان شروع ہوتا ہے)۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا سائیکل پکڑا اور کوئی شہر آکر یہ رقم ریڈیو کے ڈائریکٹر کو لوٹا دی۔ ڈائریکٹر نے عثمان صاحب سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے رُکیں، وہ بندہ جس کے پیسے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ آئے جن کی رقم تھی۔ انہوں نے رقم گنی جو ایک ملین فرانک سے زائد تھی۔ اور وہ پوری تھی۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ رقم عثمان صاحب کو بطور انعام کے دینا چاہی جسے عثمان صاحب نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے۔ مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس واقعہ کے بعد اس گاؤں کے جو احباب جماعت ہیں، ان کے ایمانوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

محمد احمد راشد صاحب مبلغ جرمنی لکھتے ہیں کہ ایک جرمن سائنمن گلہر (Simon Geelhaar) نامی نوجوان نے بیعت کی۔ یہ اس سے قبل بھی مسلمان تھے۔ ان کی جب خاکسار سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ میں نے جب اسلام قبول کیا تو میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ سارے مسلمان ملتِ واحدہ ہیں لیکن بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہاں تو بہت سارے فرقے ہیں۔ اب مجھے کیسے پتہ چلے کہ کون حق پر ہے؟ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا کہ اگر آپ صدقِ دل سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی رہنمائی کرے گا۔ انہوں نے دو تین دن ہی دعا کی تھی کہ ان کو دو مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ باوجود اس

کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اُن کو نہیں آتا تھا۔ اس زیارت کے دوران یہ نام بآسانی زبان پر آنا شروع ہو گیا۔ نیز اس زیارت کے نتیجے میں اُن کے دل میں ایک نور پیدا ہوا اور اُن کو ایک طمانیت ملی کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ یہ دوست گزشتہ عید کے روز خاکسار کے پاس آئے اور نماز عید ادا کی۔ اپنی خواب میں دو مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور اللہ کے فضل سے بیعت کی۔

فضل مجو کہ صاحب پر تگال سے لکھتے ہیں کہ پر تگال میں مقیم مراکش کے ایک دوست ازنین رضوان صاحب نے خاکسار سے رابطہ کیا اور کہا کہ وہ مشن میں آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہیں مشن کا ایڈریس دیا گیا اور وہ مشن تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک سال سے ایم ٹی اے العربیہ دیکھ رہے ہیں اور وہ سو فیصد مطمئن ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہیں بیعت فارم دیا گیا جس کو انہوں نے پڑھا اور پُر کر دیا۔ ازنین رضوان صاحب نے احمدیت کی طرف راغب ہونے کے متعلق دو خواب بتائے۔ کہتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ایک سال قبل جب ایم ٹی اے العربیہ پر اَلْحَيَاةُ الْمُبَشِّرِ کا پروگرام دیکھ رہا تھا اور پروگرام کے آخر میں پڑھے جانے والے اقتباس کے متعلق بتایا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے تو تب انہیں پتہ چلا کہ امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جستجو کی اور باقاعدگی سے دلچسپی سے یہ پروگرام دیکھنے لگ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ دشمن مسلمانوں کے بہت قریب پہنچ گیا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ اِنهَضُوا لِلْجِهَادِ، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتا ہوں تو میں خواب میں فوراً اُٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کروں گا۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی تعبیر ڈالی کہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر کے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کر سکتا ہوں۔ دوسرے خواب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایک رات میں نے خواب

میں دیکھا کہ آسمان پر بادل کے دو بڑے ٹکڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک ٹکڑا سفید رنگ کا ہے اور دوسرا سیاہ رنگ کا۔ سیاہ رنگ کے بادل کے بڑے ٹکڑے کے پیچھے سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا ٹکڑا بھی ہے، سفید بادل کا ٹکڑا اور سیاہ بادل کا بڑا ٹکڑا ایک دوسرے کے مد مقابل ہیں۔ پھر سفید رنگ کا بادل، سیاہ رنگ کے بادل سے ٹکراتا ہے اور سیاہ رنگ کا بادل ریزہ ریزہ ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر سفید بادل بڑے ٹکڑے کو شکست دینے کے بعد سیاہ بادل کے چھوٹے ٹکڑے کی طرف بڑھتا ہے تو سفید بادل جس میں لوگ سوار ہیں، سے آواز آتی ہے کہ اس سے نہیں ٹکرا نا، یہ رضوان ہے اور یہ ہم میں شامل ہو جائے گا۔ ازنین رضوان صاحب نے بتایا کہ خواب کے بعد میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہو گئی کہ میں جلد از جلد حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

علا حسین صاحب عراق کے رہنے والے ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ جب سے میں نے بیعت کی ہے، مجھے ہر طرح کے امن و سلامتی اور سکون کا احساس ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان و ایقان میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ احساس ہوتا ہے کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے میرے گناہ بخش دیئے ہیں بلکہ اپنی محبت اور قرب میں بڑھایا ہے اور اب میں خدا تعالیٰ کی معیت میں ہوں اور میرے تمام اعضاء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت محسوس ہوتی ہے اور دین اسلام کی صداقت خوب کھل گئی ہے۔ پھر یہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ آج سے دو سال قبل میں نے رمضان کے آخری عشرے کے دوران خواب میں آسمان اور زمین کے درمیان پگڑی والے ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی پگڑی کے اوپر سفید رنگ کے پر کے مشابہ کوئی چیز ہے۔ اس شخص کا بڑا رعب ہے اور وہ فی البدیہہ طور پر اونچی آواز میں شعر یا نظم پڑھ رہا ہے جو میں سن رہا ہوں اور اپنے آپ میں ایسی گرجو شنی، تسلی اور امن محسوس کرتا ہوں جس کا بیان ناممکن ہے۔ میں اپنے دل سے اس کے اشعار سن رہا ہوں، نہ ظاہری کانوں سے۔ اس شخص کے الفاظ اور عبارتیں کان میں ایسی پڑ رہی تھیں جیسے ٹھنڈا پاکیزہ پانی ہوتا ہے اور جو کلام میں اس بزرگ امام سے سنتا ہوں اس جیسا کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا ہو گا۔ ایسے لگتا ہے جیسے میں اُسے پیتا جا رہا ہوں۔ درحقیقت میرا دل سن اور

دیکھ رہا ہوتا ہے اور سیراب ہوتا ہے حتیٰ کہ میری آنکھیں آنسوؤں سے اٹھ آتی ہیں اور وہ الفاظ میرے نفس، روح، عقل اور دل پر گہرا اثر کرتے ہیں اور میرے جسم کے ہر ذرے میں رچ بس جاتے ہیں۔ جب میں بیدار ہوتا ہوں تو انہیں یاد کر کے لکھنا چاہتا ہوں، جو یہ الفاظ تھے۔

اَثَرْتُ الْجَمَالَ عَلَى الْجَمَالِ اَنْتَ دُوْحِي وَرَاحَتِي تَعَالَ حَبِيْبِي

یہ اس پیارے شخص کے لمبے قصیدے سے چند جملے مجھے یاد رہے۔ مجھے خیال گزرا کہ شاید وہ بزرگ حضرت علیؑ ہیں۔ پھر خیال آیا کہ جو پگڑی اس بزرگ نے پہنی ہوئی تھی وہ غیر معروف تھی اور پگڑی کے اوپر والا طرہ غیر معروف تھا۔ یعنی اس کی گردن دائیں طرف کو جھکی ہوئی تھی اور اُن کے الفاظ بہت خوبصورت اور اس طرح محبت سے معمور تھے کہ میں کبھی اُن کو بھلا نہیں سکتا۔ بہر حال اس خواب کے قریباً ایک ہفتے کے بعد میں ایک دن ٹی وی پر مختلف چینل تلاش کر رہا تھا کہ اچانک آٹو میٹک سرچ پر لگا کر نئے چینل کی تلاش کی تو اچانک مجھے ٹی وی سے آواز آئی کہ

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ دَرِّ كَرِيْمٍ رَحِيْمٍ عِنْدَ طُوفَانِ الصَّلَالِ

(یعنی میں رب کریم و رحیم کی طرف سے ضلالت کے اس طوفان کے زمانے میں بھیجا گیا ہوں)۔ اس پر مجھے بڑا جھٹکا لگا اور میں جلدی سے ٹی وی کی طرف لپکا اور ایک چینل پر ایک شخص کی تصویر دیکھی جس کے نیچے لکھا تھا اَلْإِمَامُ الْمَهْدِيُّ وَالْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ اور مندرجہ بالا الفاظ پڑھے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر میں اپنے جذبات پر کنٹرول کھو بیٹھا اور اونچی آواز سے رونے لگا۔ خدا کی قسم! میں ہفتہ بھر روتا رہا اور جب بھی وہ تصویر ٹی وی پر آتی یا وہ اشعار سنتا تو اپنے گزشتہ گناہوں کی وجہ سے سرپیٹنے لگتا۔ اب دن رات میرا شغل ایم ٹی اے کا دیکھنا ہو گیا جیسے کسی کو فائنل میچ کا انتظار ہوتا ہے، اور رونے کے آثار میرے منہ پر واضح ہوتے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ مجھ سے پوچھنے لگتے کہ کیا تم رو کر آئے ہو؟ انہوں نے مجھے لکھا کہ کئی دفعہ خواب میں میں نے آپ کو بھی دیکھا، تو بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اُس کو نظر آئی۔

تو یہ چند واقعات جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں، یہ جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہونے پر یقین کامل پیدا کرتے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تسبیح، تحمید اور استغفار کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ توجہ پھیرنے والے ہونے چاہئیں۔ یہ سن کر صرف الحمد للہ اور ماشاء اللہ پڑھنا کافی نہیں ہو گا۔ یا صرف عارضی طور پر محفوظ ہونا ہی کافی نہیں ہو گا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اُس کی تسبیح کرتے ہوئے، اُس کی حمد کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے جذب کرنے والے ہوں اور ایمان میں ترقی کرنے والے ہوں، وہاں ان نئے آنے والوں کے لئے نمونہ قائم کرنے والے بھی بنیں۔ جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے بیشک بہت سے ایسے ہیں جن کی رہنمائی اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور اُن کے ایمانوں کو مضبوطی بخشی لیکن لاکھوں آنے والوں میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو علمی دلیلوں اور زمانے کے حالات دیکھ کر ایک مصلح کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے احمدی ہوئے ہیں یا احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے نمونے بھی دیکھے ہیں جو پہلے احمدی ہیں۔

پس آپ جو انصار اللہ کہلاتے ہیں حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصار اللہ بنیں اور بننے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کی حمد کرتے ہوئے مزید شکر گزار بنیں، استغفار کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور نئے آنے والوں کے لئے اور اسی طرح اپنے لئے بھی مضبوطی ایمان اور ہر قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کریں۔ اور یہاں میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ انصار کی عمر کو پہنچ کر عاقبت کی زیادہ فکر ہونی چاہیے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں جو بجائے اس فکر کے معاشرے میں بے سکونی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اُن کے گھروں میں بھی بے سکونیاں ہیں اور گھروں سے باہر معاشرے میں بھی جھگڑوں کی وجہ سے بے سکونیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس اس طرف بھی ایسے لوگوں کو توجہ دینی چاہیے۔ جب بچے جو ان ہو جائیں یا جوانی کی عمر میں قدم رکھ رہے ہوں تو اُن کے لئے ہمیں، انصار کی عمر کو پہنچے ہوئے لوگوں کو تو نمونہ بننا چاہیے۔ اُن کے لئے بھی استغفار کرنی چاہیے تاکہ مسیح

موعودؑ کی قبولیت کا انعام جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھروں میں آیا ہے اُس کا فیض اگلی نسلوں میں بھی جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 7 اکتوبر 2012ء، الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2012ء)

وقفِ عارضی کیا کریں

نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے جب اپنی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی تو حضور نے فرمایا: ”انصار اللہ کے ممبرز کو کہیں کہ وقفِ عارضی کیا کریں یہ لوگ فارغ ہوتے ہیں۔“

(میٹنگ نیشنل عالمہ جماعت احمدیہ امریکہ 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 ستمبر 2012ء)

مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کو زریں ہدایات

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ جن مجالس سے رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو یاد دہانی کرواتے ہیں، خط لکھتے ہیں، ناظم علاقہ سے رابطہ کر کے پتہ کرتے ہیں اور فون پر بھی یاد دہانی کرواتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ان مجالس کو بار بار یاد دہانی کروائیں جو اپنی رپورٹس نہیں بھجواتیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مجلس کی رپورٹس پر قائدین اپنے اپنے شعبہ کی کارکردگی پر تبصرہ کر کے اس مجلس کو بھجوائیں، اس طرح مجلس کو ہر رپورٹ کا جواب دیا جانا چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر قائد تربیت نے بتایا کہ تمام مجالس میں انصار اللہ کی مجالس عاملہ کے ممبران کی تعداد 1903 ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر مجالس عاملہ کے تمام ممبران نماز ادا کرنے والے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ عاملہ کے علاوہ باقی دو ہزار میں سے چھ صد باقاعدہ نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ اگر دوسروں میں سے زیادہ پڑھنے والے ہیں تو پھر عاملہ میں سے پڑھنے والے کم ہیں۔ آپ کو یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ جو کمزور انصار ہیں ان کو توجہ دلاتے رہیں۔ اور رابطے رکھیں۔ جو بوڑھے ہو رہے ہیں ان کو یہ بھی بتائیں کہ پتہ نہیں کب موت آجانی ہے، زندگی کم ہو رہی ہے، خدا زیادہ یاد آنا چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خطبات سننے کے بعد نمازوں کی حاضری کتنی بڑھی ہے۔ یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ تمام مجالس اپنی اپنی جگہ اس کا جائزہ لیں۔ صرف جائزہ ہی نہیں لینا بلکہ عملی طور پر کام کرنا ہے اور خطبات سننے والوں کی تعداد بھی بڑھنی چاہیے۔ اور نمازوں میں حاضری بھی بڑھنی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تربیت کے کام کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اجلاسات میں جھگڑا ہو جاتا ہے یا کسی نے کسی کو گالی دے دی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ یہ تربیت کی کمی ہے۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح انتخابات میں تقویٰ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی عہدیدار کے حق میں جانبداری نہیں ہونی چاہیے۔ ان سب چیزوں کی

طرف شعبہ تربیت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کا معیار بلند ہونا چاہیے۔

★ ... قائد تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا تجنید گھر گھر جا کر کرتے ہیں یا زعماء بنا کر بھیجوا دیتے ہیں۔ اب جو نئے اسائیکلم والے آئے ہیں ان کو شامل کریں۔ تجنید کا چندے کی ادائیگی سے تعلق نہیں۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کو شامل کریں۔ جب تک آپ شامل نہیں کریں گے اس کی تربیت نہیں کر سکتے۔ پہلے اس کو شامل کریں، پھر اس کو اپنے قریب لائیں اور باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ اپنی تجنید نیشنل سیکرٹری مال کی رپورٹ کے مطابق نہیں بنا سکتے کہ اتنے انصار چندہ دیتے ہیں لہذا وہی ہماری تجنید ہے جو چندہ دینے والوں کی تعداد ہے۔ اگر یہ دونوں برابر ہو جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ تجنید غلط ہے یا پھر تقویٰ کا معیار سو فیصد ہو گیا ہے۔ اس لئے اگر اس روٹ لیول پر جا کر اپنی تجنید مکمل کریں۔ بہت سارے آپ کو ایسے انصار بھی ملیں گے جو تجنید میں شامل نہیں ہیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل نہیں ہیں۔

★ ... قائد ایثار نے بتایا کہ ہم وقار عمل کرواتے رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انصار بھی charity walk کریں۔ برطانیہ میں انصار، خدام دونوں اپنی اپنی کرتے ہیں۔ یہاں کے انصار، خدام دونوں علیحدہ علیحدہ وقت میں علیحدہ علاقوں میں کر سکتے ہیں۔ مثلاً خدام فرینکفرٹ میں اور انصار ہیمبرگ (Hamburg) میں کر سکتے ہیں۔

★ فرمایا: اگر بڑی عمر کے لوگ charity walk کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہو گا۔ ان کو jackets دیں اور jackets کے اوپر چیریٹی واک کا لوگو ہو۔ اسی (80) سال کی عمر کے بزرگ اگر واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہو گا۔

★ فرمایا: خدام اور انصار نے اپنی اپنی charity walk کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ کا انتخاب کرنا ہے۔ برلن (Berlin) میں کر سکتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے شہروں میں کر سکتے ہیں اور جو آمد ہے اس کا 80 فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں اور باقی بیس فیصد بے شک ہیومنٹی فرسٹ (Humanity First) کو دے دیں۔

★ فرمایا: اگر charities کے لئے رقم اکٹھی کرنے کا رواج نہیں ہے تو یہاں اس رواج کا تعارف کروائیں اور پھر charities کے لئے رقم اکٹھی کریں اور باقاعدہ ایک پروگرام کا انعقاد کر کے یہ رقم مختلف charities کو دیں۔ اس چیز کا تو تعارف یہاں کروائیں۔ پریس اور میڈیا کو بھی invite کریں۔

★ قائد ایثار نے بتایا کہ اِمسال ہم نے 93 درخت لگائے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ درخت لگانے کی تعداد بڑھائیں۔ انصار اللہ یو کے (U.K.) کا اس سال دو ہزار درخت لگانے کا پروگرام ہے۔ آپ کے یہاں 241 مجالس ہیں، ہر مجلس کم از کم ایک ایک لگائے تو 241 درخت ہو جائیں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 241 مجالس میں سے ہر مجلس سے آپ کا وفد میسر کے پاس جائے اور اجازت لے۔ اجازت نہ ملے تو آپ کا فرض ادا ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ جماعت کا تعارف ہو۔ جو درخت لگانے ہیں وہ انصار اپنے علیحدہ علیحدہ اور خدام اپنے علیحدہ لگا سکتے ہیں۔ اس طرح درخت بھی زیادہ لگیں گے اور تعارف بھی بڑھے گا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سڑکیں صاف کرنا اچھی بات ہے۔ ان کو کم از کم یہ پتہ لگ جائے کہ جماعت احمدیہ یہ کام کرتی ہے۔ تعارف کے بعد ہی تبلیغ کے میدان کھلتے ہیں۔ جو غلط تاثر مسلمانوں کے خلاف ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے تبلیغی میدان کو بڑھائیں، وسعت دیں اور مجالس کو تاکید کریں کہ پودے لگائیں، اس کا آپ کا اچھا اثر پڑے گا اور غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کھڑکی لگا رہے ہیں روشنی کے لئے تو اذان کی آواز بھی سن لیں۔

★ ... قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر سہ ماہی کا نصاب مقرر ہے اور امتحان لیا جاتا ہے۔ جو امتحان لیا گیا ہے اس میں 1497 انصار کے پرچے واپس آئے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صف اول کے انصار نے زیادہ حصہ لیا

ہو گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صف دوم کے انصار کو بھی اس طرف لے کر آئیں کہ وہ امتحان میں حصہ لیں۔ اصل یہ ہے کہ حصہ لینے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ انصار نصاب کا مطالعہ کریں گے اور ان کا علم بھی بڑھے گا۔

★ ... قائد تعلیم القرآن کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وقف عارضی کی طرف توجہ دیں اور انصار وقف عارضی کر کے قرآن کریم پڑھائیں۔ تلفظ ٹھیک کروائیں، انصار جو فارغ ہیں ان سے وقف عارضی کروائیں، مختلف جگہوں پر پندرہ دنوں کے لئے جا کر کام کریں، شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر طے کریں، وقف عارضی کے دوران لیٹس بھی تقسیم کریں۔ وقف عارضی کر کے تقسیم کریں۔ تعلیم القرآن کلاسز، تجوید کلاسز اور ترجمۃ القرآن کلاسز کا اجراء ہو۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی طرح قرآن کریم کے سیمینار کروائیں اور یہ بات بھی اپنے جائزہ میں رکھیں کہ انصار روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہوں۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

★ ... قائد تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اب تک 41 بیعتیں کروائی ہیں اور ان کا تعلق چھ قوموں، البانین، جرمن، تیونس، گرد، پاکستان اور بنگلہ دیش سے ہے۔ ان 41 نومباعتین میں سے جو انصار ہیں وہ انصار کے شعبہ تربیت نومباعتین کے پاس ہیں اور باقی جو لجنہ وغیرہ ہے وہ لجنہ کے انتظام کے تحت ہے۔ حضور انور نے فرمایا: نومباعتین کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ نظام کا فعال حصہ بن جائیں۔

★ سال 2013ء میں ہمارا یہ پروگرام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر سیمینار کریں گے۔ 'Life of Muhammad' ایک ہزار کی تعداد میں تقسیم کریں گے اور تحفہ قیصریہ بھی تقسیم کریں گے۔ اسی طرح تبلیغی میٹنگز اور تبلیغی سٹال کا بھی پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے، کریں۔

★ ... قائد مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے

ہوئے بتایا کہ چندہ دینے والے انصار کی تعداد 3674 ہے اور ہمارا سالانہ چندہ چار لاکھ، 88 ہزار 963 یورو ہے۔ 116 یوروفی کس سال کا ہے۔ ہم ایک فیصد شرح پر چندہ لیتے ہیں۔ لیکن ابھی اس میں کافی گنجائش ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ لوکل سیکرٹریان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس طرح آپ کے چندہ میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

★ ... قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ ہم نے فٹبال ٹورنامنٹ کروایا تھا اس میں 145 مقامی مہمان آئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اولڈ پیپلز ہوم (old people's home) کو کرایہ خرچ کر کے لے آتے وہ خوش ہو جائیں گے کہ ہمیں لے آئے ہیں۔ دووین کرایہ پر لینی پڑیں گی تو لے لیں، کیا فرق پڑتا ہے، ان کو لے کر آیا کریں۔ اس طرح ان سے ایک رابطہ اور تعلق پیدا ہو جائے گا۔ پھر ان کو پڑھنے کے لئے لٹریچر وغیرہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

★ ... قائد تربیت نومبائعین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جرمن، تیونس، سربیا وغیرہ کے نومبائعین زیر تربیت ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کی تربیت کا یہ مطلب ہے کہ ان کو اپنے اندر سمویں، کام دیں اور ان کو یہ احساس ہو کہ یہ جماعت کا حصہ ہیں، ان کی زبان جاننے والے ان کے ساتھ لگائیں، تربیت اس طرح کریں کہ آپ کے ساتھ جڑ جائیں اور اتنی تربیت کر دیں کہ تین سال میں جماعت کی mainstream کا حصہ بن جائیں اور پاکستانی احمدیوں سے اگر ان کے کوئی شکوک و شبہات ہیں تو وہ دور ہو جائیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی غیر تربیت یافتہ پاکستانی احمدی کے رویہ سے نالاں ہوتے ہیں۔

★ ... قائد تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں چار لاکھ یورو کا ٹارگٹ ملا تھا وہ ہم نے پورا کر دیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ مزید آگے بڑھ سکتے ہیں۔

★ ... قائد وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ پیسوں کی بجائے

تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں، کوئی محروم نہ رہے۔

★ ... آڈیٹر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مرکز کے علاوہ مجالس کا بھی حساب چیک کیا کریں۔ اگر خود نہیں جاسکتے تو انسپکٹرز کو بھیجوا کر دیں۔

★ ... زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ نے بتایا کہ یہاں ہماری 14 مجالس ہیں۔ ہم دورہ جات کر کے رابطہ کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ جو اجلاسات کرتے ہیں جرمن زبان میں بھی کیا کریں۔ ایک نہ ایک پروگرام، تقریر جرمن زبان میں ضرور ہو۔ اگر اجلاس میں شامل ہونے والے اسی فیصد جرمن ہیں تو پھر اسی فیصد جرمن زبان میں پروگرام ہونے چاہئیں۔ جو جرمن احمدی ہیں ان سے یہ تقاریر کروالیا کریں۔ اس طرح ان کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور ان کی زبان میں بھی پروگرام ہوں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سائیکل چلانے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں، تھوڑے ہیں جو چلاتے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سیر کا موضوع دے کر سال میں دو مضمون بھی لکھوالیا کریں۔ جو جرمن احمدی ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ involve کریں اور سب کو active کریں اور نظام کا فعال حصہ بنائیں۔

★ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انصار اللہ اچھا کام کر رہی ہے مگر میں ان سے اور کام چاہتا ہوں۔

(میننگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی 10 دسمبر 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2013ء)

جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ وقفِ عارضی کریں اور اپنی جماعتوں کو قرآن کریم پڑھایا کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب انصار اللہ سے دریافت فرمایا کہ ”انصار اللہ کتنا تعاون کرتے ہیں؟ انصار اللہ تو سب سے زیادہ کمائی کرنے والے ہیں۔ صدر انصار اللہ نے بتایا کہ ان کی طرف سے پچھلے سال ساڑھے چھ لاکھ کی وصولی ہوئی تھی۔ اس دفعہ ہمارا پلان ہے کہ ایک ملین یورو جمع کروائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک ملین یورو کم از کم ٹارگٹ ہے۔ آپ اس کو بڑھا بھی سکتے ہیں۔ آپ کی ایک percentage بوڑھوں کی ایسی ہے جو کام نہیں کرتی اور سوشل الاؤنس لیتی ہے اور خرچ کچھ نہیں کرتے، اپنے پیسے بچاتے ہیں۔ سوشل الاؤنس لیتے ہیں اور خرچہ کوئی نہیں سوائے اس کے کہ کوئی زبردستی ناخلف بچے چھین لیں۔ اس کے علاوہ کمانے والے اور کام کرنے والے انصار کی بھی اچھی خاصی percentage ہے جو معیاری چندہ ادا کر سکتی ہے۔ اس کیلئے ایک سکیم بنائیں کہ کس طرح آپ مساجد کی تعمیر کیلئے فنڈز generate کر سکتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو بھی چاہیے کہ اپنی سکیم بنائیں، سٹال لگائیں یا پھر کچھ اور پروگرام رکھیں۔ ایسے انصار جو فارغ ہیں ان کو کہیں کہ جاکر مارکیٹ میں بیٹھیں، ہفتہ میں دو دن سٹال لگائیں، ان کی انکم ہو اور وہ جمع کروائیں۔

آپ تجربہ کر کے دیکھیں اور ان سٹالوں سے جو انکم ہو وہ مسجد فنڈ میں جائے۔ چاہے وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ ایک احساس تو ہو گا کہ ہم حصہ ڈال رہے ہیں۔

صدر صاحب انصار اللہ نے عرض کیا کہ ایک بات سامنے آئی ہے کہ جن جماعتوں میں مساجد بن جاتی ہیں ان کی طرف سے چندہ میں کمی آ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ توجہ دلائیں، احساس پیدا کریں، دو چار مقرر ایسے پیدا کریں جو تقریر کر سکیں، ان جماعتوں میں ان مقررین کو بھیجا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا کہ پاکستان میں دو تین ایسے لوگ ہیں جو چندہ اکٹھا کرنے کے حوالہ سے سارے پاکستان میں جماعتوں کو mobilize کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک تو جماعتوں کے اندر اعتماد پیدا کریں، ان سے پیار اور محبت سے بات کریں، ان کو یہ realize کروائیں کہ یہ اخراجات genuine ہیں۔ مجھے بھی لوگ لکھتے رہتے ہیں اور بعض اپنے تحفظات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ جب یہ اعتماد قائم ہو جائے گا تو پھر آپ کو چندے بھی آنا شروع ہو جائیں گے۔ اللہ کے فضل سے اس کے باوجود کہ لوگوں کو شکوے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی چندے دیتے ہیں۔ لیکن آپ اس میں محبت اور پیار سے مزید بہتری پیدا کر سکتے ہیں۔

مرکزی کتابیں خود بھی شائع کروایا کریں اور پھر تقسیم بھی کیا کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جو Pathway to Peace کتاب ہے جس میں چار پانچ مختلف ایڈریسز (addresses) ہیں اور جو خطوط میں نے سربراہان مملکت کو لکھے تھے وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ انصار اللہ یو کے (U.K.) نے یہ کتاب از خود پانچ ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے اور اب انصار اللہ یو کے (U.K.) از خود آٹھ ہزار کی تعداد میں یہ کتاب چھپوا رہی ہے اور پھر یہ تقسیم بھی کریں گے۔ اسی طرح یہاں بھی انصار اللہ کو کرنا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصار اللہ سے دریافت فرمایا کہ جو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے flyers تقسیم کئے ہیں اس میں انصار اللہ نے کیا کام کیا ہے؟ صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے بتایا کہ انہوں نے دولاکھ کی تعداد میں فلائرز تقسیم کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے کم تقسیم کئے ہیں۔ آپ خود بھی سکیم بنایا کریں۔ اب انصار اللہ یو کے (U.K.) کو نہ تو میں نے کہا تھا اور نہ امیر صاحب یو کے (U.K.) نے کہا تھا کہ Pathway to Peace کو پرنٹ کرواؤ اور تقسیم کرو۔ انہوں نے خود ہی سکیم بنائی ہے اور پرنٹ کروائی ہے، جماعت پر بوجھ نہیں ڈالا۔ اسی طرح آپ کو بھی کرنا چاہیے۔ بہت سارا لٹریچر ہے جس کا بوجھ جماعت پر ڈالتے ہیں کہ آپ شائع کروائیں، ذیلی تنظیموں

کا بھی کام ہے کہ باقاعدہ اجازت حاصل کر کے یہ مرکزی کتابیں خود بھی شائع کروایا کریں اور پھر تقسیم بھی کیا کریں۔ اب آپ کو کچھ active ہونا پڑے گا۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار اللہ کے بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو فارغ بیٹھے ہیں اور کوئی کام نہیں۔ ان میں سے جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ وقفِ عارضی کریں اور اپنی جماعتوں کو قرآن کریم پڑھایا کریں۔ معلمین اور مربیان تو یہاں اتنے نہیں ہیں کہ ہر سینٹر میں موجود ہوں اس لئے ہر سینٹر میں weekend پر قرآن کریم پڑھانے کیلئے انصار و وقفِ عارضی کریں تو کافی مدد ہو جائے گی۔ اور جو انصار فارغ بیٹھے ہیں ان کی مصروفیت بھی ہو جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تعلیم القرآن کی کیا سکیم ہے؟ اس پر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے بتایا کہ نصاب کے مطابق قرآن کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے اور اس کلاس میں 25 سے 30 لوگ شامل ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کی زیادہ پبلسٹی کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا اعلان جماعتوں کو دیں اور چھوٹی جماعتوں کے صدر ان کو دیں کہ وہ اپنی مسجدوں، سینٹرز میں اعلان کریں اور اسی طرح ذیلی تنظیموں کو بھی دیں۔ اس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں اور proper فالو اپ (follow up) کریں۔

انصار اللہ کو جماعتی نظام کے ساتھ مل کر رشتہ ناطہ کے مسائل حل کرنے چاہئیں

اس کے بعد سیکرٹری رشتہ ناطہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ رشتہ ناطہ کیلئے ایک مرکزی طور پر بھی کمیٹی ہونی چاہیے اور ایک مقامی طور پر بھی، اسی طرح ریجنل لیول پر بھی ہو، کمیٹی میں ذیلی تنظیموں کے صدر شامل ہونے چاہئیں۔ لجنہ کی صدر بھی شامل ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ کے اندر رشتہ ناطہ کا کوئی شعبہ نہیں

ہے اور نہ لجنہ کو کوئی اختیار ہے۔ اسی طرح سیمینار (seminar) منعقد کرنے کا اختیار نہ لجنہ کو ہے اور نہ خدام الاحمدیہ کو اور نہ ہی انصار اللہ کو ہے۔ جو بھی کرنا ہے وہ جماعتی طور پر، مرکزی طور پر ہونا چاہیے اور اگر ریجنل سطح پر کرنا ہے تو ریجنل امراء کے تحت ہونا چاہیے۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ، مبلغین، ریجنل ولوکل امراء و صدور ذیلی تنظیمات جرمنی مورخہ 15 دسمبر 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2013ء)

جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے... آپ نے اس کو اپنی تجنید میں شامل کرنا ہے

”نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب، ذیلی تنظیمیں جس میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ شامل ہیں، ان سب کا فرض ہے کہ کوئی بھی شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے خواہ وہ چندہ دیتا ہے یا نہیں، نمازیں پڑھتا ہے یا نہیں آپ نے اس کو اپنی تجنید میں شامل کرنا ہے۔ اور اُس کے بعد ذیلی تنظیموں کا بھی کام ہے اور سیکرٹری تربیت کا بھی کام ہے کہ اُن کی تربیت کر کے اُن کو قریب لائیں۔ جب تک وہ خود انکار کر کے اپنے آپ کو جماعت سے باہر نہیں نکالتے تب تک آپ نے اس کو تجنید میں سے نہیں نکالنا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ سیکرٹری مال، یا قائد مال کی یا پھر مہتمم مال کی اپنی جو تجنید ہے یا جو اس کے پاس انفارمیشن ہیں وہ جماعتی تجنید کے data کے ساتھ tally کر رہی ہو۔ یہ دونوں بہر حال مختلف ہوں گے اور ہونے چاہئیں کیونکہ تجنید ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے اور چندہ دہندگان کی تعداد کم ہوتی ہے۔ اگر یہ دونوں ایک جیسے ہیں تو پھر آپ کا ریکارڈ درست نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام ہے کہ وہ اپنے تجنید کے شعبہ کو فعال کریں۔ اسی طرح جنرل سیکرٹری صاحب تمام جماعتوں میں اور حلقوں میں اپنے متعلقہ سیکرٹری کو کہیں کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ مختلف جگہوں پر جو شخص بھی عید پڑھنے آتا ہے، کمزور سے کمزور ایمان والا بھی سال میں کم از کم عید تو پڑھ لیتا ہے۔ اگر وہ جماعت احمدیہ کی مسجد میں عید پڑھنے آتا ہے اور نیا چہرہ ہے تو اس سے پوچھیں کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ اگر وہ کہتا ہے کہ وہ احمدی ہے تو پھر اسے کہیں کہ ہم نے تجنید میں شامل کر دیا ہے۔ آپ اپنا پتہ اور دیگر معلومات دے دیں، چندہ دینا یا نہ دینا علیحدہ بات ہے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ اگر تم سے رابطہ کرنا ہو تو کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس طرح تجنید میں شامل کر کے پھر اُسے جماعت کے قریب لائیں۔

عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام عہدیداران کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، نمازیں پڑھیں، مسجدیں آباد کریں، یہاں خطبات سننے کی طرف کافی توجہ ہے لیکن اس پر عمل بھی کریں، صرف یہ نہ کہیں کہ فلاں واقعہ بڑا اچھا لگا بلکہ اس پر عمل بھی کریں۔ اسی طرح اور بھی تربیتی پہلو ہیں اگر ان سب کو مد نظر رکھیں تو عہدیدار ہی انقلاب لانے والے بن جائیں گے۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ، مبلغین، ریجنل ولوکل امراء و صدور ذیلی تنظیمات جرمنی مؤرخہ 15 دسمبر 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 فروری 2013ء)

2013

آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی محبت کی وجہ سے داڑھی رکھ لیں

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب انصار اللہ فرانس کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پہلے پرانی ہدایات پر تو عمل کر لیں۔ پھر نئی ہدایات لیں۔ انصار اللہ کو تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ آپ اپنے لئے سو بیعتوں کا ٹارگٹ رکھیں۔ فرانس کے بارڈر کا وہ حصہ جو سپین کے ساتھ لگتا ہے اُس علاقہ میں کام کریں اور باقاعدہ منصوبہ بنا کر کام کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ خادم جب تک وہ چالیس سال کا ہوتا ہے جوان رہتا ہے اور سارے کام بڑی چستی سے کرتا ہے جب اکتالیسویں سال میں قدم رکھتا ہے اور انصار اللہ میں چلا جاتا ہے تو اپنے کام میں بھی سست ہو جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اپنے انصار کو active کریں، فعال بنائیں اور انہیں انصار اللہ کے بارہ میں تفصیل سے بتائیں اور ”نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“ کے معانی بتائیں تاکہ انہیں علم ہو کہ ہم کون ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمام قائدین اپنے اپنے شعبہ کو دیکھیں اور اپنے اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔ آپ کی انصار کی کل تجنید 180 ہے اور 19 تو آپ کی نیشنل عاملہ کے ممبران ہیں۔ اگر ایک ایک ممبر 10 انصار کو بھی سنبھالے اور انہیں فعال کرے اور ارادہ کرے کہ ہر ممبر کو ہر چیز میں involve کرنا ہے تو آپ کی مجلس انصار اللہ دنیا کی ایک مثالی اور آئیڈیل مجلس انصار اللہ بن سکتی ہے۔ پھر ان کے سپرد مختلف علاقے کریں تو بہت اچھا کام ہو سکتا ہے تو اس طرح آپ ان کو مستعد کر سکتے ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صدر مجلس نے جو لائحہ عمل بنایا ہوا ہے آپ سب اس پر عمل کریں اور پختہ ارادہ اور عزم سے کام کریں تو خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈال دیتا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوروں کے دوران میں مختلف ممالک کی مجالس

عاملہ انصار اللہ کو ہدایات دیتا ہوں اور وہ اخبار الفضل میں رپورٹس میں شائع ہوتی ہیں۔ آپ وہ بھی پڑھا کریں۔ یہ سب مجالس انصار کے لئے ہوتی ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار اللہ کی عمر ایسی ہے کہ جنہوں نے داڑھیاں نہیں رکھی ہوئیں ان کو تھوڑی تھوڑی داڑھیاں رکھ لینی چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ نے جو عہدیدار رکھنے ہوں، اُن کا انتخاب کیا کریں جن کی داڑھیاں ہوں، سوائے اس کے کہ قحط الرجال ہو، داڑھی والا آپ کو کوئی مل ہی نہ رہا ہو۔ حضور انور نے فرمایا کم از کم جو اسلامی شعار ہیں ظاہر اُتو نظر آنے چاہئیں باقی باطن کو تو خدا جانتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بھی داڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایک مخالف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ کا دعویٰ تو نبوت کا ہے۔ لیکن آپ کے پیرو داڑھی بھی نہیں رکھتے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ مولوی جی! افسوس، آپ کا تو داڑھی کی طرف خیال ہے اور ہمارا ایمان کی طرف ہے جب ان میں ایمان پختہ ہو جائے گا تو داڑھی بھی رکھ لیں گے، کیونکہ جب یہ دیکھیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تھی اور ہمارے پیشوا کی بھی داڑھی ہے تو خود بخود اپنی داڑھی رکھ لیں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کی وجہ سے داڑھی رکھ لیں۔ آپ محض محبت کی وجہ سے داڑھی رکھیں گے تو آپ کی ان دونوں مبارک وجودوں سے بہت زیادہ محبت بڑھے گی۔

★ صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ 40 فیصد انصار کی داڑھیاں موجود ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو باقی ہیں ان کی بھی ہونی چاہئیں۔ اور خصوصاً مجلس عاملہ کے ہر ممبر اور عہدیدار کی داڑھی ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو اسلامی شعار کا خیال ہونا چاہیے۔

★ قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ آپ نے سالانہ امتحان میں کونسی کتاب رکھی ہوئی ہے؟ جس پر انہوں نے بتایا ”پیغام صلح“ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا آپ کی 19 ممبران کی نیشنل مجلس عاملہ ہے آپ نوٹ کر لیں کہ ہر عاملہ کا ممبر امتحان میں شامل ہو۔ پھر مجالس کی عاملہ ہیں۔ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر امتحان میں شامل ہو۔ اگر کسی ممبر کی طرف سے پرچہ کا جواب نہیں ملتا تو اس سے پوچھیں اور follow up کریں۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ فرانس 30 مارچ 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 اپریل 2013ء)

عہدیداران کی داڑھی ہونی چاہیے

”صدر جماعت کے لئے داڑھی رکھنا بہت ضروری ہے۔ جو دونوں صدر یہاں بیٹھے ہیں، نوٹ کریں۔ سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی بیماری ہے، الرجی ہے تو وہ زیر و نمبر کی مشین ہی استعمال کر لے۔ بہر حال عہدیداران کی داڑھی ہونی چاہیے۔ اس طرف سب توجہ دیں۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ جماعت سپین مورخہ 7 اپریل 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 10 مئی 2013ء)

صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے

حضور انور نے تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ اور سورۃ النساء کی آیت 59 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں جو مجالس انتخابات منتخب ہوتی ہیں، ان کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالس انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔ بہر حال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے، عہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امر کی طرف مومنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور حق ادا نہ کرنے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنتے ہو۔

تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عہدہ ایک امانت ہے اس لئے

تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری ہے، سید ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے، اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں تم نے رائے دہی کا اپنا حق صحیح طور پر استعمال نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں یہ فرمایا کہ **كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا** کہ اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔ یہ ووٹ ڈالنے والوں کے لئے بھی ہے کہ اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا! تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور نیک نیتی سے کی گئی اس دعا کو خدا تعالیٰ جو سمیع و بصیر ہے، وہ سنتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے، اُس کی تمہارے عملوں پر گہری نظر ہے، خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ وہ دلوں کی پاتال تک سے واقف ہے۔ پس جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔ جماعتی نظام میں تو ہماری یہ روایت ہے کہ ہر کام سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں، دعا سے کام شروع کرتے ہیں۔ انتخابات سے پہلے بھی دعا کروائی جاتی ہے۔ اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لیتے ہوئے انتخابات کی کارروائی کی جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔

کثرت رائے کا عموماً احترام کرنا چاہیے

پس ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے۔ ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔ پُرانے احمدی تو جانتے ہیں، نئے آنے والوں پر بھی واضح ہونا چاہیے، نوجوانوں پر بھی واضح ہونا چاہیے کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے۔ حتیٰ فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کے حق میں کثرت کے باوجود بعض وجوہات کی بنا پر دوسرے کو (عہدیدار) بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتیٰ منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں، کثرت رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرت رائے کا عموماً احترام کرنا چاہیے اور یہ بات نوٹ کر لیں، خاص طور پر انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کہ مقامی انتخابات میں قواعد نیشنل امیر کو اجازت دیتے ہیں کہ اگر وہ تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ لیکن جن ملکوں کے میں نے نام لئے ہیں، اس دفعہ کے الیکشن کیلئے اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا، یہاں سے منظوری لیں گے، امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے۔ باقی پاکستان یا بھارت یا جو دیگر ممالک ہیں، وہ حسب قواعد مقامی انتخابات کے لئے منظوری کی کارروائی کر سکتے ہیں اور ہر ملک کی جو نیشنل عاملہ ہے اور بعض اور عہدیداران جو ہیں، اُن کی بہر حال یہیں مرکز سے منظوری لی جاتی ہے، خلیفہ وقت سے منظوری لی جاتی ہے۔

اس آیت میں تَوَدُّوْا اِلَیْ اَهْلِهَا (النساء: 59) کہا گیا ہے۔ یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے۔ بعض عہدے یا بعض کام ایسے ہیں جو بغیر انتخاب کے نامزد کر کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سیکرٹری رشتہ ناطہ ہے، اس کا عہدہ ہے یا خدمت ہے یا بعض شعبوں میں بعض لوگوں کو کام تفویض کئے جاتے ہیں تو امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں بلکہ افراد جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہیے ورنہ یہ خویش پروری

ہے اور اسلام میں ناپسند ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنے کسی دوست یا عزیز کو کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اُس کی بظاہر اُس کام کے لئے لیاقت بھی ہے تو پھر بعض لوگ جن کو اعتراض کرنے کی عادت ہے وہ بلا وجہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس نے اپنے قریبی کو فلاں عہدہ دے دیا۔ اُن کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا یا قریبی ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ بات میں نے اس لئے واضح کر دی کہ بعض لوگوں کی طرف سے اس طرح کے اعتراض آجاتے ہیں۔

جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عہدیداروں کو فرمایا ہے کہ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ اگر عدل نہیں ہو گا، انصاف نہیں ہو گا، خویش پروری ہوگی یا قرابت داری کا لحاظ رکھا جائے گا یا ایک کارکن سے ضرورت سے زیادہ باز پرس اور دوسرے سے بلا ضرورت صرفِ نظر ہوگی تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بد نتائج نکلتے ہیں۔ اسی طرح صرف کام کرنے والوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اُس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص فلاں کا دوست ہے یا فلاں کا عزیز ہے یا فلاں خاندان کا ہے تو اُس سے اور سلوک اور دوسرے سے اور سلوک۔ اگر یہ باتیں ہوں تو یہ چیزیں پھر جماعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح جب خلیفہ وقت کی طرف سے رپورٹ کے لئے کہا جائے تو پھر رپورٹ بھی صحیح ہونی چاہیے کہ حکم تو تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کا ہے۔

لیکن خلیفہ وقت کو اگر غلط رپورٹ ہوگی تو خلیفہ وقت سے بھی غلط فیصلہ ہو جائے گا اور غلط فیصلہ کروا کر اُسے بھی اپنے ساتھ گنہگار بنا رہے ہوں گے اور خود تو خیر بن ہی رہے ہوں گے۔ پس ہمیشہ جماعتی کاموں میں ان چیزوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ہر کام، ہر خدمت جو دی جائے، اُس کو انتہائی سوچ بچار کر اور ایمان داری سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہر عہدیدار... دوسروں سے بڑھ کر دن اور رات استغفار کرنے والا ہو

پس عہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سمیع ہے، وہ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے، خاص طور پر جب خدا تعالیٰ کے حکموں پر پورا اترنے کی دعائیں کی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور شامل حال ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح رائے دینے والے پر، ووٹ دینے والے پر گہری نظر رکھنے والا ہے، اُسی طرح عہدیدار پر بھی اُس کی گہری نظر ہے۔ اگر اپنی ذمہ داری نہیں نبھائیں گے، اگر عدل اور انصاف سے فیصلے نہیں کریں گے، اگر اپنے کاموں کو اُن کا حق ادا کرتے ہوئے نہیں بجالائیں گے تو پھر خدا تعالیٰ جو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، وہ فرماتا ہے پھر تم پوچھے بھی جاؤ گے، تمہاری جواب طلبی ہوگی۔ پس یہ ہر اُس شخص کے لئے بہت خوف کا مقام ہے جس کے سپرد کوئی نہ کوئی خدمت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو عہدوں کی بڑی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اگر اُن کو پتہ ہو کہ یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کا حق ادا نہ کرنے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی ہو سکتی ہے اور اُس کی گرفت بھی ہو سکتی ہے تو ہر عہدیدار سب سے بڑھ کر، دوسروں سے بڑھ کر دن اور رات استغفار کرنے والا ہو۔

دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہیے

ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہیے کہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد یا عہدہ کی منظوری آ جانے کے بعد وہ آزاد نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایسے بندھن میں بندھ گیا ہے جس کو نہ نبھانے کی صورت میں یا اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق نہ بجالانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے۔ ہر عہدیدار نے ہر فرد جماعت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور جماعت کا مجموعی طور پر بحیثیت جماعت بھی حق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہیے کہ میں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہیے اور پھر اپنے نمونے

قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہیے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، میں اس میں جو مرضی کروں۔ جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مجھے آزادی ہے جو چاہوں میں کروں۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔

پس یہ سوچ ہے جو ہر عہدیدار کو پیدا کرنی چاہیے اور ایسی سوچ رکھنے والوں کو ہی حق رائے دینے والوں کو یا ووٹ دینے والوں کو منتخب کرنا چاہیے۔ یادو سرے لفظوں میں جن کا تقویٰ کا معیار بلند ہوا نہیں عہدیدار بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہمارا دعویٰ اس زمانے کے امام کو مان کر تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کا ہے، اپنے ذمہ کی گئی امانتوں کا دوسروں سے بڑھ کر حق ادا کرنے کا یہ دعویٰ ہے تو ہمیں بہت فکر سے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (المؤمنون: 9) اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے سپرد کی گئی امانتوں کو سرسری طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ گہرائی میں جا کر تمام باریکیوں کو سامنے رکھ کر اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔

پس منتخب کرنے والوں کو بھی ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہیے جو اپنے کاموں میں سنجیدہ ہوں اور منتخب شدہ لوگوں کو بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے سب سے زیادہ اُس کی پابندی عہدیداران کو کرنی چاہیے، چاہے وہ کسی بھی سطح کے عہدیدار ہوں۔

عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے تمام عہد پورے کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا

عہدے یا خدمت کرنے کی خواہش کا جذبہ تو جیسا کہ میں نے کہا بہت رکھتے ہیں حالانکہ عہدے کی خواہش تو ہونی بھی نہیں چاہیے۔ یہ تو ویسے ہی اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر خدمت کا جذبہ ہے اور اس کی خواہش ہے تو پھر جو خدمت سپرد کی جائے یا کوئی عہدہ سپرد کیا جائے تو پھر خدمت کرنے والوں کو، عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے تمام عہد پورے کئے

بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ اور عہد کس طرح پورے ہوں گے؟ اور کس معیار سے پورے ہوں گے؟ اور کیا معیار اس کا ہونا چاہیے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے۔ (یعنی آیت کریمہ) وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ..... جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس اتارہ کی شہوات پر غالب آگئے ہیں اور اس کے جذبات پر اُن کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتیٰ الوسع خدا اور اُس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اُس راہ پر چلتے ہیں۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207)

فرمایا: ”لفظ رَاعُونَ‘ جو اس آیت میں آیا ہے جس کے معنی ہیں رعایت رکھنے والے۔ یہ لفظ عرب کے محاورہ کے موافق اُس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے اور اس امر کے تمام دقائق بجالانا چاہتا ہے۔“ (یعنی باریک ترین پہلو بجالانا چاہتا ہے)۔ ”اور کوئی پہلو اُس کا چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پس اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن جو..... حتیٰ الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے، خالی چھوڑنا نہیں چاہتے اور سب کی رعایت رکھنا اُن کا ملحوظ نظر ہوتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے دیں۔“ (اپنے آپ کو امین سمجھیں یا وعدے پورے کرنے والا قرار دے دیں) ”بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ درپردہ اُن سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔ پس طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرتے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر اُن میں کوئی نقص اور خرابی ہو اور اسی رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207-208)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”خلاصہ مطلب یہ کہ وہ مومن جو... اپنے معاملات میں خواہ خدا

کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُور بین سے اُس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔ اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی اُن کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتیٰ الوسع اپنی پابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے، کمال صدق سے حتیٰ المقدور اُس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی اُن کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں، اُن سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مد نظر رکھ کر اُس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں۔“

فرمایا: ”... انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوش نما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتیٰ الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتیٰ الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن

کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کار بند ہو جائے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 209 تا 210)

جماعت کے ہر فرد کو... اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

پس جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔ اور ایک عہدیدار خاص طور پر دونوں طرح کی امانتوں کا امین متصور ہوتا ہے اور ہے۔

پس میں پھر افرادِ جماعت کو، جنہوں نے اپنے عہدیدار منتخب کرنے میں توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے، اُن کے حق میں رائے دیں جو دونوں طرح کی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر طرح جماعت کا تقویٰ کا معیار بھی بلند ہو، جب ہر ووٹ دینے والے کا تقویٰ کا معیار بلند ہو گا تبھی یہ حالت ہوگی۔

پس جماعت کے ہر فرد کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

عہدیدار جیسا کہ میں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے میں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے میں، اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مومن ہونی چاہئیں اور خاص طور پر عہدیداروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔

عہدوں کی پابندی کی بات ہے تو سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت میں عہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہو گا تو عہدیداروں کا عہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند ہو گا۔ بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے، وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنا ہے یعنی معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں ہوتے۔ اس کے لئے اگر اپنے پر سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کر لینی چاہیے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بہت سے کاروباری معاہدے ہوتے

ہیں، اعتراض کرنے والے دوسرے پر تو فوراً اعتراض کر دیتے ہیں لیکن اپنے معاملات صاف نہیں ہوتے جس سے معاشرے میں فساد کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلام ایک امن پسند دین ہے، ایک امن پسند مذہب ہے۔ جتنا زیادہ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے، اتنا ہی مسلمانوں میں بد عہدی اور فتنہ و فساد کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور معاشرے میں رہنے کی وجہ سے اس کا اثر ہم احمدیوں پر بھی پڑ رہا ہے۔

ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی

عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی، گھریلو سطح پر بھی۔ میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے عہدوں سے روگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے روگردانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل گرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل: 35) یعنی ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے نیک آدمی کی یہ نشانی بتائی ہے، صحیح مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَالْمُؤْفُونَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوا (البقرہ: 178) جب وہ عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی نے اگر اپنے نیک عہدیدار منتخب کرنے ہیں تو ہر سطح پر اپنے بھی جائزے لینے ہوں گے کہ کس حد تک وہ خود اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک وہ خود اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

... پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں، کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہیے۔ اسی لئے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، انہیں صرف اپنے بجٹ ہی

نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر اب دنیا میں تقریباً ہر جگہ پھیل چکا ہے اور جلسہ سالانہ کا نظام بھی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ہر دو شعبوں کے نگرانوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہی امانت کے حق ادا کرنے کا صحیح طریق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مال کے آنے کی یا اُس کی فراوانی کی کوئی فکر نہیں تھی، صحیح خرچ کرنے والوں کی فکر تھی۔ پس امراء اور متعلقہ عہدیداران اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

لغویات سے پرہیز کریں

پھر ایک عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیے، گو کہ ہر مومن کی یہ نشانی ہے لیکن جن کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی جاتی ہیں اُن کا سب سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ لغویات سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (المومنون: 4) یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور مومنین میں سے جو بہترین ہیں اُن کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہیے کہ وہ ہر طرح کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہ فضول گفتگو ہو، نہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں بیٹھ کر ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہو۔ بعض عہدیداران بھی ہوتے ہیں جو آپس میں بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے متعلق باتیں کر رہے ہوتے ہیں، ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ پس ان سے بچنا چاہیے۔ اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل ہونا چاہیے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جا رہا ہو۔

عہدیدار... غصہ کو دبانے والے ہوں

... عہدیدار کی خاص طور پر ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہیے کہ کَاظِمِينَ الْغَيْظَ (آل

عمران: 135) غصّہ پر قابو ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم دیا ہے کہ بیشک بعض دفعہ بعض حالات میں غصہ کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن غصہ کو دبانے والے ہوں۔ جہاں جماعتی مفاد ہو گا، وہاں بعض دفعہ اصلاح کی غرض سے غصہ دکھانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن ذرا اسی بات پر غصہ میں آنا اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال نہ رکھنا یہ ایک عہدیدار کے لئے کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے، نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ ایک اچھے عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہیے کہ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ: 84) کہ لوگوں سے نرمی سے، ملاطفت سے، بشاشت سے ملو۔ اگر عہدیداروں کے ایسے رویے ہوں تو بعض جگہوں سے عہدیداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں وہ خود بخود ختم ہو جائیں۔

اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیے

پھر ایک عہدیدار کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اُس کا اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک ہو۔ جماعت کے عہدے کوئی دنیاوی عہدے تو نہیں ہیں کہ افسران اور ماتحت کا سلوک ہو۔ ہر شخص جو جماعت کی خدمت کرتا ہے چاہے وہ ماتحت ہو، ایک جذبے کے تحت جماعت کے کام کرتا ہے۔ پس افسران کو اور عہدیداران کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیے۔ اگر غلطی ہو تو پیار سے سمجھائیں، نہ کہ دنیاوی افسروں کی طرح سختی سے باز پرس ہو۔ ہاں اگر کوئی اس قدر ڈھٹائی دکھا رہا ہے کہ جماعتی مفاد کو نقصان پہنچ رہا ہے تو پھر اُس کو مناسب طریق سے جو بھی تنبیہ ہے وہ کریں یا باز نہیں آتا تو پھر اُس سے کام نہ لیں۔ بالا افسران کو اطلاع دیں۔ بیشک فارغ کر دیں۔ لیکن ایسی فضا پیدا نہیں ہونی چاہیے کہ بلاوجہ دفتروں میں یا کام کرنے والی جگہوں پر گروہ بندی کی صورت حال پیدا ہو جائے۔

عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہیے

عہدیداروں میں اعلیٰ اخلاق کے اوصاف میں سے مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہیے۔ یہ بھی ایک اعلیٰ خلق ہے۔ ہر شخص جو عہدیدار کو ملنے آتا ہے، اُس کے دفتر میں آتا

ہے، اُس سے عزت و احترام سے ملنا چاہیے اور عزت و احترام سے بٹھانا چاہیے۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ اگر دفتر میں آیا ہے تو کھڑے ہو کر ملنا چاہیے۔

یہ اخلاق منتخب عہدیداران کے لئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اس سے عزت بڑھتی ہے، کم نہیں ہوتی۔

پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ اور یہ عاجزی ایک احمدی کو بھی، عموماً عام آدمی کو بھی اپنی فطرت کا خاصہ بنانی چاہیے۔ لیکن ایک عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَمْسُ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (بنی اسرائیل: 38) کہ اور تم زمین میں تکبر سے مت چلو۔ ایک عام انسان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہیے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہیے۔

ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہیے

پھر یہ بھی خاص طور پر وہ عہدیدار، جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے، یاد رکھیں کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اِعْدِلُوا هُوَ اقْرَبُ لِلتَّقْوَى (المائدہ: 9)۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہیے۔

پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہیے۔ بعض دفعہ بعض فیصلے میرے سامنے آتے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ گہرائی میں جا کر اُس پر غور نہیں ہوا ہوتا۔ اس طرح جن کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اُن میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو فیصلہ کیا گیا ہے اگر اُس کے بارے میں شریعت کا کوئی واضح حکم ہے جس کی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ واضح طور پر لکھا جانا چاہیے کہ شریعت

کا، کیونکہ، یہ حکم ہے اس لئے اس کی رُو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر قاضیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ جن علاقوں میں خاص طور پر ضرور تمند اور غرباء ہیں اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہیے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

صرف چند نیکیاں بجالانا یا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر کی، ہر صدر جماعت کی، ہر عہدیدار کی تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران: 111) ہے کہ نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا۔ پس تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہیے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر عہدیدار خود اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنے قول و فعل کو ایک نہیں کرتا، اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں کرتا، تقویٰ کے اُن راستوں کی تلاش نہیں کرتا جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ صرف چند نیکیاں بجالانا یا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے رکنا، یہ تقویٰ ہے۔

پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے ہم نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، اور منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 3 مئی 2013ء)

لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے

”اللہ تعالیٰ نے ان آیات قرآنی (آل عمران 160-161) میں شوریٰ کی اہمیت اور لوگوں سے حسن معاملہ کرنے کا مضمون بیان فرمایا ہے نیز اس سلسلہ میں کچھ ہدایات بھی دی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس نے اپنی خاص رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے تیرے دل میں تمام مخلوق کے لیے نرمی اور شفقت کا خاصہ رکھ دیا ہے۔ یقیناً اگر آپ کا دل سخت گیر ہوتا تو لوگ اس طرح آپ کے ارد گرد محبت و عقیدت کے ساتھ ہر گز جمع نہ ہوتے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے بھی آگاہ فرمادیا کہ آپ کے متبعین غلطیاں بھی کریں گے اور پھر آپ کے پاس معافی کے خواستگار ہوتے ہوئے بھی آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رحم کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں معاف کر دینا چاہیے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے انتظامی معاملات میں مشورہ کرنا چاہیے۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایسے لوگ جن سے ماضی میں غلطیاں ہوئیں ان کا مشورہ بالکل تسلیم ہی نہ کیا جائے یا ان پر غور ہی نہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بظاہر تو یہ ہدایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں لیکن درحقیقت یہی ہدایات خلیفہ وقت کے لئے بھی اور پھر جماعتی عہدیداران کے لئے بھی ہیں۔ اس لئے وہ تمام عہدیداران جن کے نام الیکشن میں پیش کیے گئے ہیں یا جن کی منظوری میری طرف سے آئے گی انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا ہو گا کہ وہ اپنے ماتحت عہدیداران اور دیگر ممبرانِ جماعت احمدیہ سے محبت، شفقت، لحاظ اور احترام سے پیش آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ضمنی طور پر میں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ ضروری نہیں کہ جن لوگوں کو اس الیکشن میں کسی خاص عہدے کے لئے سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں انہی کی منظوری میری طرف سے دی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں ’عہدہ‘ کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے

ہوئے فرمایا کہ ہر عہدیدار کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ جماعت میں بنیادی طور پر ہر عہدہ ایک 'امانت' ہے۔ اور امانتوں پر پورا اترنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات موجود ہیں.... تمام عہدیداران کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس امانت کا حق ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جو ان کے سپرد کی گئی ہے۔ اور امانت کا حق ادا کرنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اسے اپنے پورے دل اور پوری جان، نیک نیتی، انتہائی درجہ کی ایمانداری اور متانت سے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس لیے ہر عہدیدار کا نمونہ ایسا ہو کہ وہ اپنے وقت کو قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہے اور ہر دم اپنے کاموں کو بہتر طور پر کرنے کے لیے سوچ اور تدبیر میں لگا رہے۔

..... یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسروں سے شفقت سے پیش آنے کے حکم کے مخاطب صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں تھے بلکہ وہ تمام لوگ بھی یکساں طور پر اس ارشاد کے مخاطب ہیں جنہیں ذمہ داریوں کا امین ٹھہرایا گیا ہے۔ آج احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا دعویٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی پوری کوشش بھی کرتے ہیں کہ ہم اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے والے بنیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ نظام جماعت احمدیہ کُلّی طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع چلنے والا ایک نظام ہو۔ لہذا یہ تمام باتیں تقاضا کرتی ہیں اور جیسا کہ میں پہلے ذکر بھی کر آیا ہوں کہ وہ تمام افراد جنہیں عہدہ کی ذمہ داری سونپ کر ایک لحاظ سے امین ٹھہرایا گیا ہے انہیں لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے، انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے دل نرم اور ممبرانِ جماعت احمدیہ کی محبت سے پُر ہوں، وہ اپنے ماتحتوں یا اپنے سٹاف سے صرف نرمی اور محبت کا سلوک ہی نہ کرتے ہوں بلکہ ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ان کی ترجیحات میں شامل ہو، ان کے دل اس قدر صاف اور شفیق ہوں کہ لوگ ان کی طرف محبت سے کھنچے چلے آئیں اور وہ بھی انہیں سینے سے لگانے والے ہوں۔ کجایہ کہ ان کے اخلاق لوگوں کو دور بھگانے والے بنیں۔ کیونکہ اگر ان کے دلوں میں سختی ہوگی تو وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے سے

قاصر رہیں گے جس کے نتیجے میں احمدی ایک عجیب سے تذبذب کا شکار ہونے لگیں گے۔ اور چند عہدیداران کے ناروا سلوک کی وجہ سے بعض احمدی نہ صرف یہ کہ مایوس ہوں گے بلکہ آہستہ آہستہ نظامِ جماعت سے بھی ہٹتے چلے جائیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس وجہ سے وہ جماعت سے ہی قطع تعلقی اختیار کر لیں اور خلیفہ وقت کے بارے میں ایک غلط تاثر اپنے ذہنوں میں رکھ لیں۔ چنانچہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ممبرانِ جماعت سے حسن سلوک نہ رکھنے کی وجہ سے بہت گہرے منفی اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ میری طرف سے منظور شدہ ہر جماعتی عہدیدار کو لازماً یہ پہلو پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ مزید برآں وہ تمام لوگ جو عہدیدار تو نہیں لیکن آج بحیثیت نمائندہ مجلس شوریٰ یہاں موجود ہیں اور کوئی نہ کوئی جماعتی خدمت بجالاتے ہیں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی کام کرتے ہوئے ان امور کو پیش نظر رکھیں جن کام میں نے ذکر کیا ہے۔

جماعتی عہدیداران کو رضاکاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ٹیمیں بنا کر کام کرنے کی حکمت بیان فرماتے ہوئے ہر کامیابی کا دار و مدار دعا کو قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ باقاعدہ طور پر مقرر کیے جانے والے جماعتی عہدیداران کو رضاکاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ وہ ان کے کاموں میں معاون و مددگار ہوں گے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کام کرنے والوں کی ایک کھیپ تیار ہوتی جائے گی جو مستقبل میں جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے والے ہوں گے۔ پھر اس ٹیم کا مقصد صرف یہی نہ رہ جائے کہ اس نے حکم کی تعمیل میں کام کرنا ہے بلکہ کام لینے کے ساتھ ساتھ عہدیداران کو یہ بھی چاہیے کہ وہ گاہے بگاہے اپنی ٹیم کے ممبران سے تبادلہ خیال کریں، مختلف کاموں میں مزید بہتری لانے کے لیے ان سے مشورہ کریں اور جب آپس میں تبادلہ خیال، سوچ بچار اور مشورہ کر لینے کے بعد ایک حتمی لائحہ عمل طے پا جائے تو پھر اس تمام عمل کے سب سے ضروری پہلو کو نظر انداز نہ ہونے دیں یعنی یہ کہ آپ نہایت عجز و انکسار اور مستقل مزاجی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس تدبیر میں جو آپ نے اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی کے لئے سوچی ہے، برکت عطا فرمادے۔

ہمیں ایسے کسی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا

.... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی عہدیداران کو عبادت کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل صرف اور صرف دعا کے ذریعے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جہاں دعائیں اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان اور توکل بڑھاتی ہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو کھینچ لاتی ہیں۔ لہذا جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں۔ بعض اوقات مجھے جماعتی عہدیداران کے قریبی عزیزوں بلکہ بعض اوقات ان کی بیویوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ بہت سا جماعتی کام کرتے ہیں لیکن وہ فرض نمازیں ادا نہیں کرتے۔ یاد رکھیں! ہمیں ایسے کسی جماعتی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز ادا نہیں کرتا کیونکہ کسی بھی جماعتی عہدیدار کی بنیادی خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ تمام نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والا ہو اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کرنے والا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جائے اور اس کا خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک پختہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ہمیں ایسے عہدیداران کی قدر ہے جو اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ جماعتی ترقی کا دار و مدار دعاؤں پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر اس کی مدد کسی بندے کے شامل حال ہو جائے تو کوئی ہستی اسے کامیابی اور فتح حاصل کرنے سے روک نہیں سکتی۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ اگر کوئی بندہ خدا تعالیٰ کی نصرت سے بے بہرہ ہو تو چاہے وہ کتنا ہی ذہین یا چالاک کیوں نہ ہو ترقی اور کامیابی کسی بھی صورت اس کا مقدر نہیں بن سکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ”ہر فرد واحد، چاہے وہ نیشٹل عاملہ، ریجنل عاملہ یا کسی بھی لوکل عاملہ میں شامل ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے تمام تر کام ایمانداری اور خلوص پر مبنی ہوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اسی سے مدد چاہنے والا ہو۔ یہ وہ گُر ہیں جن سے کامیابی بھی ملتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو سمیٹنے والا بھی بن جاتا ہے۔“

(افتتاحی خطاب بر موقع مجلس شوریٰ انگلستان 16 جون 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 25 اکتوبر 2013ء)

ہمیں علم ہونا چاہیے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں

”کچھ دن ہوئے، دینی تربیتی امور کا ایک جائزہ اتفاق سے ایک عہدیدار کے ساتھ باتوں باتوں میں میرے سامنے آیا۔ اُس کے بعد پھر میں نے اُن سے تحریری رپورٹ بھی منگوائی۔ اس کو دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ بعض امور ایسے ہیں جن پر مجھے کچھ کہنا چاہیے۔ جماعت کا ایک طبقہ جو ہے، اُس کو اس کی ضرورت ہے اور اسی طرح کچھ ایسی باتیں ہیں جن کی عہدیداروں کو بھی ضرورت ہے۔ یہ امور جس طرح یہاں کی جماعت کے لئے اہم ہیں اسی طرح دنیا کی دوسری جماعتوں کے لئے بھی اہم ہیں، یا نئی نسل اور اُن افراد کے لئے بھی ان کا جاننا ضروری ہے جو زیادہ active نہیں ہیں، زیادہ تر جماعتی کاموں میں involve نہیں ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جن کو عموماً کھول کر بیان نہیں کیا جاتا یا مریبان اور عہدیداران افراد جماعت کے سامنے اس طرح احسن رنگ میں ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہیے جس کی وجہ سے بعض ذہنوں میں، خاص طور پر نوجوانوں میں سوال اُٹھتے ہیں لیکن وہ سوال کرتے نہیں۔ اس لئے کہ جماعتی ماحول یا اُن کا عزیز رشتہ دار یا والدین ان سوالوں کو برا سمجھیں گے یا وہ کسی مشکل میں پڑ جائیں گے حالانکہ چاہیے تو یہ کہ مریبان اور مبلغین سے سوال کر کے یا عہدیداروں سے جو علم رکھتے ہیں اُن سے سوال کر کے، یا اپنی ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں سے سوال کر کے پوچھیں۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعلق رکھنے والوں اور تعلق رکھنے والیوں کا اپنی اپنی متعلقہ ذیلی تنظیموں سے اس طرح تعلق ہونا چاہیے کہ آسانی سے سوال کر سکیں تاکہ معلومات میں بھی اضافہ کریں اور کوئی شکوک و شبہات ہیں تو وہ بھی دُور کریں یا مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔ بعض لوگ مجھے دوسرے ملکوں سے بھی اور بعض دفعہ یہاں سے بھی لکھتے ہیں اور انتہائی ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے لکھتے ہیں تو اُن کے سوالوں کے جواب دیئے بھی جاتے ہیں۔

بہر حال یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعض عہدیدار بھی اپنے فرائض اور دائرہ کار کے بارے میں تفصیل نہیں جانتے اور اپنی ذمہ داریوں کو مکاحقہ ادا نہیں کرتے۔

جو باتیں میں بیان کرنے لگا ہوں اس میں ایک پہلو تو عقیدے اور اُس کے بارے میں

علم سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ہمیں علم ہونا چاہیے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں اور اسی طرح بعض باتیں جو ہمیں کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، جن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، اُن کے بارے میں بھی علم ہو کہ کیوں ہمیں کہا جاتا ہے اور کیوں یہ ایک احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہے؟ اس میں مالی قربانی ہے، اس بارے میں لوگ تفصیل جاننا چاہتے ہیں۔ دوسرے اس تعلق میں عہدیداران کی بعض انتظامی ذمہ داریاں ہیں اُن کو کس طرح نبھانا ہے اور کس حد تک اختیارات ہیں۔ بہر حال اس تعلق میں ان دو باتوں کی طرف مین مختصر توجہ دلاؤں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے جو عقیدے سے تعلق رکھتی ہے

پہلی بات تو یہ ہے جو عقیدے سے تعلق رکھتی ہے اور ایک احمدی کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے۔ عموماً اس کا بیان تو ہوتا بھی رہتا ہے لیکن اُس توجہ سے نہیں ہوتا یا اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے نہیں ہوتا کہ ہمارے اپنے لوگوں کی بھی تربیت کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ایک پیدائشی احمدی ہے، اُسے علم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ نئے آنے والوں کو تو اس کا اچھی طرح علم ہوتا ہے، پڑھ کر تحقیق کر کے آتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا جو اتنے زیادہ active نہیں ہیں، اجتماعات پر نہیں آتے، بعض جلسوں پر بھی نہیں آتے اور ہر ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں، چاہے تھوڑی تعداد ہو، ایک تعداد ہے جس کی طرف ہمیں فکر سے توجہ دینی چاہیے اور اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنا کر اس پر کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسی طرح جماعتی نظام بھی ایسے لوگوں کو دھتکارنے کے بجائے یا یہ کہنے کے بجائے کہ ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی، انہیں قریب لانے کی کوشش کرے۔ سوائے اُن کے جو کھل کر کہہ دیتے ہیں کہ میرا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کے بارے میں بھی جو جماعت کا main جماعتی نظام، mainstream ہے، اُس کو چاہیے کہ ذیلی تنظیموں کو ان لوگوں کی معلومات دے دیں، کیونکہ بعض بڑی عمر کے عہدیداران کے سخت رویے کی وجہ سے بھی لوگ ایسے جواب دے دیتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں ان کے ہم عمر یا کچھ حد تک ہم مزاج لوگوں

کے ذریعہ سے اُن کی اصلاح کی طرف توجہ دے سکتی ہیں۔ اور جہاں یہ طریق اپنایا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی بھی ہوئی ہے۔ بعض جگہ بعض سیکرٹریان تربیت ایسے بھی ہیں جنہوں نے تربیت کے لئے ایسے لوگوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے پروگرام بنائے اور اس کا اچھا اور بڑا خاطر خواہ اثر ہوا۔ بڑی اچھی response ان لوگوں سے ملی۔ بہر حال کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہم نے حتیٰ الوسع ہر احمدی کو ضائع ہونے سے بچانا ہے۔ یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی ذمہ داری ہے اور ہر سطح پر ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے۔

ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض کیا ہے

اس اصولی بات کے بعد جو پہلی بات میں کرنا چاہتا ہوں، وہ جیسا کہ میں نے کہا، ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ اور یہ کہ آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اس کے لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی میں بیان کروں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔“ فرمایا کہ: ”اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 9۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی بات نہیں ہے بلکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں اور قرآن شریف کی سچائی کو دنیا میں قائم کرنے کے بارے میں اپنے لٹریچر میں، اپنی کتب میں، اپنے ارشادات میں جس طرح روشنی ڈال

گئے ہیں، وہ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآن شریف کی سچائی کو دشمنوں پر ثابت کر رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ چلتا ہے

میں نے مختلف موقعوں پر مختلف مثالیں دی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پہلوؤں کو غیروں کے سامنے بیان کیا جائے تو کس طرح وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر یہی سیرت ہے، یہی تعلیم ہے تو ہم غلطی پر تھے۔ کچھ عرصہ ہوا اپنی کسی تقریر میں کینیڈا کے ایک مخالف اسلام کی میں نے مثال دی تھی جس نے ڈینش اخباروں کے کارٹون بھی اپنے رسالے میں، اپنے اخبار میں شائع کئے تھے۔ اُس نے جب اس دفعہ دورے میں وہاں میری بات سنی ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں اُسے علم ہوا تو وہ اپنے اخبار میں یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ امام جماعت احمدیہ کی بات سن کر مجھے حقیقت کا علم ہوا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اسی طرح گزشتہ خطبہ میں میں نے بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک بڑے سیاستدان نے جمعہ کے حوالے سے غلط قسم کا پروگرام اپنے ریڈیو میں دیا یا باتیں کیں۔ اس پروگرام کو سننے والوں کی تعداد بھی بہت بڑی ہے، لاکھوں میں ہے۔ اس پر جمعہ کی اہمیت اور حقیقت قرآن کریم کی رُوس کیا ہے؟ اس بارہ میں ہمارے ایک احمدی نوجوان نے اپنا آرٹیکل لکھا، ویب سائٹ پر دیا۔ پھر اس شخص کو لکھا گیا۔ یہ وہاں کا بڑا پولیٹیکل لیڈر ہے، مشہور آدمی ہے کہ تم نے غلط کہا ہے، اب ہمیں بھی ریڈیو پر وقت دو۔ چنانچہ اُس نے وقت دیا۔ یہ بہر حال اُس کی شرافت تھی اور ہمارے ایک احمدی نوجوان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ریڈیو پر جمعہ اور اُس کے حوالے سے قرآن کے تقدس کے بارے میں بات کی تو اُس نے یہ تسلیم کیا کہ میری غلطی تھی اور اس پروگرام کو بھی لاکھوں افراد نے سنا اور یہ سب بھی اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ چلتا ہے۔ پس یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمیں بتایا، ہمیں حقیقت سے آشکار کیا، اسی وجہ سے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے بھیجا تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا پر روشن کریں، قرآن کریم کی تعلیم کو، حقیقت کو آشکار کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے؟

پس اس وجہ سے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی عظمت اور قرآن کریم کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور وقار دنیا میں دوبارہ آپ کے ذریعہ سے قائم ہو رہا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم کسی بھی وجہ سے کسی احساس کمتری کا شکار ہوں اور نوجوانوں کو اس بارے میں حوصلہ رکھنا چاہیے۔ جہاں جہاں بھی نوجوان active ہیں اللہ کے فضل سے مخالفین کا منہ بند کر رہے ہیں۔

پھر ہم میں سے ہر ایک کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے۔ تیرہ چودہ سال کے بچے بھی یہ سوال کرتے ہیں اور والدین اُن کو صحیح طرح جواب نہیں دیتے۔ اس بارے میں میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بیان کر دیتا ہوں۔ یہ ایک تفصیلی ارشاد ہے۔ اس کو ذیلی تنظیمیں بعد میں اس کے حصے بنا کر سمجھانے کے لئے استعمال کر سکتی ہیں اور اس سے مزید رہنمائی بھی لے سکتی ہیں۔ ایک موقع پر بعض مولویوں نے آپ سے سوال کیا کہ ہم اب نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی لاتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

”.. دیکھو جس طرح جو شخص اللہ اور اُس کے رسول اور کتاب کو ماننے کا دعویٰ کر کے اُن کے احکام کی تفصیلات مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تقویٰ طہارت کو بجا نہ لاوے اور اُن احکام کو جو تزکیہ نفس، ترکِ شر اور حصولِ خیر کے متعلق نافذ ہوئے ہیں، چھوڑ دے، وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔“ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے لیکن یہ ساری نیکیاں نہ بجالائے، برائیوں کو نہ چھوڑے، نیکیوں کو اختیار نہ کرے تو فرمایا کہ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ ”اور اُس پر ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کا اطلاق صادق نہیں آسکتا۔ اسی طرح سے جو شخص مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا یا ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بھی حقیقتِ اسلام اور غایتِ نبوت اور غرضِ رسالت سے بے خبر محض ہے۔“ یعنی کہ اُس کو پتہ ہی نہیں کہ نبوت کی کیا ضرورت ہے؟ کیا

اغراض ہیں؟” اور وہ اس بات کا حقدار نہیں ہے کہ اُس کو سچا مسلمان، خدا اور اُس کے رسول کا سچا تابعدار اور فرمانبردار کہہ سکیں کیونکہ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآن شریف میں احکام دیئے ہیں اسی طرح سے آخری زمانہ میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیشگوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے اور اُس کے نہ ماننے والے اور اُس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے۔ قرآن اور حدیث کے الفاظ میں فرق (جو کہ فرق نہیں بلکہ بالفاظ دیگر قرآن شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے) صرف یہ ہے کہ قرآن شریف میں خلیفہ کا لفظ بولا گیا ہے اور حدیث میں اسی خلیفہ آخری کو مسیح موعودؑ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پس قرآن شریف نے جس شخص کے مبعوث کرنے کے متعلق وعدے کا لفظ بولا ہے اور اس طرح سے اس شخص کی بعثت کو ایک رنگ کی عظمت عطا کی ہے وہ مسلمان کیسا ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں اُس کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟“

خلفاء ہی مجدد ہوں گے

فرمایا کہ: ”خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اُس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے۔“

یہاں مجدد کے بارے میں پھر بعض دفعہ لوگ غلطی کھا جاتے ہیں کہ اگر آتے رہیں گے تو کون ہوں گے؟ اس بارے میں ایک تفصیلی خطبہ میں پہلے دے چکا ہوں۔ اُس سے بھی نوٹس لئے جاسکتے ہیں کہ خلفاء ہی مجدد ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی وضاحت سے بیان بھی فرما چکے ہیں۔ جماعت کے لڑیچر میں بھی یہ سب کچھ موجود ہے۔

فرمایا: ”دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ ’گمّا‘ کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے۔ شریعت موسوی کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰؑ تھے جیسا کہ خود وہ فرماتے ہیں کہ میں آخری اینٹ ہوں۔ اسی طرح شریعت محمدی

میں بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفاء آئے اور قیامت تک آتے رہیں گے اور اس طرح سے آخری خلیفہ کا نام بلحاظ مشابہت اور بلحاظ مفوضہ خدمت کے مسیح موعودؑ رکھا گیا۔ اور پھر یہی نہیں کہ معمولی طور سے اس کا ذکر ہی کر دیا ہو بلکہ اُس کے آنے کے نشانات تفصیلاً کُل کتبِ سماوی میں بیان فرمادیئے ہیں۔ بائبل میں، انجیل میں، احادیث میں اور خود قرآن شریف میں اس کی آمد کی نشانیاں دی گئی ہیں اور ساری قومیں، یہودی، عیسائی اور مسلمان متفق طور سے اس کی آمد کے قائل اور منتظر ہیں، اس کا انکار کر دینا کس طرح سے اسلام ہو سکتا ہے اور پھر جبکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اُس کے واسطے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ نے اُس کی تائید میں نشان ظاہر کئے اور زمین پر بھی معجزات دکھائے۔ اُس کی تائید کے واسطے طاعون آیا اور کسوف و خسوف اپنے مقررہ وقت پر بموجب پیشگوئی عین وقت پر ظاہر ہو گیا تو کیا ایسا شخص جس کی تائید کے واسطے آسمان نشان ظاہر کرے اور زمین ’اَلْوَقْتُ‘ کہے وہ کوئی معمولی شخص ہو سکتا ہے کہ اُس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہو اور لوگ اُسے نہ مان کر بھی مسلمان اور خدا کے پیارے بندے بنے رہیں؟ ہرگز نہیں۔“

فرمایا: ”یاد رکھو کہ موعود کے آنے کی کُل علامات پوری ہو گئی ہیں۔ طرح طرح کے مفساد نے دنیا کو گندہ کر دیا ہے۔ خود مسلمان علماء اور اکثر اولیاء نے مسیح موعودؑ کے آنے کا یہی زمانہ لکھا ہے کہ وہ چودھویں صدی میں آئے گا.....“

فرمایا: ”اس قدر متفقہ شہادت کے بعد بھی جو کہ اولیاء اور اکثر علماء نے بیان کی، اگر کوئی شبہ رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ قرآن شریف میں تدبر کرے اور سورۃ التَّوْر کو غور سے مطالعہ کرے۔ دیکھو جس طرح حضرت موسیٰؑ سے چودہ سو برس بعد حضرت عیسیٰؑ آئے تھے اسی طرح یہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی ہی میں مسیح موعودؑ آیا ہے اور جس طرح حضرت عیسیٰؑ سلسلہ موسوی کے خاتم الخلفاء تھے اسی طرح ادھر بھی مسیح موعود خاتم الخلفاء ہو گا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 551-552 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی آپ نے فرمایا کہ میں آئندہ ہزار سال کا خلیفہ ہوں اور جو بھی اب آئے گا آپ کی متابعت میں ہی آئے گا۔

ہر احمدی کو چاہیے کہ آپ کی کتب کو پڑھے

پس جن پیشگوئیوں کے مطابق جو قرآن کریم اور حدیث میں واضح ہیں، مسیح موعود نے چودھویں صدی میں آنا تھا، وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہیے کہ آپ کی کتب کو پڑھے۔ انگریزی دان جو ہیں یا جن کو اردو زبان نہیں آتی ان کے لئے دوسرے ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں اتنا لٹریچر موجود ہے کہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اس بارے میں وضاحت سے موجود ہے۔ اپنے عقیدے کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ خود تیاری کریں گے تو علم بھی حاصل ہو گا اور اعتراضوں کے جواب بھی تیار ہوں گے۔

دوسری بات تربیت کی ہے اور وہ افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے

اس کے لئے بھی علاوہ اس کے کہ ہر شخص خود کرے، جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنانے چاہئیں کہ کس طرح ہم اس بارے میں ہر فرد تک یہ تعلیم پہنچا دیں کہ آپ کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ تو عقیدے کی بات ہو گئی جو میں نے کر دی ہے۔

دوسری بات تربیت کی ہے اور وہ افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے۔ خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح الاسلام (alislam) ویب سائٹ (website) ہے۔ پس ان سے بھی جوڑنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو، عورت ہو، جوڑنے کی کوشش کریں اور نظامِ جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیے۔ مخلصین اور باوفا مخلصین کی بہت بڑی تعداد ہے جو بڑی کوشش سے آتے ہیں اور یہاں مسجد میں آکر بھی خطبہ سنتے ہیں اور دنیا میں مختلف جگہوں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی سنتے ہیں

اور باقاعدگی سے سنتے ہیں، بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ دو تین دفعہ سنتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی تعداد ہے جو نہیں سنتی۔ یہاں یو کے (U.K.) میں ہی ایسے لوگ ہیں جو خطبات نہیں سنتے اور نہ ہی دوسرے پروگرام دیکھتے ہیں بلکہ وہ بعض پروگراموں میں شامل بھی نہیں ہوتے۔ ایک جماعت میں کافی تعداد میں لوگوں نے خلافِ تعلیم سلسلہ بعض حرکتیں کیں جس کی وجہ سے مجبوراً اُن پر کچھ پابندیاں عائد کی گئیں۔ جب مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اُن میں سے اکثریت ایسی ہے جو خطبات نہیں سنتے، یا جن کا جماعت میں زیادہ تر actively آنا جانا نہیں ہے، نہ جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں لیکن جماعت کے ساتھ تعلق کیونکہ اُن کے خون میں تھا اس لئے جب اُن پر پابندیاں لگیں، اُن کو تھوڑی سی سزا دی گئی تو پریشان بھی ہو گئے اور انتہائی فکر اور درد سے مجھے معافی کے خط بھی لکھنے لگ گئے۔ بعض مجھے ملے بھی تو اُس وقت بھی روتے تھے۔ اگر وہ صرف دنیا دار ہی ہوتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ پس ایسے بھی ہیں جو دنیا کے کاروباروں کی وجہ سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں اور جب اُنہیں توجہ دلائی جاتی ہے تو پھر اُنہیں شرمندگی کا احساس بھی ہوتا ہے اور توبہ و استغفار بھی کرتے ہیں اور آئندہ سے جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں

پس یہ یاد دہانی کروانا اور نگرانی بھی رکھنا یہ جو جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، مبلغین اور ذیلی تنظیمیں ہیں، ان سب کا کام ہے کہ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں۔ دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو جو پہلے ہی ہے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔ جب اُن کو سمجھایا جائے تو یہ لوگ مزید نکھر کے سامنے آتے ہیں۔ اگر کوئی گرد پڑ بھی گئی ہو تو وہ جھڑ جاتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی تعزیر کی جاتی ہے تو اُس وقت اس وفا کا شدت سے اظہار ہوتا ہے۔ اگر تربیت کا شعبہ مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتا رہے اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو جہاں خلافت سے مزید تعلق مضبوط ہوگا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟

پھر اگلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ افرادِ جماعت پر چندوں کی اہمیت واضح کرنا ہے۔ یاد رکھیں اور یہ بات عموماً میں سیکرٹریانِ مال سے کہا بھی کرتا ہوں کہ لوگوں کو یہ بتایا کریں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ اُن فرائض میں داخل ہے جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں متعدد جگہ حکم فرمایا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُؤَقْ شَحًّا نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ (التغابن: 17-18) پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَهُ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

پس ان آیات سے واضح ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرمایا کہ تمہارا خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو قرض دیا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو بندے کو اُس کی قربانی کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹاتی ہے۔ اور لوگ ایسے متعدد واقعات مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیا۔ اس بارے میں کئی دفعہ میں مختلف واقعات بھی بیان کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اور بے نیاز ہے، اُس کو ہمارے پیسے کی ضرورت نہیں۔ اصل میں تو ہمیں پاک کرنے کے لئے ہمارے اطاعت کے معیار دیکھنے کے لئے، ہمیں تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرتا دیکھنے کے لئے، ہمارے مال

کی قربانی کے دعویٰ کے معیار کو دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کرو، اُس کے دین کے پھیلانے کے لئے، بڑھانے کے لئے خرچ کرو۔

پس ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ اگر کسی سیکرٹری مال یا صدر جماعت کو خوش کرنے کے لئے، یا اُس سے جان چھڑانے کے لئے چندہ دیتے ہیں تو ایسے چندے کا کوئی فائدہ نہیں، بہتر ہے نہ دیا کریں۔ اگر دوسرے کے مقابل پر آکر صرف مقابلے کی غرض سے بڑھ کر چندہ دیتے ہیں تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ غرض کہ کوئی بھی ایسی وجہ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ چندہ دینے کی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے ہاں رد ہو سکتی ہے۔ پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن پر احسان ہے کہ اُن کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے، نہ کہ یہ احسان کسی شخص پر، اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر ہے کہ وہ اُسے چندہ دے رہے ہیں۔ پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ الہی جماعتوں کے لئے مالی قربانی انتہائی اہم چیز ہے۔ اس لئے میں نے تمام جماعتوں کو یہ کہا ہے کہ نومباعتین اور بچوں کو وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں، چاہے ایک پیسہ دے کر کوئی شامل ہوتا ہو، تاکہ انہیں عادت پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں...

جب مالی قربانی ہو تو تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے

... پس سیکرٹریانِ مال کو اس طریق پر افرادِ جماعت کی تربیت کرنے کی ضرورت ہے کہ جب مالی قربانی ہو تو تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے۔ اسی طرح مربیان کو بھی اس بارے میں جب بھی موقع ملے نصیحت کرنی چاہیے۔ اس کے لئے مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔ پس ہر سطح پر سیکرٹریانِ مال کو فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ہر فرد تک اُن کی ذاتی approach ہو۔ یہ نہیں کہ ذیلی تنظیموں کے سپرد کر دیا جائے کہ ذیلی تنظیمیں اس میں مدد کریں۔ ذیلی تنظیمیں صرف اس حد تک مدد کریں گی کہ وہ اپنے ممبران کو تلقین کریں۔ اس سے زیادہ سیکرٹریانِ مال کی مدد ذیلی تنظیم کا کام نہیں ہے۔ ذیلی تنظیمیں اپنے

ممبران کو توجہ دلا سکتی ہیں کہ سیکرٹریانِ مال سے تعاون کریں اور چندے کی روح کو سمجھیں۔ بہر حال چندے کی روح کو سمجھنا تو ذیلی تنظیموں کا کام ہے۔ لیکن سیکرٹریانِ مال اس بات سے بری الذمہ نہیں ہو جاتے کہ ہم نے ذیلی تنظیموں کو کہا تو انہوں نے ہماری مدد نہیں کی۔ یہ ذمہ داری اُن کی ہے اور اُنہی کو نبھانی پڑے گی۔ سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ ہر مقامی سطح پر، ہر گھر تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ اب تو فون ہیں، دوسرے ذریعے ہیں، سواریاں ہیں۔ یہاں یورپ میں تو اور بھی زیادہ بڑے وسائل ہیں۔ پاکستان میں ایسے سیکرٹریانِ مال بھی تھے جو دن کو اپنا کام کرتے تھے اور پھر شام کے وقت کام ختم کر کے رات کو گھروں میں پھرتے تھے۔ بڑے شہر ہیں، کراچی ہے لاہور ہے سائیکل پر سوار ہیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہے ہیں اور نصیحت کر رہے ہیں، اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ تو یہاں تو اب بہت ساری سہولتیں آپ کو میسر ہیں اور پھر بھی کام نہیں کرتے۔ بلکہ بعض سیکرٹریانِ مال کی یہاں بھی مجھے شکایات پہنچی ہیں کہ اُن کے اپنے چندے معیاری نہیں ہیں۔ اگر اپنے چندے معیاری نہیں ہوں گے تو دوسروں کو کیا تلقین کر سکتے ہیں۔ اور پیار اور نرمی سے یہ کام کرنے والا ہے۔ مالی قربانی کی اہمیت واضح کریں۔ بعض سخت ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ کوئی انکار کرتا ہے تو دوسری دفعہ جائیں، تیسری دفعہ جائیں، چوتھی دفعہ جائیں لیکن ماتھے پر بل نہیں آنا چاہیے۔ دینے والے بھی یہ یاد رکھیں کہ کسی شخص کو یہ زُعم نہیں ہونا چاہیے کہ شاید اُس کے چندے سے نظامِ جماعت چل رہا ہے اور اس لئے سیکرٹری مال بار بار اُس کے پاس آتا ہے۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کبھی مالی تنگی نہیں آئے گی اور کام چلتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں آپ کو فکر تھی تو اس بات کی تھی کہ مال کا خرچ جو ہے وہ صحیح رنگ میں ہوتا ہے کہ نہیں؟ (ماخوذ از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ خرچ حتی الوسع صحیح طریقے پر ہو۔ بعض جگہ خرچ میں لاپرواہی ہو تو توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔ جماعت میں آڈٹ کا نظام بھی اس لئے قائم ہے۔ اور پھر یہ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اخراجات پر گہری نظر رکھے۔ یہ نہیں کہ جو

ہل آیا اُس کو ضرور پاس کر دینا ہے۔ آڈٹ کے نظام کو فعال کرے اور اس طرح فعال کرے کہ آڈیٹر کو آزادی ہو کہ جس طرح وہ کام کرنا چاہتا ہے، اپنی مرضی سے کرے۔ اُس کو پورے اختیار دیئے جائیں۔ خرچ کے بارے میں میں بتا دوں کہ ایم ٹی اے کا ایک بہت بڑا خرچ ہے اور ایم ٹی اے کے لئے مدّ تربیت کے لحاظ سے علیحدہ تحریک بھی کی جاتی ہے۔ گو کہ اب اخراجات اتنے زیادہ ہو چکے ہیں کہ صرف اتنی رقم سے تو ایم ٹی اے کے خرچ نہیں چل سکتے۔ تو جو جماعت کا باقی مجموعی بجٹ ہے اُس میں سے بھی رقم خرچ کی جاتی ہے کیونکہ ساری دنیا میں ایم ٹی اے کے لئے ہمارے چار پانچ سیٹلائٹ کام کر رہے ہیں، تو اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو توجہ کرنی چاہیے۔ اگر جلسے کے دوسرے دن کی تقریر کو غور سے سنیں، جو یہاں یو کے (U.K.) میں میں کرتا ہوں تو ہر ایک کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے پیسے میں کتنی برکت ڈالی ہوئی ہے اور کس طرح کام کی وسعت ہو رہی ہے اور کس طرح کام کا پھیلاؤ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر سال اس پیسے کو کتنے پھل لگا رہا ہے اور کس طرح لگا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب اخراجات احباب جماعت کی مالی قربانیوں سے ہوتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 اگست 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30 اگست 2013ء)

تینوں ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں

★ سب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تھائی لینڈ کی عاملہ انصار اللہ کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی ساری عاملہ نے انصار اللہ کا دستور اساسی پڑھ لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ سب پڑھیں، عاملہ کا ہر ممبر پڑھے، اگر اس کا تھائی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا تو اس کا ترجمہ کریں۔ ہر قائد کو علم ہونا چاہیے کہ اُس کے سپرد جو شعبہ ہے، اُس کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ کیا کام ہیں۔ ہر ایک اس کے مطابق اپنے پروگرام بنائے۔

★ ... فلپائن اور میانمار (برما) کے ممبران کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہی ہدایت فرمائی کہ آپ کی عاملہ کے ہر ممبر کو، ہر قائد کو انصار اللہ کا دستور اساسی پڑھنا چاہیے۔ برما کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اپنے دستور اساسی کا برمی زبان میں ترجمہ بھی کروائیں۔

★ ... انڈونیشیا، سنگاپور اور ... ملائیشیا کی مجالس عاملہ انصار اللہ کے قائدین سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سبھی نے اپنا دستور اساسی پڑھ لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عاملہ کا ہر ممبر پڑھے، عاملہ کے ہر ممبر کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ اس کی کیا ڈیوٹی ہے۔

★ ... صدر صاحب مجلس انصار اللہ سنگاپور کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ لندن سے انصار اللہ کا constitution منگوائیں اور ہر عاملہ ممبر اپنے شعبہ کے فرائض پڑھے اور اس کے مطابق ہر شعبہ اپنا plan بنائے اور آپ اپنے ہر قائد کو active کریں اور فعال بنائیں۔

★ ... صدر صاحب انصار اللہ ... ملائیشیا کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے سب قائدین بھی کانسیٹیویشن کو پڑھیں۔ اس میں ہر شعبہ کے لئے گائیڈ لائن ہے۔ ہر قائد کو علم ہونا چاہیے کہ اس کی ڈیوٹی کیا ہے۔ سب پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے شعبہ کی پلاننگ کریں۔

★ ... ملائیشیا کے صدر مجلس انصار اللہ نے بتایا کہ ... ملائیشیا میں امسال صدر مجلس انصار اللہ کی دو سالہ ٹرم ختم ہو رہی ہے اور اس سال انتخاب ہے اور موجودہ صدر کی یہ تیسری ٹرم

ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک صدر دو دو سال کی تین ٹرم تک جاسکتا ہے یعنی چھ سال تک۔ اس کے بعد انتخاب میں اس کا نام پیش نہیں ہو سکتا، نیا صدر منتخب ہو گا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نئے صدر کی ایک ٹرم کے بعد اگر لوگ پسند کریں کہ سابقہ صدر دوبارہ آئے تو اس ایک ٹرم کے بعد سابقہ صدر دوبارہ منتخب ہو سکتا ہے اور اس کا نام صدارت کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے۔

★ سابقہ صدر کو چوتھی ٹرم دیئے جانے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نائب صدر مجلس کے تحت میٹنگ میں اگر مجلس عاملہ یہ تجویز دے کہ صدر نے بہت اچھا کام کیا ہے اس کو چوتھی ٹرم کے لئے موقع دیا جائے تو یہ معاملہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اجازت کے لئے پیش ہوتا ہے۔ پھر یہ خلیفۃ المسیح کا اختیار ہے کہ منظوری دے یا نہ دے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہتر یہی طریق ہے کہ تین ٹرم پوری ہونے کے بعد نیا صدر منتخب ہو۔

★ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیمیں انصار، خدام اور لجنہ براہ راست مجھ سے رابطہ کریں گی۔ یہ تینوں ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں اور جماعت کی mainstream کا حصہ بھی ہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا تھا تو آپ نے ذیلی تنظیموں کے قیام کا یہ مقصد بیان فرمایا تھا کہ اگر جماعت کا نظام کمزور ہو اور ذیلی تنظیمیں یا کوئی بھی ایک ذیلی تنظیم فعال ہو تو جماعت ترقی کرتی رہتی ہے۔ اگر ذیلی تنظیمیں مستعد اور فعال نہ ہوں لیکن جماعتی نظام active ہو تو تب بھی جماعت آہستہ آہستہ آگے بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن اگر جماعتی نظام بھی فعال ہو اور ذیلی تنظیمیں بھی فعال اور مستعد ہوں تو پھر جماعت کئی گنا تیزی سے ترقی کرتی ہے اور جماعت کا قدم غیر معمولی طور پر آگے بڑھتا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تینوں ذیلی تنظیمیں اپنی ماہانہ رپورٹس براہ راست مجھے بھجوا کر لیں۔ لندن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تینوں ذیلی تنظیموں کے شعبے ہیں، ان کے

آفسز ہیں جو سارا ریکارڈ رکھتے ہیں اور رپورٹس پر باقاعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات بھجوائی جاتی ہیں۔

★ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ انڈونیشیا کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا میں تین ہزار سے زائد جزائر ہیں۔ آپ تبلیغ کے لئے ایسے چھوٹے جزیروں کا انتخاب کریں جہاں مخالفت نہیں ہے۔ ایک جزیرہ کا انتخاب کر لیں اور وہاں مضبوط جماعت قائم کریں۔ اسی طرح ایسے جزائر جہاں عیسائیوں کی آبادی زیادہ ہے اور مولویوں کا اثر نہیں ہے وہاں بھی تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور باقاعدہ پلاننگ کر کے کام کریں۔

★ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو انصار اللہ کا چندہ نہیں دیتے وہ جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبرز بھی نہیں بن سکتے اور نہ ہی مجلس انصار اللہ کی عاملہ کے ممبر بن سکتے ہیں۔

★ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ سنگاپور کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا پروگرام بنائیں اور جماعت کی نیشنل مجلس عاملہ اپنا پروگرام بنائے۔ اگر کوئی پروگرام اجتماعی طور پر کرنا ہے تو باقاعدہ اپنی رپورٹس میں ذکر کریں کہ خدام، انصار اور جماعت نے مل کر اکٹھا یہ پروگرام کیا ہے لیکن ذیلی تنظیموں کے اپنے علیحدہ پروگرام بھی ہونے چاہئیں۔

★ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر مجلس انصار اللہ اپنا کوئی پروگرام بنا رہی ہے، اپنے کسی جلسہ کا پروگرام ہے یا اجتماع کا پروگرام ہے تو پروگرام بناتے ہوئے یہ دیکھیں کہ جماعت کے پروگرام سے clash نہ ہو۔ اگر جماعت کے پروگرام سے متصادم ہے تو پھر جماعتی پروگرام کو اولیت ہوگی۔ آپ اپنا پروگرام کسی اور تاریخ میں رکھ لیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مثلاً آپ نے کسی گاؤں یا چھوٹے علاقہ میں اپنا تبلیغ کا پروگرام رکھا ہے۔ دوسری طرف اسی علاقہ میں جماعت نے بھی اپنا پروگرام بنایا ہوا ہے تو پھر جماعت کا پروگرام ہوگا، آپ کا نہیں۔ آپ سب جماعت کے پروگرام میں شامل ہوں گے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پروگراموں کے لئے دن معین کرنے کا طریق یہ

ہے کہ سال کے شروع میں امیر صاحب نیشنل صدر صاحب جماعت کے ساتھ مل کر ایک کیلنڈر بنالیں جس میں باہمی مشورہ کے ساتھ جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیموں کے پروگرام کے دن بھی معین ہو جائیں۔ پروگرام معین کرتے ہوئے پہلے جماعت کے پروگرام organize ہوں گے اس کے بعد باقی دنوں میں ذیلی تنظیموں کے پروگرام معین کر لیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو بھی بڑی جماعتیں ہیں یو کے وغیرہ انہوں نے یہ کیلنڈر بنائے ہوئے ہیں۔ صرف سینٹرل لیول پر نہیں بنائے بلکہ لوکل لیول پر بھی بنائے ہوئے ہیں اور ہر گھر میں یہ کیلنڈر دیا ہوا ہے۔ انصار، خدام اور لجنہ کا ہر ممبر جانتا ہے کہ ہمارا پروگرام کب ہے، انصار کا پروگرام کس دن کیا ہے؟ خدام کا کب ہے اور لجنہ کا کب ہے اور کیا پروگرام ہے۔ ہر ماہ، ہر ایک کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ کیا پروگرام ہیں۔

★ ملائیشیا کے صدر مجلس انصار اللہ نے بتایا کہ ہمارے 171 انصار ہیں اور اس تعداد کا پچاس فیصد موصی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ اپنی تعداد اور بڑھائیں اور آئندہ سال تک یہ تعداد ایک ہزار ایک سو اکتہتر (1171) تک لے جائیں اور پھر اسی نسبت سے اضافہ کرتے رہیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو جماعتیں active ہیں وہ صرف تبلیغ کا ہی ٹارگٹ نہیں دیتیں بلکہ تحریک جدید اور وقف جدید کا ٹارگٹ بھی دیتی ہیں۔ جماعتی طور پر ان تحریکات میں جو چندہ لیا جاتا ہے، وہ علیحدہ ہے۔ ذیلی تنظیمیں اس کے علاوہ اپنا ٹارگٹ پورا کرتی ہیں۔ جماعت یو کے نے، لجنہ اماء اللہ یو کے کو دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کا ٹارگٹ دیا تھا۔ میں نے بڑھا کر تین لاکھ پچیس ہزار کر دیا جو لجنہ یو کے نے پورا کر دیا۔

★ ... صدر صاحب مجلس انصار اللہ انڈونیشیا نے بتایا کہ 3200 انصار تحریک جدید چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اپنی تجدید درست کریں اور اپنے سب انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ آپ کے انصار کی تعداد تو میں ہزار تک ہونی چاہیے۔

★ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب انصار اللہ ... ملائیشیا کو فرمایا کہ آپ کی

گیارہ مجالس ہیں۔ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر سال میں ایک بیعت کروائے تو آپ کی سال میں 133 بیعتیں ہو جائیں گی۔ یہی ہدایت انڈونیشیا، سنگاپور اور باقی ممالک کے لئے بھی ہے کہ ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر سال میں کم از کم ایک ایک بیعت کروائے۔

★... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تھائی لینڈ والے اور فلپائن والے بھی اب منظم ہو کر کام کریں۔

★... صدر صاحب انصار اللہ ملائیشیا نے عرض کیا کہ... ملائیشیا میں جو پاکستانی احمدی ہیں ان میں بہت سے چندہ ملائیشیا میں ادا نہیں کرتے بلکہ پاکستان میں ادا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک تو کوئی پاکستانی احمدی نہیں ہے۔ احمدی، احمدی ہے خواہ کسی بھی ملک کا ہو، دوسرے جو پاکستان سے ملائیشیا آرہے ہیں وہ آپ کے لئے مثال نہیں ہیں۔ باقی جہاں تک چندہ کی ادائیگی کا سوال ہے تو اس کے لئے اصول یہ ہے کہ جو شخص جہاں بھی رہتا ہے اور جہاں مقیم ہے اور آمد بھی ہو رہی ہے تو وہیں اپنے قیام کے علاقہ میں، جماعت میں چندہ دیتا ہے۔ اگر... ملائیشیا میں آمد ہو رہی ہے تو پھر... ملائیشیا میں ہی چندہ دینا ہو گا۔

★... میٹنگ میں نو مباحث کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نو مباحث تین سال کے لئے ہوتا ہے اس کے بعد جماعت کی mainstream میں آجاتا ہے۔ اگر وہ تین سال میں مستعد اور فعال نہیں ہو سکا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پروگرام اور کوششیں منظم نہیں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر نئے آنے والے کو آپ نے جماعت کی mainstream میں لانا ہے۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجالس انصار اللہ سنگاپور، انڈونیشیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، فلپائن اور برماؤر نہ 25 ستمبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013ء)

چندوں کا بقایا دار... عہدیدار نہیں بن سکتا

”... جو شخص ناصر ہو یا خادم ہو اگر اپنی اپنی ذیلی تنظیم کے چندوں کا بقایا دار ہے تو وہ نہ ذیلی تنظیم کا عہدیدار بن سکتا ہے اور نہ ہی جماعت کا عہدیدار بن سکتا ہے۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا 20 اکتوبر 2013ء، الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2013ء)

ایم ٹی اے پر خطبات سننے کی طرف توجہ ہونی چاہیے

★ ”سب سے پہلے قائد عمومی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد عمومی نے بتایا کہ انصار اللہ کی 14 مجالس ہیں اور سب کی طرف سے باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی ساری رپورٹس پڑھ کر، ٹیلی فون پر نہیں بلکہ لکھ کر تبصرہ بھجوایا کریں۔ ہر رپورٹ پر تبصرہ ہونا چاہیے یہ ضروری ہے۔

★ قائد مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی تعداد 411 ہے اور ہمارا کل سالانہ بجٹ 92 ہزار ڈالر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض انصار تو بہت اچھا کمانے والے ہیں اس لئے آپ کا چندہ اس سے بہت بڑھ سکتا ہے اور دو گنا بھی ہو سکتا ہے۔

★ قائد تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر قائد تبلیغ نے بتایا کہ انصار اللہ نے آٹھ بیعتیں کروائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کر کے باقاعدہ نظام جماعت کا حصہ بنائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنا سال کا پچیس تیس بیعتوں کا ٹارگٹ رکھیں اور پھر کوشش کر کے اس ٹارگٹ کو حاصل کریں۔ آسٹریلیا میں مختلف اقوام آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کے لئے منصوبہ بندی کریں اور بیعتیں کروائیں۔ آپ کوشش کر کے اس ٹارگٹ سے زیادہ بیعتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

★ قائد تربیت نے بتایا کہ انہیں ابھی کام سنبھالے نو، دس ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے اس نو، دس ماہ کے عرصہ میں کیا کام کیا ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو تربیت کا پروگرام بھجوایا ہے اور ہدایت دی ہے کہ اس پر عمل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہے کہ کتنے انصار باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 411 انصار میں سے 272 انصار باقاعدہ

نمازیں ادا کرتے ہیں۔ باقی باقاعدہ نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب کو باقاعدگی سے پانچوں نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ انصار کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ سب کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہیے۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور روزانہ تلاوت ہونی چاہیے۔ ایم ٹی اے پر خطبات سننے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار کو تبلیغ کا پروگرام بنا کر دیں اور ان کو لٹرچر دیں اور ان کو باہر نکالیں، یہ اپنے رابطے کریں، تعلقات بنائیں اور تبلیغ کریں، اب احساس کمتری سے باہر نکلیں اور کام کریں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کہتے ہیں کہ چالیس ہزار leaflets انصار نے تقسیم کیا ہے۔ اس میں سے بیس ہزار تو ایک آدمی نے کر دیا ہے باقی سب نے مل کر بیس ہزار کیا ہے؟

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجلس انصار اللہ یو کے نے کتاب Life of Muhammad پچاس ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے اور اسی طرح کتاب World Crisis and the Pathway to Peace چالیس ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے۔ انہوں نے یہ کتاب بڑی تعداد میں شائع کروائی ہے اور پھر باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے اسے تقسیم کیا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انصار اللہ کے نام سے charity walk ہونی چاہیے۔ اسی طرح یہاں پودے لگانے کا شوق ہے۔ حکومت کے متعلقہ محکمہ سے، انتظامیہ سے باقاعدہ بات کر کے پھر درخت لگائیں، پودے لگائیں اور اسی طرح دوسرے خدمت خلق کے کام کریں۔ جب پریس اور میڈیا کے ذریعہ آپ کے انسانی خدمت کے اور فلاح و بہبود کے کام سامنے آئیں گے تو اسلام کا ایک اچھا اور خوبصورت چہرہ ان لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان کو اسلام پر دوسرے انتہاء پسندوں کے رویہ کی وجہ سے جو اعتراضات ہیں، وہ دور ہوں گے۔

اس لئے جب آپ مختلف چیریٹی آرگنائزیشنز کو رقوم کے چیک پیش کریں تو باقاعدہ ایک تقریب کر کے دیں اور میڈیا والوں کو بھی بلائیں اور دوسری لوکل انتظامیہ بھی ہو۔ یہ ایسا اس

لئے نہیں ہے کہ ہم کوئی احسان کر رہے ہیں، بلکہ صرف اس لئے ہے کہ اسلام کی جو بھیانک تصویر بنی ہوئی ہے اور جو خصوصاً میڈیا نے بنائی ہوئی ہے وہ ختم ہوتی ہے۔ یہ کوئی دکھاوا نہیں ہے۔ بلکہ نیک نیتی سے اسلام کا حسین چہرہ غیروں کے سامنے پیش کرنا ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا charity walk سے اور donation سے آپ جو رقوم اکٹھی کریں اس میں سے 30 فیصد ہیومنیتی فرسٹ (Humanity First) کو دیں اور 70 فیصد local charities کو دیں۔ اس سے آپ کا تعارف بڑھے گا اور تبلیغ کا ذریعہ بنے گا اور اسلام کی غلط تصویر کا تصور زائل ہوگا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ سب انصار کو توجہ دلائیں کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ مسجد میں ان کو اپنے ساتھ لائیں تاکہ ان کو مسجد آنے کی عادت پڑے۔ ان کو دین کا علم سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔

★ قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: وقف عارضی کی سکیم بنائیں۔ سال میں دو تین دفعہ وقف عارضی کریں۔ انصار وقف عارضی کے دوران بچوں کی کلاسیں لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں اور دینی معلومات پڑھائیں۔ اسلام کی بنیادی باتیں بتائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بارہ میں آپ کو مسلسل کوشش کرنا پڑے گی۔ بار بار کی یاد دہانی اور follow up کرنا پڑے گا۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ یہاں آسٹریلیا میں چائینز (Chinese) کی بڑی تعداد ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے پاس چائینز لٹرچر (literature) موجود ہے۔ کتاب Pathway to Peace کا بھی چائینز زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ چائینز لٹرچر لندن سے منگوائیں، سنگاپور سے بھی جائزہ لے لیں۔ ان کے پاس بھی

چائینز لٹریچر موجود ہے اور چائینز کو دیں۔ جو عرب لوگ ہیں ان کو عربی میں لٹریچر دیں۔ جو دوسری قومیں ہیں ان کو ان کی زبانوں میں دیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ بعض کتابوں کی قیمتیں آپ نے زیادہ رکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً کتاب Pathway to Peace آپ پانچ ڈالر میں دے رہے ہیں۔ یہ دو ڈالر میں دیں۔ اصل چیز پیغام پہنچانا ہے، پیسے کمانا نہیں ہے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بوڑھے اپنے آپ کو بوڑھا نہ سمجھیں، 40 سال کے بعد ضروری نہیں کہ آپ بوڑھے ہو جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ نے فرمایا تھا کہ ایک خادم چالیس سال تک خدام میں بڑی مستعدی سے کام کرتا ہے تو پھر پتہ نہیں کہ انصار میں آکر سست کیوں ہو جاتا ہے تو اس بارہ میں آپ سوچیں اور اپنا جائزہ لیں۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا 20 اکتوبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2013ء)

وقفِ عارضی کے دوران اور ویسے بھی بچوں اور نوجوانوں کی کلاسز لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں

★ مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں قائدِ عمومی سے مجالس کے بارہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ قائدِ عمومی کو مجالس کے سمجھنے میں مشکل پیش آئی۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اپنا انصار اللہ کا constitution پڑھیں تاکہ آپ کو علم ہو کہ مجالس کیا ہوتی ہیں اور مجالس سے کیا مراد ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجلسِ انصار اللہ عاملہ کے تمام ممبران کو اپنا کانسٹیوشن پڑھنا چاہیے۔ ہر ایک کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس کے شعبہ کے کیا کیا کام ہیں۔ پھر اس کے مطابق ہر قائد اپنا پرگرام اور لائحہ عمل بنائے۔

★ قائدِ تعلیم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہم نے اپنے syllabus میں، انصار کے مطالعہ اور امتحان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ”نشانِ آسمانی“ مقرر کی ہوئی ہے۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا مجلسِ عاملہ انصار اللہ کے تمام ممبران نے پڑھ لی ہے اور کیا دوسرے سب انصار نے پڑھ لی ہے؟

آپ کے توکل 72 انصار ہیں۔ باقاعدہ جائزہ لیا کریں اور follow up کیا کریں کہ کس کس نے مطالعہ کر لیا ہے۔ جس نے نہیں کیا اس کو توجہ دلائیں۔

★ قائدِ مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجلسِ انصار اللہ کے ممبران میں سے کمانے والے انصار کی تعداد 27 ہے۔ جو نہیں کما تے ان میں سے بھی بعض حسبِ توفیق ادا کر دیتے ہیں اور بعض ادا نہیں کرتے۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس توجہ دلا دیا کریں۔

★ قائدِ تربیتِ نوجوانین نے بتایا کہ اس وقت ایک نوجوان ناصر زیرِ تربیت ہے۔ قائد

تریت نے نومابع کی مدت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنا عرصہ ایک شخص نومابع رہتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تین سال تک رہتا ہے اس کے بعد اُسے جماعت کے نظام کا باقاعدہ حصہ بننا چاہیے پھر وہ نومابع نہیں رہے گا۔

★ قائد ایثار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر انصار ہسپتال کا وزٹ کیا کریں اور اولڈ پیپلز ہوم (old people's home) بھی جایا کریں مریضوں اور بوڑھے لوگوں سے ملیں، ان کا حال پوچھیں اور رابطہ اور تعلق پیدا کریں، جاتے ہوئے کوئی پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں اس طرح دوستی بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ بات جماعت کے تعارف اور پیغام پہنچانے کا موجب بنے گی۔

★ قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ پہلے اپنا کانسیٹیوشن پڑھیں۔ 72 لوگوں کو قرآن کریم پڑھنا آنا چاہیے۔ اس کا جائزہ لیں اور پھر جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا، اُن کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔

دوسرے یہ کہ ایسا پروگرام بنائیں کہ انصار وقف عارضی کریں۔ جن انصار کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے وہ وقف عارضی کے دوران اور ویسے بھی بچوں اور نوجوانوں کی کلاسز لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں۔ اس طرح ان کے ذمہ یہ کام بھی لگائیں کہ وہ مختلف مقامات میں جا کر لٹرچر تقسیم کریں اور تبلیغ کریں اور رابطے کریں اور اپنے تعلقات بنائیں۔

★ قائد تبلیغ نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں ہماری بیعتیں دس بارہ کے قریب ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تبلیغ کا اچھا پروگرام بنائیں۔ اپنے پرانے ٹکسالی طرز کے پروگراموں کو چھوڑیں اور تبلیغ کے لئے نئے راستے تلاش کریں۔ جو چھوٹے ٹاؤن ہیں اور دیہات ہیں وہاں جائیں، رابطے کریں، تعلقات بنائیں، پمفلٹس تقسیم کریں۔ اس طرح سکیم بنا کر کام کریں۔

★ قائد وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار بھی چند وقف جدید کے لئے اپنا ٹارگٹ رکھیں اور پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آڈیٹر (auditor) کو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ حسابات دیکھیں اور اکاؤنٹس چیک کیا کریں۔

★ قائد اشاعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کوئی رسالہ نکالتے ہیں جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم رسالہ ”انصار الدین“ شائع کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب انصار کو دیا کریں تاکہ وہ اسے پڑھیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بھی بتائیں کہ کتنے ہیں جو ایم ٹی اے دیکھتے ہیں، کتنے ہیں جو میرے خطبات اور خطابات سنتے ہیں۔ معین کر کے facts & figures کے ساتھ جواب دیں۔ ہر ناصر کو ایم ٹی اے دیکھنا چاہیے اور خطبات سننے چاہئیں۔ اس کا باقاعدہ جائزہ لیں اور جو کمزور ہیں ان کو توجہ دلائیں۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدر انصار صف دوم کو فرمایا کو انصار کا سپیشل پروگرام ہونا چاہیے۔ سائیکنگ ہو، میرا تھن واک ہو، دوسری روزمرہ کی سیر ہو۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قائد صحت جسمانی بھی walk آرگنائز کر سکتے ہیں اور نائب صدر صف دوم اس میں مدد کر سکتا ہے۔ charity walk ہوتی ہے اس میں انصار حصہ لے سکتے ہیں۔

(میٹنگ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ نیوزی لینڈ 3 نومبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 3 جنوری 2014ء)

انصار اللہ کی تنظیم لائبریری میں قرآن کریم رکھوائے

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خدمت خلق کے کاموں کے ذریعہ اخبارات اور میڈیا، پریس میں جو پروجیکشن ہوتی ہے اس سے جماعت کا تعارف بڑھتا ہے اور آجکل کے حالات میں یہ پروجیکشن ضروری ہے تاکہ اسلام کا حسین چہرہ لوگوں کے سامنے آئے اور اسلام کی ایک منفی تصویر جو ان کے دلوں میں ہے وہ ختم ہو۔“

(میٹنگ نیشنل عاملہ جماعت جاپان مؤرخہ 11 نومبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 فروری 2014ء)

اشاريه

آيات قرآنيه.....1

احاديث.....3

مضامين.....5

اسماء.....40

مقامات.....42

كتايبات.....44

آیات قرآنیہ

البائتہ	الفاتحہ
22 تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى (3)	351 إِيَّاكَ نَعْبُدُ (5)
453 اَعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى (9)	البقرة
225 قَدْ هَبَبْتُ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا (25)	351، 238 يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ (4)
362 فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي (118)	296 وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (6)
الاعراف	50 أَقِيمُوا الصَّلَاةَ (44)
388 وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (197)	452 قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (84)
الانفال	347 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (166)
124 أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا (47)	450 وَالْمُؤْمِنُونَ يَعْتَصِمُونَ إِذَا عَاهَدُوا (178)
التوبة	351 خِفَظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُشْطَى (239)
223 وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ (100)	آل عمران
يوسف	347، 297 وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (53)
294 وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ (2)	348 رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ (54)
الرعد	295 وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (105)
292 أَكُلْهَا دَائِمًا (36)	454 تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (111)
الحجر	171 أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (133)
56 إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ (10)	451، 85 وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظُ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ (135)
بنی اسرائیل	النساء
450 إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (35)	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ (59)
453 وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (38)	443، 441، 237، 173، 80
50 آقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِ الشَّمْسِ (79)	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (60)
	163، 14

الذاريات 239 ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (56)	الحج 289 يَتَعَبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ (12)
الرحمن	المؤمنون
267 كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا قَانٍ (27)	451 وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (4)
البجادلة	وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُنْتَهِيَةَ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (9)
344، 262 كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَيْنَا أَنَا وَرُسُلِي (22)	447، 446، 12
الصف	النور
348، 297، 273، 22، 3 كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ (15)	وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ (53، 54) 119
الجمعة	وَلَيَمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ (56)
376 وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (4)	316، 264، 263
التغابن	وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرِّسُولَ (57) 258
291 إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَاؤُكُمْ فِتْنَةٌ (16)	الفرقان
468 فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا (17، 18)	وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي (13) 61
التحریم	العنكبوت
335، 108 قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (7)	آحْسِبِ النَّاسَ أَنْ يُفْتَرَكُوا (3) 342
الماعون	وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (4) 343
41 قَوْلِيلٍ لِلْمُضِلِّينَ (5، 7)	إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (46) 207
النصر	لقمان
31 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (4)	وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْصُصْ مِنْ صَوْتِكَ (20) 37
ص	ص
116 فَا حُكْمُ بَيْنِ النَّاسِ بِالْحَقِّ (27)	فَا حُكْمُ بَيْنِ النَّاسِ بِالْحَقِّ (27) 116
البومن	البومن
276 إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا (52)	إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا (52) 276
لحم السجدة	لحم السجدة
280 وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا لِمَنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ (34)	وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا لِمَنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ (34) 280

احادیث نبویہ ﷺ

نبی کریم ﷺ ملاقات سے منع نہ فرماتے اور ملتے وقت
مسکرا کر ملتے

90

خندہ پیشانی سے پیش آنے کی معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ
سمجھو

91

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی 216،92

ہر حالت میں حاکم وقت کی اطاعت کرنا واجب ہے 92

آنحضرت ﷺ نے بیعت کے وقت عہد لیا کہ ہر حال

میں آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے 92

سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ

تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے 93

جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ

جہالت کی موت مرتا ہے 172،93

تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم اور وہ تم سے

محبت کرتے ہیں 115،94

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ

جو میرے جلال اور عظمت کے لئے ایک دوسرے سے

محبت کرتے تھے 95

مومن آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں 126،111

اگر کوئی اپنی چرب زبانی سے فیصلہ اپنے حق میں کرواتا ہے تو

وہ آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈال رہا ہوتا ہے 204،120

جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا 9

اگر اموال کا نگران دیا نہ رہے تو صدقہ دینے والے کی

طرح ہی شمار ہوگا 10

مجالس کی گفتگو امانت ہے سوائے تین مجالس کے 11

سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے 15

اللہ تعالیٰ اس نگران کو بہشت نصیب نہیں کرے گا جو

فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے 87،33

تم میں سے ہر ایک سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا

جائے گا 34

مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو 35

قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال پھل کی مانند

ہے 57

قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں 59

جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا 61

قرآن کریم سنوار کر نہ پڑھنے والے کا ہمارے ساتھ

کوئی تعلق نہیں 62

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب انصاف

پسند حاکم ہوگا 116،87

غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھنے والے امام کے

لئے اللہ تعالیٰ بھی آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے 87

اگر بغیر مانگے عہدہ ملے تو اس کی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے 88

آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو 89

- کسی کی بے چینی کو دور کرنے والے کی بے چینی کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دور کرے گا 125
- مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے 127
- جس دین میں عبادت نہیں وہ دین ہی نہیں ہے 178
- مسلمان لایعنی باتوں کو چھوڑ دے 191
- جھوٹ نیکوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے 208
- جو تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا وہی بچا ہے 226
- مومن اور کافر میں فرق کرنے والی شے نماز ہے 238
- جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں 238
- يَضَعُ الْحَزْبُ 288
- جسے عہدہ کی خواہش ہو ہم اسے عہدہ نہیں دیتے 304
- عہدیدار قوم کا خادم ہے 305
- عہدہ ایک لمانت ہے، اگر لمانت کا حق ادا نہیں کرو گے تو پوچھے جاؤ گے 305
- ہنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو 312
- قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے 382

مضامین

اللہ تعالیٰ

اگر چند لوگ وعدہ کر کے بھول بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی مدد کے لئے اور لوگ لے آتا ہے 69
 دین پہلے بھی خدائی نصرت سے ہی غالب آیا تھا اور اب بھی وہ نصرت ہی کے ذریعہ سے غالب آئے گا 71
 اللہ تعالیٰ نے ہمیں انصار بنا کر برکتیں سمیٹنے کا موقع دیا ہے ان برکتوں کو سمیٹنے کے لئے عملی نمونے قائم کرنے ہوں گے 72
 اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو نیک اعمال بھی بجالانے والے ہوں 120
 اگر فیصلے خلاف ہو جاتے ہیں تو معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں 121
 ہر احمدی کو اپنے ہر فعل سے خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے 134
 اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو صرف زبانی نعروں سے یہ رضا حاصل نہیں ہوگی 168
 کوشش کرنا ہمارا کام ہے باقی نتیجہ پیدا کرنا خدا کا کام ہے 200
 انصار کا فرض ہے کہ خدا کی محبت اپنے دلوں میں بٹھائیں 206

خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیے 239
 جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے 243
 احمدی جائزے لیں کہ کیا بہترین تحفہ ہم شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں 251
 خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے 262
 تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے 268
 اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت کو غلبہ عطا فرمائے گا 317
 اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کے لئے آزماتا ہے 343
 جو بوڑھے ہو رہے ہیں ان کو خدا زیادہ یاد آنا چاہیے 422

ابتلاء

ابتلاء میں بھی مومن وہ ہیں جو کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے حصہ لینے والے ہیں 290
 اولاد اور مال کے ابتلاء سے بچو 291
 یہ حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن یہ ظلم بھی اور ظالم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے 340

برکت بھی پڑتی رہے گی 235
 اخراجات کے حوالہ سے جب اعتماد قائم ہو جائے گا تو
 پھر چندے بھی آنا شروع ہو جائیں گے 429
 عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ جماعتی
 اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں 450
 اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم
 خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے 451

اخلاق

گھر میں اعلیٰ اخلاق نہ ہونے کی وجہ سے اولادیں دین
 سے دور ہو جاتی ہیں 65
 ہم میں سے ہر ایک اُس وقت حضرت مسیح موعودؑ کی
 جماعت میں سے کہلا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت کے
 بعد اعلیٰ اخلاق بھی اپنائے جائیں 112
 جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ
 ہے 192
 اگر تم خود اپنی اخلاقی حالتوں کو درست نہیں کر رہے تو
 دوسروں کو تم کیا کہو گے 192
 آپس میں جب ایک دوسرے کے خیال رکھنے کا احساس
 پیدا ہو گا تو پھر رَحْمَةً بَيْنَهُمْ کی کیفیت بھی سامنے
 آئے گی 278
 ممبرانِ جماعت سے حسن سلوک نہ رکھنے کی وجہ سے
 بہت گہرے منفی اثرات پیدا ہو سکتے ہیں 457

اشاعت

انصار اللہ کا کوئی رسالہ یا لیٹن وغیرہ ہو 182

مومن تکالیف اور مشکلات میں سے جب گزرتا ہے تو
 اس سونے کی مانند ہوتا ہے جو آگ میں پڑ کر کندن بن
 کر نکلتا ہے 342
 ابتلاؤں اور امتحانوں میں کامیابی سے فرائض ادا کرنے کے
 نتیجہ میں رحمت اور فضل کے دروازے کھلتے ہیں 344
اجتماع

ہمارے اجتماعات کا مقصد آخرت کی طرف جھکنا اور زہد و
 تقویٰ کا قیام ہے 16
 سالانہ اجتماع پر اچھی مجالس کو سندت خوشنودی اور جو
 مجلس اول آئے اس کو علم انعامی دیا جائے 102
 ربوہ میں ہونے والے اجتماعات کی یادوں کا ذکر 340

احمدیت

ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے آج احمدیت کا چہرہ ہے 245
 برلن مسجد کی تعمیر سے احمدیت کی تبلیغ ہوئی اور لوگوں کو
 تعارف حاصل ہوا 281
 اگر یہ پاکستان میں احمدیوں کو آزادی سے تبلیغ کرنے
 دیں تو کئی سعید روحیں ان شاء اللہ احمدیت میں داخل ہو
 جائیں گی 363

اخراجات و خرچ

اخراجات محتاط طریقے سے کرنے ہیں 161
 کم از کم وسائل کو زیر استعمال لا کر زیادہ سے زیادہ
 استفادہ کیا جائے 235
 ایک ایک پیسہ با مقصد خرچ ہونا چاہیے 235
 جب تک جماعت احتیاط کے ساتھ خرچ کرتی رہے گی،

امیر کی بری بات دیکھ کے نظام سے وابستہ رہتے ہوئے وہ
 بات آگے پہنچانی چاہیے 94
 خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے اعلیٰ درجہ کے اطاعت
 کے معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے 162
 رسول کی اطاعت کے بعد سب سے زیادہ اطاعت
 اولوالامر کے طور پر خلیفہ وقت کی اطاعت ہے 166
 دنیاوی حاکم کی اطاعت کرنا بھی فرض ہے سوائے اس
 کے کہ وہ کوئی غیر شرعی حکم دیں 167
 مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر
 اطاعت کی ضرورت ہے 168
 اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت ضروری
 ہے 172
 امیر کی اطاعت آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور امیر کی
 نافرمانی آنحضرت ﷺ کی نافرمانی ہے 216
 مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی
 ضرورت ہے 217
 عہدیداران اپنے سے بالا عہدیداران کی اطاعت کریں
 217
 اطاعت نظام خلافت کو جاری رکھنے کے لئے انتہائی اہم
 ہے 228
 رسول کی اتباع اس سے کئے گئے عہد کو پورا کرنا ہے 348
 اللہ اور رسول کے نام پر جو احکامات دیئے جائیں ان کو
 سنتے ہی اطاعت کرنے کا نتیجہ کامیابی ہے 382
 الفضل

مجلس انصار اللہ کا اپنا ماہانہ بلیٹن ہونا چاہیے 189
 ہر ماہ ایک دو ورقہ انصار اللہ کے لئے بلیٹن کے طور پر
 نکالیں 200
 اشاعت کی ٹیم بنائی جائے جو رسالہ کا معیار دیکھے 326
 انصار اللہ کا رسالہ سب انصار کو دیا کریں تاکہ وہ اسے
 پڑھیں 484
 اصلاح
 اصلاح کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غنوں سے کام لیا جائے 85
 اگر اصلاح کی خاطر کسی بڑے آدمی کے خلاف بھی
 کارروائی کرنی پڑے تو کریں 118
 غلط حرکات کی اصلاح کی خاطر عہدیداران کو اطلاع
 دیں یا خلیفۃ المسیح کو بتائیں۔ آپس میں باتیں کرنا غلط
 طریق ہے 126
 رحم اور محبت کے جذبات کے ساتھ اصلاح کی کوشش
 کرنی چاہیے 126
 جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے، اپنے آپ کو نہ
 دیکھتا رہے اصلاح نہیں ہوتی 191
 اطاعت
 سوائے واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کے افراد
 جماعت کا کام اطاعت ہے 14
 خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام
 کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے 91
 اطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے حق بات کہنی
 ہے 93

اپنے آپ کو ووٹ دینے کی پابندی اس لئے جماعت میں
ہے کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عہدے کی
خواہش نہ کرو 304

کسی بھی عہدیدار کے حق میں جانبداری نہیں ہونی
چاہیے 422

عہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی
بہت ضروری ہے 441

اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ
کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے
بھی پوچھے جائیں گے 442

ہماری روایت ہے کہ انتخابات سے پہلے بھی دعا کروائی
جاتی ہے 442

انتخابات میں رائے دی جاتی ہے، حتیٰ فیصلہ خلیفہ وقت
کی طرف سے ہوتا ہے 443

انصار اللہ

انصار کا ذکر قرآن مجید میں 3

اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ 3

انصار اللہ نام رکھنے کی مقصدیت 3

انجمن انصار اللہ کا قیام اور اس کا پس منظر 19

انصار اللہ کو پانچ باتوں کی طرف توجہ دینے کی ہدایت 20

بچوں اور نوجوانوں کی تربیت انصار اللہ کی ذمہ داری 21

جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں 25

انصار کے نمونہ سے دوسروں نے سبق لینا ہے 48

انصار اب عمر کے اس حصہ میں ہیں کہ خدا کی طرف

پچاس فی صد انصار کے ہاں الفضل آتا ہو 131
مختلف ممالک کی مجالس عاملہ انصار اللہ کو دی گئی ہدایات
الفضل میں شائع ہوتی ہیں، وہ پڑھا کریں 437

امن

دنیا میں قیام امن کا حصول صرف اسلامی تعلیمات
پر عمل سے ہی ممکن ہے 299

انتخاب

ہر احمدی عہدیدار ان کے انتخاب میں امانتوں کی صحیح
ادائیگی کرے 7

اس کو ووٹ دیا جائے جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ
اللہ کا خوف رکھنے والا ہے 7

اُن لوگوں کو منتخب کرو جو اہل ہوں 79

جس نے منتخب عہدیدار کو ووٹ نہیں بھی دیا اس کا بھی
کام ہے کہ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ

عہدیدار کے ساتھ رہے 81

اشارہ بھی کبھی کسی قسم کا یہ اظہار نہیں ہونا چاہیے کہ
مجھے عہدیدار بناؤ 82

جماعت کے انتخاب خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے خدمت
گزاروں کی ٹیم چننے والا تصور کر کے انتخاب کرنا چاہیے 83

انتخاب کے وقت ذاتی رشتوں اور تعلقات اور برادریوں
کے چکر میں نہ پڑیں 237

ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں 237

جھکنا ضروری ہے	50	قرآن کریم میں انصار کا لفظ ماننے والوں کے لئے دو جگہ
انصار اللہ کی بہت بڑی ذمہ داری اولاد کی تربیت ہے	50	استعمال ہوا ہے
انصار بچوں کی تربیت اور بیویوں سے حسن سلوک کریں	52	ایک ناصر کے اللہ کے مددگار بننے کے معیار بہت بڑھ
زبان سے کچھ کہے بغیر عملی نمونہ سے کسی کی اصلاح کرنا	67	جانے چاہئیں
بھی انصار اللہ کا حق ادا کرنا ہے	67	پہلے انصار اللہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ سو فیصدی تحریکات
جائزہ لینا چاہیے کہ کیا نحن انصار اللہ کا نعرہ لگانے سے پہلے	70	میں شامل ہیں
غور بھی کیا ہے	70	انصار اللہ کا کام ہے کہ وہ احمدی بچوں کی تربیت کی فکر
انصار اللہ کے نئے سال کے لئے باقاعدہ پلان بنائیں	78	کریں
انصار کو سیر اور سائیکنگ کرنی چاہیے	79	انصار اللہ کا نام بھی اسی سوچ کے ساتھ رکھا گیا تھا کہ یہ نہ
مجلس انصار اللہ براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت	101	سمجھیں کہ آپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں
ہے	101	انصار اللہ کی تنظیم مستعد ہو کر نمازوں کی ذمہ داری
ہر ٹاؤن اور گاؤں میں جہاں انصار اللہ ممبران موجود ہیں	104	سنجھالے
وہ اپنی مجلس قائم کریں	104	بچوں کی نگرانی کرنا انصار کی بھی ذمہ داری ہے
انصار کا کام ہے کہ گھروں میں تربیت کریں	159	قرآن کریم میں مسیح کے حواریوں کا انصار اللہ بننے کا عہد
بچوں کی نمازیں اور ان کی قرآن کریم کی تلاوت پر نظر	188	اور لفظ حواری کی وضاحت
رکھنا انصار کا کام ہے	188	انصار اللہ کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں ویسے ہی خیال
انصار بچوں، بیویوں سے حسن سلوک کریں، بچیوں کے	188	آجانا چاہیے کہ ہماری عمر گھٹ رہی ہے
پردہ کا خیال رکھیں	188	اللہ تعالیٰ کا انصار بننا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ بندوں کو
انصار کو جماعت کی بنیادی تعلیم کا پتہ ہونا چاہیے	197	دے رہا ہے ورنہ اللہ کو تو مدد کی ضرورت نہیں
انصار کے گھروں میں دین کی باتیں ہوں	200	خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو انصار اللہ کا حق ادا
انصار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں اس	201	کرنے والے ہوں گے
لئے سو جاؤ، اپنے دماغ استعمال کر کے کام کریں	201	انصار اللہ کا یہ کام ہے کہ نیکیوں میں بڑھیں
انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت	206	دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے سے حقیقی
ہے	206	رنگ میں انصار اللہ کہلانے والے ہوں گے

انصار اگر اپنی نمازوں پر حاضری ٹھیک کر لیں تو بچوں اور
 337 خدام کی حاضری خود بخود ٹھیک ہو جائے گی
 انصار اللہ کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی اور اپنی نسلوں کی
 352 نمازوں کی حفاظت کریں
 انصار اللہ کا ایک اور اہم کام خلافت سے وابستگی اور اُس
 375 کے استحکام کے لئے کوشش کرنا ہے
 انصار اللہ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں
 375 اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں
 حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا
 419 کرتے ہوئے انصار اللہ بننے کی کوشش کریں
 انصار کی عمر کو پہنچ کر عاقبت کی زیادہ فکر ہونی
 419 چاہیے
 انصار اللہ اچھا کام کر رہی ہے مگر میں ان سے اور کام
 427 چاہتا ہوں
 انصار کو ”نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ“ کے معانی بتائیں تاکہ انہیں
 علم ہو کہ ہم کون ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں 437
انصاف
 عہدیداروں کو قرآن کی اصولی ہدایت کہ انصاف کے
 84 تمام تقاضے پورے کرنے ہیں
 قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب
 87 انصاف پسند حاکم اور زیادہ ناپسندیدہ ظالم حاکم ہو گا
 انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے عہدیداران اللہ
 116 کے محبوب بن رہے ہوں گے
 جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی 444

نحن انصار اللہ کے ضمن میں ذکر کہ حقیقی حواری کون
 285 ہوتا ہے
 انصار اللہ صفِ اول کے مجاہدین ہونے چاہئیں 288
 انصار اللہ نام رکھنے کی حکمت 288
 اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے نتیجے میں آپ
 انصار اللہ کہلائیں گے 289
 انصار ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جائزے لیتے
 رہیں 290
 انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہیے 291
 آج ہم میں سے ہر ایک کو اعلان کرنا چاہیے کہ ہم کامل
 فرمانبرداری اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے انصار
 بننے کا اعلان کرتے ہیں 297
 انصار اللہ کی تنظیم ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ممبران
 کی مکمل طور پر بالغ سوچ ہوتی ہے 308
 انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں زندگی کے
 انجام کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں 309
 بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ عبادت کے
 معیار قائم کئے جائیں 310
 انصار اللہ کی کمزوری سے نسلوں میں کمزوریاں پیدا ہوتی
 ہیں 311
 انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے
 استحکام کی کوشش کرنا ہے 316
 جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ
 سب کے لئے ہوتی ہے 321

تشخص قائم ہو کہ یہ لوگ ہیں جو خدمت انسانیت کرنے

والے ہیں 158

ہیومنٹی فرسٹ کے تحت بھی خدمت کا کام ہو سکتا

ہے 185

غریبوں کی مدد کریں 201

ضرورت مند افریقن ممالک کے لوگوں کے

لئے تحریک 271

انصار ہسپتال کا وزٹ کیا کریں 483

خدمت خلق کے کاموں کے ذریعہ اخبارات اور میڈیا،

پریس میں جماعت کا تعارف بڑھتا ہے 485

ایمان

مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان

پر گواہی دیتے ہیں 221

ایمان کا اعلیٰ معیار اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ

تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے 222

آڈٹ

آڈیٹر باقاعدہ آڈٹ کر کے رسیدیں، بل وغیرہ چیک کرے

اور دیکھے کہ صدر کی منظوری سے خرچ ہوتا ہے 160

اجتماع کے اخراجات جو علیحدہ ہوتے ہیں اس کا بھی آڈٹ

ہونا چاہیے 186

ہر ماہ آڈٹ ہونا چاہیے 211

ہر بل چیک کیا کریں اور مجالس کے آڈٹ بھی کیا کریں 400

مرکز کے علاوہ مجالس کا بھی حساب چیک کیا کریں، اگر

خود نہیں جاسکتے تو انسپکٹرز کو بھیجوا یا کریں 427

ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہیے 453

اولڈ پیپلز ہوم

اولڈ پیپلز ہوم میں بوڑھوں سے ملنے انصار جائیں 54

اولڈ پیپلز ہوم میں جا کر بوڑھوں سے دوستی کریں اس

طرح رابطے وسیع ہوں گے 78

اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں 136

بڑی عمر کے انصار ہسپتالوں میں، اولڈ پیپلز ہوم میں

جائیں 137

اولڈ پیپلز ہاؤس تلاش کریں، وہاں جائیں اور آپس میں

بیٹھیں، باتیں کریں 187

آپ لوگوں کو بوڑھوں کے ہوٹلوں میں جانا چاہیے

211

بوڑھوں کے پاس جائیں ان سے واقفیت بڑھے گی 386

اولڈ پیپلز ہوم کے افراد کو تقریبات پر لائیں 426

انصار اولڈ پیپلز ہوم بھی جایا کریں 483

ایشیا

ہسپتالوں کی مدد سے rural area میں میڈیکل کیمپ

لگا سکتے ہیں 102

انصار ہسپتالوں میں جا کر مریضوں، بوڑھوں کا حال

پوچھیں 131

بوڑھوں کے پاس اور ہسپتالوں میں جایا کریں 144

میڈیکل کیمپ لگائیں، غربا کی مدد کریں، ہسپتالوں میں

ٹیمیں جائیں 149

نئی جماعتوں میں بھی میڈیکل کیمپ لگائیں 158

تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے 15
آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے
امام کی بیعت میں آکر رہنمائی مل رہی ہے 335
عہد بیعت کا خلاصہ 346
شرائط بیعت میں پہلی چیز شرک سے اجتناب ہے 350
ہر مجلس کی عاملہ کا ہر ممبر سال میں کم از کم ایک ایک
بیعت کروائے 476

تبلیغ

جماعت جرمنی تبلیغ کے لئے اہم کام کر رہی ہے 4
تبلیغ کے لئے چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں 135
دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین سے رابطے
کر کے پیغام پہنچائیں 138
مختلف علاقوں کے لئے ٹیمیں بنائیں جو وہاں جائیں اور
تبلیغ کریں 142
تبلیغ کے لئے پلاننگ کریں 150
جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے
پروگرام بنائیں 152
انصار کو عادت ڈالیں کہ وہ اپنے ذیلی رابطے قائم کریں 160
ٹیمیں بنا کر شہروں سے باہر کے علاقوں میں جائیں 186
دینی جماعتوں کو غریب لوگ زیادہ قبول کرتے ہیں،
غریب علاقوں میں تبلیغ شروع کریں 186
صرف روایتی بک سٹال یا صرف عشرہ تبلیغ منانے سے
مقصد حاصل نہیں ہو سکتے 193
ہر مذہب کو اس کے مطابق لٹرچر دیں 198

آڈیٹر کو آزادی ہو کہ جس طرح وہ کام کرنا چاہتا ہے، اپنی
مرضی سے کرے 471
آڈیٹر کی ذمہ داری ہے کہ حسابات دیکھیں اور اکاؤنٹس
چیک کیا کریں 484

برائی

برائی دل میں تب راہ پاتی ہے جب اس کے اچھے یا برے
ہونے کی تمیز اٹھ جائے 5
چھوٹی سے چھوٹی بدی کی بھی سزا مل سکتی ہے 23
دوسروں کی برائیوں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنی برائیوں
کو دیکھیں تو اصلاح بھی ہوگی 70
جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو کوشش کرنی چاہیے کہ
حسد، بدگمانی، بدظنی، دوسرے پر عیب لگانا اور جھوٹ کو
ختم کرنے کے لئے مہم چلائی جائے 210
حضرت مسیح موعودؑ کی ہر احمدی سے توقع کہ ہر قسم کی
برائی سے بچا جائے 334

بدعات

جو تعویذ کرتے ہیں وہ احمدی نہیں ہیں 75

بیکاری

نوجوان اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت
کر کے کھائیں 218
بیکاری کے خلاف مہم چلانے کی بہت ضرورت ہے 219

بیعت

بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی

تبلیغ اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتی جب تک قول
 277 و فعل میں یکسانیت نہ پائی جاتی ہو
 اپنے عمل تمہارے اچھے ہوں گے، نیکیوں کی طرف
 280 توجہ ہوگی تو تمہاری تبلیغ بھی بار آور ہوگی
 تبلیغ کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ مساجد کی تعمیر ہے
 280 اللہ تعالیٰ نے جو کہا کہ انصار اللہ بنو تو اس کا ایک مطلب
 یہ بھی ہے کہ دعوت الی اللہ کے ذمہ دار بن جاؤ
 295 مجلس انصار اللہ کو باقاعدہ ایسی سکیم بنانی چاہیے جس کے تحت
 انصار اللہ کے ممبران کو تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے
 314 دعوت الی اللہ میں سب کو active کرنا پڑے گا تب
 322 جا کر کام ہوگا
 تبلیغی مجالس میں شامل ہونے والوں سے بعد میں رابطہ
 322 رکھنا چاہیے
 سیمینار منعقد کریں، interfaith کا نفرنس کا انعقاد
 324 کریں
 مذہب وہ سکھانا ہے جو ہماری حقیقت ہے جو ہماری
 325 روایات کے مطابق ہے
 ٹارگٹ مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ایک
 سال میں آبادی کے کم از کم ایک یا دو فیصد تک احمدیت
 332 کا تعارف پہنچانا ہے
 اگر اپنی تبلیغی کوششوں کے پھل دیکھنے ہیں تو ہر جگہ
 333 یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے
 کتاب Pathway to Peace تقسیم کی جائے
 429 تبلیغ کے لئے ایسے چھوٹے جزیروں کا انتخاب کریں

دعوت الی اللہ کے لئے تیار لٹرچر لوگوں تک بھی پہنچانا
 198 چاہیے
 ہر قوم کے لوگوں کو ان کی زبان میں لٹرچر تقسیم
 201 کریں
 تبلیغی رابطے مستقل نوعیت کے ہوں
 201 تبلیغ مسلسل ایک عمل ہے، ٹھکنا نہیں
 202 جہاں ایک دفعہ جائیں وہاں بار بار رابطہ کریں
 202 مختلف طبقات کو ان کے حالات کے مطابق پیغام پہنچانا
 202 ہے
 تبلیغ میں کامیابی کے لئے آپس میں محبت اور بھائی چارے
 اور ہمدردی کی فضا پیدا کریں
 203 جاپان میں لامذہب اور عیسائیوں کی طرف توجہ
 دیں
 205 شہروں میں بھی تبلیغ جاری رکھیں لیکن دیہاتوں کا رخ
 کریں
 212 مختلف قومیتوں سے ان لوگوں کی تلاش کریں جن کو
 مذہب سے دلچسپی ہے
 212 جتنا زیادہ اسلام کے خلاف شور ہو رہا ہے اتنا ہی آپ لوگوں
 کی طرف سے دفاعی کارروائی بھی ہونی چاہیے
 215 داعیان کے سیمینار کی طرز کے ریفریشر کورسز
 کروائیں
 231 تبلیغی میدان میں حکمت ضروری ہے
 255 اشاعت دین میں مامور من اللہ کا دوسروں سے مدد
 چاہنے کا مقصد
 276

تحریک جدید

- غرباء کو بھی تحریک جدید کے نظام میں شامل کریں 102
- تحریک جدید کا چندہ جماعت کی وصولی کا ۴/۱ ہونا چاہیے
- 131
- نومابع انصار کو بھی طوعی چندوں میں شامل کریں 135
- باقاعدہ ٹارگٹ بنا کر کام کریں 138
- جو انصار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی تحریک جدید میں شامل کریں 189
- سب انصار کو شامل کریں 201
- تحریک جدید نظام وصیت کے ارہاس کے طور پر ہے 228
- نومابعین اور بچوں کو وقف جدید اور تحریک جدید میں
- زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں 469
- active جماعتیں تحریک جدید اور وقف جدید کا ٹارگٹ بھی دیتی ہیں 475

تحقیق

- جب کسی بھی قسم کی تحقیق کے لئے کمیشن بناتے ہیں
- تو تقویٰ شعار لوگوں کے سپرد یہ کام کیا کریں 166

تر بیت

- انصار گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت کریں 135
- تر بیت کر لیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے 136
- نومابع سے بیعت کروانے والے کی بجائے شعبہ تربیت کا رابطہ نومابع سے زیادہ active ہونا چاہیے 138

- 474 جہاں مخالفت نہیں ہے
- انصار کو تبلیغ کا پروگرام بنا کر دیں، ان کو لٹرچر دیں ان کو باہر نکالیں 479
- پرانے ٹکسالی طرز کے پروگراموں کو چھوڑیں اور تبلیغ کے لئے نئے راستے تلاش کریں 483

تجنید

- تمام مجالس سے اپنی تجنید مکمل کریں 102
- ہر سال تجنید مکمل کیا کریں 123
- قائد تجنید بہت مستعد ہونا چاہیے 123
- زعیم مجلس کا کام ہے کہ جب کوئی ناصر منتقل ہو تو اس کی اطلاع کرے 326
- تنظیموں کا جماعت سے تجنید لینا درست نہیں 399
- اگر کوئی اسماعیل سیکر ہے تو جماعتی نظام سے پوچھ کر پھر اپنی تجنید میں شامل کریں 400
- تجنید گھر گھر جا کر بنائی جائے 423
- تجنید کا چندے کی ادائیگی سے تعلق نہیں، جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کو شامل کریں 423
- آپ اپنی تجنید سیکرٹری مال کی رپورٹ کے مطابق نہیں بنا سکتے 423
- جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے خواہ وہ چندہ دیتا ہے یا نہیں، نمازیں پڑھتا ہے یا نہیں آپ نے اس کو اپنی تجنید میں شامل کرنا ہے 432
- ذیلی تنظیمیں اپنے تجنید کے شعبہ کو فعال کریں 432

اگر آپ اپنی اولادوں کی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو نمازوں پر مد اومت اختیار کریں 207

اولاد کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کو قرآن کریم سکھایا جائے 207

تربیت خدا کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتی 208

بچوں کی اچھی تربیت کریں تاکہ وہ اچھے کردار والے بن سکیں 212

بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دیں 212

اپنے بچوں کی صرف دنیاوی تعلیم پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ ان کو گھروں میں بھی دینی ماحول مہیا کریں 227

بچوں سے دوستانہ تعلقات رکھیں 228

جب آپ اپنی اگلی نسل کو سنبھالیں گے تو ان مومنین میں شمار ہوں گے جن کے ساتھ خلافت کا وعدہ ہے 228

خود بھی پتھووقت نمازوں پر قائم ہوں اور اپنی بیویوں اور اولادوں کو بھی اس کا عادی بنائیں 239

وہ گھر جن میں نظام جماعت کے خلاف باتیں ہوتی ہیں ان کے بچے جماعت سے دور ہو جاتے ہیں 241

بڑی عمر کے لوگ نوجوانوں کو سختی سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں، اس طرح وہ نہیں سمجھیں گے 263

اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں، صرف پیسے کی دوڑ کی طرف نہ لگے رہیں 279

تربیت اولاد کا بہترین گُر عملی نمونہ ہے 289

تمہاری اولاد اس عمر میں ابتلا نہیں بنی چاہیے 290

بچوں کے سامنے نیک نمونے قائم نہ کرنے والے قومی

جائزہ لیں کہ گھروں میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں اور بچے نمازیں پڑھ رہے ہیں 143

یہ انفارمیشن ہونی چاہیے کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کتنے کر رہے ہیں، کتنے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ ہیں 150

اگر تربیت کی جائے اور فیملیوں کو سنبھالا جائے تو فیملیاں نہ بگڑیں 199

قائد تربیت کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہیے کہ کتنے انصار نماز باجماعت اور تلاوت کے عادی اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں 200

اگر آپ نے نئی نسل کو بچانا ہے تو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے اسکیم بنانی پڑے گی 200

اگر صرف پیسے لینے کی طرف توجہ رکھیں گے تو تربیت کے اصل مقصد سے ہٹ جائیں گے 230

اگر اپنے تربیتی معیاروں کو بلند کرنا ہے تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے 333

اجلاسات میں جھگڑا ہو یا کسی کو گالی دینا تربیت کی کمی ہے 422

اگر تربیت کا شعبہ مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتا رہے تو تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے 467

تربیت اولاد

اپنے نیک نمونے کے ساتھ اپنے بچوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں 206

تربیت کے لئے اہم ذریعہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہے جس کی طرف بچپن سے ہی توجہ دلانی چاہیے 207

تربیتِ اولاد کا بہترین طریق یہ ہے کہ خود اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں 388
جب بچے جوان ہو جائیں یا جوانی کی عمر میں قدم رکھ رہے ہوں تو ان کے لئے انصار کو نمونہ بننا چاہیے 419
گھروں میں اپنے بچوں کی نمازوں قرآن کی نگرانی کریں 480

تعاون

کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا 22

تعزیر

بیوی بچوں یا ماں باپ کے سوا اگر کوئی شخص کسی جماعتی تعزیر یافتہ سے تعلق رکھتا ہے تو اسے نظامِ جماعت کا کوئی احساس نہیں ہے 129
اگر کسی کے خلاف سچی شکایت ہو تو اس کو اتنی ہی سزا ہونی چاہیے 204

تعلیم

جماعتی سیکرٹری تعلیم کا کام ہے کہ اسکول نہ جانے والے بچوں کی تعلیم جاری کر دئے 36
ہر احمدی بچے کو ایف۔ اے ضرور کرنا چاہیے 36
انصار اللہ کے لئے باقاعدہ نصاب مقرر کر کے امتحان لیں 78
مطالعہ کتب میں اور امتحانات میں مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں 122
مرکزی طور پر سارے ملک کے انصار سے امتحان لیں 130

محرم ہیں 311
اپنے بچوں میں خلافت کی محبت پیدا کریں 320
بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر اسلامی تعلیم کے صحیح نمونے بنیں 333
بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں 334
اولادوں کی تربیت کے لئے عورتوں کی تربیت ہونا ضروری ہے 338
اگلی نسل کو سنبھالنے میں چالیس سال سے اوپر کی عمر کے مرد و خواتین بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں 342
جس طرح بچوں کی دنیاوی بہتری کے لئے بڑی فکر ہوتی ہے، اسی طرح دینی حالت کی بہتری کے لئے بھی فکر ہونی چاہیے 344
ہماری اور ہماری نسلوں کی بقاء ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے 345
اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ اپنی اولاد کے دل میں بھی دین کی عظمت کو اس طرح قائم کرنا ہے 349
اپنی نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی بھی ماں باپ کا فرض ہے 351
عورتیں بلکہ مردوں سے زیادہ اپنے بچوں کی تربیت کی ذمہ دار ہیں 354
بچوں کی تربیت میں مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے اگلی نسل کی تربیت میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے 354

امتحانات میں اپنی تمام مجالس کی عاملہ کو سب سے پہلے
شامل کریں 139

ہر عاملہ کا ممبر امتحان میں شامل ہو 143

تقویٰ

تقویٰ سے کام لینے والے عہدیداران کے لئے
خوشخبری 10

تقویٰ کا اعلیٰ معیار تبھی قائم ہو سکتا ہے جب پیار، محبت،
عاجزی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کی روح پیدا
ہو 110

اولاد کو تقویٰ کے رنگوں سے مزین کریں 389

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک
راہوں پر قدم مارنا ہے 448

جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک
اپنی لامنتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا 449

تکبر

انسان کے نفس اتارہ میں سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی
ہے 243

تکبر ہی ہے جو نافرمان بناتا ہے
جو اپنے آپ کو اپنے زعم میں بہت بڑا علمی آدمی سمجھتے
ہیں ان کی سوچیں بڑی غلط ہیں 313

توبہ واستغفار

استغفار میں بڑی طاقت ہے بشرطیکہ اس کو سمجھ کے کیا
جائے 255

انصار کے مطالعہ کے لئے کوئی کتاب مقرر کر کے امتحان
لیں 139

سال میں اجتماع کے علاوہ بھی امتحان لیں 143

تعلیم کے شعبہ کا تعلق انصار اللہ کی دینی تعلیم کے بارہ میں
ہے 149

کوئی کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کریں، سو النامہ بنائیں
اور پھر امتحان لیں 149

امتحانات کو آرگنائز کریں 159

قائد تعلیم کا یہ کام ہے کہ وہ جائزہ لے کہ انصار کو نماز
آتی ہے یا نہیں 197

دنیوی تعلیم کا انصار اللہ سے کوئی تعلق نہیں 200

انصار اللہ کو مطالعہ کے لئے پہلے چھوٹی چھوٹی چیزیں دیں
201

سال میں کم از کم ایک کتاب تو ضرور ختم ہونی چاہیے
211

حضرت مسیح موعودؑ کی چھوٹی کتابیں شروع کر لیں اور
ایک ایک کر کے پڑھادیں 211

صف دوم کے انصار کے لئے مطالعہ کا نصاب زیادہ ہونا
چاہیے 322

تقریریں کرو اور سوال و جواب کرو انہیں پھر فائدہ ہو گا 322

جائزہ لیں کہ مجالس عاملہ کے سب ممبران مطالعہ کرنے
والے ہیں 385

شرائط بیعت بھی اپنے نصاب میں رکھیں 395

صدقہ لے لیا جائے لیکن اس کو مجلس کا چندہ اور اجتماع کا

136 چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں

چندہ مجلس اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا

137 کریں

141 جو جہاں کما رہا ہے وہیں چندہ ادا کرے

پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے، احساس دلانا مقصد ہے کہ

141 قربانی کیا چیز ہے

جب بچے پاس ہوں یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ

146 کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں

جو نئی مجالس قائم ہوئی ہیں ان کو چندہ کے نظام میں شامل

161 کریں

انصار اللہ کے چندے کا حصہ مرکز، مرکزی ریزرو فنڈ

198 میں جمع ہونا چاہیے

جماعتی سیکرٹریان مال، قائد مال یا خدام و لجنہ کے ذریعہ

183 چندہ اکٹھا نہیں کروا سکتے

جو انصار job کرتے ہیں ان سے باقاعدہ percentage

199 پر چندہ لیں

جو انصار فارغ ہیں کوئی کام نہیں کرتے وہ جو بھی دیں ان

199 سے لے لیں

215 انصار اللہ کا چندہ جماعت کے کل چندے کا ۱/۳ ہونا چاہیے

259 مالی قربانی سے ایمان پختہ ہوگا

اصل چیز figures نہیں ہے بلکہ روح ہے جس کے

386 ساتھ چندہ دینا ہے

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام میں ہر ایک احمدی اپنے پرانے بھگڑے

242 ختم کرنے کی کوشش کرے

244 لوگ جلسوں سے نیک اثر لے کر جاتے ہیں

جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ دنیا میں کسی انسانی کوشش سے نہیں پھیل

294 رہی ہے

جہاد

288 موجودہ زمانہ کا جہاد کیا ہے

چندہ

آمدنی نہ رکھنے والے افراد سے بھی کچھ نہ کچھ لے لیا کریں

101 ہر ایک ناصر کو چندہ کے نظام میں شامل کریں

چندہ کے سلسلہ میں ہر ایک سے رابطہ رکھیں اور سبھی کو

123 اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں

انصار لازمی چندہ دیں گے تو مجلس انصار اللہ کا چندہ قبول

131 ہوگا

جو شخص کہتا ہے کہ میری آمد اتنی ہے، میں اس پر اتنا

132 دوں گا تو آپ لکھ لیں اور اس سے لے لیا کریں

ممبر شپ چندہ کا حساب علیحدہ رکھیں اور چندہ اجتماع کا

136 حساب علیحدہ رکھیں

جو لازمی چندہ ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیم کا چندہ

136 نہیں لینا

جو ممبری چندہ کی بجائے صدقہ دینا چاہتا ہے اس سے

میراتھن واک کے ذریعہ جو چیریٹی فنڈز اکٹھے ہوں وہ

اس علاقہ کے لوکل اداروں کو بھی دیں 186

جن علاقوں میں لوگ اسلام اور جماعت کے بارہ میں

مشکوک ہیں وہاں ایسے پروگرام بنائیں 232

انصار بھی charity walk کریں 423

اگر بڑی عمر کے لوگ charity walk کریں تو اس کا

بہت اچھا اثر ہوگا 423

چیریٹی واک کی آمد کا اسی فیصد باقاعدہ پروگرام کر کے

لوکل چیریٹیوز کو دیں 423

انصار اللہ کے نام سے charity walk ہونی چاہیے 479

چیریٹی واک سے آپ جو رقوم اکٹھی کریں اس میں

سے تیس فیصد ہیومنیتی فرسٹ کو دیں اور ستر

فیصد لوکل چیریٹیوز کو دیں 480

چیریٹی واک قائد صحت جسمانی آرگنائز کر سکتے ہیں اور

نائب صدر صرف دوم اس میں مدد کر سکتا ہے 484

حسد

حسد اکثر احساس کمتری اور اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے

کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے 209

خلافت

عزم کریں کہ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ہر دم تیار

رہیں گے 4

خلافت کو قائم رکھنے کے دوزرائع 26

خلافت کے ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ زندہ رکھو 26

جو چندہ دینے میں سست ہیں یا نہیں دیتے ان کو اعتماد میں

لائیں اور مختلف پراجیکٹ اور پروگرام وغیرہ بتائیں کہ

اس میں خرچ ہوتا ہے 399

جو انصار کمانے کے باوجود لازمی چندہ کی بجائے محض

طوعی چندہ دیتے ہیں، ان کا طوعی چندہ، چندہ عام

میں جانا چاہیے 395

سوشل الاؤنس لینے والے اور کمانے والے انصار

معیاری چندہ ادا کریں 428

چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ اُن فرائض میں داخل ہے

جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں متعدد

جگہ حکم فرمایا ہے 468

ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ

کیوں دیتے ہیں 469

کسی شخص کو یہ رُعم نہیں ہونا چاہیے کہ شاید اُس کے

چندے سے نظام جماعت چل رہا ہے 470

انصار اللہ کا چندہ نہ دینے والے جماعت اور مجلس

انصار اللہ کی عاملہ کے ممبر نہیں بن سکتے 474

جو شخص جہاں مقیم ہے اور آمد بھی ہو رہی ہے تو وہیں اپنے

قیام کے علاقہ میں، جماعت میں چندہ دے گا 476

چیریٹی واک

چیریٹی واکس سے اسلام کے متعلق لوگوں کا ذہن صاف

ہوگا 214

جہاں مخالفت ہو، چیریٹی واک کریں 214

ایک احمدی کے لیے نظام جماعت سے علیحدگی اور خلیفہ وقت کی ناراضگی موت سے کم نہیں ہوتی 204

جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہو گا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے 216

تَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ کَا نَعْرَہ لگانے کے بعد آپ کا ایک بہت بڑا کام خلافت کی حفاظت کرنا ہے 227

خلافت عبادت گزاروں کے ساتھ مشروط ہے 228

خلافت کی نعمت کا شکرانہ خدا تعالیٰ سے زیادہ قریبی تعلق ہے 258

خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے 258

نبی ﷺ کی پیغمگوئی کے مطابق اب خلافت علیٰ منہاج النبوة تا قیامت قائم ہونی ہے 262

خلافت احمدیہ کے ساتھ ہر دور میں خدا تعالیٰ کی تائیدات 264 تا 268

خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو 268

آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے 268

اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک کہ اس کا حق ادا نہ ہو جائے 272

خلافت احمدیہ کی حفاظت، اسے مضبوط کرنے اور ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین 299

نظام خلافت کے گرد جماعت کا چھوٹی سے چھوٹی اکائی سے لے کر ملکی سطح تک کا نظام گھومتا ہے 80

کوئی دشمن اب خلافت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا 81

اگر کوئی غلط بات دیکھیں تو خلیفہ وقت کو اطلاع کر دیں اور پھر خاموش ہو جائیں 92

خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے 96

کہیں سے بھی کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں 114

جب اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو پھر اس کی مدد کے لئے وہ تیار رہتا ہے 117

یہ خیال کہ خلیفہ المسیح کو کوئی بات بتلانا تکلیف دہ ہو گا شیطانِ خیال ہے 89

خلافت سے وفا کے دعوے تب سچے ثابت ہوں گے جب آپ ان دعووں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں 118

آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں 119

خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے 166

خلیفہ وقت یا نظام جماعت کسی سے صرف نظر یا پردہ پوشی ایک حد تک کرتا ہے 203

خواہش کے بغیر کوئی شخص کسی بھی خدمت پر مامور کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ اس کی مدد بھی کرے

بغیر عہدے کے بھی خدمت کی جاسکتی ہے
ہمیشہ یہ کوشش کرتے چلے جانا چاہیے کہ ہر فردنا صد دین بنارہے

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو

کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کر دیا جائے
ہر خدمت جو دی جائے، اُس کو انتہائی سوچ بچار کر اور ایمانداری سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

خطبات

خلیفہ وقت کے خطبات کو باقاعدہ سنیں
خلیفۃ المسیح کے ارشاد فرمودہ خطبات لائحہ عمل کا حصہ ہونے چاہئیں

خطبات سننے کے بعد نمازوں کی حاضری کتنی بڑھی ہے، یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے
ہر ناصر کو ایم ٹی اے دیکھنا چاہیے اور خطبات سننے چاہئیں

داڑھی

انصار باقاعدہ داڑھی رکھیں
انصار اللہ کی عمر ایسی ہے کہ جنہوں نے داڑھیاں نہیں

جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہیں، افراد جماعت اس کے اعضاء تو خلیفہ وقت دل و دماغ کے طور پر ہیں

آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفہ وقت کے تابع ہونی چاہیے

خلیفۃ المسیح کی جانب غلط بات منسوب نہ کی جائے
ہر ملک کی نیشنل عاملہ کی خلیفہ وقت سے منظوری لی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود بڑی وضاحت سے بیان فرما چکے ہیں
خلفاء ہی مجدد ہوں گے

خلافت کے ساتھ تعلق کا ذریعہ ایم ٹی اے اور الاسلام ویب سائٹ بھی ہے

خدمت دین

خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں
خدمت کے مواقع حکم چلانے کے لئے نہیں بلکہ خدمت کے مواقع خلیفہ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے ہیں

ہر خدمت گزار جس کو کسی بھی سطح پر خدمت کا موقع ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اس خدمت کی برکات سے فیض اٹھائیں

اللہ نے جو خدمت کا موقع دیا ہے اس کو فضل الہی جانیں

اپنی ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں	438	رکھی ہوئیں ان کو تھوڑی تھوڑی داڑھیاں رکھ لینی چاہئیں
نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے	438	ان عہدیداروں کا انتخاب کیا کریں جن کی داڑھیاں ہوں
تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے	438	آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ سے محبت کی وجہ سے داڑھی رکھ لیں
دین کا پھیلاؤ دعاؤں کے ذریعے سے ہونا ہے	438	عہدیداران کی داڑھی ہونی چاہیے۔ اس طرف سب توجہ دیں
اصل دین دُعا میں ہے	440	دستور
ہر کامیابی کا دار و مدار دعا ہے	49	دستور اساسی کے مطابق عہدے بنا کر کام کریں
اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل صرف دعا کے ذریعے ہی پیدا ہوتا ہے	54	دستور اساسی کا مطالعہ کریں
ذہانت و صحت جسمانی	104	تمام قائدین کو انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن مہیا کریں
صف دوم کی کھیلوں کے پروگرام میں شعبہ ذہانت و صحت جسمانی مدد کرے	105	کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ہر قائد کو اس کے فرائض کا علم ہونا چاہیے
انصار کے لئے کھیلوں کے پروگرام ہونے چاہئیں	472	دستور اساسی عاملہ کا ہر ممبر پڑھے
انصار کے مناسب حال کھیلیں ہونی چاہئیں مثلاً رسہ کشی، سیر، کلائی پکڑنا وغیرہ	482	اپنا انصار اللہ کا constitution پڑھیں تاکہ آپ کو علم ہو کہ مجالس کیا ہوتی ہیں اور مجالس سے کیا مراد ہے
انصار کو سیر، ورزش اور سائیکل چلانے کی طرف توجہ دلائیں		دعا
انصار کی سیر کا مقابلہ کروادیا کریں		ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے کہ ہمارا بھی اُن رجال میں شمار ہو جن کو خدا تعالیٰ قبول کرتے ہوئے مسیح موعودؑ کے مددگاروں میں شمار کرے گا
ذیلی تنظیمیں	69	ہمارے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی دعائی ہے
غرباء کو تحفہ دیتے وقت ذیلی تنظیمیں عزت نفس کا خیال رکھیں	140	جب تک تدبیر کے ساتھ دُعا نہ ہو کچھ نہیں
ذیلی تنظیموں کا قیام حضرت مصلح موعودؑ کا جماعت پر بڑا احسان ہے	208	

ساری تنظیمیں جو بنائی گئی ہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر
تنظیم اپنی اپنی ذمہ داری سمجھے 252
اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام active ہو جائے تو
ہمارے جو ترقی کے قدم ہیں وہ کئی گنا بڑھ جائیں 253
سب تنظیمیں مل کر ایک ہی روح سے کام کریں تو اس
سے پھر اثر زیادہ ہوگا 254
اس لئے ذیلی تنظیمیں بنی ہیں تاکہ جوان جو انوں کو
سنجھالیں، لجنہ لجنہ کو سنبھالے اور بوڑھے بوڑھوں کی
ترہیت کریں 259
ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک
ہے 260
ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفہ وقت
کے ماتحت ہیں 260
اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں 260
ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار فرد جماعت کی حیثیت سے
جماعتی نظام کا پابند ہے 333
ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام
بنانے کی ضرورت ہے 336
ذیلی تنظیمیں میری طرف سے کہی گئی باتوں کی ہر وقت
جگالی کرواتی رہیں 381
ذیلی تنظیمیں اُس مزاج کو پیدا کریں جس کے لئے اس
زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق
صادق کو بھیجا ہے 381

ذیلی تنظیمیں بدعات پھیلانے والوں کا جائزہ لے کر
سد باب کرنے کی کوشش کریں 75
انصار والدین کو سمجھائیں کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر
نہ کریں 77
اگر جماعتی نظام بھی فعال ہو اور ذیلی تنظیمیں بھی
فعال، مستعد اور منظم ہوں تو پھر جماعت کئی گنا تیزی
سے ترقی کرتی ہے 183
انصار اللہ کی ذیلی تنظیم کو کسی جگہ اپنی مجلس قائم کرنے
کے لئے وہاں جماعت کا قائم ہونا ضروری نہیں ہے 196
جماعت اور ذیلی تنظیموں کو نوجوانوں کو سنبھالنے کے
بارے میں معین پروگرام بنانا چاہیے 218
ذیلی تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ جماعتی سطح پر جو سستیاں یا
کیمیاں ہیں ان کو وہ پورا کریں 230
ہر ذیلی تنظیم کا ممبر جماعت کا بھی ممبر ہے 246
مقامی صدران یا امیر باوجود اس کے کہ ان کا نظام بالا
ہے، ذیلی تنظیموں کے کاموں میں براہ راست کوئی
داخل اندازی نہیں کر سکتے 246
اگر امراء خلاف تعلیم سلسلہ، ذیلی تنظیموں سے کوئی کام
ہوتا ہوا دیکھیں تو فوری طور پر متعلقہ ذیلی تنظیم کے
صدر کو بلا کر سمجھائیں 246
حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذیلی تنظیمیں
بنانے کا یہ مقصد تھا کہ جماعت کے ہر طبقے کو
جماعتی activities میں شامل کیا جائے 247

اپنے ماہانہ رپورٹ فارم میں ہر شعبے کا علیحدہ علیحدہ

سوالنامہ تیار کریں 139

جس ماہ کوئی کام نہیں ہوا، اس ماہ کی رپورٹ میں یہ لکھیں کہ کوئی

کام نہیں ہوا لیکن رپورٹ ہر ماہ ضرور بھجوانی ہے 143

رپورٹس کے لئے صرف میٹنگ میں توجہ دلانا کافی نہیں

بلکہ خطوط لکھیں اور بار بار یاد دہانی کروائیں 148

مجلس کی ماہانہ رپورٹ میں تمام شعبوں کی ماہانہ رپورٹ کا

ذکر ہونا چاہیے 157

جو مجالس رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو یاد دہانی کرواتے

رہا کریں 185

جو مجالس رپورٹ بھجوانے میں فعال نہیں ہیں، ان کو بار

بار یاد دہانی کروائیں اور active کریں 196

ملکی مجلس عاملہ انصار اللہ کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ

براہ راست خلیفۃ المسیح کو آنی چاہیے 199

ہر ماہ مجھے رپورٹ آنی چاہیے کہ کیا کام کیا ہے 205

جو رپورٹ نہیں بھیجتے انہیں پوچھا کریں 213

انصار اللہ کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے آنی چاہیے 338

رپورٹ فارم پر سوالات کے الفاظ سوچ کر ایسے بنائیں جو

بلاوجہ دلوں میں بے چینی پیدا نہ کریں 387

ہر مجلس کی رپورٹس پر قائدین تبصرہ کر کے اس مجلس کو

بھجوائیں، اس طرح مجلس کو ہر رپورٹ کا جواب دیا جانا

چاہیے 422

ہر رپورٹ پر تبصرہ ہونا چاہیے 478

ذیلی تنظیموں کا بھی کام ہے کہ باقاعدہ اجازت حاصل کر کے

مرکزی کتابیں خود بھی شائع کروایا کریں 429

جو افراد جماعتی پروگرامز میں شامل نہیں ہوتے ان کے

لئے اپنے پروگرام بنا کر اس پر کام کرنے کی زیادہ

ضرورت ہے 460

ذیلی تنظیموں کو بنیادی عقائد ہر فرد تک پہنچانے کے

پروگرام بنانے چاہئیں 466

ذیلی تنظیموں کے اپنے علیحدہ پروگرام بھی ہونے

چاہئیں 474

اگر ذیلی تنظیم کا پروگرام جماعت کے پروگرام سے

متصادم ہے تو پھر جماعتی پروگرام کو اولیت ہوگی 474

سال کے شروع میں ایک کیلنڈر بنالیں جس میں باہمی مشورہ

کے ساتھ جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیموں کے پروگرام کے

دن بھی معین ہو جائیں 475

رپورٹس

مجلس عاملہ انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے خلیفۃ

المسیح کو بھجوانی ہے 101

رپورٹ کے حصول میں مبلغین / معلمین سے بھی مدد

لیں 101

جن مجالس سے رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو بار

بار یاد دہانی کروائیں اور ان کے پیچھے پڑیں 123

جن مجالس سے ماہانہ رپورٹس نہیں آتیں وہاں سے

باقاعدگی سے رپورٹس آنی چاہئیں 131

زعیم

کسی بھی مجلس کا زعیم، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کا ممبر

196

نہیں ہوتا

جب تک نئے زعیم اور اس کی عاملہ چارج نہ لے تو پہلے

196

زعیم اور اس کی عاملہ کام کرتی رہتی ہے

سچائی

ایک اہم چیز جو اپنے بچوں میں بچپن سے پیدا کرنے کی

208

ضرورت ہے وہ سچائی ہے

سکیم

اصل چیز یہ نہیں ہے کہ سکیم بنائی یا پروگرام بنایا۔ اصل

122

چیز یہ ہے کہ کیا حاصل ہوا ہے

ہر قائد کا کام ہے کہ اپنے اپنے شعبہ کا پروگرام

بنائیں، عاملہ میں discuss کریں اور پھر اس پر عمل

188

کروائیں

سارے قائدین اپنی اپنی سکیم بنائیں پھر یہ اسکیم مجلس

197

عاملہ سے منظور ہو

سکیم بنا کر مجلس عاملہ میں ڈسکس کرنی چاہیے

197

میٹنگ میں بیٹھے، بڑی بڑی سکیمیں بنائیں اور اٹھ کر چلے

231

گئے، کے رجحان کو ختم کریں

ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے معیار

251

بلند ہوں

شادی بیاہ

لڑکی بیاہ کر جب دوسرے گھر میں بھیج دی تو اس کو اپنا گھر

77

بسانے دینا چاہیے

تینوں ذیلی تنظیمیں اپنی ماہانہ رپورٹس براہ راست مجھے

473

بجھوایا کریں

رشتہ ناطہ

رشتہ ناطہ کے لئے مرکزی، مقامی اور ریجنل لیول پر

کمیشیاں ہوں جس میں ذیلی تنظیموں کے صدر شامل

430

ہونے چاہئیں

رشتہ ناطہ سیمینارز کا انعقاد مرکزی طور پر ہونا چاہیے

431

ریٹائرمنٹ

ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل

296

کریں

وہ انصار جو فارغ ہیں، اپنے آپ کو پیش کریں اور تبلیغ

314

کے میدان میں مدد کریں

جو انصار فارغ ہیں ان کو دعوت الی اللہ کے لئے استعمال

322

کریں

زبان

زبان ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے محبتیں بھی پنپتی

191

ہیں اور قتل و غارت بھی ہوتی ہے

اجلاسات میں ایسی زبان میں گفتگو کی جائے جو سب کو

193

سمجھ آتی ہو

بچوں کو اردو زبان سکھائیں

اگر اجلاس میں شامل ہونے والے اسی فیصد جرمن ہیں تو

پھر اسی فیصد جرمن زبان میں پروگرام ہونا چاہیے

427

ذاتی رنجش کی وجہ سے عہدیدار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے اسے جماعتی رنگ نہ دیا جائے 80
دلوں میں بٹھائے گلوں شکووں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں 111
کسی عہدیدار سے ذاتی عناد یا رنجش کی وجہ سے اس عہدیدار کی حکم عدولی کرنے والے نہ ہوں 112
آپس کی رنجشوں کو لمبا نہیں کرنا چاہیے 127
مختلف ممالک میں نئے آنے والے غیر پاکستانی احمدیوں سے کام بھی لیں، ان کے شکوے دور کریں 194
تنظیموں کو جائزے لینے چاہئیں کہ کیوں یہ شکوے پیدا ہوتے ہیں 194
اگر بغیر نام کے کوئی شکایت کرتا ہے تو وہ قابل توجہ نہیں ہوتی 402

شوری

شوری کی نمائندگی تین دن کے لئے نہیں بلکہ ایک سال کے لئے ہوتی ہے 173
شوری کے نمائندگان کے چناؤ کے لئے قیمتی نصائح 173
شوری کی نمائندگی کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں 174
نمائندگان کا فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ شوری کے فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا 174
اگر مجلس عاملہ یا عہدیداران باوجود توجہ کے شوری کے فیصلہ جات پر عمل نہیں کرتے تو نمائندگان شوری خلیفۃ المسیح کو اطلاع دیں 175

جماعتی اور ذیلی تنظیموں کا نظام بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی لغویات دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہیے 147
شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کے لئے کوئی ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہیے 329
شادی پر روشنیوں کا بلا وجہ استعمال نہیں ہونا چاہیے 329
شادی پر رسموں کے بارہ میں کوئی شکایت آئی تو تعزیری کارروائی ہوگی 329
دودھ پلانے اور جوتی چھپانے وغیرہ کی بد رسوم ختم کروائیں 329
شادی کے موقع پر میری ہدایات کی پابندی کروائیں ورنہ وہاں سے اٹھ کے آجائیں 329

شجرکاری

انصار اللہ کو پودے لگانے کی تحریک 323
ہر مجلس کم از کم ایک پودا لگائے 424
انصار اور خدام علیحدہ درخت لگائیں 424
پودے لگانے کا اچھا اثر پڑے گا اور غلط فہمیاں دور ہوں گی 424
انتظامیہ سے باقاعدہ بات کر کے درخت لگائیں 480

شکوہ و شکایت

شکایت امیر کے ذریعے ہی پہنچانی چاہیے اور امیر کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ اسے آگے پہنچائے 80

148 رہا اس کو تبدیل کر دیں

دو معاون صدر رکھنے کی اجازت ہے، ان کے سپرد کوئی

149 بھی خاص کام کر سکتے ہیں

صدر انصار اللہ کو دور کے صوبوں پر نظر رکھنی چاہیے اور

161 دورہ پر جانا چاہیے

جب صدر مجلس انصار اللہ کو اپنی منظوری حاصل ہوتی

ہے تو اسے جلد مجلس عاملہ نامزد کر کے منظوری حاصل

196 کرنی چاہیے

مجالس میں زعماء کا انتخاب کر کے اس کی منظوری صدر

196 مجلس کو خود دینی چاہیے

جن کی مسلسل تین ماہ کی رپورٹ نہ آئی ہو انہیں فارغ

214 کر کے ان کی جگہ نئے آدمی nominate کریں

384 صدر مجلس کے نائبین مجالس کے دورے کریں

473 ایک صدر دو دو سال کی تین ٹرم تک جاسکتا ہے

صدر مجلس کو چوتھی ٹرم دینے کے حوالہ سے حضور

473 انور کی رہنمائی

صف دوم

صف اول کے انصار اپنے تجربہ سے صف دوم کے انصار

21 کو تربیت دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۴۰ سال سے ۵۵ سال

27 تک کے لئے انصار اللہ کی صف دوم کا قیام فرمایا

79 انصار کو سیر اور سائیکلنگ کرنی چاہیے

صف دوم کے انصار کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت

107 طرف خاص توجہ دیں

مجلس شوریٰ میں کسی کی ذات پر تبصرہ نہیں کرنا بلکہ

177 صرف شعبے کا جائزہ ہو

نمائندگان کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہونا

177 چاہیے

شہداء

شہداء میں عبادت اور ذکر، الہی خصوصیت سے نظر آتی

352 ہے

شہادتوں کا سلسلہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے

376 صحابہؓ کی قربانیوں کے پاک نمونوں کی متابعت ہے

شہدائے لاہور کا ذکر خیر 377، 378

صحابہؓ

صحابہؓ میں غیر معمولی قربانیوں کا معیار اللہ اور اس کے

223 رسولؐ سے غیر معمولی محبت کی وجہ سے تھا

انصارِ مدینہ کی مہاجرین کے ساتھ مواخات کے حوالہ

224 سے غیر معمولی قربانیوں کا ذکر

جنگِ بدر اور احد کے موقع پر انصار صحابہؓ کا آنحضرت ﷺ

224 تا 226 پر فدائیت کا حسین اظہار

انصارِ مدینہ کی قربانیوں اور محبت رسول ﷺ کے

278 اعلیٰ معیار

صحابہ رسولؐ وہ لوگ تھے جو انصار بنے اور انصار ہونے کا

288 حق ادا کر دیا

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی دلنشین روایات 357 تا 373

صدر مجلس

صدر مجلس کو حق ہے کہ جو عظیم صحیح طرح کام نہیں کر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انصار کی صف دوم بنائی تاکہ خدام سے انصار میں آنے والے پہلے کی طرح active رہیں 396

انصار کو سائیکل چلانے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں 427
صف دوم کے انصار کا سپیشل پروگرام ہونا چاہیے، سائیکلنگ، میراتھن واک، روزمرہ کی سیر ہو 484

عاجزی

عہدیداران کو عاجزی اور پیار سے پیش آنا چاہیے 32
عہدیدار اپنے آپ کو عاجز بنائیں 85
عاجزی اور وفاد کھاتے ہوئے اگر آپ جماعت سے چمٹے رہیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے 96
عاجزی اور محنت سے کام کرتے رہیں 338

عبادات

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملوئی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں 17
خود بھی نماز اور ذکرِ الہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی توجہ دلاتے رہیں 24
انصار کو تہجد، ذکرِ الہی اور مساجد کی آبادی میں حصہ لینا چاہیے 25
انصار اب عمر کے اُس حصہ میں ہیں جس میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا بہت ضروری ہے 50
آج انصار اللہ، اللہ کے مددگاروں کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں 67

صف دوم کے تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ سائیکل ریس، آؤٹنگ کے پروگرام ہونے چاہئیں 122

صف دوم کے انصار کو نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں 131

صف دوم کے انصار کے لئے خاص پروگرام بنائیں، ان کی جوانی کی روح قائم رہنی چاہیے 135

صف دوم اس لئے بنایا گیا تھا کہ خدام سے انصار اللہ میں جانے والے سُست نہ ہو جائیں 137

صف دوم کے انصار کو خدمتِ خلق کے پروگراموں میں شامل کریں 137

ماہانہ رپورٹس میں صف دوم کا اسپیشل کالم ہو 148
سائیکلنگ ہو، صبح کی سیر ہو، کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں 157

کھیلوں کے پروگرام کے علاوہ سیر کا پروگرام بھی ہونا چاہیے 185

صف دوم کے شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ اس عمر کے انصار اپنے آپ کو بوڑھے نہ سمجھنے لگ جائیں 230

صف دوم کے سو فیصد انصار کو تبلیغی اور تربیتی کاموں میں شامل کریں 230

صف دوم کے انصار نظام و صیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں 315

سال میں دو تین دفعہ واک (walk) آرگنائز کر لیا کریں 394

کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد نماز کے فریضہ کو اسلام کے
 سب سے اہم رکن کے طور پر رکھا گیا ہے 311
 نماز عشاء پر انصار کی سو فیصد حاضری ہونی چاہیے 337
 اپنے گھروں میں باجماعت نماز اور درس کا انتظام کریں 337
 مصروفیات، تھکاوٹ اور نیند کے اوقات میں آنے والی
 نماز کا خیال رکھنا خاص طور پر ضروری ہے 351
 ایسی نمازیں ادا ہوں جو ہر قسم کے اخلاق کو مزید صیقل
 کرنے والی ہوں 352
 انصار کی ابتدائی عمر میں تہجد کی طرف توجہ کی ضرورت
 ہے 352
 خدا کا قرب چاہنے کا ایک ذریعہ نماز ہے 374
 کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار، نماز اس کی عملی
 تصویر ہے 374
 ہماری کامیابی اسی وقت حقیقت کا روپ دھارے گی جب
 ہر طرف سے آوازیں آئیں گی کہ نماز کے قیام کی
 کوشش کرو 393
 جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ
 تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا
 کر دیں 458
 ہمیں ایسے کسی جماعتی عہدیدار کی ضرورت نہیں جو نماز
 ادا نہیں کرتا 458
 علم
 علم کو بڑھاتے چلے جانا چاہیے 313

اگر ہماری عبادتیں سوز و گداز سے بھری ہوئی نہیں تو لاکھ ہم
 نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ کہتے رہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں 69
 انصار اللہ کا فرض بنتا ہے کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں 70
 نیکویں اور عبادتوں کو اپنے گھروں میں رائج نہیں کریں
 گے تو باہر بھی کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا 74
 حکومت پاکستان نے احمدیوں پر پابندی لگا دی ہے کہ
 نمازیں نہیں پڑھنی 93
 ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز باجماعت ادا
 کرے، نماز جمعہ میں باقاعدہ شامل ہو 102
 عبادتوں کے ساتھ ساتھ محبتیں بانٹنے کی بھی ٹریننگ
 حاصل کریں 110
 جماعتی عہدیداران کو اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق میں
 ایک نمونہ ہونا چاہیے 113
 اگر مساجد میں زیادہ انصار آئیں گے تو جوانوں کے لئے
 مثال بنیں گے 183
 اگر بامر مجبوری مسجد نہ جاسکتے ہوں تو گھر میں اس کا
 اہتمام کیا کریں 207
 ہر جگہ کم از کم دو نمازیں تو باجماعت ہونی چاہئیں 212
 مومن اور کافر میں فرق کرنے والی شے نماز ہے 238
 نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں 239
 عبادت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو 293
 اگر خود انصار اللہ نمازوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے
 تو وہ بچوں اور نوجوانوں کو کس طرح نمازوں کی اہمیت کی
 طرف توجہ دلا سکتے ہیں 309

عملی حالت

عملی حالت کا عمدہ ونالیہ سب سے بہترین وعظ ہے 206
آئندہ نسلوں کو قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کیلئے بھی
آپ کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہوں گے 227

عمومی

قائد عمومی کا بڑا کام ہے کہ اپنے تمام حلقہ جات کو active
کریں، خود بھی دورہ کریں، وفد بھیجوائیں 135
قائد عمومی ہر مجلس کو اُس کی رپورٹ کی رسیدگی سے مطلع
کریں 148
ہر مجلس سے براہ راست رابطہ رکھے 157
قائد عمومی کی ڈیوٹی ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ تیار
کر کے صدر مجلس کے دستخط کروا کر خلیفہ المسیح کو
بھیجوائے 196

عہدہ

انصار اس عہد پر غور کریں جو آپ اپنے اجلاسوں اور
اجتماعوں میں پڑھتے ہیں 226
اگر آپ نے اپنے عہد کو نہ نبھایا، تو آئندہ آنے والی
نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی 272
کیا ہم ایسے حواری ہیں جو عہد کی شرائط پر پورا اترتے
ہیں 286
مومن جب عہد کرتا ہے تو وہ منہ نہیں پھیرتا 289
ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم فلاح کے راستے تلاش
کرتے چلے جائیں 297
انصار اپنے عہد کی طرف توجہ کریں 303

اگر جماعت میں عہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہو گا تو
عہدیداروں کا عہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند
ہو گا 449
گھروں کے حقوق ادا نہ کرنا بھی اپنے عہدوں سے
روگردانی ہے 450

عہدہ

عہدہ اور خدمت ایک عہد ہے 9
محض عہدہ رکھ لینا جماعتی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے 39
کسی کو عہدہ کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔ عہدہ خوف
پیدا کرتا ہے 41
جماعتی عہدوں کو نیک نیتی سے بجالانا چاہیے 46
کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے 82
عہدہ کو قومی امانت سمجھو 83
عہدہ کو ایک فضل الہی سمجھیں 86
عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی
دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی 142
جب کوئی نیا شخص کسی عہدہ پر آتا ہے تو اسے چاہیے کہ
وہ پچھلی فائلوں کو ضرور پڑھ لے 231
عہدہ ایک امانت ہے 305
صرف عہدہ پر راضی نہ ہوں بلکہ کام کیا کریں 384
صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی
ضروری ہے 441
عہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے 445

اگر عہدیدار نیکیوں اور عبادتوں کو اپنے گھروں
میں رائج نہیں کریں گے تو باہر بھی کوئی آپ کی بات
نہیں سنے گا 74
تمام لوگوں کے سامنے کسی کی عزت نفس کو مجروح نہیں
کرنا چاہیے 85
جیسی آپ چھاپ لگا دیں گے آئندہ عہدیدار بھی ویسے
ہی بنیں گے 86
زمری اس حد تک نہ ہو کہ جماعت میں بگاڑ پیدا ہو جائے 86
اپنے خلاف شکایت سننے کا حوصلہ ہونا چاہیے 86
عہدیداران خلیفہ وقت کے نمائندہ ہیں 88
لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پر پھیلائیں 90
امراء کو چاہیے کہ وقت مقرر کریں کہ اس وقت دفتر
ضرور حاضر ہوں گے 91
عہدیداران بھی اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کے
خلاف ایسی کارروائی نہ کریں جس سے ان کے عہدے کا
ناجائز استعمال ظاہر ہوتا ہو 113
جماعتی عہدیدار بنائے جانے پر خدا کا شکر کریں، نہ کہ
اس وجہ سے گردنیں اکڑ جائیں 113
عہدیداران جب جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے
خلاف بات سنیں تو سن کر سرسری طور پر دیکھنے کی
 بجائے اس کی تحقیق کر لیا کریں 114
ہر ایک احمدی کی متعلقہ امیر اور عہدیدار تک پہنچ ہونی
چاہیے 115

عہدیدار

عہدیداران کے خلاف گھروں میں باتیں نہ کریں 5
کوئی کسی عہدیدار سے مشورہ کرتا ہے تو یہ ایک امانت ہے 8
دیگر عہدیدار کے خلاف بات کرنا فتنے کا موجب ہے 10
عہدیدار سے اگر شکایت پیدا ہو تو بالا عہدیدار کو پہنچائی
جائے 11
عہدیداران خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں 24
عہدیداران کو غصہ کی عادت کو ترک کرنا ہو گا 32
عہدیداران مکمل تحقیق کر کے رپورٹ دیا کریں 35
اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے
تو تم پوچھے جاؤ گے 34
روزگار مہیا کرنا سیکرٹری امور عامہ کے فرائض میں
شامل ہے 35
سیکرٹریان تربیت یا اصلاح و ارشاد کو فعال ہونا چاہیے 36
بہترین مصلح کی نشانی 37
جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو 37
عہدیداران کا اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم
کرنا ہے 39
عہدیداران وسعت حوصلہ اور ماتحت کی رائے کا احترام
کریں 40
عہدیداران کو عطا فرمودہ ہدایات کا خلاصہ 42
ملنے کے لئے آنے والے کو اچھی طرح خوش آمدید کہنا
چاہیے 53

دوسروں کو غیروں کو یا کسی بھی تیسرے شخص کو یہ احساس کبھی
 پیدا نہ ہو کہ فلاں شخص یا فلاں فلاں عہدیدار ایک دوسرے کے
 خلاف بغض و عناد رکھتے ہیں 190
 مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے جو کام نہ
 کر سکیں 199
 اگر کوئی شخص عہدیداروں کے عمل اور رویے دیکھ کر
 دین سے متنفر ہوتا ہے تو اس کا گناہ ان دوڑانے والوں
 کے سر پر ہے 203
 عہدیداران اللہ تعالیٰ کا اپنے اوپر احسان سمجھیں، نہ کہ
 گروپ بندیاں کر کے سیاست کی دکان چکانے کی
 کوشش کی جائے 203
 اگر کسی بھائی سے معمولی غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو معاف
 کرنے کی کوشش کریں 203
 عہدیدار صرف اپنی انانیت کی خاطر کسی کو سزا نہ
 دلوائیں 204
 ہمدردی اور رحم کے جذبات عہدیدار اپنے اندر پیدا
 کریں 204
 اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد
 پڑتی ہو تو اس کی پروا نہ کرتے ہوئے سپرد نمائندگی کا حق
 ادا کرنے کی کوشش کریں 236
 عہدیداران سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر
 آخر کار مجھ پر بھی پڑے 236
 عہدیدار اپنے آپ کو عہدیدار کی بجائے خلام سمجھیں 243

عہدیداران صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں بلکہ
 خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں 115
 عہدیدار افراد جماعت کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور
 افراد جماعت عہدیداروں کی عزت کریں۔ پھر آپس میں
 عہدیدار ایک دوسرے کی عزت اور احترام کریں 124
 عہدیدار جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی
 امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں 133
 جو نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے عہدیدار ہیں ان کے
 پاس کوئی دوسرا عہدہ نہیں ہوگا 142
 اگر کوئی لمبا عرصہ بیرون ملک رہے تو پیچھے اپنے شعبہ کا
 اسٹنٹ بنائے 143
 آپ کا یہ کمال نہیں ہے کہ آپ نے کیا کام کیا، کمال یہ
 ہے کہ آپ نے دوسروں سے کیا کام کروایا 144
 آفس آئیں اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹس دیکھیں اور
 ریمارکس دیں 148
 بعض عہدیدار اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں 165
 اگر عہدیدار چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور
 اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفہ وقت کے فیصلوں
 کی تعمیل کریں 166
 ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے 171
 عہدیداران کی کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو سوائے
 کسی اشد مجبوری کے 178
 عہدیداران کو اپنے دلوں کو ہر قسم کی برائیوں اور
 رنجشوں سے پاک کرنا ہوگا 178

عالمہ کے سب ممبران اور عہدیداروں کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیے 397

نیکوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کا عہدیداران کا سب سے زیادہ فرض بنتا ہے 401

عہدیداران تربیتی پہلوؤں کو مد نظر رکھیں تو عہدیدار ہی انقلاب لانے والے بن جائیں گے 433

عہدیدار سب سے بڑھ کر استغفار کرنے والا ہو 445

عہدیدار اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو بجالانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے 445

ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے 446

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی سب سے زیادہ پابندی عہدیداران کو کرنی چاہیے 446

ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل نہ ہونا چاہیے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جا رہا ہو 451

عہدیدار کی ایک خصوصیت لغو سے پرہیز کرنا ہے 451

عہدیدار غصہ کو دبانے والے ہوں 452

عہدیداران کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیے 452

عہدیداروں میں مہمان کی عزت کو صاف بھی ہونا چاہیے 453

عہدیدار کو کھڑے ہو کر ملنا چاہیے 453

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہیے 454

اپنے ماتحت عہدیداران اور دیگر ممبران جماعت سے

اگر آپ نے کام لینا ہے اور حقیقی انصار بن کر دکھانا ہے تو پہلے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں 254

اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں 270

ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کریں 275

عہدیداروں میں خاص طور پر بے نفسی ہونی چاہیے 305

عہدیدار قوم کا خادم ہوتا ہے 305

عہدیداران کے نمونوں سے افراد جماعت بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں 307

خود کام کرنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا کام کروانا اہم ہے 321

سابقہ قائد کا فرض ہے کہ اپنے شعبہ کی رپورٹ مکمل کر کے جائے تاکہ آئندہ آنے والا اس کام کو آگے بڑھائے 323

عہدیداران نیکیاں بجالانے کی طرف اپنے نمونے قائم کریں 331

آپ آج جو نمونہ قائم کریں گے وہ پیچھے آنے والوں کے لئے نمونہ ہو جائے گا 338

جماعتی عہدیدار کوئی دنیاوی عہدیدار نہیں ہے جس نے طاقت کے بل پر اپنے کام کروانے ہیں 382

جب عہدیدار اپنی لائنتوں کے حق ادا کر رہے ہوں گے تبھی وہ خلیفہ وقت کے حقیقی مددگار بن رہے ہوں 382

ہر سطح کے اور ہر تنظیم کے عہدیدار مسجد میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو مسجدوں کی رونقیں بڑھ جائیں گی 393

عہدیدار پیچھے ہٹے ہوئے لوگوں کو قریب لائیں 394

ہر قائد کو اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرنا چاہیے 396

کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو 61

قرآن کریم پڑھنے کے آداب کو مد نظر رکھنا چاہیے 61

انصار اللہ میں بھی سو فیصد تلاوت قرآن کریم کرنے والے نہیں ہیں 63

ہر احمدی خود اور اپنے بیوی بچوں کو قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دے 63

انصار ترجمہ قرآن کریم سیکھیں 78

قرآن کریم سب کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا آنا چاہیے 78

جو بالکل آن پڑھ ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں 102

ترتیل القرآن کلاس جاری کرنا قائد تعلیم القرآن کا کام ہے 188

جن انصار کو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ان کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھائیں 197

ایک دفعہ تو مائیں کسی طرح بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیتی ہیں لیکن اس کے بعد پھر نگرانی نہیں ہوتی 228

قرآن مکمل ہونے پر آمین کی طرز پر تقریب کا اہتمام کیا جاسکتا ہے 231

انصار اللہ کی اہم ذمہ داری خود بھی قرآن سیکھنا اور اپنی اولاد کو بھی سکھانا ہے 239

فجر کے بعد تلاوت کا التزام ہو 240

قرآن کلاسز لگنی چاہئیں 253

اس بات کی ضرورت ہے کہ ترجمہ قرآن کی طرف بھی توجہ دی جائے 257

محبت، شفقت، لحاظ اور احترام سے پیش آئیں 455

عہدیدار کا نمونہ ایسا ہو کہ وہ اپنے وقت کو قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہے 456

ماتحتوں کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ان کی ترجیحات میں شامل ہو 456

جماعتی عہدیداران کو رضا کاران کی ٹیمیں بنا کر کام کرنا چاہیے 457

ذیلی تنظیم کے چندوں کا بقایا دار ذیلی تنظیم اور جماعت کا عہدیدار نہیں بن سکتا 477

غرائب

اپنے وسائل کے مطابق ضرور تمندوں اور غرباء کی دیکھ بھال کرنا متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے 454

قرآن کریم

ہمیں جو کچھ بھی ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ہی ملنا ہے 56

انصار توجہ دیں تو ہر گھر میں قرآن کریم کی کلاسیں لگ سکتی ہیں 56

قرآن کریم کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے 57

قرآن کریم پر عمل کی صورت میں گھر کے ماحول جنت نظیر ہوتے ہیں 57

اہل اللہ بننے کے لئے قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے بنیں 59

مسلمانوں میں لڑائی جھگڑے اور دنیا کے سامنے ذلت کی وجہ قرآن نہ پڑھنا اور اس پر عمل نہ کرنا ہے 59

جو مرکزی شیئر ہے وہ علیحدہ جماعت کے پاس رکھو ادیا کریں، اس پر آپ کا حق نہیں ہے 337

ریزرو میں پیسہ چلے جانے کے بعد اس پر مرکز کی منظوری کے بغیر خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے 337

جماعت کے data (ڈیٹا) پر انحصار کرنا درست نہیں ہے بلکہ آپ اپنا علیحدہ data بنائیں 386

فارغ اور ریٹائرڈ انصار کے چندہ کے لئے کوئی رقم معین کریں 395

جو انصار نہیں کھاتے ان کو کہیں کہ جتنا چندہ دے سکتے ہیں، دے دیں 399

سیکریٹریان مال کا کام ہے کہ ہر فرد تک اُن کی ذاتی approach ہو، یہ نہیں کہ ذیلی تنظیموں کے سپرد کر دیا جائے 469

محاسن

محاسن سے صدر مجلس، قائد عمومی اور ہر قائد کا رابطہ رہنا چاہیے 197

مربیان

مربی کو مقام دیا جائے گا تو یقیناً گھر میں بچوں میں بھی شوق پیدا ہو گا کہ ہم وقف کر کے مربی بنیں 90

مربیان اور مبلغین کا کام ہے کہ اپنے قول و فعل کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے جماعت کی اس نیچ پر تربیت کریں

جس طرح حضرت مسیح موعودؑ چاہتے ہیں 170

مسجد

ذیلی تنظیمیں خوشی کے مواقع پر مساجد کی تعمیر میں چندہ

انصار اللہ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہر عمر کے لوگوں کو قرآن کریم سکھانا ہے 299

انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہر شخص پابندی کرے کہ میں نے قرآن کریم کی تلاوت ہر صورت میں روزانہ کرنی ہے 353

قرآن کریم کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ اپنے یا اپنے پیاروں، والدین اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو 401

قرآن کریم کے سمینار کروائیں 425

قرآن کلاسز میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں 430

جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا ان کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں 483

لائحہ عمل

ہر قائد دستور اساسی اور اپنے شعبہ کے بارہ میں لائحہ عمل کا مطالعہ کرے 54

اپنا لائحہ عمل پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا کام آپ کے سپرد ہیں 384

مال

ریزرو فنڈ سے خرچ صرف خلیفۃ المسیح کی اجازت سے کیا جاسکتا ہے 151

چندہ میں جو مرکز کا حصہ ہے وہ باقاعدہ مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہیے 198

مالی قربانی کی طرف انصار کو زیادہ توجہ دینی چاہیے 281

کبھی مجھے ایسے مشیر نہ ملیں جو دنیا کی ملوثی اپنے اندر رکھتے

ہوئے مشورے دینے والے ہوں 173

خلیفہ وقت کو صحیح مشورہ نہ دینا خیانت کا ارتکاب ہے 236

مطالعہ کتب

انصار کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی چھوٹی

کتب مقرر کی جائیں اور امتحان لیا جائے 54

انصار کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب مطالعہ کے

لئے مقرر کریں۔ پھر انصار سے اس کا امتحان لیں 135

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے کوئی حصہ مقرر

کر کے اس کا باقاعدہ تمام انصار سے امتحان لیں 181

حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب مقرر کر کے سال

کے آخر پر امتحان لیں 188

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کے اقتباسات کا درس

گھروں میں دینا شروع کریں 253

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے علمی اور

روحانی خزانے سے اپنی جھولیاں بھریں 330

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ معرفت میں بڑھانے اور

بچوں کے لئے نیک نمونہ بننے کا ذریعہ 381

احمدی کو چاہیے کہ آپؑ کی کتب کو پڑھے 466

نظام جماعت

نظام جماعت ہر احمدی کو ایک لڑی میں پرو کر رکھتا ہے 30

زیادہ سے زیادہ انصاریت کے نظام میں شامل ہوں 149

جو فتنے کے لئے باتیں کرتے ہیں ان کے علم میں آجائے

دینے کی تلقین کریں 145

اگر کہیں جماعت کو متعارف کروانا ہو تو مسجد تعمیر کر دو 280

فرانس میں کروڑوں بھی خرچ کرتے تو شاید تبلیغ وہاں تک

نہ پہنچ سکتی جس طرح مسجد کی تعمیر سے پہنچ گئی 281

مسجد کا نہ ہونا تبلیغ میں بہت بڑی روک ہے 282

مسجدیں آباد ہوں گی تو جماعت کی عمومی روحانی حالت

بھی ترقی کرے گی 307

ہر تنظیم کے عہدیدار اپنی عبادتوں کے معیار کو ہی بہتر کر لیں

تو مسجدوں کی حاضری سے دو تین گنا بڑھ سکتی ہے 401

اسکیم بنائیں کہ کس طرح مساجد کی تعمیر کے لئے فنڈز

generate کر سکتے ہیں 428

مساجد کی تعمیر کیلئے اسٹال لگا کر انکم حاصل کی جائے 428

مسیح موعودؑ

ہر احمدی حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ایک نشان ہے 403

ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

کی غرض کیا ہے 461

ہم میں سے ہر ایک کو پتہ ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح

موعودؑ کو ماننا کیوں ضروری ہے 463

مسیح موعودؑ آئندہ ہزار سال کے خلیفہ ہیں 465

مشورہ

مشورہ ایک امانت ہے 8

اگر آنحضرت ﷺ کو حکم ہے کہ مشورہ کریں تو ہم،

آپؐ تو بہت معمولی چیز ہیں 40

ہر مجلس کی سطح پر وصیت کے لئے کوشش ہونی چاہیے 375

نومبائے نعتین

نومبائے نعتین کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کو نظام

جماعت کے بارے میں، عہدیداروں کی ذمہ داریوں

کے بارے میں بتایا جائے 81

نومبائے نعتین کی لسٹ بنائیں، کلاسز لگائیں، ان کو ٹرینڈ

کریں، نظام میں شامل کریں 103

مجالس کے زعماء نومبائے نعتین کے گھروں میں جائیں، ان

سے رابطہ کریں 130

جب کوئی نومبائع جگہ تبدیل کرے تو آپ کو علم ہونا

چاہیے کہ وہ کس علاقہ میں منتقل ہوا ہے 130

مجلس انصار اللہ کے ذریعہ احمدی نہ ہونے والے انصار بھی

مجلس انصار اللہ کی تجدید کا حصہ اور زیر تربیت ہوں گے 130

تین سال بعد نومبائع نہیں رہتا، تین سال کے بعد اس کو

باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں 135

جو نومبائع انصار ہیں ان سے رابطہ کے لئے اپنے شعبہ

کے تحت لوگوں کو مقرر کریں 150

نومبائے نعتین کو نمازوں کے قیام اور قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ

دلائیں اور وصیت کے نظام کو متعارف کروائیں 157

نومبائے نعتین ٹریننگ اور تربیت کا علیحدہ پروگرام بنائیں 158

نومبائے نعتین کا علیحدہ اجتماع کریں 159

جو جماعتی عہدیدار نئے شامل ہونے والوں کو چندہ کی

اہمیت سے آگاہ نہیں کرتے وہ بھی ذمہ دار ہیں 179

کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی mature

ہو چکی ہے 165

جماعت کا ایک نظام ہے اور یہ خلیفہ وقت کے ماتحت ہے

اس لئے نظام کی اطاعت بھی فرض ہے 194

خدا تعالیٰ کا فرمانبردار اور ذکرِ الہی میں مشغول نظام

جماعت کی فرمانبرداری سے کبھی باہر نہیں ہو سکتا 242

جماعتی نظام بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور خلیفہ وقت کے

قائم کردہ نظاموں میں سے سب سے بالا نظام ہے 246

نظام وصیت

حضرت مسیح موعودؑ نے اس میں شامل ہونے والوں کے

لئے بہت دعائیں کی ہیں، جس کو یہ دعائیں لگ جائیں اس کی

دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی 71

ہر عاملہ کا ممبر اس نظام میں شامل ہو 71

وصیت کا نظام اصلاحِ نفس کا زبردست ذریعہ ہے 107

بعض بڑے مخلصین بغیر وصیت کے نظام میں شامل ہوئے

وفات پا جاتے ہیں اور پھر حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی

مخلصین کے ساتھ مقبرہ موصیان میں دفن کئے جاتے 107

نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے 108

موصی کو سمجھانا چاہیے کہ وصیت کرنے کے بعد تم نے

اعلیٰ معیار کی قربانی کا وعدہ کیا ہے 132

ایک موصی کا معیار قربانی غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا

چاہیے 179

سو فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں 184

سب سے پہلے عہدیداروں کو تحریک کریں 213

نومبائعین کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ نظام کا
 425 فعال حصہ بن جائیں
 نومبائعین کی تربیت کے لئے ان کی زبان جاننے
 426 والے ان کے ساتھ لگائیں
 اگر کوئی نومبائع تین سال میں مستعد اور فعال نہیں
 ہو سکا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پروگرام اور
 476 کوششیں منظم نہیں ہیں

نیکی

مردوں اور عورتوں میں نیکیوں میں آگے بڑھنے میں
 354 دوڑ ہو

وقارِ عمل

سڑکیں صاف کرنا اچھی بات ہے
 424

وقفِ جدید

اپنے ممبران کو چندہ کے نظام میں شامل کریں
 102 انصار سے ذاتی رابطے پیدا کریں تاکہ آپ کا ٹارگٹ پورا
 ہو
 122

نئے آنے والوں کو بھی چندہ وقفِ جدید کے نظام میں
 شامل کریں
 159

خواہ حسبِ توفیق تھوڑا سا چندہ بطور ٹوکن دیں لیکن سب
 انصار کو شامل ہونا چاہیے
 187

سب انصار کو وقفِ جدید میں شامل کریں
 201

پیسوں کی بجائے تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دیں
 426 نومبائعین اور بچوں کو وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں
 زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں
 469

جب نومبائعین مالی نظام میں شامل ہو جائیں گے تو
 جماعتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو جائیں گے کہ
 نومبائعین سے ہمارے رابطے نہیں رہے
 180
 نومبائعین کی تربیت کر کے ان کو جماعت کے نظام کا
 حصہ بنانے کی کوشش کریں
 205
 نومبائعین کو ذیلی تنظیموں سے منسلک کرنے کے ساتھ
 ساتھ main stream میں بھی شامل کریں
 212
 تین سال بعد نومبائعین کو جماعت کی main
 stream میں شامل ہو جانا چاہیے
 231

نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں
 ایک اصول بتایا ہے کہ استغفار کرو
 255
 نومبائعین کو بھی تنظیموں میں شامل کریں
 259
 نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے، ان کو
 اپنے نظام کا حصہ بنائیں
 271

تین سال کا عرصہ اس لئے ہے تاکہ ایک نومبائع کی اس حد
 تک تربیت ہو جائے کہ وہ نظامِ جماعت میں سمو یا جائے
 385
 جہاں جہاں نومبائعین ہیں اس علاقہ کے مربی سے بھی
 رابطہ کروائیں
 398

ہر مجلس میں آپ کی ٹیم کے ممبرز ہونے چاہئیں
 جو نومبائعین سے رابطہ رکھیں
 399

نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر
 حیرت ہوتی ہے
 403

بعض نومبائعین کے ایمان افروز واقعات کا حسین
 تذکرہ
 409 تا 424

واقفین کو سمجھانا چاہیے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے، اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہیے 6
جتنے مبلغین کی ضرورت ہے اتنے واقفین نو اس میدان میں نہیں آرہے 90
واقفین نوروزانہ کم از کم دور کو ع کی تلاوت کیا کریں 239

active جماعتیں تحریک جدید اور وقف جدید کا ٹارگٹ بھی دیتی ہیں 475

انصار بھی چندہ وقف جدید کے لئے اپنا ٹارگٹ رکھیں اور پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں 483

وقفِ عارضی

سال میں کم از کم دس فیصد انصار وقفِ عارضی کریں 387
وقفِ عارضی میں نئے آنے والے اسائلم سیکرز کو بھی شامل کریں 395

ایسے بوڑھے جن کو پڑھانا آتا ہے انہیں کہیں کہ وقفِ عارضی کریں، مختلف جماعتوں میں جا کر بچوں کو قرآن پڑھایا کریں 399

انصار اللہ کے ممبرز کو کہیں کہ وقفِ عارضی کیا کریں 421
انصار جو فارغ ہیں ان سے وقفِ عارضی کروائیں 425
وقفِ عارضی کے دوران لیف لیٹس بھی تقسیم کریں 425

فارغ افراد جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ وقفِ عارضی کریں 430

انصار وقفِ عارضی کے دوران بچوں کی کلاسیں لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں 480

جن انصار کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے وہ وقفِ عارضی کے دوران بچوں اور نوجوانوں کی قرآن کلاسز لیں 483

وقفِ نو

بہت ضروری ہے کہ واقفین نو کو نظام کا احترام سکھایا جائے 5

اسماء

361	رحیم بخش درزی	371، 357	ابراہیم، میاں، ابن میاں محمد بخش
365	رحیم بخش، عرضی نویس	24	ابراہیم علیہ السلام
405	زورے اسماعیل لوکل مبلغ (بورکینافاسو)	34	ابن عمرؓ
415	سائمن گلبر (جرمن نومباٹخ)	127	ابو ایوب انصاریؓ
411	سعید عیسیٰ	304، 91	ابو ذر غفاریؓ
406	سامو صاحب بوسنیا	116	ابو سعید خدریؓ
364	شاہ دین چوہدری	305، 57	ابو موسیٰ اشعریؓ
366	شاہ محمد، مولوی (قلعہ میاں سنگھ)	125، 92، 50، 9	ابو ہریرہؓ
408	عارف محمود (مبلغ بینن)	372	احمد دین منشی
126، 111	عامرؓ، حضرت	406، 405	ادریس صاحب پارے آف دوگو (بورکینافاسو)
26	عائشہ، حضرت	417، 416	آزنین رضوان (مراکش)
92	عبادہ بن صامت	404	اصغر بھائی۔ صدر جماعت سروترا (انڈیا)
367	عبداللہ بن، مولوی	404	اعجاز احمد مبلغ بورکینافاسو
88	عبدالرحمن بن سمرہ	408	اگوزو سلیمان (بینن)
360	عبدالرحمن ولد حکیم اللہ دتہ (گوجرانوالہ)	359	امام الدین درزی
364	عبدالکریم سیالکوٹی، مولانا	93، 59	انس بن مالک
367	عبداللطیف شہزادہ سید	11	جابر بن عبد اللہ
61، 15	عبداللہ بن عمروؓ	372، 370	جمال الدین، شیخ بابو
366	عبداللہ خان، چوہدری، داتہ زید کا	365	حاکم دین، چوہدری (میانوالی خانوالی)
415، 414	عثمان صاحب (نائیجر)	364، 361	حامد شاہ، سید میر
407	عرفان احمد (مبلغ ٹوگو)	406	حسن صاحب (بوسنیا)

88،87	معاونہؒ حضرت	364	عطاء محمد، حکیم
87،33	معتقلؒ بن یسار	417	علاء حسین (عراق)
406	مفیض الرحمن (مبلغ بوسنیا)	360	علاء الدین، مولوی
414	موسیٰ ابو بکر، الحاجی (نائیجریا)	361	عمر شاہ
358	میراں بخشؒ، میاں (ٹیلر ماسٹر)	87	عمر و بن مرہ
412	ناصر صاحب (مبلغ لائبیریا)	94	عوفؒ بن مالک
373	ناصر نوابؒ سید میر	362	غلام حسین عارف والا
364	نذیر حسین سید گھٹیا لیاں	362	غلام حسین مولوی
410	نصر العامری (اٹلی)	361	غلام حسین، میر مہر
126،111	نعمانؒ بن بشیر	358	غلام رسول
		370	غلام رسول راجیکیؒ، مولانا
		367،366	فضل کریم مولوی
		416	فضل مجوکہ پرتگال
		372	فیروز دین میاں
		362	فیض دین مولوی
		410	کریم سید (کھمم آندھرا انڈیا)
		385	کمال یوسف
		412	متیجہ احمد (ٹوگو)
		334	محمد احمد راشد (مبلغ جرمن)
		372،370	محمد اسماعیل شیخ
		364	محمد امین چوہدری
		368	محمد شاہ (لدھیانہ)
		357	محمد لکھو کے حافظ
		413	محمود احمد (نائیجریا)

مقامات

پاکستان	480،478،443،185	آسٹریلیا
،147،146،145،123،93،75،61،36،35	199	آکلینڈ
،325،279،266،226،218،194،193،175	337	آئرلینڈ
،429،426،425،411،409،374،363،340	284	اسلام آباد (ملفورڈ)
476،470،443	413،405،271،137	افریقہ
416	412	اماتو
408	462،443،399	امریکہ
78	476،475،474،472	انڈونیشیا
408	443	انگلستان
411	384	اوسلو
476،472	411	اوفوری کروم (غانا)
412،407	40،38	بادہومبرگ (جرمنی)
205،201	423	برطانیہ
411	423،214	برلن
،281،238،231،213،206،131،4،3	472	برما
429،422،415،406،388،326،325،324	414	برنی کونی (نائیجر)
411	425	بنگلہ دیش
370	404	بورکینافاسو
135	285،280	بیلیئم
414	443،216،157،140	بھارت
376،340،106،75		ربوہ

476،475،472	ملائیشیا	437	سپین
472	میانمار (برما)	139	شاک ہالم
386،385،142	ناروے	409،408	سعودی عرب
414	نائیجر	481،476،474،472،181	سنگاپور
363،157،102	نیروبی (کینیا)	137	سویڈن
382،327،154	نیوزی لینڈ	366،364	سیالکوٹ
407	ہاہو (ٹوگو)	194	فجی
423	نیمبرگ	437،398،284،281	فرانس
470،443،389،240	یورپ	427،423	فرینکفرٹ
78	یوگنڈا	476،472	فلپائن
		،363،361،360،359،338،244،33	قادیان
		371،370،366	
		407	کیپوے (ٹوگو)
		12	کیرالہ (بھارت)
		462،443،414،413	کینیڈا
		157	کینیا (مشرق افریقہ)
		364	گھنایا
		332	گوئی (نائیجریا)
		412،320	لائبیریا
		481،473،372	لندن
		118،116	ماریشس
		139	مالمو
		287،286،278،225،224	مدینہ
		324	مشرقی جرمن

کتابیات

- احوال الآخرۃ 357
- ازالہ ادہام 359
- اخبار الفضل پاکستان 438، 313
- اخبار الفضل انٹرنیشنل 131
- رسالہ ”انصار اللہ“ ربوہ 123
- رسالہ ”انصار الدین“ 484
- رسالہ الوصیت 143، 130، 108
- رسالہ الناصر 131
- ایک غلطی کا ازالہ 385
- اخبار ”بدر“ قادیان 19
- پاتھ وے ٹو پیس (Pathway to Peace)
- 481، 479، 429
- پیغام صلح 385
- تحفہ قیصریہ 425
- توضیح مرام 200
- گورنمنٹ انگریزی اور جہاد 385
- لائف آف محمدؐ (Life of Muhammad) 479، 425
- اخبار وکیل، امرتسر 264